كتاب

المعتقد المنتقد

1183

طبع في المطبع الانصاري الكائن في بلدة
دهلي بادارة المولوي عبد المجيد
الدهلوي سنة
الهجرية



5909

297
511





بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

الحمد للہ الذی ارشد قوما الی الانقطاع من دون الخلق الیہ ووفقہم للاعتماد فی کل مطلب
وصرف آخرین عن کل مکرمۃ وفضیلۃ وقیض لہم قرناء فادوہم الی کل ذمیمۃ من الاخلاق ورذیلہ
وطبع علی قلوب آخرین فلا یکادون یفقہون حدیثا ولا قولا وثبطہم عن سبل الخیرات فما استطاعوا قوۃ
ولا حولا وصلی اللہ علی سیدنا محمد عبدہ ورسولہ ونبیہ وخلیلہ سید البشر وافضل من مضی وغبر
الجامع لمحاسن الاخلاق والسیر والمسمی لاسم الکمال علی الاطلاق من البشر وختم بہ الانبیاء والمرسلین
واعطاہ مالم یعط احدا من العالمین وعلی آلہ وصحابتہ والتابعین ومن تبعہم بالاحسان اجمعین

امابعد یہ ایک رسالہ ہے بیان میں علم سلف عقائد اکابر اہل سنت وجماعت اور ذکر بعض اشراک کلمات
کفر وصور پر ہا کہ اس رسالہ میں میں نے ہر فریق اہل سنت اور ہر عالم کبیر طریق جماعت کے عقائد وایات کو فصول
جداگانہ میں لکھا ہے ہر چند بیان الفاظ میں تفاوت ہے لیکن غالب معانی متحد ہیں اور اگرچہ مسائل اعتقاد کی کرار ہی مگر
عبارت علحدہ ہے یہ تکرار مبانی ومعانی کی اس جہت سے ہے کہ نفس عقائد اس فرقہ ناجیہ کے متحد المعنی ہیں تاہم
شرکت مبانی کی ضروری ہے اس جمع وتالیف سے یہ فائدہ ہو کہ اختلاف علماء سلف وخلف کا بعض عقائد میں واضح
ہو کر تمیز قوی کا ضعیف سے حاصل ہوگا اور جب مومن ومنذر بار بار ان کلمات طیبات وعبارات مبارکات

پر عبور کریگا تو اوسکے دلمین یہ اعتقادات صحیحہ راسخ ہوجائینگی اور بتفنن تقریرات وتحریرات اہل علم سے اوسکو ایک
طرح کا ملکہ راسخہ فہم وتبحر میسر آئیگا دلائل ان اعتقادات ومسائل کے کتب مطولۂ علم اصول دین مین منضبط ومرقوم ہین جگہ
اوسکو بغرض اختصار واقتصار نہین لکھا گیا مجرد نقل اقوال ومبانی اہل علم پر اکتفا ہوا براہین وحجج کا حوالہ کتب فن پر کر
علاوہ اون کتب کے رسائل مختصرہ عقائد مین جو خاص میری تالیف ہین عربی یا اردو یا فارسی کسیقدر ادلہ ونصوص
عقائد مذکورہ کے ہمراہ تصحیح وتنقید کے مرقوم ہین جیسے رسالۂ انتقاد و رسالۂ قطف الثمر و رسالۂ القائد الی العقائد
یا رسالۂ البغیۃ الرائد یا رسالۂ فتح الباب وغیر ذالک عقائد ائمۂ اربعہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین جو کہ اونکے مقلدین
مذاہب نے لکھی ہین وہ متفق ومتحد ہین الا ما شاء اللہ تعالیٰ اسیطرح عقائد صوفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ موافق عقائد اہل حدیث
فقہ کے ہین اصول دین مین کچھ بڑا اختلاف درمیان فقہاء وصوفیہ واہل حدیث وظاہریہ کے نہین ہے دس بارہ
مسئلون مین اشعریہ وماتریدیہ باہم مختلف ہین اور دو چار مسئلون مین حنابلہ کو اونسے خلاف ہے اسیطرح صوفیہ کو
اینسے اور اہل حدیث کو اصولیین مذاہب سے باقی عقائد مین تمام اہلسنت یکسان ہین وللہ الحمد پھر اس اختلاف کا
مرجع اکثر جگہ طرف نزاع لفظی کے ہے اور جس جگہ نفس مسئلہ مین خلاف ہے وہ مسائل اقل قلیل ہین جو کہ منجر
کچھ مودی طرف تکفیر وتضلیل کے نہین ہوتے ہین کیونکہ اعتبار اکثر کا ہے اور اکثر کو حکم کل کا ہے شعر

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست — در پردہ دارد این کرشمہ تماشائی را

ہمنے جو فصول ذکر عقائد فحول مین اس جگہ منعقد کئے ہین اور انمین جس کسی کے عقیدہ کو دوسرے فرقہ کے عقیدہ
سے خلاف سے پایا وہ خلاف مخالف ظاہر کتاب وسنت صحیحہ ہے اوسکو ایک فصل علیحدہ مین نہایت اختصار کے
ساتھہ لکھدیا ہے تاکہ ہر طالب علم حق فرق راجح کا مرجوح سے کرلے اور اپنے اعتقاد کو موافق ظاہر کتاب وواضح سنت کے
رکھے مقلد اشعری یا ماتریدی یا حنبلی کا نہو فقہاء مالکیہ وشافعیہ اصول دین مین طریقۂ عقائد ابو الحسن اشعری رح کے مقلد
ہین اور حنفیہ طریقۂ ابو منصور ماتریدی کے مقلد ہین اور حنابلہ بجائے خود صاحب اصول دین ہین انکی عقائد ظاہر
حدیث کے موافق ہین یہ اور بات ہے کہ کسی جگہ اتفاقاً کسی جانب ضعیف کو اختیار کیا ہو رہے اہل حدیث سو وہ جسطرح
کہ فروع مین مقلد کسی امام خاص کے نہین ہین اسیطرح اصول مین بھی نہ اشعری ہین نہ ماتریدی نہ حنبلی بلکہ جو
کچھ ادلہ کتاب عزیز مین آیا ہے اور سنت مطہرہ صحیحہ سے ثابت ہوچکا ہے اوسی پر اعتقاد رکھتے ہین خواہ وہ عقیدہ
موافق اشاعرہ کی ہو یا مطابق ماتریدیہ کے یا حنابلہ کے یا مخالف اونکے۔ اسیطرح حال فرقۂ ظاہریہ کا بھی ہے کہ وہ
ظاہر وواضح قرآن وحدیث کے پابند ہین نہ کسی کے اجتہاد ورائے کے مستند یہی طریقہ صوفیۂ صافیہ کا بھی ہے کہ

وہ شیوہ اہل حدیث پر ہین اصول و فروع مین اور کسی مذہب خاص کی تقلید کو عقیدۃً و عمل مین واجب نہین
جانتے ہین بلکہ اتباع سنت کو جملہ طرائق پر مقدم رکہتے ہین انکا اختلاف قلیل ساتہ اہل حدیث کے برا و بعض کشف
و مکاشفہ کے ہی سوا کابر صوفیہ نے خود بہ تصریح کی ہے کہ کشف کاشف یا رؤیائی نائم یا الہام ملہم کوئی حجت شرعی نہین ہے
اسلیئے یہ اصول عقائد مین غالبًا موافق ہین ساتہ اہل حدیث کے فنعم الوفاق وحبذا الاتفاق کیونکہ صفوۂ امت
و نخبۂ ملت دین اسلام مین یہی دو گروہ ہین ایک اہل حدیث دوسرے صوفیہ رہے فقہا و مذاہب سو غالبًا علماء دنیا ہین
نہ علماء آخرت اور مرجع انکے احکام و فتاوی کا یہی معاملات و امور دنیویہ ہین فیس بس الامر رحمہ اللہ تعالی بہرحال
حاصل سفال اس محل مین یہ ہے کہ یہ علم اصول دین اشرف علوم اسلام ہے اس علم کا سیکہنا سکہانا ہر مسلمان پر واجب
ہے قیامت کے دن اسی علم کی وجہ سے نجات حاصل ہوگی یہ علم خود ایک عمل صالح فاضل ہے التوحید اس الطاعات
الحسنات جس شخص کا عقیدہ درست نہین ہوتا ہے اوسکے سارے عمل برباد ہین گو وہ کتنی ہی عبادت بجالائے اوس
عبادت کا کچہ نفع اوسکو آخرت مین نہوگا اور جس کسیکا عقیدہ درست ہے اوسکو عمل قلیل بہی نفع دیگا بہتر فرقے اسلام
کے جنکو حدیث مین ناری فرمایا ہے وہ سب اہل قبلہ ہین اور عبادت کرتے ہین نماز روزہ زکوۃ حج بجالاتے ہین مگر
اسی فساد عقیدہ کی وجہ سے دوزخی ٹہیرے اسیلیئے یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ عمل سے پہلے عقیدہ کو درست کرے
ورنہ عاملۃ ناصبۃ کا مصداق ہوگا محنت برباد گناہ لازم انکا اہل اصول نے بیان عقائد مین بعض ایسے مسائل بہی لکہے
ہین جنکو نفس الامر مین کچہ زیادہ تعلق علم عقیدہ سے نہین ہے بلکہ وہ مطلوب شرعیات محکمات ہین اور بحکم الشیء بالشیء یذکر
امور متعلقہ الباب کا ذکر بہی اثناء کلام مین آجاتا ہے سو وہ کچہ بیان اصول کے منافی نہین ہے بلکہ ایمان و ایقان
و اذعان کو قوت و طاقت و کمال بخشتا ہے اس رسالہ مین اونہین علماء معتبرین کے اقوال نقل کئے گئے ہین جنکے
علم و فضل و تقوی و طہارت و تحقیق و تنقیح و تنقید پر اکابر اعلی کا بڑا اعتماد ہے یا اونکے زلات پر امکان انتقاد سے متذ
رسائل و کتب اس علم کے مطولۃ و مختصرۃ جامع ہر رطب و یابس بہت ہین ناظر غیر ناظر کو منتظر کرنے سے ان فضول
و اصول مین یہ بات بہی معلوم ہو جائیگی کہ کس عالم نے کون سی بات بیان مین اپنے عقائد کے زیادہ لکہی ہے اور
کسنے فقط بیان اصول پر قناعت کی ہے اور کسنے مزید کشف کیا ہے اور کسنے اجمال کو منظور رکہا ہے لیکن معہذا مرجع
ان سبکے عقائد کا ایک ہے گو مبانی متفرق ہون سہ

عباراتنا شتی وحسنک واحد ۔ وکل الی ذاک الجمال یشیر

اردو مین بسیار رسالہ جامعہ اب تک تالیف نہوا تہا اللہ کے فضل و کرم سے یہ عجالۂ نافعہ با وجود تشتت حال کر

مدت قلیل مین انجام کو پہنچا ع

ما عقائد جمیل تر گفتیم   دُر دریائے معرفت سفتیم   گر تو غواص بحر عرفانی   قدر و ریگانہ خود دانی

ھذا فان کنتُ احسنتُ فیما جمعتُ واصبتُ فی الذی صنعتُ فذلک من عمیم من اللّٰہ وجزیل فضلہ وعظیم انعمہ علیّ وجلیل طولہ وان انا اسأتُ فیما فعلتُ واخطأتُ اذ وضعتُ فما اجدر الانسان بالاساءۃ والعیوب اذ لم یعصمہ ویحفظہ علام الغیوب ع وما أبرّئُ نفسی اننی بشرٌ اسھو واخطی مالم یحمنی قدرٌ ؛ ولا ترٰی عذرًا اولیٰ بذی زللٍ ؛ من ان یقول مقرًا اننی بشرٌ ؛ واللّٰہ اسال ان یحلّی ھذا المسطور بالقبول عند الجلّۃ والعلماء کما اعوذ بہ من تطرّق ایدی الحسّاد الیہ والجھلاء لآ الہ الا ھو ولا معبود سواہ وانّی اشھد واستودع شہادتی ھذہ فی کتابی ھذا وفی غیرہ من الکتب التی رقمتھا انا ملی ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیٔ قدیر وان محمدًا صلی اللّٰہ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم عبدہ ورسولہ وخاتم الانبیاء الکرام وشافع العصاۃ الموحدین اصحاب الآثام فی یوم القیام لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللّٰہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

مقدمہ بیان مین فضل علم سلف کی علم خلف پر

اللہ تعالی نے قرآن کریم مین کسی جگہ ذکر علم کا مقام مدح مین کیا ہے اور کسی جگہ مقام ذم مین اوّل علم نافع ہے اور ثانی غیر نافع مقام مدح مین فرمایا ہے قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون اور فرمایا ہو شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملائکۃ واولوا العلم اور فرمایا ہے قل رب زدنی علما اور فرمایا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور آدم ابو البشر کو نام اشیائے کے سکہائے تہے اور قصہ اونکے عرض کرنیکا ملائکہ پر ذکر کیا ہے یہہ علم لغت تہا جو اونکو تعلیم کیا تہا ملائکہ نے کہا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم اور قصہ موسٰے اور خضر علیہما السلام مین فرمایا ہے ھل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا سو جس علم کا ذکر ان آیتون مین کیا ہے یہ علم نافع ہے اور ایک قوم کی حال سے خبر دی ہے کہ اونکو علم دیا تہا لکن اونکے علم نے کچہہ نفع اونکو نہ بخشا یہ علم بہی فی نفسہ نافع تہا لکن صاحب علم نے اوس سے کچہہ نفع نلیا قال تعالے مثل الذین حملوا التورٰۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا اسجگہ عالم بے عمل کو مثل خر بار بردار کے ٹہیرایا ہے وقال تعالے واتل علیہم نبا الذی اتیناہ آیاتنا فانسلخ منہا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین الے قولہ

واتبع هواه وقال تعالى فخلف من بعدهم خلف ورثوا الكتاب يأخذون عرض هذا الادنى الى قوله ودرسوا ما فيه
وقال تعالى واضله الله على علم تاویل اس آیت کی یہ ہے کہ جسکو اللہ نے گمراہ کر دیا اوسکا علم غیر نافع ہے پہر وہ علم جسکا ذکر
بر وجہ ذم کیا ہے منجملہ اوسکے ایک علم سحر ہے قال تعالى ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم ولقد علموا لمن اشتراه ما له في
الآخرة من خلاق وقال تعالى فلما جاءتهم رسلهم بالبينات فرحوا بما عندهم من العلم وحاق بهم ما كانوا به يستهزؤن
وقال تعالى يعلمون ظاهرا من الحياة الدنيا وهم عن الآخرة هم غافلون اسی طرح سنت مطہرہ مین علم کو طرف نافع و غیر نافع کے
تقسیم کیا ہے اور علم غیر نافع سے پناہ مانگی ہے اور علم نافع کا سوال کیا ہے حدیث زید بن ارقم مین فرمایا ہے اللهم اني اعوذ
بك من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا يستجاب لها رواه مسلم وخرجه اهل السنن من وجوه
متعددة دعاء وفي بعضها ومن دعاء لا يسمع وفي بعضها من هؤلاء الاربع اور حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم یون کہتے تھے اللهم اني اسألك علما نافعا واعوذ بك من علم لا ينفع خرجه النسائي وابن ماجة ولفظه ان النبي
صلعم قال سلوا الله علما نافعا وتعوذوا بالله من علم لا ينفع اور حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت یون کہتے تھے اللهم
انفعني بما علمتني وعلمني ما ينفعني وزدني علما وارزقني علما تنفعني به رواه الترمذي اور حدیث انس مین آیا ہے کہ یون دعا
کرتے تھے اللهم انا نسألك ايمانا دائما فرب ايمان غير دائم واسألك علما نافعا فرب علم غير نافع خرجه ابو نعيم
اور حدیث بریدہ مین رفعا آیا ہے کہ ان من البيان سحرا وان من العلم جهلا خرجه ابو داود صعصعہ بن صوحان نے
کہا ہے وہ علم جو جہل ہے یہ ہے کہ ان يتكلف العالم الى علمه ما لا يعلم فيجهله ذلك دوسری تفسیر اوسکی یہ ہے کہ جو علم نہ
ضرر دے نہ نفع کرے وہ جہل ہے اوسکا نجاننا بہتر ہے جاننے سے تو جب جہل سا ٹہرا اوسکے بہتر ٹہیرا اور وہ علم
جہل سے بھی بدتر ہوا جیسے علم سحر وغیرہ علوم کہ دین یا دنیا مین مضر ہین حضرت سے تفسیر بعض علوم غیر نافع کی مروی
ہے مراسیل ابو داود مین زید بن اسلم سے آیا ہے کہ حضرت سے کہا تہا ما اعلم فلانا یعنی فلان شخص کیا بڑا عالم ہے
فرمایا بم یعنی کس علم کو کہا بانساب الناس فرمایا علم لا ينفع وجهل لا يضر اسکو ابو نعیم نے کتاب ریاضة المتعلمين مین حدیث
ابو ہریرہ سے رفعا روایت کیا ہے اسمین یہ لفظ بھی ہے کہ اونہون نے کہا تہا اعلم الناس بانساب العرب واعلم
الناس بالشعر وبما اختلفت فيه العرب اسکے آخر مین یہ بھی فرمایا ہے العلم ثلاثة ما خلاهن فهو فضل آية محكمة
او سنة قائمة او فريضة عادلة لیکن یہ اسناد صحیح نہین ہے بقیہ نے اسمین غیر ثقہ سے تدلیس کی ہے مگر اصل حدیث کو
ابو داود و ابن ماجہ نے ابن عمرو سے رفعا روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ العلم ثلاثة وما سوى ذلك فهو فضل آية
محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة مگر اسکے اسناد مین عبد الرحمن بن زیاد افریقی ہے اوسکا ضعف

مشہور ہے آور تعلیم انساب کو حدیث مین مرآیا ہے کیونکہ اوس سے صلہ ارحام کیا جاتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا
ہے تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم خرجه احمد والترمذی دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے تعلموا من انسابکم
ما تصلون به ارحامکم ثم انتہوا وتعلموا من العربیة ما تعرفون به کتاب الله ثم انتہوا وتعلموا من النجوم ما
تهتدون به فی ظلمات البر والبحر ثم انتہوا اخرجه ابن زنجویه اسکے اسناد مین ابن لہیعہ ضعیف ہے عمر رضی الله
عنہ نے کہا ہے تعلموا من النجوم ما تهتدون به فی برکم وبحرکم ثم امسکوا وتعلموا من النسبة ما تصلون به ارحامکم
وتعلموا ما یحل لکم من النساء ویحرم علیکم ثم انتہوا رواه ابن زنجویه من طریق نعیم بن ابی ہند دوسرا لفظ عمر کا یہ ہے
تعلموا من النجوم ما تعرفون به القبلة والطریق رواه مسعر عن محمد بن عبید الله نخعی رح تعلم نجوم کو واسطے اہتداء طریق کے
لا باس به کہتے تہے آور تعلیم منازل قمر مین رخصت دیتے تہے رواه احمد اسحق بن راہویہ نے اسما اور زیادہ کیا ہے
ویتعلم من اسماء النجوم ما یهتدی به لیکن قتادہ رح تعلّم منازل قمر کو مکروہ بتاتے تہے آور ابن عیینہ بہی اوسکی
رخصت نہین دیتے رواه حرب طاؤس نے کہا ہے بہت سے نظر کرنیوالے نجوم مین اور سیکہنے والے حروف ابا جاد
کے ایسے ہین جنکیلئے کچہہ نصیب نزدیک الله کے نہین ہے خرجه حرب وحمید بن زنجویه من روایة طاؤس عن
ابن عباس ابن رجب کہتے ہین یہ محمول ہے تاثیر پر نہ تسییر پر کیونکہ علم تاثیر باطل محرم ہے آور اسیکے حق مین یہ حدیث مرفوع
آئی ہے من اقتبس شعبة من النجوم فقد اقتبس شعبة من السحر خرجه ابو داود من حدیث ابن عباس مرفوعا
آور حدیث قبیصہ مین فرمایا ہے العیافة والطیرة والطرق من الجبت خرجه ابو داود عیافت کہتے ہین
زجر طیر کو اور طرق کہتے ہین خط کو زمین مین اس سے ثابت ہوا کہ علم تاثیر باطل محرم ہے آور عمل کرنا اوسکے
مقتضا پر مثل تقرب کرنے کے ہے طرف نجوم کے آور تقریب قربانی کی واسطے نجوم کے کفر ہے باقی رہا علم تسییر سو
سیکہنا اوسکا بقدر حاجت کے واسطے اہتداء وشناخت قبلہ وطرق کے نزدیک جمہور کے جائز ہے اور جو اس
سے زیادہ ہے وہ محتاج الیہ نہین بلکہ شاغل کرنیوالا ہے اوس علم سے جو کہ اوس سے زیادہ اہمّ ہے آور اکثر
تدقیق کرنا اس علم مین مؤدی ہوتا ہے طرف بدگمانی کے بجانب محاریب مسلمین جو اونکے امصار مین بنائی گئے
ہین چنانچہ اکثر اہل علم نجوم سے قدیماً وحدیثاً یہ بدگمانی واقع ہوئی ہے آور یہ اسائت ظن حق مین نماز صحابہ وتابعین
کے بہت سے شہرون وقصبات ودہات مین طرف اعتقاد خطا کی پہنچاتی ہے اسیلئے یہ امر باطل ہے امام احمد
نے استدلال کرنے کو جدی سے مکروہ رکہا ہے آور کہا ہے کہ روایت تو یون آئی ہے کہ ما بین المشرق والمغرب
قبلة یعنی جُدی ونحوه کا اعتبار نہین آیا ہے آور ابن مسعود نے کعب پر حسبات کا انکار کیا تہا کہ ان الفلك یدور

اسیطرح امام مالک نے اسکا انکار کیا تہا جنہوں نے کہا ہے کہ زوال بلاد مین مختلف ہوتا ہے اسیپر امام احمد نے انکار
کرتا تہا وجہ انکے انکار کی یا کسی اور کے انکار کی ایسے اقوال میں یہ ہے کہ حضرت نے اسمین کچھہ حکم نہین فرمایا ہے
اگرچہ یہ لوگ اوسپر یقین رکہتے ہین تو دوسری شغل ہونا سا ہنہ اسکے موٴدی طرف فساد مریض کے ہوتا ہے بعض
عارفین نے اس علم کی حدیث نزول پر انکار کیا تہا اور کہا تہا کہ ثلث لیل کا باختلاف بلدان کے متفاوت ہوتا ہے
پہر نزول کو وقت معین پر کسطرح ہو سکتا ہے حالانکہ قبح اس اعتراض کا دین اسلام سے بالضرورۃ معلوم ہے اگر
حضرت صلعم یا اونکے خلفاء راشدین اس اعتراض کو سنتے تو معترض کے ساتہہ مناظرہ نکرتے بلکہ مبادرت طرف
اوسکی عقوبت کی کرتے یا اوسکو زمرہ منافقین مکذبین مین ملحق فرماتے اسیطرح کچھہ حاجت توسع کی علم انساب
مین نہین ہے عمر وغیرہ نے اس توسع کیا ہی حالانکہ ایک گروہ صحابہ و تابعین کا عارف و متبنی تہا ساتہہ علم انساب
کے اسیطرح توسع علم عربیت مین لغۃ ونحوا علم اہم سے باز رکہتا ہے اور وقوف ہمراہ اوسکے علم نافع سے محروم
کر دیتا ہے قاسم بن مخیمرہ علم نحو کو مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے اولہ شغل و آخرہ بغی مراد انکی توسع تہی اس
علم مین اسیطرح امام احمد توسع کو علم لغت مین اور معرفت عربیت مین مکروہ رکہتے تہے چنانچہ ابو عبید پر اسی بابت
انکار کیا تہا اور کہا تہا ہو یشتغل عما ہو اہم منہ اسی جگہ سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ العربیۃ فی الکلام کالملح فی الطعام
یعنی فقط اسقدر نحو حاصل کرے جس سے کہ کلام صحیح صالح کہہ سکے جسطرح کہ ذرا سا نمک کہانے مین بقدر صلاح کے
ڈالتے ہین اور جب نمک زیادہ ہو جاتا ہے تو کہانا بگڑ جاتا ہے اسیطرح علم حساب ہی کہ اوس کو بقدر حاجت
کے حاصل کرے جس سے تقسیم فرائض و وصایا وغیرہ امور کی قسمت درمیان مستحقین کی ہو سکے اور جو اس مقدار
سے زیادہ ہے وہ علم غیر نافع ہی اوس سے کچھہ کام نہین نکلتا مگر مجرد ریاضت اذہان و صیقل گری افہام سو اوسکی
کچھہ حاجت نہین ہے وہ تو علم اہم سے باز رکہتا ہے مین کہتا ہون مقدار ضروری علوم کا بیان مفصل کتاب
احیاء العلوم سے معلوم کرنا چاہیے پہر احیاء الاحیاء سے پہر لسان العرفان سے پہر وہ علوم جو بعد صحابہ کے حادث
ہوئی ہین اور زیادہ ہین اون علوم والون نے توسع کیا ہے اور اونکا نام علوم رکہا ہے اور یہ گمان کرتے ہین کہ
جو شخص اون علوم کا عالم نہین ہے وہ جاہل یا گمراہ ہے سو وہ سب علوم بدعات ضلالات اور محدثات اور
امور منہی عنہا مین ہین منجملہ انکے ایک وہ علم بہی ہے جسکو معتزلہ نے احداث و ایجاد کیا تہا یعنی کلام کرنا قدر و ضرب امثال
اسمین حالانکہ خوض کرنے سے قدر مین نہی آئی ہے ابن عباس مرفوعا کہتے ہین لا یزال امر ہذہ الامۃ موافیا او مقاربا
مالم یتکلموا فی الولدان والقدر رواہ ابن حبان والحاکم وقد روی من قول او درج بعضہم وقفہ

اور ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے اذا ذکر اصحابی فامسکوا واذا ذکر اصحاب النجوم فامسکوا رواہ البیہقی وقد روی من وجوہ متعددۃ فی اسانیدہا مقال ابن عباس نے میمون بن مہران سے کہا تہا خبردار جو تونے کبہی نجوم مین نظر کی کہ یہ نظر طرف کہانت کے بلاتی ہے اور خبردار جو قدر مین گفتگو کی کہ یہ طرف زندقت کے بلاتی ہے اور خبردار جو تونے کسی ایک صحابی حضرت کو برا کہا کہ اللہ تجکو اوندہے منہہ آگ مین ڈالیگا اخرج ابو نعیم من وجوہ لایصح رفعہ نہی خوض کرنے سے قدر مین کئی طرح پر ہوئی ہے ایک یہ کہ بعض کتاب اللہ کو بعض پر لگا ماری مثبت ایک آیت سے انتزاع اثبات کا کرے اور نافی دوسری آیت سے نفی قدر کی نکالی پہر باہم مجادلہ چلے یہ صورت عہد حضرت مین واقع ہوئی تہی اوسپر حضرت نے غصہ فرمایا تہا اور منع کیا تہا یہ شکل منجملہ اختلاف کے قرآن مین ہے اور جہگڑنا ہے اللہ کی کتاب مقدس مین حالانکہ اس سے نہی آئی ہے دوسرے خوض کرنا ہے قدر مین اثباتاً ونفیاً بقیاسات عقلیہ جسطرح قدریہ کہتے ہین لو قدر وقضے ثم عذب کان ظالما اور جبریہ نے کہا ہے ان اللہ جبر العباد علی افعالہم ونحو ذلک تیسرے خوض کرنا ہے راز قدر مین حالانکہ اس سے علی مرتضی وغیرہ سلف نے منع کیا ہے کیونکہ بندے اسکی حقیقت پر مطلع نہین ہو سکتے ہین پہر منجملہ محدثات امور کے جسکو معتزلہ اور اونکے ہم آواز ون نے احداث کیا ہے کلام کرنا ہے اللہ کی ذات وصفات مین بادلۂ عقول حالانکہ اسکا خطر کلام فی القدر سے بہی بڑہ کر ہے کیونکہ کلام کرنا قدر مین کلام تہا اللہ کے افعال مین اور یہ کلام ہے اوسکی ذات وصفات مین پہر یہ لوگ دو قسم پر ہو گئے ایک قسم وہ ہے جسنے بہت سے صفات الٰہیہ کی جو کتاب وسنت مین وارد ہین نفی کی ہے اسلئے کہ اونکے نزدیک وہ صفات مستلزم تشبیہ بالمخلوقین تہے جسطرح کہ معتزلہ نے کہا ہے لو رؤی لکان جسماً لانہ لایری الا فی جہۃ اور یہ کہا کہ لو کان لہ کلام یسمع لکان جسماً انہین کے موافق وہ قوم ہے جو نفی استواء رحمن علی العرش کی کرتی ہے وجہ اس نفی کی یہی تشبیہ ہے سو یہ طریق معتزلہ وجہمیہ کا ہے سلف نے انکی تبدیع وتضلیل پر اتفاق کیا ہے بہت سے لوگ منجملہ متاخرین منتسبین الی الحدیث کے انہین کے رستہ پر بعض امور مین چلتے ہین دوسری قسم وہ ہے جسنے قصد اثبات صفات کا ادلۂ عقول سے کیا جنمین کوئی اثر وارد نہ تہا اور نفی والوں پر رد کیا مقاتل بن سلیمان اور اونکا تابعین جیسے نوح بن ابی مریم وغیرہ کا طریقہ یہی تہا پہر ایک گروہ محدثین قدیم وحدیث کا اونکے تابع ہو گیا یہی مسلک کرامیہ کا بہی تہا انہین سے بعض نے واسطے اثبات صفات کے جسم ثابت کیا لفظاً یا معنیً اور بعض نے اللہ کے لئے وہ صفات ثابت کئے جو کتاب وسنت مین نہین آئی ہین جیسے حرکت وغیرہ جو کہ نزدیک انکے لازم صفات ثابتہ تہے سلف نے

مقاتل پر بابت رد کرنے کے جہم پر اور عقل انکار کیا تہا اور مقاتل پر طعن کرنے مین مبالغہ فرمایا تہا اور بعض نے
اوسکے قتل کو حلال کر دیا تہا منہم مکی بن ابراہیم سیف القاری دفی نا الغرض ٹہیک بات یہی ہے کہ جسپر سلف صالح تہے کہ
آیات واحادیث صفات کو جسطرح پر کہ وہ آئی ہین بغیر تفسیر وتکییف وتمثیل کے جاری کرو کسی سلف سے خلاف اسکے
البتہ کچہہ صحت کو نہین پہنچا ہی خصوصًا امام احمد رضی اللہ عنہ سے اسطرح خوض کرنا معانی صفات مین اور ضرب
امثال کرنا نچاہیے اگرچہ بعض لوگون نے جو کہ زمانہ امام احمد سے قریب تہے کچہہ ایسا کام باتباع طریقہ مقاتل کیا
ہے لیکن اس بارہ مین مقاتل کی پیروی کرنا نچاہیئے بلکہ ائمہ اسلام کی اقتدا کرنا واجب ہے جیسے ابن مبارک
وامام مالک وسفیان ثوری واوزاعی وامام احمد واسحق وابو عبید ونحوہم ان سبکی کلام مین کوئی شی جنس سے کلام
متکلمین کے نہین پائی جاتی پہر کلام فلاسفہ کا کیا ذکر ہے کسی مسلمان نے امام احمد کے کلام مین کوئی جرح
وقدح نہین کی ابو زرعہ رازی کہتے ہین جس شخص کے پاس کچہہ علم ہے اور اوسنے صیانت وحفاظت اپنے علم کی
نکی اور نشر میں اوس علم کے محتاج کسی شی کا علم کلام سے ہوا تو وہ طریقہ سلف پر نہین ہے پہر منجملہ محدثات امور کے ضوابط
ضوابط رائی وقواعد عقلی ہیں جو کہ فقہاء اہل رائی نے احداث وایجاد کئے ہین اور فروع فقہ کو طرف انکی رد کیا ہے
خواہ وہ مخالف سنن ہوں یا موافق سنن ان فروع کو اوہین قواعد مقررہ پر جاری کرتے ہین اگرچہ اصل اوکی
تاویل ہے نصوص کتاب وسنت پر لیکن یہ تاویلات ایسی ہین کہ انکا غیر او نہین مخالف انکی ہے سو اسی بات کا انکار
ائمہ اسلام نے کیا ہے فقہاء اہل رائی پر حجاز وعراق مین اور بہت کچہہ مبالغہ اسکی ذم وانکار مین فرمایا ہے پہر
ائمہ وفقہاء اہل حدیث سو وہ تابع حدیث صحیح ہیں وہ حدیث کہین سے بہی ہاتہ آئی جبکہ معمول بہ ہو نزدیک صحابہ
ومن بعدہم کے یا نزدیک ایک گروہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے پہر جس حدیث کو ترک پر سلف نے اتفاق
کیا ہے اوسپر عمل کرنا جائز نہین ہے کیونکہ انہون نے جو اوسکو چہوڑا ہے تو کچہہ جان ہی کر ترک کیا ہے کہ وہ
لائق عمل کے نہین ہے عمر بن عبد العزیز کہتے تہے خذوا من الرأی ما یوافق من کان قبلکم فانہم کانوا اعلم منکم
رہی وہ حدیث جو کہ خلاف عمل اہل مدینہ ہے سو امام مالک کا یہ طریقہ تہا کہ وہ عمل اہل مدینہ کو اخذ کرتے تہے اور
اکثر سلف آخذ بالحدیث تہے منجملہ اون چیزون کے جنپر سلف نے انکار کیا تہا ایک علم جدال وخصام ومراء ہے مسائل حلال
وحرام مین کیونکہ ائمہ اسلام کا یہ طریقہ نہ تہا یہ جہگڑا تو بعد اونکے زمانہ کے نکلا ہے اسکو فقہاء عراق نے مسائل خلاف
مین الشافعیۃ والحنفیۃ میں نکالا اور کتب خلاف تالیف کئے اور بحث وجدال کو اون مسائل مین بہت کچہہ وسعت
بخشی ابن رجب کہتے ہین دکان ذلک محدثا لا اصل لہ سو یہی فن اونکا علم ٹہیرا اور اسنے اونکو علم نافع سے

رد کر دیا اسلیئے سلف نے اس فن پر انکار کیا ہے اور حدیث مرفوع مین آیا ہے ما ضل قوم بعد ھدی الا اوتوا
الجدل ثم قرء ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون رواہ اہل السنن اور بعض سلف نے کہا ہے اللہ جب
ساتھہ کسی بندی کے ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکے لئے دروازہ عمل کا کہولدیتا ہے اور دروازہ جدل کا بند کردیتا
ہے اور جب ساتھہ کسی بندہ کے ارادہ شر کا کرتا ہے تو باب عمل کو بند کرکے باب جدل کہولدیتا ہے امام
مالک نے فرمایا ہے ادرکت ہذہ البلدۃ وانہم لیکرہون ہذا الاکثار الذی فی الناس الیوم مراد اس سے مسائل
خلاف مین امام کثرت کلام اور فتیا کو عیب جانتے تہے اور کہتے تہے یتکلم احدہم کانہ جمل مغتلم یقول ہو کذا ہو کذا
یہدر فی کلامہ اسیطرح جواب دینا کثرت مسائل مین مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے یسئلونک
عن الروح قل الروح من امر ربی دیکھو اسکا اونکے سوال کا کچھہ جواب نہین دیا کسی نے امام مالک سے
کہا تہا آدمی عالم سنن ہوتا ہے سنن کیطرف سے جدل کرتا ہے کہا جدل کیون کرے سنت کی خبر کردے اگر
سائل یا سامع قبول کرے بہتر ورنہ خاموش رہے اور کہتے تہے کہ جدال ومراء علم مین نور قلب کو لیجاتا
ہے مراء یعنی جہگڑنا علم مین دلکو سخت کردیتا ہے اور باہم دشمنی پیدا کرتا ہے اکثر مسائل مین جو اونسے پوچہے
جاتے تہے کہدیتے کہ مین نہین جانتا ہون امام احمد اس امر مین اونہین کے رستہ پر چلتے تہے حدیث شریف
مین کثرت مسائل و اغلوطات مسائل سے اور مسائل سے قبل وقوع حوادث کی نہی آئی ہے وفی ذلک ایضا
ذکرہ متہذا کلام سلف وائمہ مین جیسے ہر سہ مجتہدین اور اسحق بن راہویہ مین تنبیہ ہے ماخذ فقہ ومدارک
احکام پر کلام وجیز مختصر جس سے مقصود کا فہم بغیر طول واسہاب کے ہوتا ہے اور اونکے کلام مین رد
اقوال مخالفہ سنت بالطف اشارہ واحسن عبارہ موجود ہے جو اوسکو فہم کرلیتا ہے وہ اطالت کلام متکلمین
سے اوس باب مین بعد اونکے بے نیاز ہوجاتا ہے بلکہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ کلام طویل اونکا اسقدر
صواب پر متضمن نہین ہوتا ہے جو صواب کہ اکثر اس کلام مختصر مین موجود ہوتا ہے سلف امت وائمہ ملت مین جس
کسینے کثرت خصام وطول جدال سے سکوت کیا تہا وہ کچھہ بسبب جہل وعجز کے نہ تہا بلکہ علم وخشیت خدا کی راہ
سے تہا اور جس کسی نے بعد اونکے تکلم وتوسع کیا سو کچھہ اسلیئے نہین کیا کہ وہ مختص تہے ساتھہ اوس علم کو اور
کوئی دوسرا عالم ساتھہ اوسکے نہ تہا بلکہ وہ کلام وتوسع اونکا محبت کلام وقلت ورع کی راہ سے تہا کما قال
الحسن وسمع قوما یتجادلون ہؤلاء ملوا العبادۃ وخف علیہم القول وقل ورعہم فتکلموا مہدی بن میمون کہتے
ہین ایک مرد نے محمد بن سیرین کے ساتھہ مراء کیا وہ سمجہہ گئے کہا مین جانتا ہون جو تیرا ارادہ ہے یعنی اگر مین

تیرے ساتھ جھگڑا کرون تو مین عالم با لباب مراد تھیرون دوسری روایت یون ہے انا اعلم بالمراء منک
ولکن لا امارئک ابراہیم نخعی کہتے ہین ماخاصمت قط عبدالکریم جزری نے کہا ہے ماخاصم ذو ورع قط
جعفر بن محمد نے کہا ہے تم بچو خصومات کرنے سے دین مین کہ یہ دلکو مشغول کردیتی ہین اور نفاق کی مورث
ہوتے ہین عمر بن عبدالعزیز کہتے تھے اذا سمعت المراء فاقصر اور یہ بھی کہتے تھے کہ جو شخص اپنے دین کو نشانہ
خصومات کا بنائیگا وہ کثیر التنقل ہوگا سابقین نے علم کی راہ سے وقوف کیا البصارت کی راہ سے باز رہے
ورنہ وہ تو بحث پر بڑی قوی زور آور تھے اس بارہ مین کلام سلف کا بہت ہے متاخرین فتنہ مین پڑ گئے
اس گمان پر کہ جو شخص مسائل دین مین کثیر الکلام والجدال والخصام ہو وہی بڑا عالم ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے یہ تو
جہل محض ہے اکابر صحابہ وعلماء صحابہ کو دیکھو جیسے شیخین ومرتضی ومعاذ وابن مسعود وزید بن ثابت کہ یہ کسطرح کے لوگ
تھے انکا کلام ابن عباس کے کلام سے کمتر تھا حالانکہ یہ ابن عباس سے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تابعین کا
کلام صحابہ سے اکثر ہے حالانکہ صحابہ اونسے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تبع تابعین کا نسبت کلام تابعین کے اکثر
تھا حالانکہ تابعین علم مین اونسے زیادہ تر تھے غرضکہ علم نہ کثرت روایت کا نام ہے نہ کثرت مقال کا وہ تو ایک نور
ہے جو اندر دل کے پھینکدیا جاتا ہے بندہ بسبب اوس چمک کے درمیان حق وباطل کے تمیز کرلیتا ہے پھر اوس
سے بعبارات وجیزہ مختصرہ محتفہ مقاصد تعبیر کرتا ہے حضرت صلعم کو جوامع کلم دیگئی تھی اور کلام مختصر کرکے
عطا ہوا تھا ولہذا کثرت کلام سے اور توسیع کرنے سے قیل وقال مین نہی آئی ہے اور حضرت نے فرمایا ہے ان اللہ
لم یبعثنی الا مبلغا وان تشقق الکلام من الشیطان مطلب یہ کہ پیغمبر اوتنی ہی بات کرتا ہے
جس سے بلاغ حاصل ہوجائے تو یہی کثرت قول وتشقیق کلام سو وہ مذموم ہے حضرت کا خطبہ قصد یعنی متوسط
ہوتا تھا اور جب بات کرتے تو اگر کوئی شمار کرنیوالا اون کلمات کو شمار کرنا چاہتا تو گن لیتا اور فرمایا کہ بعض البیان
سحر ہوتا ہے یہ ارشاد بطور ذم کے فرمایا ہے نہ بطور مدح کے جسطرح کہ بعض لوگون نے گمان کیا ہے جو شخص
سیاق الفاظ حدیث مین تامل کریگا وہ اس مطلب پر یقین لائیگا ابن عمر رفعاً کہتے ہین ان اللہ یبغض
البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل البقرۃ بلسانہا اخرجہ احمد وابوداؤد والترمذی اس باب مین اور بہت سی
حدیثین مرفوع وموقوف آئی ہین عمر وسعد وابن مسعود وعائشہ وغیرہم سے تو اب یہ اعتقاد کرنا واجب ہوا کہ
جو شخص کثیر القول اور باسط الکلام ہے علم مین کچھ اعلم تر نہین ہے اوس شخص سے جو کہ کم سخن ہے ابن رجب
کہتے ہین ہم جملہ مردم کے ساتھ مبتلا ہوگئے جو حق مین متوسع القول کے متاخرین مین سے یہ اعتقاد رکھتے

ہین کہ وہ افضل تر ہے متقدمین سے پھر انمین کسی کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر شخص ہر متقدم سے افضل ہے کیا صحابہ در کیا من بعدہم کیونکہ کثیر البیان والمقال ہے اور کوئی شخص انمین یہ کہتا ہے کہ یہ کثیر المقال فقہاء سبعہ مشہورین متبوعین سے بھی فاضل تر ہے حالانکہ اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ ہر متاخر ساری متقدمین سے بہتر ہو کیونکہ یہ فقہاء سبعہ بنسبت اون لوگون کے جو انسے پہلے تھے اکثر القول ہین سو جب وہ لوگ جو بعد ان فقہاء کے آئے ہین بسبب اتساع قول کے انسے عالم تر ٹھہرے تو یہ لوگ اون لوگون سے جو بنسبت انکے اقل القول تھے جیسے ثوری و اوزاعی ولیث وابن مبارک اور انکا طبقہ بالاولی اعلم وفضل ہوئے بلکہ اون لوگون سے بھی بہتر ہوئے جو انسے پہلے تھے جیسے تابعین وصحابہ کیونکہ وہ بنسبت اون لوگون کے جو بعد اونکے آئے ہین اقل الکلام تھے حالانکہ یہ تنقص عظیم ہے واسطے سلف صالح کے اور اساءت ظن ہے ساتھ اونکے اور اونکا منسوب کرنا ہے طرف جہل وقصور علم کو ولاحول ولاقوۃ الا باللہ ابن مسعود نے حق مین صحابہ کے بہت سچی بات کہی ہے انہم ابر الامۃ قلوبًا واعمقہا علومًا واقلہا تکلفًا وروی نحوہ ایضا عن ابن عمر یہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ جو لوگ بعد صحابہ وتابعین کے آئے وہ قلیل العلم کثیر التکلف ہین ابن مسعود نے یہی کہا ہے انکم فی زمان کثیر علماؤہ قلیل خطباؤہ وسیاتی بعدکم زمان قلیل علماؤہ کثیر خطباؤہ سو جو شخص کثیر العلم قلیل القول ہے وہ ممدوح ہے اور جو شخص بالعکس اسکے ہے وہ مذموم ہے ابن رجب نے کہا حضرت صلعم نے واسطے اہل یمن کی شہادت ایمان وفقہ کی دی ہے یہ لوگ سب لوگونسے اقل الکلام اور متوسع فی العلوم ہین انکا علم انکے نزدیک علم نافع ہے یہ اپنی زبان مین قدر محتاج الیہ کو علم سے بیان تعبیر کرتے ہین وھذا ھو الفقہ والعلم النافع غرضکہ افضل علوم وہ علم ہے جو کہ تفسیر قرآن اور معانی احادیث سید الانام مین ہو اور کلام حلال وحرام مین ہے جو کہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین سے ماثور ہو کر زمن ائمہ مشہورین اسلام تک پہنچی جنکی دین مین اقتدا کیجاتی ہے اور جنکے نام ہم اوپر لکہ چکے ہین سو ضبط کرنا اوس شئے کا جو انسے مروی ہے اس باب مین افضل علم ہے ہمراہ تفہم وتعقل وتفقہ کی اور جو توسع کہ بعد انکی زمانے کے حادث ہوا ہے اوسمین اکثر کچھ خیر نہین ہے مگر یہ کہ اونکے کلام کی شرح ہو اور جو برخلاف اونکے کلام کے ہے وہ اکثر باطل ہے اوسمین کچھ منفعت نہین بلکہ انہین کے کلام مین کفایت وزیادت ہے انکے بعد جو لوگ ہوئے اونکے کلام مین کوئی حق نہین ملتا ہے لکن وہ حق کلام مین ان ائمہ کے اوجز لفظ واختصر عبارت مین موجود ہے اور جو باطل انکے من بعد کے کلام مین پایا جاتا ہے اوسکا بطلان انکے کلام مین موجود ہے مگر اوس شخص کے لئے جو فہم وتامل رکھتا ہے پھر انکو

کلام مین وہ معانی بدیعہ و مآخذ دقیقہ موجود ہین کہ من بعد ہم کو اوس طرف راہ نہین ملتی اور کوئی آدمی تک
نہین پہنچا پس جو شخص کہ علم کو انکے کلام سے حاصل نہین کرتا ہے اوس سے یہ خیر کثیر بالکل فوت ہو جاتی ہے
اور وہ بہت سے باطل مین جا گرتا ہے بوجہ متابعت متاخرین کے پھر جو شخص کہ ارادہ انکے کلام کے جمع کرنیکا
رکھتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے معرفت صحیح کا سقیم سے اور یہ بات معرفت جرح و تعدیل علل سے حاصل
ہوتی ہے جسکو اس امر کی شناخت نہین ہے وہ جو کچھ نقل کرتا ہے اوسپر وثوق نہین ہو سکتا بلکہ خود اوسپر
حق و باطل ملتبس رہتا ہے اور وہ اپنے علم پر واثق نہین ہوتا جسطرح کہ قلیل العلم لوگ روایت حدیث پر یا
مرویات سلف پر بوجہ جہل کے صحیح کو سقیم سے وثوق نہین کرتے ہین بلکہ بسبب اپنے جہل کے یہ بات
تجویز کرتے ہین کہ یہ سب باطل ہے کیونکہ انکو سرے سے معرفت ہی حاصل نہین ہے جسکے سبب سے صحیح و
سقیم کو شناخت کر سکین اوزاعی نے کہا ہے علم وہ ہے جو اصحاب محمد صلعم لائے ہین اسکے سوا جو کچھ ہے وہ علم
نہین ہے یہی قول امام احمد رح کا ہے اور حق مین تابعین کے کہا ہے کہ انت مخیر فی کتابتہ دس کہ چنانچہ
زہری کلام تابعین کو لکھتے تھے اور صالح بن کیسان خلاف انکے کرتے پھر ترک کتابت کلام تابعین پر نادم ہوئے
اب جب کہ ہین ہماری زمانہ مین لکھنا کلام سلف ائمہ اور سلف متقدمین کا تا زمانہ شافعی و احمد و اسحق و ابو عبید
متعین تھا آدمی کو چاہیئے کہ اوس علم سے جو بعد سلف کے حادث ہوا ہے پر حذر رہے اسلئے کہ بعد انکے حوادث
کثیرہ حادث ہوئے ہین اور ایسے لوگ پیدا ہوئے جو منسوب ہین طرف متابعت حدیث کے جیسے ظاہریہ و
نحوہم کہ وہ انکے سخت مخالف ہین بسبب شذوذ کے ائمہ سے اور اپنے فہم مین اونسے منفرد ہو گئے ہین اور جس
بات کو ائمہ نے اپنے اگلون سے اخذ کیا تھا اوسکو یہ اخذ کرتے ہین علیٰ ہذا داخل ہونا کلام متکلمین و فلاسفہ مین شر
محض ہے اور یہ بات بہت کم ہے کہ کوئی شخص ان فنون مین داخل ہوا اور ساتھ بعض اہلہ و مضار اہل علوم مذکورہ
کے آلودہ و ملطخ نہوا امام احمد نے فرمایا ہے ناظر فی الکلام اس بات سے خالی نہین رہتا کہ جہمیہ نہو اسیطرح باقی
ائمہ سلف نے تحذیر کی ہے اہل کلام سے اگرچہ وہ ذب عن السنہ کیون نکرین اور وہ جو محبین کلام محدث
اور متبعین متکلمین کے کلام مین مذمت اون لوگون کی پائی جاتی ہے جو خصومات و جدال مین توسع نہین کرتے
ہین اور یہ لوگ انکو منسوب طرف جہل یا حشو یا عدم معرفت یا بسر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ عارف اپنے رب
کے نہین ہین سو یہ سب باتین انکی خطوات شیطان ہین نعوذ باللہ منہ منجملہ محدثات علوم کے ایک کلام
کرنا ہے علوم باطنہ مین ساتھ مجرد رائے یا ذوق یا کشف کے جیسے معارف و اعمال قلوب اور اوسکے

تو ایسی مین کہ ہمین خطر عظیم ہے اعیان ائمہ نے اس امر پر انکار فرمایا ہے جیسے امام احمد وغیرہ اور ابو سلیمان
کہتے تھے مجہیر کوئی نکتہ نکت قوم سے گزر کرتا ہے مین اوسکو قبول نہین کرتا مگر ہمراہ دو شاہد عدل کے ایک
کتاب دوسری سنت اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے علمنا هذا مقید فی والیة مشتبك علی الکتاب
والسنة فمن لم یقرء القرآن ولم یکتب الحدیث لا یقتدی به فی علمنا هذا ابن رجب کہتے ہین رخنہ اس
باب کا بہت کشادہ ہوگیا ہے اور اقوام کثیرہ اوسمین داخل ہوکر انواع زندقت ونفاق مین پڑگئی اور یہ
دعوی کرنے لگے کہ اولیاء اللہ افضل ہین انبیاء سے یا وہ مستغنی ہین ان پیغمبرون سے اور جو شرائع اللہ کے
رسل لائے تھے اونکا تنقص کرنے لگے اور مدعی حلول و اتحاد کے ہوگئے اور وحدت وجود وغیر ذلک کے
قائل ٹہیرے حالانکہ یہ سب اصول ہین کفر وفسق وعصیان کے مثل دعوی اباحت و محل محظورات شرائع
پہر اس طریق مین بہت ایسی چیزین داخل کر دین جو دین مین سے بالکل نہ تہین بعض نے یہ اعتقاد کیا
کہ انسے ترقیق قلوب حاصل ہوتی ہے جیسے غنا و رقص اور کسی نے یہ سمجہا کہ مراد انسے ریاضت نفوس ہے
جیسے عشق صور محرمہ کا اور نظر کرنا طرف حسین شکلون کے ؎

زنکہت سحری شوق یار مےخیزد　　　　جنون ز سایہ ابر بہار مےخیزد

اور بعض نے یہ زعم کیا کہ انمین کسر نفوس و تواضع ہے جیسے شہرت لباس وغیر ذلک کہ شریعت مین
نہین آئی پہر بعض اشیاء انمین ایسی ہین جو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہین جیسے غنا و نظر محرم یہ
لوگ اس امر مین مشابہ اون لوگون کے ہوگئے جنہون نے اپنے دین کو لہو ولعب ٹہیرا لیا ہے ؎

دانی الغناء فکالحمیر تناهقوا　　　　والله ما رقصوا لاجل الله

ابن رجب فرماتے ہین علم نافع ان سب علمون مین سے یہی ضبط کرنا نصوص کتاب وسنت کا اور سمجہنا
اونکے معانی کا اور متقید ہونا ساتہہ ماثورات صحابہ وتابعین و تبع تابعین کے معانی قرآن وحدیث مین ہے
اور جو کلام انسے دربارہ حلال وحرام و زہد ورقائق ومعارف وغیر ذلک آیا ہے اوسکے ساتھ متقید ہونا ہے
اور تمیز صحیح مین سقیم سے کوشش کرنا پہر جہد کرنا وقوف پر اونکے معانی وتفہم مین وفی ذلك كفاية لمن عقل وشغل
بالعلم النافع جو کوئی شخص اسپر وقوف کرکے اخلاص قصد کا اوسمین لوجہ اللہ کرتا ہے اور اللہ سے استعانت
چاہتا ہے تو اللہ اوسکی اعانت کرتا ہے اور اوسکو راہ پر لگا کر توفیق تسدید وفہم والہام عطا فرماتا ہے اسدم
علم کا ثمرہ اوسکو حاصل ہوتا ہے وهی خشیة الله تعالی کما قال عز وجل انما یخشی الله من عباده العلماء اور ابن مسعود وغیرہ کی

کہا ہے کفی بخشیۃ اللہ علما وکفی بالاغترار باللہ جہلا اور بعض سلف نے فرمایا ہے لیس العلم بکثرۃ الروایۃ ولکن
العلم الخشیۃ اور بعض نے کہا ہے من خشی اللہ فہو عالم ومن عصاہ فہو جاہل سلف صلحا کا کلام اس باب
میں بہت ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علم دو امر پر دلالت کرتا ہے ایک اللہ کی معرفت پر کہ اللہ کن اسمائے حسنیٰ وصفات
علیا وافعال باہرہ کا مستحق ہے یہ شناخت اجلال واعظام وخشیت ومہابت ومحبت ورجا وتوکل الٰہی کے مستلزم
ہوتی ہے امر دیگر شناخت اس بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اعتقادات واعمال ظاہرہ وباطنہ واقوال میں سے
کون سی شے محبوب وپسندیدہ ہے اور کس چیز سے وہ کراہت وبغض فرماتا ہے سو جس شخص کو اسبات کا علم حاصل
ہو جاتا ہے تو وہ طرف اوس چیز کے شتابی کرتا ہے جسمین کہ اللہ کی محبت وخوشی ورضا ہوتی ہے اور جس
چیز کو مکروہ ومبغوض رکھتا ہو اوس سے یہ شخص دور بھاگتا ہے پس جبکہ علم نے اپنے صاحب کو یہ ثمرہ
عطا کیا تو یہ علم نافع ٹھیرا اور جب نافع ہو کر دلمین جگہ دار ہو گیا تو اب وہ دل اللہ کے لیے خاشع اور
شکستہ اور سامنے اوسکی ہیبت واجلال وخشیت ومحبت وتعظیم کے ذلیل وخوار ہو جائیگا اور جب دلمین خشوع وذل
وانکسار آگیا تو اب نفس اوسکا ذرا سی حلال پر دنیا سے قانع ہو کر شکم سیر رہیگا یہ قناعت اوسکے لیے موجب زہد
دنیا مین ہو جائیگی اور ان سب کو فانی سمجھیگا مال وجاہ وفضول عیش کا کچھ حظ باقی نہ رہیگا کیونکہ عدم قناعت
سے نزدیک اللہ تعالیٰ کے حظ اسکا نعیم آخرت سے گھٹ جاتا ہے اگرچہ یہ شخص نزدیک اللہ کے کریم ہو ابن عمر
وغیرہ سلف نے اسیطرح کہا ہے اور یہ مرفوعا بھی مروی ہے یہ بات اسکے موجب ہے کہ درمیان بندہ اور
درمیان رب کے ایک معرفت خاصہ ہو کہ جب وہ اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اوسکو دے اور جب کچھ دعا کرے تو
قبول فرماوے جسطرح کہ حدیث الٰہی یعنی قدسی مین آیا ہے لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ
الی قولہ ولئن سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وفی روایۃ ولئن دعانی لاجیبنہ حضرت نے ابن عباس کو
وصیت کی تھی احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ امامک تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک اللہ
فی الشدۃ الحاصل یہ شناسائی ہے کہ درمیان عبد ورب کے ایک معرفت خاصہ دل سے اسطرح پر ہو کہ
اللہ کو قریب اپنے پاکر خلوت مین ساتھ اوسکے مستانس ہو اور حلاوت ذکر ودعا ومناجات ولذت خدمت
الٰہی پائے یہ بات اوسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جو اللہ کی اطاعت سر وعلانیہ مین کرتا ہے وہیب بن
ورد سے کسی نے پوچھا ہل یجد حلاوۃ الطاعۃ من عصی قال لا ولا من ہم پھر جب بندہ اس انس وحلاوت
کو پالیتا ہے تو وہ عارف رب ٹھیرتا ہے درمیان اوسکے اور رب کے ایک شناخت خاص ہو جاتی ہے کہ

جب کچھ مانگے تو وہ اوسکو ملے اور جب کچھ جاہے تو دیا جائے جسطرح کہ شعوانہ نے فضیل سے کہا تہا اَمَا
بینک وبین ربک اذا دعوتہ اجابک اونکو غش آگیا بندہ ہمیشہ شدائد وکرب میں اندر دنیا و برزخ
و موقف کے واقع ہوتا ہے پہر جبکہ درمیان اوسکے اور رب کے ایک خاص شناسائی ہوجاتی ہے تو اللہ ان
سب ہوکو اوس سے کفایت کرتا ہے وصیت ابن عباس میں اسی کی طرف حضرت نے اشارہ کیا ہے تعرف الی اللہ فی
الرخاء یعرفک فی الشدۃ کسی نے معروف رحمہ سے کہا تہا کہ ما الذی ہیجک الی الانقطاع و ذکر الموت والقبر
والجنۃ والنار کہا یہ سب کچھ اوسکا ہاتہ مین ہے جب درمیان تیرے اور اوسکے جان پہچان ہوگئی تو
پہر وہ تجکو ان سب سے کفایت کریگا معلوم ہوا کہ علم نافع وہ ہے جو درمیان عبد و رب کے شناسائی کرادے
اور اوسکی طرف راہ باب کر دے یہانتک کہ وہ تیرے رب ہی کو پہچان کر اوسکے ساتھہ مانوس ہوجائے اور اوسکو
قرب سے شرمندہ رہے گویا وہ اسکو دیکھہ رہا ہے ولہذا ایک گروہ صحابہ نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جو علم
لوگون سے اٹھہ جائیگا خشوع ہے ابن مسعود کہتے ہین کچھہ لوگ قرآن پڑہتے ہین اونکے گلون سے نیچے نہین اوترتا
ولکن جب لبین واقع ہوکر راسخ ہوجاتا ہے تو نفع دیتا ہے حسن نے کہا علم دو قسم ہے ایک زبان پر یہ اللہ
کی حجت ہے ابن آدم پر دوسرا دل مین یہ علم نافع ہے سلف کہتے تھے علما تین طرح پر ہین ایک عالم باللہ
عالم بامر اللہ دوسرے عالم باللہ اور غیر عالم بامر اللہ تیسرے عالم بامر اللہ غیر عالم باللہ ان سب مین اکمل قسم
اول ہے وہی لوگ اللہ سے ڈرتے ہین اللہ کے احکام کے عارف ہین ساری شان اسی مین ہے کہ بندہ
علم سے اپنے رب پر استدلال کرے اور اوسکو پہچان لے جب رب کو پہچان لیگا تو اوسکو آپ سے قریب
پائیگا اللہ اوس سے نزدیک ہوجائیگا اور اوسکی دعا قبول کریگا جسطرح کہ آثار اسرائیلی مین آیا ہے ابن آدم

اطلبنی تجدنی فان وجدتنی وجدت کل شیٔ وان فتک فاتک کل شیٔ وانا احب الیک من کل شیٔ ؎

لکل شیٔ اذا فارقتہ عوض　　ولیس للہ ان فارقت من عوض

ذو النون رحمہ ان ابیات کو وقت شب کرر پڑہا کرتے تھے ؎ اطلبوا لانفسکم　　مثل ما وجدت انا

قد وجدت لی ساکنا　　لیس فی ھواہ عنا　　ان بعدت قربنی　　او قربت منہ دنا

امام احمد نے معروف سے نقل کیا ہے کہ اصل علم اللہ کا ڈر ہے یعنی جڑ علم کی وہ علم ہے جو موجب خشیت و
محبت و قرب خدا ہو اور اللہ سے مانوس کرے اوسکی طرف شوق دلائے اسکے بعد وہ علم ہے جو اللہ کے
احکام کا ادراک ہو قول یا عمل یا حال یا اعتقاد کا علم ہو جو اللہ کو محبوب ہے اور اللہ اوسکو پسند کرتا ہے

جو شخص سا تہہ ان دونون علمون کے متحقق ہوگا اوسکا علم نافع ہے اوسکو علم نافع و قلب خاشع و نفس قانع
و دعا مسموع حاصل ہوئی اور جس شخص سے یہ علم نافع فوت ہوگیا وہ ان چار چیزون میں جا گرا جنسے رسول
خدا صلعم نے پناہ مانگی تہی اور علم اوسکا اوسپر وبال و حجت ہوگیا اور اوسنے اپنے علم سے کچھہ نفع نہ پایا کیونکہ نہ اوسکے
دل نے اوسکے رب کے لئے خشوع کیا اور نہ اوسکا نفس دنیا سے سیر ہوا بلکہ اوسکی حرص دنیا پر بڑھ گئی اور
وہ طالب دنیا ہوگیا اور نہ اوسکے دعا سنی گئی کیونکہ اوسنے نہ تو بجا آوری اوامر رب کی کی اور نہ اجتناب اسکے
کے مسخوط و مکروہ سے کیا یہ اوسوقت کا حال ہے کہ اوسکا علم اس لایق تہا کہ اوس سے نفع حاصل کرنا ہوسکتا تہا
یعنی ماخوذ تہا کتاب و سنت سے اور اگر تلقی اوسکی غیر قرآن و حدیث سے کی تہی تو پہر وہ فی نفسہ علم غیر نافع تہا
اوس سے انتفاع لینا ممکن نہین ہے بلکہ اوسکا ضرر اوسکے نفع سے اکثر ہے علامت ایسے علم کی جو نافع نہین
ہوتا ہے یہ ہے کہ صاحب اس علم کا زہو و فخر و خیلا کسب کرے طالب علو و رفعت و منافست فی الدنیا ہو مباہات
علما و مماراة سفہا کا خواہان رہے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے حضرت سے مروی ہے کہ جو کوئی علم کو
اسلئے طلب کرتا ہے تو پہر آگ ہے یہ بہی ہوتا ہے کہ ایسے علم والے دعوے معرفت اللہ و طلب خدا
و اعراض عما سواہ کا کیا کرتے ہین حالانکہ اونکی غرض اس سے کچھہ نہین مگر یہی طلب جسکا ذکر ہوچکا لوگون
اور بادشاہون کے دلمین اپنی جاہ کے چاہنے والے ہین آپنے لئے اونسے طالب حسن ظن اور کثرت اتباع
کے ہین لوگون مین مخدوم مکرم مطاع معظم ہوا چاہتے ہین علامت اسکی اظہار دعوے ولایت ہے جسطرح
کہ اہل کتاب اس کا ادعا کرتے تھے یا قرامطہ و باطنیہ وغیرہم نے اسیطرح کا دعوے کیا تہا حالانکہ یہ شین
برخلاف شیوہ سلف صلحا کے ہے کیونکہ وہ تو اپنے نفوس کو محتقر رکہتے تھے اور ظاہر و باطن مین اوسکو عیب
لگاتے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص یہ کہے کہ مین عالم ہون تو وہ جاہل ہے اور جو یہ کہے کہ مین مومن
ہون تو وہ کافر ہے اور جو کہے کہ مین جنت مین ہون تو وہ آگ مین ہے اسکی علامت یہ ہے کہ ایسا شخص
حق کو قبول نہین کرتا ہے اور منقاد اوسکا نہین ہوتا اور جہگڑے پر متکبر بنتا ہے خصوصاً جبکہ وہ قائل حق حالونکی
آنکہو مین اس سے کم درجہ ہو اور باطل پر اصرار رکہتا ہے اس ڈر سے کہ کہین لوگون کے دل اوس سے
جدا و پریشان نہو جائین اسلئے راجع طرف حق کے نہین ہوتا ہے کبہی یہ کرتا ہے کہ اپنے نفس کی مذمت و حقارت
علی رؤس الاشہاد کرنے لگتا ہے تا کہ لوگ اوسکو اپنے نفوس مین متواضع اعتقاد کر کے اوسکی ستایش و
مدح و ثنا کرین حالانکہ یہ خصلت منجملہ دقایق ریا کے ہے چنانچہ تابعین و من بعدہم من العلما نے اسپر تنبیہ

ی ہے ایسا شخص بسبب قبول و استحلاء مدح کے وہ بات ظاہر کرتا ہے جو منافی صدق و اخلاص کے ہوتی ہے کیونکہ صادق کو اپنی جان پر خوف نفاق کا لگا رہتا ہے اور سوء خاتمہ سے ڈرتا ہے تو وہ قبول و استحسان مدح سے ایک شغل شاغل مین ہوتا ہے ولہذا منجملہ علامات اہل علم نافع کے ایک یہ علامت ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے کوئی حال و قال نہین دیکھتے اور دل سے تزکیہ و مدح کو مکروہ رکھتے ہین اور کسی شخص پر تکبر نہین کرتے حسن نے کہا ہے انما الفقیہ الزاھد فی الدنیا والراغب فی الآخرۃ البصیر بدینہ المواظب علی عبادۃ ربہ دوسری روایت یون ہے الذی لا یحسد من فوقہ ولا یسخر من دونہ ولا یاخذ علی علم علمہ اللہ اس کلام اخیر کے معنے ابن عمر سے بھی یون مروی ہین کہ اونہون نے کہا ہے اہل العلم النافع کلما ازداد وامن ھذا العلم ازداد واللہ تواضعا وخشیۃ وانکسارا و ذلا بعض سلف نے کہا ہے عالم کو چاہئیے کہ اپنے سر پر خاک ڈالے اپنے رب کے لئے خاکساری کرے کیونکہ اوسکا علم جتنا بڑھیگا اوتنی ہی اوسکی معرفت ساتھ اپنے رب کے زیادہ ہوگی اور خشیت و محبت خدا کی افزائش اور اسکا انکسار و ذل روز افزون ہوگا ؎

در خاک بیلقان برسیدم بعابدے — گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ — یا ہرچہ خواندہ ہمہ در زیر خاک کن

ایک علامت اہل علم نافع کی یہ ہے کہ وہ اپنے صاحب کو دلالت کرتا ہے بھاگنے پر دنیا سے سب سے بڑھکر دنیا یہی ریاست و شہرت و مدح ہے اس سے دور رہنا اور اس سے بچنے مین کوشش کرنا علامت ہے علم نافع کی پھر اگر کچھ اسمین سے بغیر قصد و اختیار کے واقع ہو تو صاحب علم کو چاہئیے کہ عاقبۃ الامر سے خوف شدید مین رہے خیال کرے کہ کہین یہ بات میرے ساتھ مکر و استدراج نہو جسطرح کہ امام احمد کا نام اور آوازہ جب خلق مین مشہور ہوگیا تو وہ اپنے نفس پر نہایت خائف رہتے تھے ایک علامت علم نافع کی یہ ہے کہ صاحب اس علم کا مدعی علم کا نہین ہوتا ہے اور نہ کسی شخص پر فخر کرتا ہے اور نہ اپنے غیر کو جاہل بتاتا ہے مگر اوس شخص کو جو مخالف سنت و اہل سنت کرتا ہے کہ اسوقت تکلم اوسکا غضبا للہ ہوتا ہے نہ غضبا للنفسہ اور نہ لقصد رفعت علی احد اور جس شخص کا علم غیر نافع ہے اوسکو کوئی شغل بجز تکبر بنفسہ اور تشخص کرنے کے لوگون پر اور اظہار کرنے فضیلت کے خلق پر اور اونکو طرف جہل کے منسوب کرنے اور تنقص کرنے مردم کے واسطے اپنی رفعت کے اونپر نہین ہوتا حالانکہ یہ شغل قبیح و اردئے خصال ہے بلکہ کبھی اون لوگون کو جو اس سے پہلے گزرے ہین اور علما تھے منسوب بجہل و غفلت و سہو کرتا ہے اس سے محبت اپنے نفس کی اور حسن ظن ساتھ اوسکے

اور اسارت ظن ساتھہ سلف کے واجب آتی ہے مین کہتا ہون میرے ایک معاصر نے اپنی ایک رسالہ
مین ایک قصہ رویت امام مالک کا خواب مین لکھکر یہ ذکر کیا ہے کہ مجکو اونکی کتاب موطا پر چند اعتراضات تھے
لکن مینے اونسے نہین پوچھے اسلئے حالانکہ موطا ایک کتاب مبارک قدیم العہد ہے جسکے خوشہ چین سارے ائمہ
حدیث ہین اور مالک امام دار الہجرہ تھے لکن تنبہ و فخر وخیلاء ایسے خیالات بے ادبانہ پر باعث ہوا کرتا ہے
اللہ تعالے ہمکو اور سب مسلمانون کو توفیق حفظ مراتب و صیانت آداب سلف کی بخشے اور ہمارے دلونکو
طرف سے اہل قرون مشہود لہا بالخیر و اہل صدر اول کے صاف و پاک رکھے اللہم آمین ابن رجب کہتے ہین اہل
علم نافع اپنے نفوس کے ساتھہ بدگمانی کیا کرتے ہین اور علماء سلف کے ساتھہ حسن ظن رکھتے ہین اور اپنے دل
اور نفس سے اقرار فضل سلف کا کیا کرتے ہین اور معترف اپنے عجز کے ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اونکے درجہ
تک نہیں پہنچ سکتے بلکہ اونکے مرتبہ کے لگ بھگ تک بھی ہماری رسائی نہین ہے امام عالیمقام ابو حنیفہ رضی
اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ علقمہ افضل ہین یا اسود کیا خوب جواب دیا کہ واللہ ما نحن باھل ان نذکرہم
فکیف نفضل بینہم ابن مبارک جب ذکر سلف کے اخلاق کا کرتے تو یہ شعر پڑھتے ؎

لا تعرضن لذکرنا فی ذکرہم ۔۔۔ لیس الصحیح اذا مشی کالمقعد

اور جس شخص کا علم غیر نافع ہوتا ہے وہ اپنے نفس کو عالم متقدم پر کثرت مقال و تشقیق کلام مین فاضل
جانتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ میرا نفس علم و درجہ مین نزدیک خدا کے اوس سے افضل تر ہے اسلئے کہ یہ
فضل میرے ساتھہ مختص ہے مجسے پہلے کسیکو نہ تھا اسلئے عالم متقدم اوسکی نظر مین حقیر معلوم ہوتا ہے اور یہ
اوسپر عیب قلت علم کا لگاتا ہے اس بیچارہ مسکین کو یہ معلوم نہین ہے کہ قلت کلام کی طرف سلف کو مائل
ورع و خشیت الٰہی تھی وہ اگر ارادہ طول کلام کا کرتے تو ہرگز عاجز نہوتے جسطرح کہ ابن عباس نے ایک
قوم کو دین مین ممارات کرتے ہوئے دیکھکر کہا تھا اما علمتم ان للہ عبادا اسکتتہم خشیۃ اللہ من غیر
عیّ ولا بکم وانہم لہم العلماء والفصحاء والطلقاء والنبلاء والعلماء بایام اللہ غیر انہم اذا
تذکروا عظمۃ اللہ طاشت لذلک عقولہم وانکسرت قلوبہم وانقطعت السنتہم حتی اذا استفاقوا
من ذلک تسارعوا الی اللہ بالاعمال یعدون انفسہم مع المفرطین وانہم لاکیاس اقویاء
مع الظالمین الخاطئین وانہم لابرار برآء الا انہم لا یستکثرون لہ الکثیر ولا یرضون لہ
بالقلیل ولا یدلون علیہ بالاعمال ہم حیثما لقیتہم مہمومون مشفقون وجلون خائفون خرجہ ابو نعیم وغیرہ

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق رواہ احمد والترمذی وحسنہ وخرجہ الحاکم وصححہ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعا یہ ہے البیان من اللہ والعی من الشیطان رواہ ابن حبان سو بیان کچہہ کثرت کلام کو نہین کہتے ہین بلکہ بیان نام ہے قول فصل کا امر حق مین اور نہ عی قلت کلام کو کہتے ہین بلکہ عی نام ہے سفہ حق کا مراسیل محمد بن کعب قرظی مین حضرت سے آیا ہے تین چیزین ہین جس سے بندہ یہان گہٹ جاتا ہے اور آخرت مین سبب ونکے ذکر سے زیادہ ترعزت پاتا ہے رحم وحیا وعی لسان عون بن عبد اللہ نے کہا ہے کہ حیا وعفاف وعی لسان نہ عی قلب وعمل ایمان سے ہے یہ وہ چیزین ہین جو آخرت مین زیادہ ہوجاتی ہین اور دنیا مین ناقص ہوتی ہین سو زیادت آخرت کی بڑہکر ہے اس نقصان دنیا سے یہ روایت ایک وجہ ضعیف سے بطور مرفوع بہی مروی ہے بعض سلف نے کہا ہے کوئی شخص پاس ایکقوم کے بیٹہتا ہے وہ قوم خیال کرتی ہے کہ یہ بے زبان وعاجز ہے حالانکہ وہ عی نہین ہوتا ہے بلکہ فقیہ مسلمان ہوتا ہے سو جو شخص کہ عارف قدر سلف ہے وہ جانتا ہے کہ سکوت اونکا ضروب کلام وکثرت جدال وخصام وزیادت فی البیان سے قدر حاجت پر کچہہ عی وجہل وقصور کی راہ سے نہ تہا بلکہ ورع وخشیت سے تہا وہ لاینفع کو چہوڑکر نفع مین مشغول تہے ومن حسن اسلام المرء ترکہ مالایعنیہ خواہ وہ کلام اونکا اصول دین مین تہا یا فروع مین یا تفسیر قرآن حدیث وزہد ورقائق وحکم ومواعظ وغیر ذلک مین جسمین انہون نے کچہہ کلام کیا ہے پس جو کوئی اونکی راہ پر چلیگا وہ راہ یاب ہے اور جو کوئی کسی غیر کی راہ پر سالک ہوگا اور کثرت سوال وبحث وجدال وقیل وقال مین داخل ہوگا اگر اونکے فضل کا اور اپنے نفس کے نقص کا معترف ہے تو وہ قریب الحال ہے ایاس بن معاویہ نے کہا ہے جو کوئی اپنے نفس کا عیب نہین جانتا پہچانتا وہ احمق ہے کسی نے اونسے کہا بہلا تم مین کیا عیب ہے کہا یہی کثرت کلام اور اگر واسطے اپنے نفس کے مدعی فضل اور واسطے سلف کے مدعی نقص ہے تو ضلال مبین وخسران عظیم مین ہے ابن رجب کہتے ہین فی الجملہ ان ازمان فاسدہ مین یا تو انسان اپنے نفس کے لئے اسبات پر راضی ہو کہ نزدیک اللہ کے وہ عالم ٹہیرے یا راضی نہو مگر اسبات پر کہ نزدیک اہل زمان کے عالم ہو سو اگر پہلی بات پر خوش ہے تو اللہ کے علم پر اپنے بارہ مین کفایت کرے اور جسکے درمیان اور اللہ کے درمیان جان پہچان ہے اوسکو اللہ ہی کی معرفت پر نسبت اپنی اکتفا کرنا چاہئیے اور جو راضی نہین ہے مگر اسی بات پر کہ نزدیک لوگون کے عالم ہو تو وہ حضرت کے اس قول مین داخل ہے من طلب العلم لیباہی

به العلماء او یماری به السفہاء او یصرف به وجوہ الناس الیہ فلیتبوء مقعدہ من النار
وہب بن ورد نے کہا ہے بہت سے عالم ہین جنکو لوگ عالم کہتے ہین اور وہ اللہ کے نزدیک جاہلون
مین معدود ہین صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے رفعًا آیا ہے ان اول مایسعر به النار ثلاثة احدهم
من قرء القرآن وتعلم العلم لیقال هو عالم وقاری فیقال له قد قیل ذلک ثم امر به فسحب علی وجهه
القی فی النار پہر اگر نفس اسپر قناعت نکرے بلکہ اوس درجہ تک پہنچے کہ لوگون مین حکم کرنے لگے آسلئے کہ
لوگ اس زمانہ مین تعظیم نہین کرتے ہین مگر اوسی شخص کی جو اسطرح کا ہوتا ہے ورنہ اوسکی طرف ملتفت نہین
ہوتے ہین تو پہر اسنے استبدال ادنے کا اوس شے سے کیا جو اوس ادنے سے بہتر تہی اور درجہ علماء سے
منتقل ہو کر طرف درجہ ظلمہ کے آگیا ۱ اسیلئے بعض سلف کو جب قاضی کرنے لگے تو اونہون نے کہا انما تعلمت
العلم لاحشر بمع الانبیاء لامع الملوک فان العلماء یحشرون مع الانبیاء والقضاة یحشرون
مع الملوک مومن کو ضرور ہے کہ تہوڑا سا صبر کرے تاکہ راحت دراز کو پہنچے پہر اگر جزع کرے اور صبر نکرے
تو وہ اوسطرح کا ہے جو کہ ابن مبارک نے کہا ہے من صبر فما اقل ما یصبر ومن جزع فما اقل
مایتمتع ؎ صبر ست علاج دل بیمار تو واقف افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست
امام شافعی یہہ شعر پڑہا کرتے تہے ؎

یا نفس ما هی الا صبر ایام ❊ کان مدتها اضغاث احلام
یا نفس جوزی عن الدنیا مبادرة ❊ وخل عنها فان العیش قدام

نسأل الله علما نافعا ونعوذ به من علم لاینفع ومن قلب لایخشع ومن نفس لاتشبع ومن
دعاء لایسمع اللهم انا نعوذ بک من هؤلاء الاربع ف اس جگہہ تامل کرنا چاہئے کہ اللہ نے اہل کتاب کو
کتاب دی تہی اونہون نے اللہ کی آیات کا مشاہدہ کیا تہا جیسے زندہ ہوجانا قتیل کا ضرب بعض اعضاء
بقرہ سے پہر اونکے دل کسطرح مدام کے لئے سخت ہوگئے اللہ نے اونکو قاسی القلوب کر دیا ہمکو اونکے ساتہہ
مشابہت پیدا کرنے سے منع کر دیا ۱ الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله وما نزل من الحق
الی قوله فاسقون اور بہت مواضع مین سبب اونکے قاسی القلب ہونیکا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے
فبما نقضهم میثاقهم لعناهم وجعلنا قلوبهم قاسیة یعنی یہہ قسوت قلوب عقوبت تہی اونکے نقض میثاق کی
بروہ عہد شکنی یہہ تہی کہ مخالفت امر کی وارتکاب نہی کا کیا حالانکہ پہلے اس سے مواثیق وعہود اللہ سے

کر چکے تھے کہ ہم یہ نقض ہرگز نکرینگے پہر فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا
بہ یعنی سختی دل کیوجہ سے دو خصلتین مذموم اونمین آگئین ایک تحریف کلم کی اوضع کلم سے دوسرے نسیان
حظ کا تذکیر سے مراد یہ ہے کہ اونہون نے اوس حکمت و موعظت حسنہ کو جو اونہین یاد دلائے گئے تھے
ترک کر دیا اور اپنا نصیب و حصہ اوس سے نلیا بلکہ اہمال عمل کیا سو یہ دونون امر اون علماء مین موجود ہین
جو فاسد ہوگئے ہین بسبب مشابہت اہل کتاب کے ایک تحریف کلم ہے کہ جو شخص تفقہ واسطے غیر عمل کے کرتا
ہے اوسکا دل سخت ہوجاتا ہے وہ مشغول عمل مین نہین ہوتا بلکہ کلم کو مواضع کلم سے محرف کرکے الفاظ
کتاب و سنت کو اونکی جگہون سے پہیر دیتا ہے اور انواع حیل لطیفہ کے ساتہہ تلطف کرتا ہے کبہی حمل انکا
مجازات مستبعدہ لغت و نحو ولکسا پر کرتا ہے اور کبہی الفاظ سنن مین طعن سے پیش آتا ہے اسلئے کہ الفاظ کتاب
مین طعن کرنا ممکن نہین ہے اور جو شخص نصوص کو معانی مفہومہ پر جاری کرتا ہے یہ لوگ اوسکی مذمت کرتے
ہین اور اوسکا نام جاہل رکہتے ہین یا حشوی یہ بات اون لوگون مین موجود ہے جو اصول دیانات مین کلام کرتے
ہین اور فقہاء رای ہین یا صوفیہ فلاسفہ و متکلمین ہین دوسرے نسیان ہے علم نافع کا جسکی تذکیر اونکو ہوئی تہی
ہوا ہوا انکی دل اوس سے متعظ نہین ہوتے بلکہ جو شخص ایسی بات سیکہتا ہے جس سے رونا آئے یا اوسکا
دل نرم پڑے تو اوسکی بدست کرتے ہین اور اوسکا نام قاص رکہتے ہین اہل رائے نے اپنی کتابون مین
اپنے بعض مشیوخ سے نقل کیا ہے ان ثمرات العلوم تدل علی شرفها فمن اشتغل بالتفسیر فغایته
ان یقص علی الناس ویذکرهم ومن اشتغل برایهم وعلمهم فانه یفتی ویقضی ویحکم ویدرس وهو لاءلهم
نصیب من الذین یعلمون ظاهرا من الحیوة الدنیا وهم عن الآخرة هم غافلون انکو حامل اسبات پر شدت محبت
وعلو دنیا ہے یہ اگر دنیا مین زاہد آخرت مین راغب ور اپنے نفس ور عباد اللہ کے ناصح ہوتے تو اوس
چیز کے ساتہہ تمسک کرتے جو اللہ نے رسول پر اوتاری ہے اور لوگون کے لئے لازم کی ہے اکثر لوگ
تقوے سے باہر ہونے لگے حالانکہ اونکو نصوص کتاب و سنت کفایت کرسکتی تہی اور ایسے لوگ انہین جو
قرآن و حدیث سے باہر نکلی تہوڑے ہین اسلئے اللہ اون لوگونمین سے جنکو فہم معانی نصوص کا ہے کچہہ
ایسے لوگ مقرر فرماتا ہے جو خارج عن القرآن والحدیث کو طرف کتاب و سنت کے پہیر لاتے ہین اور وہ
اون فروع باطلہ حیل محرمہ سے جو بسبب فتح ابواب ربا مین بے نیاز ہوتے ہین اونکو کچہہ پروا محرمات و تحلیل
محارم خدا کے ساتہہ اونے حیلون سے نہین ہوتی ہے جسطرح کہ اہل کتاب کی چال ڈال تہی وهلم

اللہ الذین آمنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم
تمام ہوا ترجمہ عبارت ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ عبارت گویا بطور ایک رسالہ مختصر کے ہے جس میں تحسین
بعد حمد و نعت کے یہ کلمات ہیں ہذہ کلمات مختصرات فی معنی العلم وانقسامہ الی علم نافع
وعلم غیر نافع والتنبیہ علی فضل علم السلف علی علم الخلف فنقول وباللہ المستعان وعلیہ
التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ یعنی بیان علم نافع و غیر نافع کا قبل اسکے کتاب معیار وغیرہ سے متعدد
رسالہ مثل رسالہ شمس میں لکھا ہے اور علوم شریعت کی گنتی رسالہ النصف الدرایہ میں ضبط کی ہے
لیکن چونکہ یہ تحریر ابن رجب کی نہایت پاکیزہ و مختصر سا تھی اسلئے اس عبارت کو مقدمہ اس رسالہ کا
مقرر کیا گیا وللہ الحمد

فصل بیان مین مذاہب اہل امصار کی

بعد زمانہ حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے سارے عرب و عجم اہل شرک اور بت پرست مانند بہائم
کے تھے مگر تھوڑے اہل کتاب اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف سارے جہان
اور کافہ مردم کے رسول بنا کر بھیجا جب قریش نے آپکی بات نہ سنی اور وہ ہجرت کر کے مدینہ مین آ گئے
تو ہر وقت لوگ انکو گھیرے رہتے تھے حالانکہ وہ لوگ نہایت تہیدست تنگ عیش مفلس تھے کوئی بازار
مین حرفہ کرتا تھا کوئی کھجور کے باغ رکھتا تھا کسی کو طلب قوت سے بہت ہی کم فرصت ملتی تھی اسلئے جو
شخص جسوقت حضرت کی خدمت مین حاضر ہوتا وہ آپکے ارشادات سنکر یاد رکھتا اور جو اسوقت غائب
ہوتا اسکو ان ارشادات کا علم نہوتا جو اسکی غیبت مین صادر ہوئے تھے اسلئے بعضی بات کسیکو اور
کوئی بات کسیکو معلوم ہوتی اور کسیکو معلوم نہوتی بلکہ جوابات بعض اعراب کو معلوم ہوتی وہ بعض اکابر صحابہ
پر مخفی رہتی حضرت کے زمانہ مین خلفاء اربعہ وغیرہم فتوے دیتے تھے بعد انتقال نبوی کے جب ابوبکر رضی
اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو اکثر صحابہ مدینہ سے واسطے قتال اہل ردت و اہل شام و عراق کے نکل گئے تھوڑے پیر
مدینہ مین باقی رہے وقت پیش آنے مسئلہ کے خلیفہ اول کتاب یا سنت سے جواب دیتے اگر قرآن و حدیث
مین وہ مسئلہ نملتا صحابہ حاضرین سے دریافت کرتے اگر انکے پاس بھی علم اسکا نہوتا تو خود اجتہاد کرتے

یہی طرز فتوے زمانہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مین رہا اسوقت مین اور بھی رہے سبب سے صحابہ متفرق
ہوگئے کبھی یہ ہوتا کہ ایک مسئلہ مین حدیث موجود ہوتی لیکن بسبب تفرق صحابہ اوسکا علم مفتی کو نہوتا
وہ چار ناچار اجتہاد کرتا پھر جو صحابی جس شہر مین رہ پڑا اوسجگہ کے لوگون نے اوسیکے علم پر اقتصار کیا ایک
شہر کے لوگون کو دوسرے شہر کے علم کی خبر نہوئی کوئی مکہ مین تہا کوئی کوفہ مین کوئی بصرہ مین
کوئی شام مین کوئی مصر مین حال اہل اسلام کا امصار مین بابت احکام شریعت اسیطرح پر ایک زمانہ
تک جاری رہا جب رحلت کی کثرت ہوئی اور لوگ واسطے جمع حدیث نبوی کے اوٹھہ کھڑے ہوئے
اور ہر جگہ سے اس علم کو جمع کرکے ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہنچایا اور جسکو یہ علم پہنچا اوس پر حجت قائم
ہوگئی اور صحیح کو سقیم سے جدا کیا گیا بازار اجتہاد کا جس سے مخالفت حضرت کے کلام کی ہوتی تھی سرد پڑ گیا اور
عذر ترک عمل بالحدیث کا جاتا رہا کیونکہ سنن پہنچ گئے اور حجت قائم ہوگئی صحابہ اور اکثر تابعین اسی طریق
پر تھے ایک حدیث کے لیے سفر مدت دراز و مسافت دراز کا کرتے تھے جب زمانہ ہارون رشید کا آیا
اور ابو یوسف رح سنہ مین والی قضا ہوئے تو بلاد عراق و خراسان و شام مین وہی شخص قاضی ہوتا
تھا جسکی طرف وہ اشارہ کرتے اسیطرح جب منتصر حاکم اندلس ہوئے تو سنہ مین جسکو یحیی بن یحیے
اشارہ کرتے وہی شخص سائر بلاد و اعمال اندلس مین قاضی مقرر ہوتا ابو یوسف حنفی تھے یحیی مالکی
تھے افریقیہ مین غلبہ سنن و آثار کا تھا پھر ابو محمد فارسی نے وہان رواج مذہب حنفی کا دیا پھر جب سحنون
قاضی ہوئے تو مذہب مالک نے رواج پایا مصر مین مذہب مالک کا عبد الرحیم بن خالد لائے یہ سنہ ۱۶۳ھ مین
تھے ورنہ پہلے مصر مین کوئی مذہب مالک کو پہچانتا بھی نہ تھا یہانتک کہ امام شافعی رح مصر مین آئے تب سے
مذہب شافعی نے انتشار پایا ارجون نے سنہ ۲۶۳ھ مین جہر بالبسملہ سے روکا اہل مصر اسی مذہب مالک شافعی
پر تھے پھر سنہ ۳۵۸ھ مین قائد جوہر نے مذہب شیعہ کا رواج دیا اصل اس مذہب کی عبد اللہ بن سبا یہودی
سے ہے سنہ ۵۶۴ھ مین بزمانہ ملک ناصر صلاح الدین مصر مین مدارس مالکیہ و شافعیہ بنے مذہب شیعہ کا استیصال
کلی ہوگیا یہانتک کہ سرزمین مصر مین کسی جگہ بھی باقی نرہا پھر محمود زنگی نے تعصب کرکے مذہب حنفی کو
رائج کیا مصر و شام مین کثرت سے حنفی ہوگئے تب سے اس مذہب نے خوب رواج پایا ھذا احوال
المذاہب ملتقطا الی آخرها ف اب عقائد کا حال سنو کہ سلطان صلاح الدین نے تمام لوگون کو عقیدہ
شیخ ابو الحسن اشعری پر لگایا اور اوقاف دیار مصر مین اس عقیدہ کو شرط کیا یہ عقائد دیار مصر و شام

وارمن حجاز و یمن وبلاد مغرب مین مستمر الحال ہوگئے جو کوئی خلاف اوسکے کہتا اوسکی گردن ماری جاتی
اب تک بہی حال ہے دولت ایوبیہ مین مذہب ابو حنیفہ و امام احمد کا کچہہ بہت چرچا نہ تہا پہر آخر دولت
مین ان دونون مذہب کا ذکر نکلا زمانہ ملک ظاہر بیبرس مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہوگئے
۶۶۵ھ سے یہ طریقہ چل نکلا یہانتک کہ مجموع امصار اسلام مین کوئی مذہب و عقیدہ باقی نرہا مگر یہی مذاہب
اربعہ و عقیدۂ اشعری آن لوگون کے لئے مدارس و خوانق و زوایا و ربط سائر ممالک اسلام مین بنگئے جو
اس مذہب و عقیدہ پر ہوتا اوسپر انکار کیا جاتا وہ دشمن ٹہیرتا اوسکو عہدۂ قضا ملتا نہ اوسکی گواہی قبول
ہوتی نہ اوسکو خطابت و امامت و تدریس ملتی جب تک کہ وہ مقلد کسی ایک مذہب کا ان مذاہب مین سے نہوتا
مقریزی کہتے ہین وافتی فقہاء ہذہ الامصار فی طول ہذہ المدۃ بوجوب اتباع ہذہ المذاہب
وتحریم ما عداہا والعمل علی ہذا الی الیوم انتہی مین کہتا ہون کہ یہ ایجاب و تحریم ٹہیک نہین تہا اسپر کوئی نص
جلی اور دلیل قوی قائم نہین ہے بیشک حق درمیان ان مذاہب اربعہ کے دائر سائر ہے لیکن منحصر نہین ہے
مگر اس نظر سے کہ مذہب اہل حدیث و ظاہریہ بہی اندر ان مذاہب کے موجود ہے اگر یہ بات کہین کہ اختیار
کرنا ان مذاہب کا بعد عرض کے کتاب و سنت پر لا باس بہ ہے تو ہو سکتا ہے یہ محل اسکی تفصیل کا نہین ہے
ف جب حال مذاہب کا زمانہ وفات نبوی سے تا استقرار مذاہب اربعہ معلوم ہوچکا تو اب حال فرق
و اختلاف عقائد خلیقہ کا بہی اجمالا معلوم کرنا ضرور ہے تفصیل اسکی رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ مین
مرقوم ہوچکی ہے جن لوگون نے اصول دیانات مین کلام کیا ہے وہ دو قسم ہین ایک مخالف ملت اسلام
دوسرے مقر اسلام مخالفین ملت اسلام دس گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے اصحاب عناصر تیسرے ثنویہ
یعنی مجوس چوتہے طبائعیہ پانچوین صابیہ چہٹے یہود ساتوین نصارے آٹہوین اہل ہند نوین زنادقہ انہین
مین قرامطہ بہی داخل ہین دسوین فلاسفہ فلسفہ حکمت کو کہتے ہین اور فیلسوف محب حکمت کو انکا علم چار
نوع مین منحصر ہے طبیعی مدنی ریاضی الہی دوسری قسم فرق اہل اسلام ہین جو حدیث ستفترق امتی
ثلاثا و سبعین فرقۃ ثنتان و سبعون ہالکۃ و واحدۃ ناجیۃ رواہ اصحاب السنن الا النسائی من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
سے مراد ہین دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے افترقت الیہود علی احدی و سبعین
او اثنتین و سبعین فرقۃ وتفرقت النصاری علی احدی و سبعین او اثنتین سبعین فرقۃ وتفترق
امتی علی ثلاث و سبعین فرقۃ رواہ البیہقی وقال حسن صحیح اخرجہ الحاکم وابن حبان فی صحیحہ

بنحوہ فاخرجہ الحاکم فی المستدرک من ابی ہریرۃ وقال ہذا حدیث کثیر النفع فی الاصول وقد روی عن سعد بن ابی وقاص وابن
عمرو عوف بن مالک رفعا بمثلہ مسلمانون کے فرقے پانچ ہین ایک اہل سنت دوسرے مرجیہ تیسرے
معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج انمین سے ہر فرقہ مین فرق کثیر ہین اور اکثر افراق اہل سنت کا قیاس
مین ہے اور تہوڑا سا اعتقادات مین تہے چار فرقے باقی سواد نمین کسیکا ساتہ اہل سنت کے خلاف بعید
ہے اور کسیکا خلاف قریب اقرب فرق مرجیہ وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمان نام ہے تصدیق دل وزبان کا
معا فقط اور اعمال فقط فرائض وشرائع ایمان ہین اور ابعد انمین اصحاب جہم بن صفوان ومحمد بن کرّام
ہین اسیطرح اقرب فرق معتزلہ اصحاب حسین نجار وبشر بن غیاث مریسی ہین اور ابعد انمین اصحاب ابوہذیل
بن علاف اسیطرح مذاہب شیعہ مین اقرب اصحاب حسن بن صالح ہین اور ابعد امامیہ تہے غالیہ سو وہ سرے
سے مسلمان ہی نہین ہین بلکہ اہل ردت وشرک ہین اور اقرب فرق خوارج اصحاب عبداللہ بن یزید
اباضی ہین اور ابعد انمین ازارقہ ہے بیہنیہ وجاحد بعض قرآن یا مفارق اجماع جیسے عجاردہ وغیرہم
سو وہ باجماع امت کفار ہین الغرض فرق ہالکہ دس گروہ مین منحصر ہین ایک معتزلہ یہ نفی صفات الٰہیہ
مین غلو کرتے ہین قائل عدل وتوحید کے ہین سارے معارف کو عقلیہ بتاتے ہین حصولاً ووجوباً قبل و
بعد شرع کے اور اکثر یہ کہتے ہین کہ امامت اختیار سے ہوتی ہے یہ بیس فرقے ہین دوسرے مشبہ
انکو اثبات صفات مین غلو ہے یہ ضد معتزلہ ہین اور انکے سات فرقے ہین تیسرے قدریہ انکو ثابت کرنے
مین قدرت عبد کے اور اثبات خلق وایجاد مین غلو ہے کہتے ہین کہ ان امور مین کچھہ حاجت معاونت
کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے نہین ہے چوتھے مجبرہ انکو غلو ہے نفی استطاعت عبد من قبل وبعد فعل
ومع فعل کے یہ اختیار عبد کی نفی کرتے ہین اور کسب کے بہی نافی ہین یہ دونو فرقے باہم متضاد ہین
مجبرہ مین تین فرقے ہین پانچوین مرجیہ انکو یہ امید ہے کہ اصحاب معاصی کو طرف سے اللہ کے ثواب ملیگا
وتنہا یہ بات کہتے ہین کہ لایضر مع الایمان معصیۃ کما انہ لا ینفع مع الکفر طاعۃ یا حکم اصحاب
کبائر کو آخرت تک تاخیر کرتے ہین حقیقت انکی یہ ہے کہ انکو اثبات وعدو رجا ونفی وعید وخوف مین اہل
ایمان سے غلو ہے انکے فرقے تین ہین چہٹے حروریہ انکو اثبات وعید وخوف مین بحق مومنین اور تخلید
فی النار مین باوجود ایمان کے غلو ہے یہ ایک قوم ہے نواصب خوارج کی یہ ضد ہین مرجیہ کے
نفی واثبات وعدہ وعید مین یہ مرتکب کبیرہ کو مشرک بتاتے ہین اور عامۂ خوارج اوسکو کافر کہتے ہین نہ

شرک اور بعض کا قول یہ ہے کہ ایسا شخص منافق ہے درک اسفل نار مین ہوگا انکا اثبات بر اتفاق
ہے کہ ایمان نام ہے اجتناب کا ہر معصیت سے ساتوین نجاریہ اتباع حسن بن نجار تہا لیکن یہ منجملہ مجبرہ کے
تہا انکے تین فرقے ہین آٹہوین جہمیہ اتباع جہم بن صفوان یہ مسئلہ قضا و قدر مین باوجود قدر سے میل خاطر
کے طرف جبر کے موافق اہل سنت ہین مگر رویت و صفات کی نفی کرتے ہین قائل ہین خلق قرآن کے یہ فرقہ
بہت بڑا گروہ ہے انکا شمار معطلہ مجبرہ مین ہے نوین روافض انکو حب علی مرتضی و بغض شیخین و عثمان و
عائشہ و معاویہ وغیرہ صحابہ مین غلو ہے زید بن علی علیہما السلام نے انکا نام رافضہ رکہا تہا انکے تین سو فرقے
ہین منجملہ اونکے بیس فرقے مشہور ہین دسوین خوارج انکو ناصب بہی کہتے ہین اور حروریہ بہی اسلئے کہ موضع
حروراہم مین انکا جماؤ واسطے قتال علی مرتضی کے ہوا تہا انکو حب ابوبکر و عمر و بغض علی مین غلو ہے متنبی
نے کہا ہے ولا یجل منہم فانہم الناسطون المارقون یہ سب بیس فرقے ہین ان فرق
دوگانہ کے فروع کا بیان مع اونکے اقوال باطلہ کے رسالہ کشف الغمہ مین ہو چکا ہے **ف** حقیقت حال
عقائد اہل اسلام اہتدا ملت اسلامیہ تا انتشار مذہب اشعریہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت صلعم کو طرف
سارے لوگون کے رسول بنا کر بہیجا حضرت نے جو وصف رب سبحانہ کا قرآن مین آیا تہا اور جو وحی سے
معلوم کیا تہا وہ بیان کیا کسی شخص نے عرب مین سے خواہ وہ شہری تہا یا دہاتی کسی شئے کے معنے آپ
سے نہ پوچہے جسطرح کہ نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ امر و نہی کا سوال آپ سے کرتے تہے یا احوال قیامت
و جنت و نار کو پوچہتے تہے کیونکہ اگر کوئی شخص بہی صفات الٓہیہ کا سوال کرتا تو ضرور ہم تک منقول ہوتا
جسطرح ہر کہ احادیث احکام حلال و حرام و ترغیب و ترہیب و احوال قیامت و ملاحم و فتن منقول ہوئے
ہین اور دواوین احادیث و آثار سلفیہ مین موجود ہین حالانکہ کسی طریق صحیح یا سقیم سے کسی ایک صحابی
سے باوجود اختلاف طبقات و کثرت عدد یہ بات وارد و مروی و ماثور نہین ہے کہ اونہوں نے حضرت سے
معنے کسی وصف کے صفات الٓہیہ مین سے جو قرآن کریم یا لسان نبی رحیم پر آئی ہین سوال کیا ہو بلکہ
سب صحابہ نے معنے اونکے سمجہ کر کلام کرنے سے سکوت کیا تہا اور نہ کسی صحابی نے یہ فرق نکالا کہ یہ
صفت ذات ہے اور وہ صفت فعل بلکہ فقط اللہ کے لئے اثبات صفات ازلیہ کا علم و قدرت و حیاۃ و
ارادہ و سمع و بصر و کلام و جلال و اکرام وجود و انعام و عز و عظمت سے کیا اور کلام کو ایک ہی طریق
پر ہانکا اسیطرح اون الفاظ کا اثبات کیا ہے جنکو اللہ تعالے نے اپنے نفس کریم پر اطلاق کیا ہے

جیسے وجہ و ید و نحو ذلک بے نفی مماثلت مخلوقین کی غرضکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ اثبات بلا تشبیہ کے کیا ہے
اور تنزیہ بلا تعطیل کے اختیار کی تھی معذالک کسی ایک نے کسی ایک صفت کی تاویل سے تعرض نہین کیا بلکہ
سبنے بالاتفاق یہ عقیدہ رکہا کہ صفات کو جسطرح پر وہ آئی ہین جاری کرین اونمین سے کسی کے پاس کوئی
چیز ایسی نہ تہی جس سے اللہ کی وحدانیت اور حضرت کی اثبات نبوت پر استدلال کرین سوائے کتاب اللہ
کے اور نہ کسی ایک صحابی نے کبہی کوئی شے طرق کلامیہ و مسائل فلسفیہ سے پہچانی عصر صحابہ اسی نہج پر
گزر گیا یہانتک کہ اونکے زمانہ مین قول بالقدر حادث ہوا اور امر کو انف کہا یعنی اللہ نے اپنی خلق پر کسی
شے کو اوس حال سے جسپر خلق ہے مقدر نہین فرمایا ف سب سے پہلے جسنے اسلام مین قول بالقدر نکالا
معبد بن خالد جہنی ہے ابن عمر نے اوسکا حال سنکر اوس سے اپنی بیزاری ظاہر کی اور سلف نے قدریہ سے
تحذیر بلیغ فرمائی یہ معبد جلیس حسن بصری تہا حسن نے کہا کذاب حال دا اللہ اسیطرح حدوث مذہب خوارج
کا بہی زمن صحابہ مین ہوا ابن عباس نے اونسے مناظرہ کیا گروہ راجع الی الحق ہوئے علی مرتضی نے
ایک جماعت کو اونمین سے قتل کیا حدوث مذہب تشیع کا بہی زمن صحابہ مین ہوا تہا علی نے غلاۃ شیعہ کو
آگ مین جلا دیا پہر بعد زمن صحابہ کے مذہب جہم بن صفوان نکلا بلاد مشرق مین ایک فتنہ عظیم اوسکے سبب
برپا ہوا اہل اسلام نے اوسکی بدعت کو اکبر سمجہکر انکار کیا جہمیہ کی تضلیل فرمائی اسی اثنا مین مذہب اعتزال حادث
ہوا بعد دو صد سال ہجری کے ائمہ اسلام نے انکے مذہب سے نہی کی اور علم کلام کی مذمت فرمائی پہر مذہب
تجسیم نکلا یہ مضاد مذہب اعتزال تہا اسکا حدوث بہی بعد دو صد سال ہجرت کے ہوا پہر حدوث مذہب قرامطہ
کا ہوا اسکی ابتدا ۲۶۴ھ سے ہے کوفہ سے نکل کر عراق تک پہنچا بحرین مین آیا موجد اسکا حمدان اشعث معروف
بقرمط تہا قرمط قصیر القامت قصیر الرجلین متقارب الخطوہ کو کہتے ہین وہ اسیطرح کا تہا اس مذہب نے بڑا
شیوع پکڑا ف مامون خلیفہ ہفتم بغداد نے کتب قدیمہ بلاد روم سے طلب کر کے عربی مین ترجمہ کرائین کچہہ
اوپر ۲۰۰ھ ہجری سے انتشار مذہب فلاسفہ کا ہوا معتزلہ و قرامطہ و جہمیہ و غیرہم کے شر سے مقریزی کہتے ہین
فانجر علی الاسلام واھلہ من علوم الفلاسفة ما لا یوصف من البلاء والمحنة فی الدین وعظم
بالفلسفة ضلال اهل البدع وزادتهم كفرا الى كفرهم ۳۳۴ھ مین جب دولت بنی بویہ قائم ہوئی اور ۴۴۷ھ
تک وہ حکمران رہے مذہب تشیع نے خوب قوت پائی عراق و خراسان و ما ورا النہر مین مذہب اعتزال پہیل
گیا مشاہیر فقہا بہی اوسکی طرف مائل ہو گئے ادہر افریقیہ و بلاد مغرب مین تجاہر مذہب اسمعیلیہ کا ہو گیا ۳۵۶ھ

بن انکی سعی سے مذاہب رفضہ عامۂ بلاد مغرب و مصر و شام و دیار بکر و کوفہ و بصرہ و بغداد و جمیع عراق و بلاد خراسان
و ما وراء النہر و بلاد حجاز و یمن و بحرین مین شایع ہوگیا درمیان انکی اور اہل سنت کے فتن و حروب و مقاتلات
ہے پہر مذاہب قدریہ و جہمیہ و معتزلہ و کرامیہ و خوارج و روافض و قرامطہ و باطنیہ نے شہرت پکڑی ساری
زمین انہین لوگون سے بہر گئی کوئی شہر و قطرہ بیجا جہان یہ مذاہب نہون یہ لوگ فلسفہ مین نظر کرتے تہے ابو الحسن
اشعری نے مذہب اعتزال چہوڑکر طریق سنت اختیار کیا سالک طریق بین النفی والاثبات ہوئے یعنی نفی اعتزال
واثبات اہل تجسیم ایک جماعت اہل علم نے انکی رائے پر اعتقاد کیا جیسے ابو بکر باقلانی مالکی ابن فورک ابو اسحق اسفراینی
ابراہیم شیرازی امام غزالی ابو الفتح شہرستانی فخر الدین رازی وغیرہم نشئہ سے یہ عقیدہ عراق مین پہیلا پہر
شام مین آیا پہر مصر مین پہر مغرب مین پہر ایسا انتشار ہوا کہ سوا اس عقیدہ کے کوئی عقیدہ باقی نہ رہا گلے عقائد
فراموش ہوگئے مقریزی کہتے ہین حتی لم یبق الیوم مذہب یخالفہ الا ان یکون من مذہب الحنابلۃ اتباع
الامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فانہم کانوا علی ما کان علیہ السلف لا یرون تاویل ما ورد
من الصفات یہانتک کہ بعد سنہ سات سو ہجری کے دمشق و اعمال دمشق مین شہرت تقی الدین ابو العباس
احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ حرانی رحمہ کے ہوئی وہ واسطے انتصار مذہب سلف کے متصدی ہوئے
اور رد کرنے مین مذہب اشعری پر مبالغہ کیا اور کہلم کہلا انپر اور رافضہ و صوفیہ پر انکار فرمایا لوگ انکے حق مین دو
فریق ہوگئے ایک فریق نے انکی اقتدا کی اور انکے اقوال پر اعتقاد کیا اور انکی رائے کو عامل ہوئے اور انکو شیخ
الاسلام جانا اور اجل حفاظ اہل ملت اسلامیہ پہچانا دوسرے گروہ نے تبدیع و تضلیل کی اور بابت اثبات صفات
کے عیب لگایا اور چند مسائل پر انتقاد کیا جنہین انکے لئے سلف موجود تہا اور بعض مین انکو خارق اجماع سمجہا
جنہین کہ سلف نہ تہا و کانت لہ ولہم خطوب کثیرۃ وحسابہ وحسابہم علی اللہ الذی لا یخفی علیہ شیء
فی الارض ولا فی السماء انکے اتباع اب تک شام مین بہت اور مصر مین کم ہین انتہی کلامہ ف درمیان اشاعرہ
و ماتریدیہ اتباع ابی منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی کے جو خلاف بابت عقائد کے ہے وہ بجائے خود مشہور
ہے فرقہ ماتریدیہ مقلد امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد ہے مقریزی کہتے ہین تتبع سے یہ مسائل خلافیہ
کچہ اوپر دس نکلے ہوتے ہین اول امر مین بسبب انکے کچہ تباین و تنافر تہا ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے
کے عقیدے مین قدح کرتا تہا انجام کو چشم پوشی ہوگئی و للہ الحمد فہذا اعزک اللہ بیان ما کانت علیہ
عقائد الامۃ من ابتداء الامر الی وقتنا ہذا فقد وصل ذلک الیک صفوا و للہ عفوا بلا تکلف

مشقةٍ ولا بذال مجهودٍ ولكن اللّٰه يمن على من يشاء من عباده ۱ انتهى حاصله

مین کہتا ہون امام ابوالحسن اسمٰعیل بن اسحٰق بن سالم اشعری اولاد ابوموسی اشعری بصری رحمہ سے ہین ۲۷۰ یا ۲۶۰ مین پیدا ہوئے ۳۳۳ بلکہ ۳۲۴ بغداد مین وفات پائی ف اللہ تعالے نے خلق سے اپنی شناخت چاہی ہے لقولہ تعالیٰ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ابن عباس وغیرہ نے کہا یعبدون بمعنے یعرفون ہے اللہ نے خلق کو پیدا کرکے زبان شرایع پر انکو پہنچوایا جسکے نصیب مین تہا اوسنے مطابق تعریف خدا کی معرفت خدا کی حاصل کی بعثت انبیا و انزال شرایع سے پہلے علم خلق کا ساتہہ اللہ تعالے کے اس طریق سے تہا کہ اللہ کی تنزیہ سمات حدوث اور ترکیب و افتقار سے کرتے تہے اور اوسکو باقتدار مطلق وصف کرتے تہے یہی تنزیہ عقلا مشہور ہے عقل ہرگز اس سے آگے تجاوز نہین کرتی جب اللہ تعالے نے اپنی شریعت محمدیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتاری اور اپنے دین کو کامل کیا تو رستہ اللہ کی شناخت کا یہ ٹہیرا کہ عارف باللہ کو دو معرفتون کا جامع ہونا چاہیئے ایک وہ معرفت جسکو ادلۂ عقلیہ مقتضی ہین دوسرے وہ معرفت جسکو اخبارات الٰہیہ لائی ہین پہر اس علم کو طرف خدا کے پہیرے اور جو کچہہ شریعت حقہ لائی ہے اوسپر ایمان موافق ارادہ الٰہی کے بغیر تاویل فکر و تحکم رائے کے لائے کیونکہ اللہ نے شرایع اسی لئے اوتارے ہین کہ عقول بشریہ ادراک حقائق اشیاء مین جون کے قدن جسطرح کہ اللہ کے علم مین ہین مستقل نہین ہین اور اونکو یہ استقلال کہان ہوسکتا ہے حالانکہ متقید ہین ساتہہ اوس اطلاق کے جو اونکے پاس ہے پس اگر اللہ تعالیٰ اون عقول کو علم مطابق اپنی مراد کے اوضاع شرعیہ سے عطا کرے اور اپنی حکمتون پر اس باب مین اطلاع دے تو یہ اوسکا فضل ہے عارف کو نچاہیئے کہ اس سنت کو طرف اپنے فکر کے نسبت کرے کیونکہ وہ تنزیہ جو کہ عارف اپنے فکر سے کرتا ہے واجب ہے کہ وہ مطابق کتاب منزل و سنت مطہرہ کے ہو ورنہ اللہ تعالے تنزیہ عقول بشریہ سے جنکے افکار متقید باوطار ہین منزہ ہے اسیطرح تنزیہ عقول کی مقید ہے ساتہہ موافقت قرآن و حدیث کے کہ بموجب احکام و آثار شرع کے ہو اور جب یہ معرفت ہونے سے خالی ہوتی ہے تو اوسدم اللہ تعالے بصائر سے کشف عطا فرما کر راہ حق دکہاتا ہے اور بصائر کی تنزیہ ساتہہ افکار عادیہ کے تنزیہ تا عرفیہ سے کرتا ہے ف سارے مسلمانون کا قاطبۃً اجماع ہے کہ جو احادیث دربارہ صفات آئی ہین اونکی روایت کرنا اونکا نقل کرنا اونکا پہچانتا جائز ہے اسمین کسیکا خلاف نہین ہے پہر اہل حق نے اجماع کیا ہے اسبات پر کہ یہ احادیث احتمال مشابہت خلق سے مصروف ہین لقول اللہ تعالے لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر

ولقول اللہ تعالی قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اس سورت کا نام
سورہ اخلاص ہے حضرت صلعم نے اسکی تعلیم شان فرمائی ہے اور امت کو اسکی تلاوت مین رغبت دلائی ہو
یہانتک کہ اوسکو ثلث قرآن فرمایا ہے یہ اسلئے کہ یہ سورت گواہ ہے اسکی تنزیہ و عدم تشبیہ و تمثیل پر اسکا نام
سورہ اخلاص اسی لیے ہوا کہ یہ مشتمل ہے اخلاص توحید الٰہی پر اسمین کوئی شائبہ تشبیہ کا ساتھ مخلوق کے نہین ہے
لیس کمثلہ کا کاف زائد ہے حرف کاف و کلمہ مثل کلام عرب مین واسطے تشبیہ کے آتے ہین اللہ تعالے نے
دونون کو جمع فرماکر نفی کی تو جسکہ سارے مسلمانون کا اجماع جواز روایت پر ان حدیثون کے اور جواز نقل
پر ان اخبار کے ہمراہ اجماع کے صرف نفی التشبیہ پر ثابت ہے تو اسکی تعلیم مین اس سورت کے ذکر کرنے
سے کچھ باقی نہ رہا مگر یہی تعطیل کیونکہ رسولون کے دشمنون نے اپنے رب کے ایسے نام رکھے ہین جنمین صفات
علیا کی نفی ہوتی ہے چنانچہ المقوم کفار نے کہا یہ طبیعت ہے تو دوسرون نے کہا نفس ہے اصطلاح کا الحاد
اسمار الٰہی مین اونہون نے بہت کیا ہے اور پھر حضرت نے یہ حدیثین جو مشتمل ہین صفات علیا پر ارشاد فرمائین
اور اصحاب ابرار نے اون اخبار کو حضرت سے نقل کیا پھر ائمہ مسلمین نے صحابہ سے اونکو روایت کیا یہانتک
کہ وہ احادیث ہم تک پہنچیں اور ہر شخص نے اون حدیثون کو جن کا اونون روایت کیا اور کسی شے کی تغیر
سے تاویل نکی حالانکہ ہم جانتے ہین کہ اونکا عقیدہ یہ تھا ان اللہ لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر
اس سے ہماری سمجھ مین یہ بات آگئی کہ مراد اللہ تعالے کی ان حدیثون سے جنکے ساتھ حضرت نے نطق
و تکلم و تلفظ کیا ہے اور صحابہ نے اونکو تناول و تداول فرمایا اور امت کو پہنچایا یہ ہے کہ کافرون کے حلق
مین غصہ ہو اور ذکران صفات کا المین ہر گمراہ معطل مبتدع کی ایک حکایت ہو کیونکہ یہ لوگ اہل طبائع وعناصر
علل مثیرہ متولدہ کے آثار کے مقتضی ہین اسی لیے اللہ تعالے نے اپنے نفس کریمہ کا وصف اپنی کتاب مین کیا
ہے اور حضرت نے اللہ کا وصف ارشاد کیا جو کہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہے یہ دلیل ہے اسبات پر کہ جب
کسی مومن نے یہ اعتقاد کر لیا کہ لیس کمثلہ شیء وھو السمیع العلیم وانہ احد صمد لم یلد ولم یولد
ولم یکن لہ کفوا احد تو ذکر کرنا اوسکا ان حدیثون کو تمکین اثبات ہے اور ایک شجا ہے حلوق مین معطلہ
کے امام شافعی رح نے فرمایا ہے الانیاب اسکن اسکو خطابی نے امام موصوف سے نقل کیا
ہے جبکہ یہ بات کسی ایک صحابی یا تابعی یا تبع تابعی سے ہمین پہنچی کہ اونہون نے ان حدیثون کی تاویل
کی ہو اللہ تعالے کا اجلال اسمات سے مانع ہے کہ اوسکی تاویل کیجائے یا اوسکے لئے کوئی کہاوت بیان کی

اور جب کہ قرآن عظیم ساتھ کسی ایک صفت کے منجملہ صفات علیا کے نازل ہوا جیسے ید اللہ فوق
ایدیھم تعالے کے نفس تلاوت سے ہر سامع سے مراد کو سمجھ جاتا ہے اسیطرح یہ قول خدا تعالے کا
بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء یہود اللہ پاک کیطرف نسبت بخل کی کرتے تہے اوسپر اللہ
نے یہ آیت اوتاری نفس تلاوت کرنا اس آیت کو معنے مقصود کا مبین ہے ان آیتون کی تاویل
محتاج ضرب مثل ہے جیسے کہ قول اونکا نحو قولہ تعالے الرحمن علی العرش استوی ہے مین کہ استوا
اسجگہ معنے استیلا ہے حالانکہ اس سے تشبیہ باریتعالے کی ساتھ بشر کے لازم آتی ہے اور اہل اثبات
اللہ تعالے کے جلال کی اس بات سے تنزیہ کرتے ہین کہ اوسکو مشابہ اجسام کہین نہ حقیقۃً نہ مجازاً کیونکہ وہ یہ بات
جانتے ہین کہ یہ لفظ مشتمل ہے اون کلمات پر جو کہ درمیان خالق و خلق کے متداول ہین اور اس
بات کے کہنے سے کہ شرک مین تحرج کرتے ہین اسلیئے کہ اللہ تعالے کا کوئی شریک نہین ہے ولہذا
سلف نے کسی حدیث کی منجملہ احادیث صفات کے تاویل نہین کی ہے حالانکہ ہمین قطعاً معلوم ہی
کہ یہ احادیث نزدیک اونکے مصروف ہین اون ظنون جہال سے جو سبقت کرتے ہین طرف ان حدیثونکی
یعنی مشابہت صفات مخلوقین سے ذرا سا تامل کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالے نے جب
ذکر اون مخلوقات کا جو کہ متوالد ہے ذکر و انثی سے اس آیت مین کیا خلق لکم من انفسکم ازواجاً و من
الانعام ازواجاً یذرؤکم فیہ تو اللہ پاک نے جان لیا تہا کہ خلائق کے دلونمین کیا خطرہ ہوگا اوسپر یہ فرمایا
لیس کمثلہ شئ وھو السمیع العلیم **ف** اکثر طوائف جو دیانت اسلام سے خارج ہوکر سبب اسکا
یہ ہے کہ فرس کا ملک بہت وسیع تہا اونکا ہاتھ ساری امم کے اوپر تہا وہ لوگ اپنے نفس مین نہایت درجہ
کے جلیل الخطر عظیم القدر تہے اسیلیئے آپکو احرار و ابنیاء اور سب لوگون کو اپنا غلام سمجھتے تہے جب انپر
محنت زوال دولت کی ہاتھ پر عرب کے آئی اور وہ عرب کو سب سے زیادہ کم حقیقت جانتے تہے تو
یہ امر اونپر نہایت گران گزرا اور ایک سخت مصیبت اونکے سر آئی چاہا کہ اسلام کے ساتھ چال کید و مکر کی
چلین اسلیئے اوقات مختلفہ مین محاربہ کرتے رہے لیکن ہر جگہ ہر لڑائی مین اللہ نے عرب و حق ہی کو غلبہ دیا انہوں
سردار فرس کے جو اس کام کے ساتھ قائم تہے شنشاد و اشنیس و مقنع و بابک وغیرہم ہین آنسے
پہلے قصد اس کید کا عمار ملقب بخداش و ابو مسلم سراج نے کیا تہا آخر یہ صلاح ٹہیری کہ لڑنے سے کچھ کام
نچلیگا بلکہ مکر و حیلہ سے مدعا نکلیگا اسلیئے ایک قوم فرس نے اظہار اسلام کا کر کے اہل تشیع کو اپنے ساتھ

ہمور کیا محبت اہل بیت کا انظہار کرنے لگے اور علی بن ابی طالب کو معصوم ٹہیرا کر اسطرح ظلم کیا تہا طرح طرح
کی راہین ادہر چلائین جنکر اونکو راہ ہدایت سے گمراہ کر دیا ایک قوم شیعہ کے گلے مین یہ بات اتار دی کہ ایک
مرد کا انتظار ہے جسکو مہدی کہتے ہین دین کی حقیقت اوسیکے پاس ہے اور کفارے دین کا اخذ کرنا روا نہین
ہے یہ اصحاب رضی اللہ عنہم کو منسوب طرف کفر کے کرتے تہے دوسری قوم کو اسپر لگا دیا کہ وہ مدعی نبوت کے
واسطے لوگون کے ہوئے اونکے نام مقرر کر دیئے تیسری قوم کو قائل حلول بنا دیا اور شرایع کو ساقط ٹہیرا دیا
چوتہی قوم کے ساتہہ یہ تلاعب کیا کہ ہر دن رات مین پچاس نمازین واجب کین پانچوین قوم کو یہ سکہا دیا کہ سترہ
نمازین فرض ہین ہر نماز مین پندرہ رکعت ہین عبداللہ بن عمرو بن الحارث کندی قبل خارجی صفری ہونے
کے اسی کا قائل تہا پہر عبداللہ بن سبا حمیری یہودی نے انظہار اسلام کا واسطے فریب مین لانے اہل اسلام
کے کیا اصل مین پہر کا ہوا لوگون کا قتل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر یہی شخص تہا علی مرتضی نے چند
طوائف کو اوسکے گروہ میں سے آگ مین جلا دیا اسلئے کہ وہ کہلم کہلا اونکی الوہیت کا اعلان کرتے تہے انہین
اصول سے حدوث فرقہ اسمعیلیہ و قرامطہ کا ہوا مقریزی کہتے ہین حق جسمین ذرا شک نہین ہے یہ ہے
کہ اللہ کا دین ظاہر ہے اسمین کوئی باطن نہین ہے اور جو ہر ہے اوسکے نیچے کوئی راز نہین ہے یہی دین
ہر کسیکو لازم ہے اسمین مسامحت نہین حضرت نے شریعت مین سے کوئی شے نہین چہپائی نہ کوئی کلمہ
اور نہ کسی شخص اخص کو ردجہ یا ولدحم سے کسی شے پر شریعت سے اطلاع دی جسکو کسی لال یا کالی جڑی
واسطے چہپایا تہا یا بکری چرانیوالون سے پوشیدہ رکہا تہا اور نہ حضرت کے پاس کوئی ستر یا رمز یا باطن تہا
سوا اوسکے جسکی طرف سارے لوگون کو بلاتے تہے اگر وہ کچہ بہی چہپاتے تو اللہ کے امر کی تبلیغ نہو لی جو شخص
اس بات کا قائل ہے کہ اونہون نے کچہ چہپا رکہا وہ باجماع امت کافر ہے **ف** مقریزی کہتے ہین اصل
ہر بدعت کی دین مین تبعد ہے کلام سلف سے اور انحراف کرنا ہے اعتقاد صدر اول سے یہانتک کہ قدری
نے قدر مین مبالغہ کر کے عبد کو خالق اوسکے افعال کا ٹہیرا دیا اور جبری نے مقابلہ قدری مین بالکل فعل ہی
عبد کو سلب کر لیا معطل نے تنزیہ مین اتنا مبالغہ کیا کہ اللہ سے اوسکے صفات جلال و نعوت کمال کو مسلوب ٹہیرا دیا
مشبہ نے بمقابلہ معطل کے ایسا مبالغہ کیا کہ اللہ پاک کو مثل ایک بشر کے بنا دیا عیاذا باللہ مرجی نے سلب عقاب
کے اندر مبالغہ کیا معتزلی نے تشدید عذاب مین مبالغہ فرمایا ناصبی کا مبالغہ دفع علی مرتضی مین امامت سے
ہوا غلاة نے علی کو خدا ٹہیرا دیا سنی نے تقدیم ابی بکر مین مبالغہ کیا رافضی کا مبالغہ تاخیر ابو بکر مین یہانتک

ہوا الیہ انقلوبھا واسد کا ذکر ہیا یا غرشکہ میان گمان کا بہت کشادہ ہے اور حکم وہم کا غالب ظنون کا تعارض
ہوا اوہام کی کثرت ہوئی ہر فریق نے شرد عنادو بغی وفساد مین اقصی غایت اور ابعد نہایت تک مبالغہ
کیا باہم تباغض وتلاعن ہوا سوال کو حلال سمجھ لیا دماء کو مباح ٹھیرالیا دولتون سے استنصار کیا ملوک
سے استعانت لی فلو کان احدہم اذا بالغ فی منازع الاخر فی القرب منه فان الظن لا یبعد
عن الظن کثیرا ولا ینتہی فی منازعة الی الطرف الاخر من طرفی المقابل لکنہم ابوا الا ماذ ما
ذکر من التدابر والتقاطع ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربك انتہی کلام المقریزی

فصل بیان میں ان فرقوں کے جو راہ سے گمراہ ہو گئے ہیں

شیخ جیلی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے کہ اصل اس باب مین حدیث مرفوع عمرو بن
عوف سے لتسلکن سنن من قبلکم حذو النعل بالنعل ولتاخذن مثل اخذہم ان شبرا فشبرا وان
ذراعا فذراعا وان باعا فباعا حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتم فیه الا ان بنی اسرائیل افترقت علی
موسی باحدی وسبعین فرقة کلها ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتہم ثم انها افترقت
علی عیسی بن مریم باثنتین وسبعین فرقة کلها ضالة الا واحدة الاسلام وجماعتہم
ثم انکم تکونون علی ثلاثة وسبعین فرقة کلها ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتہم
دوسری حدیث عوف بن مالک اشجعی کی ہے رفعا تفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة اعظمها
فتنة علی امتی الذین یقیسون الامور برأیہم یحرمون الحلال ویحللون الحرام تیسری حدیث
ابن عمر کی ہے مرفوعا ان بنی اسرائیل افترقوا علی احدی وسبعین فرقة کلها فی النار
الا واحدة وستفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة کلها فی النار الا واحدة

قالوا وما تلك الواحدة قال صلعم من کان علی مثل ما انا علیه واصحابی

ان احادیث سے افتراق امم سابقہ کا اور افتراق اس امت کا ثابت ہے مگر حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے
تخریج ان حدیثون کی ذکر نہین فرمائی اصل ان احادیث کی سنن مین ثابت ہے اگرچہ الفاظ کا اختلاف ہے
لیکن معانی سب کے متقارب ہین مین کہتا ہون ترمذی نے اس حدیث کو ابن عمر سے رفعا یون روایت کیا ہے

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلہم فی النار الا ملة واحدة
قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی وفی روایة احمد وابی داؤد عن معاویہ ثنتان وسبعون
فی النار وواحدة فی الجنة وہی الجماعة تیر فرمایا ہے کہ یہ افتراق جسکا ذکر حضرت نے کیا ہے
حضرت کے زمانہ میں نہ تہا اور نہ زمانہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی میں رضی اللہ عنہم یہ افتراق تو جب ہوا کہ سالہا
سال زمانہ نبوت کو گذر گئے اور صحابہ وتابعین وفقہاء سبعہ وفقہاء مدینہ وعلماء امصار قرناً بعد قرن فوت
ہوگئے اور انکے مرنے سے علم مفقود ہوگیا مگر تہوڑا سا قلیل گروہ فرقہ ناجیہ ہے اسنے اس گروہ کے سبب
سے دین کو محفوظ رکہا چنانچہ حدیث ابن عمر میں رفعاً آیا ہے ان اللہ لاینزع العلم من صدور الرجال
بعد ان یعطیہم ولکن یذہب بالعلماء فکلما ذہب عالم ذہب بما معہ من العلم حتی یبقی
لایعلم فیضلون ویضلون و بسر الطبرانی کا مرفوعاً یہ ہے ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا من الناس
ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا
بغیر علم فضلوا واضلوا میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور حدیث عوف میں رفعاً آیا ہے ان الدین بدء
غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغرباء قیل ومن الغرباء قال الذین یصلحون ما افسد الناس
من بعدی من سنتی میں کہتا ہوں اس حدیث کو ترمذی نے عمرو بن عوف سے روایت کیا ہے ابن عباس
نے کہا ہے لا یاتی علی الناس زمان الا اماتوا فیہ سنة واحیوا بدعة حدیث عرباض بن
ساریہ میں فرمایا ہے فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا
وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ اصل تہتر فرقوں کی
دس فرقے ہیں اہل سنت وخوارج وشیعہ ومعتزلہ ومرجیہ ومشبہہ وجہمیہ وضراریہ ونجاریہ وکلابیہ
اہل سنت ایک گروہ ہے اور خوارج پندرہ فرقے اور معتزلہ چہ فرقے اور مرجیہ بارہ فرقے اور شیعہ بتیس ۳۲
فرقے اور جہمیہ ونجاریہ وضراریہ وکلابیہ ایک ایک فرقہ اور مشبہہ تین فرقے یہ سب تہتر فرقے ہوئے بموجب
حدیث انمیں فرقہ ناجیہ یہی گروہ اہل سنت وجماعت کا ہے بیان انکے مذہب واعتقاد کا آگے آئیگا
فرقہ ناجیہ کا نام قدریہ ومعتزلہ نے مجبرہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ فرقہ اس بات کا قائل ہے کہ ساری مخلوقات
اللہ کی مشیت وقدرت وارادہ وخلق سے ہے اور مرجیہ نے اسکا نام شکاکیہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ ایمان
میں استثنا کرتا ہے اور ہر ایک انمیں کا یہ کہتا ہے انا مومن ان شاء اللہ تعالی اور رافضہ نے اسکا

نام ناصبیہ کہا ہے اسلئے کہ یہ قائل ہے اختیار و نصب امام کا ساتھہ عقد بیعت کے اور جہمیہ و نجاریہ نے اسکا
نام مشبہہ رکہا ہے بسبب اثبات صفات باریتعالٰے کے جیسے علم و قدرت و حیات وغیرہ صفات اور باطنیہ
نے اسکا نام حشویہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ قائل اخبار اور متعلق بالآثار ہے حالانکہ اسکا کچھہ نام نہین ہے مگر
اصحاب حدیث و اہل سنت اسیطرح خوارج وغیرہم کے متعدد القاب و اسامی ہین حضرت صلعم نے انکو
مارقین من الدین فرمایا ہے یہ لوگ اکثر جزیرہ و عمان و موصل و حضرموت و نواحی عرب مین ہین شیخ رح
نے ہر ایک فرقہ کے عقائد و القاب و اسامی ذکر کئے ہین اس باب مین رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ
کافی ہے پہر منجملہ فرق مرجیہ کے حنفیہ کا نام لیا ہے اور کہا ہے انکا نام مرجیہ اسلئے ہوا کہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ
ان الواحد من المکلفین اذا قال لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ و فعل بعد ذلک سائر المعاصی لم یدخل
النار اصلا وان الایمان قول بلا عمل والاعمال الشرائع والایمان قول مجرد والناس لا یتفاضلون
فی الایمان وان ایمانہم وایمان الملائکۃ والانبیاء واحد لا یزید ولا ینقص ولا یستثنی فیہ
فمن اقر بلسانہ ولم یعمل فہو مؤمن پہر فرمایا ہے واما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان
ابن ثابت زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ جملۃ علی ما
ذکرہ البرہوتی فی کتاب الشجرۃ انتہی الغرض داخل ہونا نار مین بسبب کفر کے ہوتا ہے اور تضاعف عذاب کا اور
قسمت درکات کی اعمال سیئہ و اخلاق سیئہ سے ہوتی ہے اور داخل ہونا جنت مین بسبب ایمان کے
ہوتا ہے اور تضاعف نعیم کا اور قسمت درجات کی بسبب اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ کے ہوتی ہے اللہ نے
جنت کو پیدا کرکے بطور ثواب نعیم سے پر کر دیا اور نار کو بنا کر بطور عقاب عذاب سے بہر دیا اور دنیا کو
پیدا کرکے آفات و نعیم سے بطور محنت و آرام کے پر کیا ہے پہر خلق و جنت و نار کو غیب مین پیدا کیا ہے جسکو
اونہون نے نہین دیکہا یہ نعیم و آفات جو دنیا مین ہین نمونہ و ذوق ہے آخرت کا پہر دنیا مین عبید و ملوک
پیدا کئے یہ نمونہ و مثال ہے تدبیر ملک و نفاذ امر کا اور فرمایا تلک الامثال نضربہا للناس وما یعقلہا الا
العالمون ان امثال کو علما ربانیہ سے فہم کرتے ہین فلیس فی الدنیا نعمۃ ولا شہوۃ الا وہی
انموذج الجنۃ وذوقہا ولیس فیہا آفۃ ولا نقمۃ الا وہی انموذج النار وذوقہا مین کہتا ہون اکثر
فرق منجملہ بہتر فرقون کے منقرض ہو گئے مگر خوارج و روافض کہ یہ اب تک دنیا مین موجود ہین اسلئے حصول
امتیاز کے حق و باطل مین لیمیز اللہ الخبیث من الطیب مسلمان کو لازم ہے کہ مذہب و اعتقاد فرقہ ناجیہ

کو بخوبی دریافت کرے اور دین حق پر مستقیم رہے کیونکہ اکثر لوگ بسبب جہل کے بعض عقائد میں مخالف شرع
کے ہو جاتے ہیں اور انکو خبر بھی نہیں ہوتی اور وہ آپکو حق پر گمان کرتے ہیں حالانکہ وہ باطل پر ہیں
جب آنکھ بند ہوگی تب انکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم کس عقیدہ باطل پر مرتے ہیں ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت — کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور

ستعلم لیلی ای دین تداینت — وای غریم فی التقاضی غریمها

ف امام علامہ عمر بن محمد اشبیلی اشعری نے کتاب لحن العوام میں لکھا ہے ولیحذر من العمل بمواضع
من کتاب الاحیاء للغزالی وفی کتاب النفخ والتسویة له وغیر ذلک من توالیفه فانما امادسیسة
علیه او وضعها او ان الامر ثم رجع عنها کما ذکره فی کتابه المنقذ من الضلال وکذلک یحذر من مواضع
فی کتاب قوت القلوب لابی طالب المکی نحو قوله الله تعالی قوت العالم ومن مواضع فی تفسیر مکی ومن
مواضع کثیرة فی کلام ابن میسرة الحنبلی وقد صنف الناس فی الرد علیه ولیحذر من مطالعة کلام
منذر بن سعید البلوطی فانه مخلط بکلام اهل الاعتزال لما ماشرهم حین رحل الی بلاد المشرق
ومن مطالعة کتب ابن برجان وکذلک مواضع فی تفسیر الزمخشری وبعضها کفر صراح وکذلک یحذر
من مطالعة کتاب اخوان الصفا وهو مشتمل علی ثنین وخمسین رسالة وهو تالیف المجریطی
وقد ذکروا انه کان من الملحدین المجانبین لطریق الاسلام وکذلک یحذر من مطالعة کلام ابراهیم
النظام وابن الراوندی ومعمر بن المثنی ومن مطالعة قصیدة عبد الکریم الجیلی التی ردیها
العین المتمیة ومن جملتها ؎ قطعت الوری من نفس ذاتك قطعة ÷ وما انت مقطوع ولا انت قاطع
فانه لفظ لا یجوز اطلاقه علی الله تعالی مطلقا ومن مطالعة کتاب خلع النعلین لابن قسی لعلو
مراقیه عن الفهم وکذلک تائیة سیدی محمد وفا ولیحذر کل الحذر من مطالعة کتب محمد بن حزم الظاهری
الا بعد التضلع من علوم الشریعة لاسیما ما فیها مما یتعلق باصول الدین وقواعد العقائد والمعانی
والحقائق لان ابن حزم لم یکن له ید فی هذه العلوم وانما اخذها بالفهم فلم یحسن کلامه فیها وکذلک
ینبغی ان یحذر من مطالعة کلام المقیل بن رشد لان غالب کلامه فی المعتقد فاسد ولیحذر ایضا
من مطالعة کتب الشیخ محی الدین بن عربی رضی الله عنه لعلو مراقیها ولما فیها من الکلام
المدسوس علی الشیخ لاسیما الفصوص والفتوحات المکیة فقد اخبرنی الشیخ ابو الطاهر

عن شيخه عن الشيخ بدر الدين بن جماعة انه كان يقول جميع ما في كتب الشيخ محي الدين من الامور المخالفة لكلام العلماء فهو مدسوس عليه وكذلك كان يقول الشيخ مجد الدين صاحب القاموس في اللغة وليحذر ايضا من مطالعة كتب عبد الحق بن سبعين لما فيها مما يوهم الحلول والاتحاد والتشبيه واقوال الملحدين ومنع بعضهم من سماع كلام سيدي عمر بن الفارض في التائية والجمهور على جواز ذلك مع التاويل انتهى ؛

مین کہتا ہون تحذیر ان کتب سے واسطے صیانت ظاہر شریعت کے ہے یہ کتابین کچھ من اولہا الی آخرہا لائق حذر کے نہیں ہین بلکہ کسی کتاب کے بعض مواضع اور کسی کتاب کے اکثر مواضع لائق احتراز ہین شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے فرمایا ہے کہ احیاء العلوم مین چار مادۂ فاسد ہین فلسفت واحادیث موضوعہ ومسائل کلامیہ ونحوہا لکن شیخ محمد تستری نجی رح نے احیاء کو ان مواد فاسدہ سے پاک کرکے احیاء الاحیاء نام خلاصۂ کتاب مرحوم مین بہت خوب لکھی ہے اور محمد بن حزم ظاہری امام علم وعمل تھے نسبت انکی کتابون کے جو کچھ کہا ہے وہ محتاج منظر ہے مقلدین مذاہب اکثر انکو بسبب ترک تقلید وایثار اتباع کے مجروح کرتے ہین حالانکہ لنفس الامر مین یہ بات نہین ہے ولا یضام ذلک موضع آخر اسکے بعد شعرانی رح فرماتے ہین فهذه نصائح وتحذيرات فاعمل بها اخي بها وعليك بمطالعة كتب الشريعة من حديث وتفسير وفقه والاقتداء بائمة الدين من الصحابة والتابعين وتبع التابعين ومقلديهم من الفقهاء والمتكلمين رضي الله عنهم اجمعين واياك والاجتماع بهؤلاء الجماعة الذين تظاهروا بطريق القوم في النصف الثاني من القرن العاشر من غير احكام قواعد الشريعة فانهم ضلوا واضلوا بمطالعتهم كتب توحيد القوم من غير معرفة مرادهم وقد دخل على منهم شخص وانا مريض ولم يكن عندي احد من الناس فقلت له من تكون قال انا الله فقلت له كذبت فقال انا محمد رسول الله فقلت له كذبت فقال انا الشيطان وانا اليهودي فقلت له صدقت فوالله لو كان عندي احد يشهد عليه لرفعته الى العلماء فضربوا عنقه فالحمد لله الذي عافانا واخواننا من مثل ذلك فالله تعالى يبقي فوق الاخوان ويبق لاهم انتهى مین کہتا ہون یہ ارشاد شعرانی کا کہ ائمہ دین کی اقتدا کرنا واجب ہے بہت درست ہے جو کوئی صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے علوم پر واقف ہوگا اور راستے اعمال کا مقتفی رہیگا یا جو لوگ انکی سیرت پر تھے انکی راہ پر چلیگا وہ انشاء اللہ تعالیٰ ناجی ہوگا مراد فقہاء سے اسجگہ فقہاء اہل

سنت مین نہ اہل رائے اور مراد متکلمین سے علماء ہین عن الشریعۃ ہین نہ اہل کلام مصطلح اور صوفیہ اہل
اتحاد سے بعد ۹ سو کے منع کیا ہے یہ بھی صحیح ہے اسلئے کہ یہ بلا وحدت وجود کے اسی سنہ سے زیادہ شائع
ہوئی ہے اور ہر جولاہا اسکو صاحب معراج اعتقاد کرتا ہے پھر مین بعد ہم کا تا زمانہ حال کیا ذکر ہے اسیطرح ہر
مسلمان کو مطالعہ سے اون کتب و رسائل کے احتراز لازم ہے جنکو اہل بدع بنظر ہے تالیف کیا ہے
اور نہین علاوہ قلت علم و فقد فہم و انعدام طریقہ استدلال و کیفیت استنباط کی استعمال سب و شتم کا بھی اکابر
وین کثرت سے ہے اسیطرح اون مولفات سے بچنا چاہیئے جو کرامات اولیا مین مریدین جاہلین نے بنائی ہین
یا دہریہ مسلہ نے واسطے ایقاع شکوک و شبہات کے عقائد اسلام مین رواج دئے ہین یا اہل طبائع نے پیرایہ
اسلام مین ظاہر کئے ہین یا اصحاب ملوک نے واسطے تحصیل دنیا کے تیار کئے ہین اس قسم کے رسائل اردو
فی الحال جابجا اس ملک مین دستیاب عوام و خواص ہو رہے ہین وکان ذلک فی الکتب مسطورا اسی لئے ہم
کہ ذیل مین شعرانی رحمہ نے ذکر بعض کلمات کفریہ کا بھی کیا ہے جسکو زیادہ تعلق شطحیات صوفیہ سے ہے ہم
اون کلمات کو خاتمہ مین اس رسالہ کے نقل کرینگے تاکہ مومن خوش عقیدہ استعمال سے اون الفاظ و عبارات
کے احتراز کرے اور صیانت اپنے عقائد حقہ کی پیش نہاد خاطر رکھے واللہ الہادی و علیہ اعتمادی والیہ استنادی

فصل بیان مین فقہ اکبر کے جو منسوب ہے طرف امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے

اصل توحید جس سے اعتقاد ہوتا ہے یہ ہے کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یون کہے کہ مین ایمان لایا اللہ اور ملائکہ
اور کتب و رسل و یوم آخر و بعث بعد الموت اور خیر اور شر قدر پر اور حساب و میزان و جنت و نار حق ہے اللہ تعالیٰ
ایک ہے لیکن نہ بطریق عدد بلکہ اس طریق سے کہ اوسکا کوئی شریک نہین ہے اور اوسنے نہ کسیکو جنا اور نہ وہ
کسی سے جنا گیا اور اوسکا ہمسر کوئی نہین ہے وہ کسی شے سے مشابہ نہین ہے اور نہ کوئی شے خلق مین سے
اوسکی مشابہ ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا مع اپنے ناموں اور صفتون ذاتیہ و فعلیہ کے صفات ذاتیہ
اوسکی یہ ہین حیاۃ قدرت علم کلام سمع بصر ارادہ صفات فعلیہ یہ ہین تخلیق ترزیق انشار ابداع
صنع وغیر ذلک کوئی صفت اوسکی حادث نہین ہے اور نہ کوئی نام اوسکا نو پیدا ہے وہ ہمیشہ سے عالم ہے
علم ایک صفت ازلی اوسکی ہے ہمیشہ سے قادر ہے قدرت ایک صفت ازلی اوسکی ہے خالق ہے تخلیق ایک

صفت ازلی اوسکی ہے فاعل ہے فعل ایک صفت ازلی اوسکی ہے غرضکہ اللہ فاعل ہے اور مخلوق مفعول
ہے اللہ کا فعل مخلوق نہین ہے اوسکی صفتین ازل مین نہ محدث ہین نہ مخلوق اور جو کوئی اونکو مخلوق
یا محدث کہے یا اونمین توقف و شک کرے وہ کافر باللہ ہے ۲ قرآن اللہ کا کلام ہے مصاحف مین لکہا
ہوا ہے دلونمین محفوظ ہے زبانون سے پڑہا جاتا ہے اور حضرت صلعم پر اوترا ہے اور تلفظ ہمارا ساتہہ قرآن
کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور پڑہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور وہ جو قرآن مین
اللہ نے موسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام اور فرعون و ابلیس سے نقل کیا ہے وہ سب اوسیکا کلام ہے ہمکو
اونکی خبر دی ہے اللہ کا کلام مخلوق نہین ہے موسےٰ علیہ السلام وغیرہ کا کلام مخلوق ہے قرآن اللہ کا کلام ہے
نہ اون لوگون کا کلام موسےٰ علیہ السلام نے اللہ کا کلام سُنا جسطرح فرمایا ہے وکلم اللہ موسیٰ تکلیما
اللہ متکلم تہا اوس حال مین بہی جبتک کہ موسےٰ سے بات نکی تہی اور خالق تہا ازل مین جب تک کہ خلق پیدا
نکی تہی پہر جب موسےٰ سے بات کی تو اوسی کلام کے ساتہہ کی جو اوسکی صفت ازلی تہی اللہ کی ساری صفتین
برخلاف صفات مخلوقین کے ہین تو وہ عالم ہے مگر نہ ہمارے سے علم کے ساتہہ اور قادر ہے نہ ہماری سی قدرت
کے ساتہہ اور دیکہتا ہے نہ ہمارا سا دیکہنا اور بولتا ہے نہ ہمارا سا بولنا اور سُنتا ہے نہ ہمارا سا سُننا ہم بات
کرتے ہین آلات و حروف سے وہ بلا آلہ و حرف کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہین اور اللہ کا کلام غیر مخلوق
اللہ ایک شے ہے مگر نہ اشیاء کی طرح شے کے یہ معنے ہین کہ وہ موجود ہے مگر بلا جسم و جوہر و عرض اوسکیلئے نہ حد
ہے نہ ضد نہ ند نہ مثل اوسکیلئے ہاتہہ منہہ نفس ثابت ہے جسطرح کہ اوسنے قرآن مین ذکر کیا ہے یہ صفات
بلا کیف ہین کوئی یہ نسمجہے کہ مراد ہاتہہ سے قدرت یا نعمت ہے کیونکہ اسمین اوسکی صفت کا باطل کرنا ہے یہ قول
تو اہل قدر و اعتزال کا ہے بلکہ ید اوسکی صفت ہے بلا کیف اسیطرح غضب و رضا بہی اوسکی وصفتین بلا
کیف ہین اللہ تعالے نے اشیاء کو پیدا کیا مگر نہ کسی شے سے وہ ازل مین عالم بالاشیاء تہا قبل تکون اشیا
کے اوسی نے ساری اشیاء کو مقدر و مقضی کیا ہے دنیا و آخرت مین کوئی شے نہین ہوتی مگر اوسکی مشیت
و علم و قضا و قدر سے اوسنے ہر شے کو لوح محفوظ مین لکہہ رکہا ہے مگر یہ لکہنا بالوصف ہے نہ بالحکم ۳ قضا و قدر
و مشیت اوسکی صفتین ازلی بلا کیف ہین وہ عالم ہے معدوم کا حال عدم مین اور جانتا ہے کہ اگر وہ شے وجود
مین آئیگی تو کیسی ہوگی جبکہ اوسکو ایجاد کریگا اسیطرح عالم ہے موجود کا حال وجود مین اور جانتا ہے کہ کیونکر وہ فنا ہوگی
اور قائم کا حال قیام مین [illegible] قاعد کا حال [illegible] جانتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکا علم متغیر ہو یا کوئی علم [illegible]

اوسکے حادث ہو لکن یہ تغیر و اختلاف مخلوقات میں حادث ہوتا ہے اللہ نے خلق کو کفر و ایمان سے سلیم
پیدا کیا تہا پہر اونکو حق طلب کیا امر کیا نہی کی کافر نے اپنے اختیار و انکار ۔ و کفر جانی سے نانا اللہ نے اوسکو مخذول
کر دیا مومن نے اپنے اختیار و اقرار و تصدیق سے مانا اللہ نے اوسکو توفیق و نصرت بخشی ہم آدم کی ذریت
کو اونکی پشت سے نکالکر عاقل بنایا خطاب امر و نہی کیا اونہون نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا یہی انکا
ایمان ہے اسی فطرت پر پیدا ہوتے ہین اور جسنے بعد اسکے انکار کیا اوسنے فطرت کو بدل ڈالا اور جو ایماندار
و مصدق رہا وہ اپنے اقرار پر ثابت رہا اللہ نے کسی شخص کو اپنی خلق مین سے کفر پر مجبور نہیں کیا ہے
اور نہ ایمان پر اور نہ اونکو مومن و کافر بنایا ہے ولکن اونکو شخص شخص پیدا کیا ہے ایمان و کفر عباد کا فعل ہے
اللہ تعالے کافر کو حال کفر میں جانتا ہے اور جب وہ ایمان لے آتا ہے تو پہر اوسکو حال ایمان مین بہی جانتا
ہے اور دوست رکہتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکے علم و صفت مین کچہہ تغیر آئے ۵ سارے افعال عباد جیسے حرکت
و سکون حقیقت مین کسب عباد ہین اور اللہ تعالی اونکا خالق ہے اور یہ سب افعال اوسکی مشیت و علم و قضا
و قدر سے ہوتے ہین جتنی طاعات ہین تہوڑی ہون یا بہت وہ سب اللہ کے امر اور اوسکی محبت اور رضا
اور مشیت و قدر و قضا سے ہوتی ہین جتنے معاصی ہین وہ سب بہی اوسکی قضا و قدر و مشیت سے ہوتی
ہیں نہ اوسکی محبت و رضا سے اور نہ اوسکے حکم سے ۶ سارے انبیا علیہم السلام پاک صاف ہین صغائر و
کفر و قبائح سے ہاں اونسے زلات و خطیات ہوتے حضرت محمد صلعم اوسکے حبیب و بندے اور رسول اور
نبی اور برگزین اور پاک ہین اونہون نے کبہی بت پرستی اور شرک باللہ ایک پلک مارنے تک بہی نہین کیا
اور نہ کبہی مرتکب کسی صغیرہ و کبیرہ کے ہوئے ۷ سب آدمیونسے بہتر بعد حضرت کے ابوبکر صدیق ہین
پہر عمر پہر عثمان پہر علی یہ سب عابد علی الحق اور مع الحق تہے ہم ان سبکو دوست رکہتے ہین اور کسی ایک
کا ذکر اصحاب نبوی مین سے نہین کرتے مگر ساتہہ خیر کے اور کسی مسلمان کو کسی گناہ کے سبب سے کافر نہین کہتے
اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کیون نہو جب کہ وہ اوسکو حلال نہین جانتا ہے اور ہم اوس سے نام ایمان کا دور نہیں کرتے
بلکہ اوسکو حقیقۃً مومن کہتے ہین ہو سکتا ہے کہ وہ مومن فاسق ہو نہ کافر ۸ مسح کرنا موزہ و نیز سنت ہے اور
نماز پڑہنا پیچہے ہر نیک و بد مسلمان کی جائز ہے ہم یہ نہیں کہتے ہین کہ مومن کو گناہ ضرر نہین کرتا اور نہ یہ کہتے ہیں
کہ وہ آگ مین نجائیگا اور نہ یہ کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ آگ مین رہیگا اگرچہ فاسق ہو بعد اسکے کہ وہ دنیا سے
مسلمان اوٹہہ گیا ہے اور نہ یہ کہتے ہین کہ ہماری نیکیان مقبول ہین اور ہمارے گناہ معاف جسطرح مرجیہ

کہتے ہین بلکہ ہمتو یہ کہتے ہین کہ جو کوئی نیک کام اوسکی ساری شرطون کے ساتھہ خالی عیوب مفسدہ سے
کریگا اور اوسکو باطل نکریگا یہانتک کہ دنیا سے ایمان پر اوٹھہ جائے تو اللہ اوسکی نیکیونکو برباد نکریگا بلکہ قبول
کریگا اور اوسپر ثواب دیگا اور جو گناہ شرک وکفر سے چھوٹا ہوگا اور گنہگار نے اوس سے توبہ نکی ہوگی یہانتک
کہ وہ مشیت خدا مین مومن مرگیا تو اللہ تعالی کو اختیار ہے چاہے اوسکو عذاب کرے چاہے اوسے معاف کردے لیکن علی الدوام اوسکو
آگ کا عذاب نکریگا ۹ ریا جب کسی عمل مین لگتی ہے تو اوسکا اجر باطل کر دیتی ہے اسی طرح عجب پیغمبرون
کے معجزے ولیونکی کرامات حق ہے اور جو کام اعداء خدا سے ہوتے ہین جیسے ابلیس و فرعون و دجال چنانچہ اخبار
مین آیا ہے کہ ایسے کام ہوے اور ہونگے اونکو ہم آیات یعنی معجزات اور کرامات نہین کہتے بلکہ اونکا نام ہم قضاء
حاجات رکہتے ہین اسلیئے کہ اللہ تعالے اپنے دشمنون کی حاجتونکو بہی بطور استدراج یعنی فریب دہی کے اور
بطور عقوبت کے واسطے اونکے آخرت مین پورا کرتا ہے وہ اس فریب مین آکر اور زیادہ طغیان وکفر
کرنے لگتے ہین سو یہ سب ممکن وجائز ہے ۱۰ اللہ تعالے قبل تخلیق وترزیق کے خالق ورازق تہا آخرت
مین اوسکی رویت ہوگی مومن اوسکو جنت مین اپنی سر کی آنکہونسے بلاتشبیہ وکیفیت دیکہین گے درمیان
اوسکے اور درمیان خلق کے کوئی مسافت نہوگی ۱۱ ایمان اقرار کرنا ہے اور سچا جاننا ایمان آسمان وزمین
والون کا زیادہ وکم نہین ہوتا ہے سارے ایماندار ایمان وتوحید مین برابر ہین اور اعمال مین کم وبیش اسلام
کہتے ہین اللہ کے اوامر ماننے اور بجالانے کو سو لغت کی رو سے تو درمیان ایمان واسلام کے فرق ہے
ولیکن ایمان بے اسلام کے نہین ہوتا اور نہ اسلام بے ایمان کے پایا جاتا ہے یہ دونون مثل پشت کے ہمراہ
شکم کے ہین اور دین ایک ایسا نام ہے جو ایمان واسلام وسارے شرائع پر بولا جاتا ہے ۱۲ ہم اللہ کو جیسا
چاہیے ویسا پہچانتے ہین جسطرح کہ اوسنے اپنے نفس کو اپنی کتاب مین مع جمیع صفات کے بیان کیا ہے ہان یہ
قدرت کسی شخص کو نہین ہے کہ اوسکی عبادت جیسی کچھہ کہ چاہیے ویسی کرسکے ولیکن بندونکو جسطرح حکم دیا ہے وہ
اوسطرح اوسکی عبادت کرتا ہے سارے مومن معرفت ویقین وتوکل ومحبت ورضا وخوف ورجاء وایمان
لانے مین ان سب امور پر یکسان ہین اگر فرق ہے تو سوائے ایمان کے ان سب چیزون مین ہے ۱۳ اللہ
اپنے بندونپر مہربان ہے عادل ہے کبہی اتنا ثواب دیتا ہے جو بندے کے حق سے جو گنا ہوتا ہے یہ اوسکی مہربانی ہے
کبہی گناہ پر عقاب کرتا ہے یہ اوسکا انصاف ہے کبہی براہ فضل معاف فرما دیتا ہے ۱۴ شفاعت انبیاء کی حق
ہے اور شفاعت ہمارے حضرت کی واسطے گنہگار مومنون اور اہل کبائر کے جو کہ مستوجب عقاب ہونگے حق ہے

اسیطرح وزن اعمال کا ترازو مین دن قیامت کے حق ہے اور حوض حضرت کا حق ہے ۱۳ بدلا جہگڑنے
والونمین بھیون کے ساتھ دن قیامت کے حق ہے اگر نیکیان ہنونگی تو برائیون کا اونپر پڑنا حق ہے ۱۴ بہشت
و دوزخ آجکے دن موجود مین کبھی اونکو فنا نہوگی اور نہ حورعین کو موت آئیگی اور نہ کبھی اللہ کا ثواب دینا
تمام ہوگا ۱۵ اللہ جسکو چاہے ہدایت دے براہ فضل اور جسکو چاہے گمراہ کرے براہ عدل اللہ کا گمراہ کرنا یہی ہے
کہ اوسکو مخذول کر دیتا ہے تفسیر خذلان کی یہ ہے کہ بندہ کو توفیق اوس چیز کی نہین دیتا جسمین اوسکی رضا
ہے سو یہ اوسکا عدل ہے ایسے ہی عقوبت کرنا مخذول کو معصیت پر اوسکا عدل ہے ۱۶ یہ نہ کہنا چاہیے
کہ شیطان مین مومن سے جبرا و قہرا ایمان کو سلب کر لیتا ہے بلکہ اگر کہے تو یون کہے کہ بندہ ایمان کو چھوڑ دیتا
ہے تب شیطان اوس سے ایمان کو سلب کر لیتا ہے ۱۷ سوال منکر نکیر کا حق ہے یہ سوال قبر مین ہونیوالا ہے
اور اعادہ روح کا طرف جسم کے قبر مین حق ہے اسیطرح ضغطہ قبر کا اور عذاب قبر کا حق ہے یہ عذاب سارے
کفار اور بعض مومنین گنہگار کو ہوگا ۱۸ ہر شے جسکو علما نے فارسی مین ذکر کیا ہے منجملہ صفات اللہ عزاسمہ
کے اوسکا بولنا جائز ہے سوائے ید کے فارسی مین اللہ یہ کہنا جائز ہے بروئے خدا عزوجل بلاتشبیہ وبلاکیفیت
اللہ کا قرب و بعد براہ طول وقصر مسافت کے نہین ہے ولکن کرامت واہانت کے معنے پر ہے مطیع اللہ
سے قریب ہے بلاکیف اور عاصی اوس سے بعید ہے بلاکیف قرب و بعد و اقبال کا وقوع مناجات
کرنیوالے پر ہے اسیطرح ہمسائگی اللہ کی جنت مین اور کہڑا ہونا سامنے اوسکے بلاکیف ہے ۱۹ قرآن اللہ
کے رسول پر اوترا ہے مصاحف مین مکتوب ہے سب آیات قرآن کی معنے کلام مین باب فضیلت وعظمت
کے برابر ہین مگر بعض آیات کے لئے فضیلت ذکر کی اور فضیلت مذکور کی ہے جیسے آیۃ الکرسی کہ اسمین اللہ
کے جلال وعظمت وصفات کا ذکر ہے تو اسمین دو فضیلتین جمع ہوگئین ایک فضیلت ذکر کی دوسری فضیلت
مذکور کی اور بعض آیات کے لئے فقط فضیلت ذکر کی ہے مثل قصہ کفار اونمیں مذکور کیلئے کوئی فضیلت
نہین ہے کیونکہ وہ لوگ کافر ہین اسیطرح سارے اسما وصفات عظم وفضیلت مین یکسان ہین درمیان
اونکے کچھ تفاوت نہین ہے ۲۰ حضرت کے والدین کفر پر مرے اور آپکے چچا ابوطالب کافر مرے اور
قاسم وطاہر وابراہیم حضرت کے فرزند تھے اور فاطمہ ورقیہ زینب وام کلثوم آپکی بیٹیان تہین ف انسان
پر جب کوئی شے دقائق علم توحید مین سے مشکل ہو تو اوسکو یہ چاہیے کہ فی الحال وہ اوس بات کو جو کہ
نزدیک اللہ کے صواب ہے اعتقاد کرے یہانتک کہ اوسکو کوئی عالم ملے اور اوس سے پوچھے لیکن اسکو

تاخیر طلب کرنا جائز نہین ہے اور نہ وہ توقف کرنے مین معذور ہے بلکہ توقف کرنے سے کافر ہو جاتا ہے ۱۱ ۲
خبر معراج کی حق ہے اور رد کرنیوالا اوسکا مبتدع ہے اور نکلنا دجال و یاجوج ماجوج کا اور طلوع آفتاب
کا مغرب سے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور سائر علامات یوم القیامۃ کی جسطرح کہ اخبار
صحیحہ مین آئی ہین حق ہین اور ضرور ہونگی واللہ تعالیٰ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم تمام ہوا
ترجمہ فقہ اکبر کا آسکے بعد امام اعظم رحمہ نے اپنے اصحاب کی وصیت مین وقت مرض کے یہ لکہا تہا کہ مذہب
اہل سنت و جماعت مین بارہ خصلتین ہین جو کوئی اون خصال پر مستقیم رہیگا وہ مبتدع اور صاحب ہوا
نہوگا سو تم اونپر جمے رہو کہ حضرت دن قیامت کے تمہاری شفاعت کرین ۱ ایک ایمان ہے یا اقرار
کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے اور نرا اقرار ایمان نہین ہوتا ہے اسلئے کہ اگر یہ ایمان
ہوتا تو سارے منافق مومن ہوتے اسیطرح نری معرفت ایمان نہین ہے اسلئے کہ اگر ایمان ہوتی تو
سارے اہل کتاب مومن ہوتے اللہ تعالیٰ نے حقمین منافقین کے فرمایا ہے واللہ یشھد ان
المنافقین لکاذبون اور حق مین اہل کتاب کے کہا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ایمان نہ بڑہے
نہ گہٹے کیونکہ زیادتی ایمان کی بغیر نقصان کفر کے متصور نہین ہوسکتی ہے اور نہ نقصان ایمان بغیر زیادت
کفر کے متصور ہے پہر کسطرح ہوسکتا ہے کہ ایک شخص ایک حالت مین مومن کافر ہوگا مومن کے
ایمان مین کچہ شک نہین ہے جسطرح کہ کفر کافر مین کچہ شک نہین ہوتا ہے لقولہ تعالیٰ اولئک ھم
المؤمنون حقا و اولئک ھم الکافرون حقا عاصیان امت حضرت سب سچے مومن ہین کافر نہین ہین
۲ عمل غیر ایمان ہے اور ایمان غیر عمل اس دلیل سے کہ اکثر اوقات عمل مومن سے مرتفع ہوجاتا ہے
اور یہ کہنا جائز نہین ہے کہ ایمان اوس سے مرتفع ہوگیا کیونکہ حائض سے نماز مرتفع ہوجاتی ہے اور
نہین کہہ سکتے کہ اوس سے ایمان اوٹھ گیا یا اوسکے لئے تاخیر نماز کی گئی بسبب ترک ایمان کے حالانکہ شرع
نے اوس سے یہ کہا ہے دعی الصوم ثم اقضیہ اور یہ کہنا جائز نہین ہے دعی الایمان ثم اقضیہ اور
یہ کہہ سکتے ہین کہ فقیر پر زکوٰۃ واجب نہین ہے اور یہ نہین کہہ سکتے کہ فقیر پر ایمان لانا واجب نہین ہے اور
اگر کوئی یون کہے کہ تقدیر خیر و شر کی طرف سے غیر خدا کے ہے تو وہ کافر باللہ ہوجائیگا اور اوسکی توحید
باطل ہوجائیگی اگر ہوگی تو ۳ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اعمال تین طرح پر ہین ایک فریضہ دوسری
فضیلت تیسری معصیت سو فریضہ اللہ کے امر و مشیت و محبت و رضا و قضا و تقدیر و ارادہ و توفیق

وتخلیق وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہوتا ہے اور فضیلت اگرچہ امر الٰہی سے نہین ہے لیکن اوسکی
مشیت ومحبت ورضا وقضا وتقدیر وتوفیق وتخلیق وارادہ وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہے اور
معصیت بھی اللہ کے امر سے نہیں ہے لیکن اوسکی مشیت ومحبت وقضا سے ہے نہ اوسکی رضا سے اور اوسکی
تقدیر سے ہے نہ توفیق سے اور اوسکی خذلان سے ہے اور اوسپر کچھ ذکر ہوتی ہے اسلئے کہ وہ اللہ کے
علم مین ہے اور لوح محفوظ کے اندر لکھی ہوئی ہے ۴ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالےٰ عرش پر
مستوی ہے بغیر اسکے کہ اللہ کو کوئی حاجت ہو استقرار اوسپر ہو بلکہ خود اللہ حافظ عرش وغیر عرش ہے
اگر محتاج ہوتا تو اوسکو قدرت ایجاد وتدبیر عالم پر مثل مخلوق کے نہوتی اور اگر محتاج جلوس وقرار کا ہوتا
تو قبل خلق عرش کے وہ کہان تہا وہ تو اس سے نہایت درجہ منزہ وعالی ہے ۵ ہم اقرار کرتے ہین کہ اللہ
کا کلام اور اوسکی وحی وتنزیل اور اوسکی صفت نہ عین ہے نہ غیر بلکہ ایک صفت ہے معنی التحقیق مصاحف
مین لکھی ہوئی ہے زبانون سے پڑھی جاتی ہے دلونمین محفوظ ہے کہ اونمین حال نہیں ہے اور حروف
وسیاہی وکاغذ وکتاب سب مخلوق مین کیونکہ یہ افعال ہین عباد کے اور اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے اسلئے کہ
یہ کتابت وحروف وکلمات وآیات سب آلات قرآن ہین بسبب حاجت عباد کے اور اللہ کا کلام اوسکی
ذات کے ساتھہ قائم ہے اور معنے اوسکے مفہوم ہین ان سب چیزون سے جو کوئی یہ کہے کہ اللہ کا کلام
مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتھہ اللہ عظیم کے اور اللہ تعالےٰ معبود ہے ہمیشہ سے جیسا وہ پہلے سے تہا اوسکا
کلام مقرو ومکتوب ومحفوظ ہے بغیر زوال کے اوسکی ذات سے ۶ ہم اقرار کرتے ہین کہ افضل اس امت کے
بعد حضرت کے ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی ہین لقولہ تعالےٰ والسابقون السابقون اولئک المقربون
فی جنات النعیم سو ہر سابق افضل ہے اونکو ہر مومن تقی دوست رکہتا ہے اور ہر منافق شقی دشمن
رکہتا ہے ۷ ہمکو اقرار ہے اس بات کا کہ بندے مع اپنے اعمال واقرار ومعرفت کے مخلوق ہین سو جب وہ
مع افعال خود مخلوق ٹھہرے تو بالاولی وہ خود بھی مخلوق ہین اونکو کچہ طاقت نہیں اسلئے کہ وہ ضعفا وعاجزین
ہین اور اللہ تعالےٰ اونکا خالق رازق ہے لقولہ تعالےٰ واللّٰہ خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم اور علم کی کمائی
حلال ہے اور جمع کرنا مال حلال کا حلال ہے اور جمع کرنا مال حرام کا حرام ہے خلق تین قسم پر ہے ایک
مومن جو اپنے ایمان مین مخلص ہے دوسرے کافر جو اپنے کفر مین جاحد ہے تیسرے منافق جو اپنے نفاق
مین مداہن ہے اللہ تعالےٰ نے عمل کو مومن پر اور ایمان کو کافر پر اور اخلاص کو منافق پر فرض کیا ہے

لقوله تعالے یا ایھا الناس اعبدوا ربکم اسکے یہ معنے ہوئے کہ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور
اسکا فروا یمان لاؤ اور اے منافقو اخلاص کرو ۸ ہم اثبات کے مقر ہیں کہ استطاعت ہمراہ فعل کے
ہوتی ہے نہ قبل فعل کے اور نہ بعد فعل کے اسلئے کہ اگر قبل فعل کے ہوتی تو بندہ اسوقت وقت فعل
کے مستغنی ہوتا اور یہ خلاف نص ہے لقوله تعالے واللہ الغنی وانتم الفقراء آ اور اگر
بعد فعل کے ہوتی تو حصول فعل کا بلا استطاعت کے محال ہوتا ۹ ہمکو قرار ہی ہے اثبات کا کہ مسح کرنا خفین
پر واجب ہے مقیم کے لئے ایک رات دن اور مسافر کیلئے تین رات دن اسلئے کہ حدیث اسیطرح آئی ہے اور اسکے
منکر پر خوف کفر کا ہے کیونکہ یہ خبر متواتر سے ثابت ہے اور قصر وافطار رخصت ہے سفر میں بنص کتاب لقوله
تعالے واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ اور افطار میں فرمایا
ہے فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر ۱۰ ہم اقرار کرتے ہیں اثبات کا کہ اللہ نے قلم کو
حکم کیا کہ لکھ قلم نے کہا میں کیا لکھوں اے میرے رب فرمایا لکھ جو ہونیوالا ہے قیامت کے دن تک لقوله
تعالے وکل شئ فعلوہ فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطر ۱۱ ہمکو اقرار ہے کہ عذاب قبر ضرور ہونیوالا ہے اور سوال
منکر نکیر کا حق ہے اسلئے کہ احادیث میں آچکا ہے جنت ونار حق ہیں اور وہ دونوں مخلوق و موجود ہیں انکو
فنا نہیں لقوله تعالے اعدت للمتقین واعدت للکافرین پہلی آیت حقمیں جنت کے ہے اور
دوسری آیت حق میں جہنم کے اللہ نے بہشت و دوزخ کو واسطے ثواب وعقاب کے پیدا کیا ہے میزان حق ہے
لقوله تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیٰمۃ الآیۃ اور پڑہنا عملنامہ کا حق ہے لقوله تعالی اقرأ کتابك کفی بنفسك الیوم علیك حسیبا
۱۲ ہمکو اقرار ہے کہ اللہ تعالےٰ ان نفوس کو بعد موت کے زندہ کرکے اٹھائیگا وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا واسطے جزا و ثواب کے اور
ادا حقوق کے لقوله تعالے وان اللہ یبعث من فی القبور اور خدا کا دیدار ہونا واسطے اہل
جنت کے بلا کیف وتشبیہ وجہت اور شفاعت کرنا حضرت کا حق ہے واسطے ہر اوس شخص کے
جوکہ اہل جنت ہوگا اگرچہ صاحب کبیرہ ہو عائشہ سارے جہان کی عورتوں سے بعد خدیجہ علیہا السلام
کے افضل اور مادر مومنین اور زنا سے پاک ہیں جنتی جنت میں دوزخی دوزخ میں ہمیشہ رہینگے لقوله
تعالی فی حق المؤمنین اولئك اصحاب الجنۃ ھم فیھا خالدون وفی حق الکفار اولئك
اصحاب النار ھم فیھا خالدون انتہی بعض الفاظ پر ان عقائد کے قدرے بحث باقی ہے کما سیجئی اور
نیز اس امر میں بحث ہے کہ فقہ اکبر تالیف امام اعظم رح ہے یا نہیں واللہ اعلم

فصل بیان مین عقیدہ ابو الحسن اشعری رضی اللہ عنہ کی مطابق کتاب المواعظ والاعتبار فی ذکر الخطط والآثار للمقریزی کے

اللہ تعالےٰ عالم بعلم قادر بقدرت حی بحیاۃ مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر ببصر ہے اوسکی صفات ازلی
قائم بذاتہ ہین نہ کہا جاتا ہے کہ عین ہین اور نہ یہ کہ غیر ہین بلکہ نہ یہ کہ وہ عین نہین ہین اور غیر بھی نہین ہین اوسکا
علم ایک ہے متعلق ہے ساتھ ساری معلومات کے اوسکی قدرت ایک ہے متعلق ہے ساتھ تمام اوس
چیز کے جسکا وجود صحیح ہے اوسکا ارادہ ایک ہے متعلق ہے ساتھ جملہ اوس چیز کے جو قابل اختصاص ہے
اوسکا کلام ایک ہے امر ہے نہی ہے خبر ہے استخبار ہے وعد ہے وعید ہے یہ سب جو وجوہ عبارات
کلام خدا کے پھرتی ہین نہ طرف نفس کلام کے اور وہ الفاظ جو زبان ملائکہ پر طرف انبیاء علیہم السلام کے
نازل ہوئے ہین دلالات ہین کلام ازلی پر سو مدلول یعنی قرآن مقرو وقدیم ازلی ہے اور دلالت یعنی عبارات
جسکو قرأت کہتے ہیں مخلوق محدث ہے قرأت ومقرو مین اور تلاوت ومتلو مین فرق ہے جسطرح کہ درمیان ذکر و
مذکور کے فرق ہے کلام ایک معنے قائم بالنفس ہے عبارت دلیل ہے اوس پر جو کہ اندر نفس کے ہے عبارت
کو کلام مجازاً کہتے ہین اللہ نے ارادہ ساری کائنات کا کیا خیر ہو یا شر نفع ہو یا ضرر انکا میل خاطر اپنے
کلام مین طرف جواز تکلیف ما لا یطاق کے ہے کیونکہ اشعری نے یون کہا ہے کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے
اور انسان قبل فعل کے مکلف ہے حالانکہ وہ فعل سے پہلے انکے مذہب پر مستطیع نہین ہے سارے افعال
عباد کے مخلوق ہین اللہ نے اونکو ابداع کیا ہے بندون نے اونکو کسب کیا ہے کسب عبارت ہے فعل قائم
بالمحل سے محل سے مراد قدرت عبد ہے خالق حقیقۃً خدا ہی ہے خلق مین کوئی غیر اوسکا شریک نہین ہے
اخص وصف خدا قدرت واختراع ہے یہ تفسیر ہے اوسکے نام باری کی ہر موجود کا مرئی ہونا صحیح ہے
سو اللہ تعالیٰ موجود ہے اوسکی رویت بھی صحیح ہے دلیل سمعی سے ثابت ہے کہ مومنین اوسکو دار آخرت
مین دیکھین گے یہ دلیل کتاب وسنت میں موجود ہے ہان یہ جائز نہین کہ وہ کسی مکان یا صورت
یا مقابلہ واتصال شعاع سے دکھائی دے کہ یہ سب محال ہے ماہیت رویت مین دو رائین ہین ایک یہ
یہ ایک علم مخصوص ہے جسکا تعلق وجود سے ہے نہ عدم سے دوسری یہ کہ یہ ایک ادراک ہے ماورائے علم کے سمع وبصر
دو صفتین ازلی ہین دو ادراک ہین ماورائے علم کے یہ دونو وجہ صفات خبریہ ہین دلیل سمع ساتھ انکے

وارد ہے اعتراف کرنا ساتھ انکے واجب ہے معتزلہ نے وعدہ وعید و سمع و عقل مین ہر وجہ سے اختلاف کیا ہے
ایمان کہتے ہین کہ تصدیق اور زبان کے قول کو عمل کرنا ارکان سے فروع ایمان ہے جسنے دل سے تصدیق
کی یعنی وحدانیت الٰہی کا اقرار کیا رسل کا سچے دل سے اعتراف کیا کہ جو کچھ وہ لائے ہین حق ہے تو وہ مومن ہے
صاحب کبیرہ جب دنیا سے بغیر توبہ کے نکل جاتا ہے تو اوسکا حکم طرف اللہ کے ہے چاہے اوسکو اپنی رحمت سے
بخشدے یا رسول خدا صلعم اوسکی شفاعت کرین اور چاہے اوسکو اپنے عدل سے عذاب دے پھر اپنی رحمت
سے جنت مین لیجائے مومن آگ مین مخلد نہوگا ہم یہ نہین کہتے کہ اللہ پر توبہ کا قبول کرنا بحکم عقل واجب ہے
اسلئے کہ موجب تو خود اللہ ہی ہے اوسپر اصلا کوئی شے واجب نہین ہے ہان دلیل سمع آئی ہے کہ اللہ توبہ تائبین
کی قبول کرتا ہے اور دعا مضطرین کو اجابت کرتا ہے وہ اپنی خلق کا مالک ہے جو چاہے سو کرے اور جو چاہے
وہ حکم دے اگر ساری خلق کو باجمعہم آگ مین داخل کرے تو کچھ جور نہوگا اور اگر سبکو جنت مین لیجائے تو کچھ حیف
نہوگا اوس سے ہرگز ظلم متصور نہین ہے اور نہ جور کی نسبت طرف اوسکے ہوسکتی ہے کیونکہ وہ مالک مطلق ہے اور سارے
واجبات سمعی ہین عقل سے کوئی شے واجب نہین ہوسکتی ہے اور عقل مقتضا تحسین و تقبیح نہین کرتی اللہ کی
شناخت اور منعم کا شکر اور طائع کی اثابت اور عاصی کا عقاب بسبب سمع ہے نہ بعقل اللہ پر کوئی شے
واجب نہین ہے نہ صلاح نہ اصلح نہ لطف بلکہ ثواب و صلاح و لطف سب اوسکا تفضل ہے ع بندہ ہمان
دعوئے کند حکم خداوندراست ہ اللہ کی طرف بکوئی نفع پھرے اور نہ نقصان اسلئے کسی شاکر کے شکر سے اوسکو
کچھ انتفاع ہو اور نہ کسی کافر کے کفر سے کچھ تضرر بلکہ وہ تو اس سے کہین متعالی و مقدس ہے رسل کا بھیجنا جائز
ہے نہ واجب اور نہ محال موجب اللہ نے رسول بھیجا اور معجزہ خارقہ عادت سے اوسکی تائید کی اور تحدی
فرمائی اور لوگون کو طرف اوسکے بلایا ثواب اوسکی بات سننا اور اوسکا حکم ماننا اور اوسکی نہی سے باز رہنا واجب
ہوا کرامات اولیا کی حق ہے ایمان لانا سارے قرآن و سنت پر اور اخبار امور غیبیہ پر جیسے لوح و قلم و عرش
و کرسی و جنت و نار حق و صدق ہے اسیطرح وہ اخبار آئین جو آخرت مین واقع ہونگی جیسے سوال قبر
و ثواب و عقاب و حشر و معاد و میزان و صراط و انقسام فرق طرف فریق جنت و فریق نار کے صدق
و حق ہے اور ایمان لانا انکے ساتھ اقرار کرنا واجب ہے امامت اتفاق و اختیار کرنے سے ثابت ہوتی
ہے نہ نص و تعیین واحد معین سے ترتیب ائمہ کی فضل مین مطابق ترتیب امامت کے ہے ہمارا قول حق مین
عائشہ و طلحہ و زبیر کے یہی ہے کہ اونہون نے خطا سے رجوع کیا ہم طلحہ و زبیر کو عشرہ مبشرہ مین سے کہتے ہین

ہمارا قول یہ ہے کہ معاویہ و عمرو بن عاص نے امام حق علی بن ابی طالب پر بغی کی تھی اُنکے ساتھ ویسا ہی معاملہ کیا جیسے اہل بغی کے ساتھ کیا جاتا ہے ہم یہ بھی کہتے ہین کہ اہل نہروان جنکو شُراۃ کہا جاتا ہے وہ مارق ہین دین سے علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے سب حال مین اور حق ہمراہ علی کے تھا جدھر وہ جاتیں تھی سفر ینی کہتے ہین کہ یہ ایک جملہ ہے اصول عقیدہ کا جسپر جماہیر اہل سنت سلامیہ ہین اور جسنے کلم کہا خلاف اس عقیدہ کے کہا اوسکا خون بہایا گیا اشاعرہ کو صفاتیہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ یہ مثبت صفات قدیمہ الٰہیہ ہین پھر اون لفاظ مین جو کتاب و سنت وارد ہین جیسے استوا و نزول و اصبع و ید و قدم و صورت و جنب و مجی مفترق ہین ایک فرقہ ان سب لفاظ کی تاویل کرتا ہے وجوہ محتملہ لفظ پر اور دوسرا فرقہ متعرض تاویل کا نہین ہوتا اور نہ طرف تشبیہ کے جاتا ہے انکو اشعریہ اثریہ کہتے ہین اس بارہ مین مسلمانون کے پانچ قول ہین ایک اعتقاد کرنا اوس چیز کا جو شامل ہوسکے لغت سے سمجھا جاتا ہے دوسرے مطلق سکوت کرنا تیسرے سکوت کرنا بعد نفی ارادہ ظاہر کے چوتھے حمل کرنا مجاز پر پانچوین حمل کرنا اشتراک پر ہر فریق کے دلائل و حجتین ہین جنپر کتب اصول ہین نفس ہین ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم ... ثم الیہ ... فیہ مختلفون مین کہتا ہون اشاعرہ و ماتریدیہ و حنابلہ سب سے خوبتر ہین لیکن صواب و حجت و حق خالص و صدق صرف یہی ہے کہ مومن اپنے اعتقاد کو تابع ظاہر کتاب عزیز و سنت مطہرہ رکھے اور جسکا قول سر مو اسکے برخلاف ہو اوسکو اپنا عقیدہ نہ ٹھہرائے

فصل بیان مین عقائد امام احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے

اس کتاب مین ہر عقیدہ کے لئے ایک تحریر مستقل بذکر دلائل لکھی ہے اسجگہ دلائل کو چھوڑ کر نفس مسائل اعتقادیہ پر اقتصار کیا جاتا ہے واسطے دریافت دلائل کے طرف ہماری کتاب حصول المامول من علم الاصول والعقل والنقل کے مراجعت کرنا چاہیے واللہ المستعان سب سے پہلے جو بات بندہ پر واجب ہے بعد کا بچانے اور ساتھ اوسکے وجوب وجود کے قرار کرنا ہے قال تعالیٰ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون سے مقاتلہ اسی قول کے عدم اقرار پر کیا ہا یہ کلمہ جس شخص کا آخر کلام وقت موت کے ہوتا ہے اوسکیلیے وعدہ دخول جنت کا ہے بلکہ اگر کسی عارض کیوجہ سے مرتے وقت مُنہ سے بھی یہ کلمہ نہ نکلے مگر

وہ اس کلمہ کو دل سے جانتا اور مانتا ہو تو وہی جنتی ہوتا ہے و بعد الحمد ۲۷ عالم حادث ہے نہ قدیم اور محدث
مدبر سارے جہان کا اللہ واحد قدیم لا شریک لہ ہے منکر حدوث عالم اور صانع عالم کا فر ہوتا ہے ۲۸ اسکے
اللہ تعالی کیلئے اسما حسنی اور صفات حسنی ثابت ہین یہ منقسم ہین طرف صفت ذات اور صفت فعل کے اسما ذات
کو بمقابلہ فعل پر فضل حاصل ہے صفت ذات وہ ہے جسکا مستحق وہ ازل مین تہا اور ابد تک ساتھ اوسکے متحقق
رکہتا ہے جیسے یہ کہ وہ موجود و قدیم ہے یہ سارا ملک اوسیکا ہے قدوس جلیل عظیم عزیز متکبر ہے اس قسم مین
اسم و مسمی ایک ہوتا ہے دوسری قسم وہ صفات ہین جو اوسکی ذات پاک کیساتہ قائم ہین جیسے حی عالم قادر
مرید سمیع بصیر متکلم باقی اس قسم مین اسم کو نہ عین مسمی کہتے ہین اور نہ غیر مسمی رہی وہ صفات جو کتاب و سنت
سے واسطے اوسکے بطور سمع ثابت ہین جیسے وجہ و یدین و عین و نحو استوا یہ بہی اوسکی ذات سے قائم ہین انکو
بہی اسم کو مسمی یا غیر مسمی نہین کہسکتے ہین اسجگہ تکییف تمثیل تشبیہ تعطیل ہمال جائز نہین ہے بلکہ جسطرح پر یہ صفات
آئی ہین اوسیطرح پر اونکو اونکے ظاہر پر بلا تاویل اجرا و امرار کرنا چاہیے اور یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی تشبیہ
مخلوقات سے منزہ ہے اور تشبیہ کا علاج اس کلمہ اجمالیہ سے بخوبی ہو سکتا ہے لیس کمثلہ شیئ و لم یکن لہ کفوا
احد سلف امت و ائمہ ملت اسی عقیدہ پر گزرے ہین خلف نے واسطے فرار کے لزوم تشبیہ سے تاویل اختیار
کی ہے وہ کچہ ٹہیک بات نہین ہے اسلئے کہ اللہ نے ہمپر تاویل کرنا اونکا واجب نہین کیا ہے باقی رہی صفات
فعل سو وہ مشتق ہین اوسکے افعال سے جیسے خالق رازق محیی ممیت منعم مفضل اسجگہ اگر یہ تسمیہ طرف اللہ کے
ہے تو یہ صفت قائم ہے ساتہ اوسکی ذات کے یہان گنجائش مسمی و غیر مسمی کی نہین ہے اور اگر یہ تسمیہ طرف
مخلوق کے ہے تو یہ صفت فعل ہے کلام متقدمین اسی پر دلیل ہے بہم اللہ نے اپنی ذات کے نام آپ قرآن
مین ذکر کئے ہین اور حدیثون مین بہی آئے ہین جیسے علی عظیم کبیر غنی حمید اول آخر ظاہر باطن احد صمد حق مبین
مجید واحد قہار قدیر ملک قدوس سلام مومن مہیمن عزیز جبار متکبر ذو الجلال و الاکرام و نحوہا ان صفات کمال کا
ثابت کرنا واسطے اللہ تعالی کے واجب ہے اور ہر نقصان کو اوسکی ذات سے دور کرے ۵ آیات و احادیث
مین صفات زائدہ بہی آئی ہین جو اوسکی ذات کیساتہ قائم ہین جیسے ہو الحی القیوم اس سے ثبوت حیات کا
ہوا اور جیسے قدرت اور علم اور قوت اور ارادہ و مشیت اور سمع و بصر اور کلام اور بقا ۶ قرآن و حدیث مین
صفت وجہ و یدین و عین و نحوہا کو ثابت کیا ہے یہ صفات قریب چونسٹہ وصف کے ہین جو رسالہ القائل الی
العقائد اور اوسکے ترجمہ سائق العباد مین لکہے ہین اور دلیل ہر صفت کی آیت یا حدیث سے کتاب

الجوائز والصلات مین مذکور ہے یہ سب صفتیں ہین اوسکی ذات کی جو بلا تشبیہ کتاب عزیز و سنت مطہرہ سے
ثابت ہین سب پر بلا تکییف و تاویل ایمان لانا فرض ہے منکران صفات کا کافر اور تاویل جہمی ہے ۷ خلق ایک
صفت فعل ہے ۸ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین جو اوسکو مثل معتزلہ کے مخلوق کہے وہ کافر ہے ۹ استوار
رحمن کا عرش پر قرآن و حدیث دونوں سے بخوبی ثابت ہے آیات و احادیث اثبات صفت استوار کی محکمات ہین
نہ متشابہات ۱۰ رؤیت اللہ عزوجل کی آخرت میں آنکھ سے ثابت ہے قرآن و حدیث دونوں اسپر دلیل شاہد
ہین منکر رؤیت کا کافر ہے حدیث رؤیت کی صحیحین و سنن مین آئی ہے ۱۱ ایمان لانا قدر پر واجب ہے یعنی
جو کچھ عالم میں اب تک ہوا اور ابد تک ہوگا خیر و شر و نحوہا سے وہ سب اللہ کی تقدیر سے ہے قدریہ منکرین
قدر کے سلف نے اونکی تکفیر کی ہے ۱۲ سارے افعال عباد وغیرہم کا خالق اللہ تعالے ہے خواہ وہ فعل
خیر ہو یا شر یا اور کچھ جو کوئی اسکا منکر ہے اوسکو ایمان سے کچھ حصہ نہین ہے ۱۳ ہادی و مضل عباد کا خالق
عباد ہے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے ۱۴ بندونکے سارے افعال اللہ
کی مشیت سے واقع ہوتے ہیں اچھے ہون یا برے کوئی شخص اپنے نفع و ضر کا مالک نہین ہے اعلام صحابہ
و تابعین و فقہاء سلف و صدر اول اسی عقیدہ پر گزرے ہیں کہ وقوع اعمال کا اللہ کے ارادہ سے ہوتا ہے
۱۵ اطفال فطرت پر پیدا ہوتے ہین یعنی توحید خالص پر پھر ماں باپ یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے
ہیں یہ بات کہ وہ آخرت مین جنتی ہیں یا دوزخی قطعی طور پر معلوم نہین ہے بعض دلیل سے نکلتا ہے کہ ذریات
مومن کی ملحق بمومنین ہونگی انشاء اللہ تعالے ۱۶ جسکی اجل جس وقت پر مقدر ہو چکی ہے نہ بڑھے نہ گھٹے
اور ہر شخص اپنا رزق پورا کر لیتا ہے حلال و حرام دونون رزق ہین اگرچہ ایک جائز اور دوسرا ناجائز ہوتا ہے
حلال کا حساب حرام پر عذاب شبہ پر عتاب ہوگا ۱۷ ایمان مین کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے قرآن و حدیث
دونون سے یہ بات ثابت ہے ایمان نام ہے تصدیق جنان اقرار باللسان عمل بالارکان کا یہی قول راجح
و صحیح و قوی ہے انشاء اللہ تعالے کہنا ایمان مین واسطے تبرک کے ہے نہ واسطے شک کے ۱۸
گناہ کبیرہ ہو جانے سے کوئی مومن ایمان سے باہر نہین ہوتا ہے نہ مخلد فی النار اسی عقیدہ پر سارے
صحابہ و تابعین اور اونکے اتباع اور ائمہ مجتہدین اور تمام اہل سنت و جماعت گزرے ہین گناہ کبیرہ توبہ سے
بخشا جاتا ہے جبکہ شرائط اوسکے بر وجہ کمال ادا ہوتے ہیں اور اگر اللہ چاہے تو بے توبہ بھی بطریق خرق
عادت کے کسیکو بخشدے خلود نار خاص ہے ساتھ شرک و کفر کے حضرت اہل کبائر کی شفاعت کرینگے

باطن کے کبائر ساتھہ ہین اور ظاہر کے چار سو ایک اللہم احفظنا عنہا بمنک وکرمک ١٩ شفاعت حضرت کی
واسطے مرتکبین کبائر کے قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہے مقام محمود اسی مرتبہ سے عبارت ہے یہ قول
کہ مومنین مخلد فی النار ہونگے باطل محض ہے ہان اگر ہمراہ ایمان کے استعمال شرک کا کیا ہوگا تو خلود بوجہ
اوس شرک کے ہوگا نہ بوجہ کسی گناہ کبیرہ کے قال تعالے وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون ٢٠ ایمان
لانا ملائکہ اور کتب ورسل وبعث بعد الموت وحساب ومیزان وجنت ونار وحوض واشراط ساعت پر قبل قیام
ساعت کے واجب ہے جنت ونار اسدم موجود ومخلوق ہین ٢١ عذاب قبر وعذاب دوزخ حق ہین انپر
ایمان لانا واجب ہے نعیم مقیم جنان وعذاب الیم نیران ونعمت وزحمت برزخ قرآن وحدیث دونون سے
ثابت ہے منکر انکا ایمان سے بے نصیب ہے ٢٢ اعتصام بسنت واجتناب از بدعت فرض ہے شرک
کے نشتر ذرہ ہین اور چیونٹی کی چال سے شب تیرہ وتاریک مین سنگ سیاہ پر قعر زمین مین بہی مخفی تر ہین اور بدعت کے
بہتر ٧٢ رہین سنت کا رستہ ایک ہے قال تعالے لا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ تقسیم بدعت کی طرف حسنہ وسیئہ
خلاف ظاہر حدیث صحیح ہے حضرت نے مجالست ومکالمت اہل بدع سے منع فرمایا ہے اور قدریہ ومرجیہ کو زبان انبیا علیہم السلام پر ملعون
ٹہیرایا ہے ٢٣ والی پر مراعات امر رعیت کی واجب ہے کبیر کی تعظیم صغیر پر رحم کرے عالم کی توقیر بجالاوے
ضعیف کا قوی سے انصاف کرے ٢٤ والیان ملک اسلام کی اطاعت کرنا اور جماعت اہل سنت کا لازم
پکڑنا امر منکر پر ہاتہہ یا زبان سے یا دل سے انکار کرنا اور جور سلطان پر صبر کرنا واجب ہے ٢٥ جو فرائض
عبادات کتاب وسنت سے ثابت ہین جیسے نماز پنجگانہ وروزہ رمضان وزکوۃ اموال وحج بیت اللہ ونحوہا اونکا
بجالانا مطابق کیفیت وآداب وارکان وارد کے فرض ہے تارک اونکا عمداً بلا عذر کافر ہوجاتا ہے یہ سب فرائض
ادا وترک مین باوجود استطاعت کے متساوی الاقدام ہین تفرقہ کرنا درمیان انکے خلاف سنت ہے ٢٦ حضرت
صلعم کی نبوت بظہور معجزات بطریق تواتر ونحوہا ثابت ہے دلائل نبوت کے بہت ہین اس بارہ مین کتب مستقلہ
تالیف ہوچکی ہین بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جو تا قیام قیامت باقی رہیگا اوسکے ساتہہ تحدی کی گئی ثقلین اسکے
معارضہ سے عاجز نکلے کتاب حضرات التجلے مین اس مقام کو بسط کے ساتہہ لکہا ہے منکر حضرت کی
نبوت ورسالت وخاتمیت کا باجماع امت کافر ہے ٢٧ کرامات اولیاء کی قرآن وحدیث واقوال علماء سے
بخوبی ثابت ہین لیکن صدور اوسکا اختیار مین اولیاء کے نہین ہے اللہ کی مشیت وارادہ پر موقوف ہے
پہر اکثر وہ لوگ جنسے کرامت نہین ہوئی یا کم ہوئی جیسے اکثر صحابہ وتابعین وتبع تابعین افضل ہین اون اولیاء سے

جنسے صدور کرامات کا ہوا ہے ۲۸ فضائل صحابہ کرام کے کتاب و سنت سے بتواتر معنوی و معنوی بجز بلی
ثابت ہین حفظ اونکے مرتبہ کا ساری امت پر واجب ہے کیا مہاجرین اور کیا انصار اور کیا سائر صحابہ کبار و
صغار جو اونکو دوست رکہتا ہے وہ اللہ کا دوست ہے جو اونکو دشمن رکہتا ہے اللہ اوسکا دشمن ہے جس کسیکو صحابہ
پر غصہ آتا ہے اوسمین ایک علامت کفر کی ہے قال تعالی لیغیظ بہم الکفار اسیطرح انکے تابعین بالاحسان
و اتباع تابعین سے محبت رکہنا واجب ہے حضرت نے ان قرون کیلئے شہادت خیر دی ہے تبغض انکا ر
واجب کر دیتا ہے عیاذا باللہ لہذا ایک جماعت اہل علم نے تکفیر روافض پر اتفاق کیا ہے ۲۹ اہل بیت رسول
خدا صلعم خواہ ازواج مطہرات ہون یا عترت امجاد انکے ساتہ محبت رکہنا اور انکا حق تعظیم و خدمت بجالانا واجب
ہے آیات کتاب و سنت اسپر دلائل واضحہ ہین انکے اعدا کاب نار ہونگے و لہذا علماء نے خوارج کو کافر ٹہیرایا
ہے ۳۰ دس صحابی کیلئے حضرت نے شہادت جنت کی دی ہے خلفاء اربعہ اور طلحہ و زبیر و عبد الرحمن
ابن عوف و سعد بن مالک و سعید بن زید و ابو عبیدہ بن الجراح انکو عشرہ مبشرہ کہتے ہین اسلئے کہ ایک ہی
سیاق حدیث مین انکو بلفظ فلان فی الجنۃ ذکر کیا ہے ورنہ انکے سوا بہی ایک جماعت کو بشارت جنت کی
دی ہے جیسے اہل بدر و اہل بیعۃ الرضوان وغیرہم ۳۱ حضرت نے فرمایا تہا کہ خلافت بعد میرے تیس برس
رہیگی پہر ملک ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلافت مرتضی پر وہ تیس ۳۰ برس تمام ہو گئے ابوبکر دو برس چار ماہ
دس رات کم خلیفہ رہے عمر دس برس چہہ ماہ چار دن خلیفہ رہے عثمان بارہ ۱۲ برس بارہ دن کم خلیفہ رہے
علی مرتضی پانچ برس خلیفہ رہے دو یا تین ماہ کم وفات ابوبکر کی بائیس ۲۲ جمادی الآخرہ روز دوشنبہ ۱۳ھ کو
ہوئی شہادت عمر کی دن چہارشنبہ کو چہبیس ۲۶ ذیحجہ ۲۳ھ مین ہوئی عثمان اٹہارہ ۱۸ ذیحجہ ۳۵ھ کو مارے گئے مرتضی کی
شہادت سترہ رمضان روز جمعہ ۴۰ھ کو ہوئی تفضیل خلفاء اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت کے ہے یہی مذہب
ہے امام شافعی و امام احمد و سائر اہل سنت کا کتاب و سنت شاہد ہین انکی صحت خلافت پر باشارۃ النص اور دلالۃ
النص مسلمین نے ہر ایک کی خلافت پر وقت عقد بیعت کے اجماع و اتفاق کیا تہا اوسوقت مہاجرین و انصار سب موجود
تہے للہ الحمد یہی عقیدہ حق ہے اسکے سوا مین خوض کرنا اور دوسری شاخین نکالنا موجب خرابی ایمان کا ہے امام حسن چہہ
ماہ خلیفہ رہکر دست بردار ہو گئے انکی علیحدگی پر تیس ۳۰ برس زمانہ خلافت کے پورے ہوئے بلا کم و کاست ۳۲ جنہون نے
اہل شام وغیرہم مین سے علی مرتضی پر خروج کیا وہ مصیب نہین ہے بلکہ مخطی ہے لیکن باغی کو حکم کفر کا نہین ہے
تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت و علیہا ما اکتسبت انتہی یہ خلاصہ ہے کتاب حضرت التجلی کا جو حضور

ہے کتاب الاعتقاد والہدایۃ الی سبیل الرشاد سے بیہقی نے اس کتاب میں کہا ہے ہذا الذی اودعناہ
ہذا الکتاب اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ واقوالہم وقد افردنا لکل باب منہا کتابا یشتمل
علی شرحہ مع ما یتعلق بہ من الدلائل وحججہ واقتصرنا فی ہذا الکتاب علی ذکر اصولہ والاشارۃ
الی اطراف ادلتہ ارادۃ انتفاع من نظر فیہ اللہ تعالیٰ یوفقنا لمتابعۃ السنۃ واجتناب البدعۃ انتہیٰ
اگرچہ اس کتاب الاعتقاد میں بھی ادلہ ہر قول منصوص کتاب براہین احادیث سے لکھی ہیں لیکن جس کتاب شرح
کا حوالہ دیا ہے وہ کتاب میری نظر سے نہیں گزری اللہ تعالیٰ مجکو مطالعہ اس کتاب کا بھی قبل ممات کے
نصیب کرے کیونکہ یہ وہ عقائد صحیحہ ہیں جنمیں کسی مسئلہ پر انتقاد نہیں کیا گیا ہے وللہ الحمد

فصل بیان میں عقیدہ امام غزالی کی مطابق کتاب احیاء العلوم کے مطابق شرح امام محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی رحمہ اللہ علیہ

عقیدہ اہل سنت کا بابت ہر دو کلمہ شہادت یہ ہے کہ کلمہ دل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ بات بتائی
ہے کہ اللہ سبحانہ واحد ہے کوئی اوسکا شریک نہیں فرد ہے کوئی اوسکا مثل نہیں صمد ہے کوئی اوسکا ضد
نہیں منفرد ہے کوئی اوسکا ند نہیں قدیم ہے اوسکے لئے اول نہیں ازلی ہے اوسکے لئے بدایت نہیں مستمر الوجود
ہے اوسکے لئے آخر نہیں ابدی ہے اوسکے لئے نہایت نہیں قیوم ہے اوسکے لئے انقطاع نہیں دائم ہے
اوسکیلئے انصرام نہیں ہمیشہ سے ہمیشہ تک کو موصوف ہے ساتھ نعوت جلال کے اوسپر حکم انقضا و تغیر مرور ازمنہ
کا جاری نہیں ہو سکتا ہے وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور وہی باطن تنزیہ وہ جسم نہیں ہے
اور نہ مانند اجسام کے اور نہ جوہر اور نہ عرض اور نہ مانند کسی موجود کے اور نہ کوئی موجود مانند اوسکے ہے
نہ مقدار سے محدود ہو سکے نہ امکنہ و جہات و اقطار اوسکو حاوی ہو سکیں وہ مستوی ہے عرش پر جس طرح کہ
اوسکو لائق ہے عرش اوسکو نہیں اوٹہاتا بلکہ اوسکی قدرت عرش اور حاملان عرش کو اوٹہائے ہوئے ہے وہ فوق
ہر شئے ہے بفوقیت مکانت نہ مکانیت اور وہ ہر موجود سے قریب ہے اور ہر شئے پر شہید کسی چیز میں
حلول نہیں کرتا اور نہ کوئی شئے اوسمیں حلول کرے وہ قبل زمان و مکان کے تہا اور اسوقت بھی اوسی حال پر
ہے جسپر کہ پہلے تہا وہ جدا ہے اپنی خلق سے ساتھ اپنی صفات کے نہیں ہے اوسکی ذات میں سوا اوسکے اور نہ اوسکے
سوا میں ذات اوسکی نہیں آتے اوسکو حوادث وہ بے نیاز ہے استکمال اور زیادت فی الکمال سے وہ اپنی

ذات مین معلوم الوجود ہے ساتھ عقول کے اور مرئی الذات ہے ساتھ ابصار کے دار القرار مین فقط دولت
اسکی حق وقادر وجبار و قاہر ہے کسی شے سے عاجز نہیں نہ سوتا ہے نہ فنا ہوگا نہ اوسکو موت آئیگی ملک وملکوت
وسلطان وامر وخلق سب کچھہ اوسیکا ہے ساری موجودات اوسکے قبضہ مین مقہور ہے وہ سب کا موجد اور مقدر
ارزاق وآجال ہے اوسکے مقدورات شمار مین نہین آسکتے علم وہ عالم ہے جمیع معلومات کا کوئی شے اوسکو
علم سے غائب نہین ہے نہ آسمانون مین نہ زمین مین اوسکو ظاہر اور باطن پر اطلاع ہے ساتھ علم قدیم ازلی
کے وہ ازل سے متصف ہے ساتھ اس علم کے نہ ساتھ علم متجدد کے جو کہ بواسطہ حلول وانتقال اوسکو حاصل ہوا
ہو ارادہ وہ مرید و مدبر ہے ساری کائنات کا کوئی چیز ملک وملکوت مین جاری نہین ہوتی مگر اوسیکی قضا و
قدر وحکم ومشیت سے جو اوسنے چاہا وہ ہوا جو نچاہا وہ نہین ہوا اوسکا ارادہ قائم ہے ساتھ اوسکی ذات کے جملہ صفات
مین وہ ہمیشہ سے اسیطرح موصوف بالارادہ ہے ازل مین وجود اشیا کو اوسنے اوقات اشیا مین مقدر کیا تہا
جسطرح کہ ازل مین موافق اپنے علم کے ارادہ کیا تہا اوسیطرح پر وہ اشیا پائی گئین وہ سارے امور کا مدبر ہے
لیکن نہ ساتھ فکر وزمان کے اسلیئے کوئی شان اوسکو کسی شان سے مشغول نہین کرتی ہے سمع وبصر وہ
سمیع وبصیر ہے کوئی مسموع اوسکی سمع سے غائب نہین ہوتا اگرچہ بعید وخفی ہو اور نہ کوئی مرئی اوسکی رویت سے
مخفی رہتا ہے اگرچہ باریک ہو وہ محتاج سوراخ گوش اور خود گوش کا نہین ہے اور نہ حاجت حدقہ وپلک
کی رکہتا ہے تغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتھ کے پکڑتا ہے بغیر آلہ کے پیدا کرتا ہے کلام اللہ تعالی متکلم
آمر ناہی واعد متوعد ہے ساتھ کلام ازلی کے جو قائم ہے ساتھ اوسکی ذات کے نہ ایسی آواز کے ساتھ جو انسلال ہو
اور مثل کان اجرام سے حادث ہو اور نہ ساتھ ایسے حرف کے جو ہونٹون کے ملنے اور زبان کے ہلانے سے منقطع
ہو قرآن وتوریت وانجیل وزبور اوسکی کتابین ہین جو اوسنے اوتاری ہین قرآن قدیم ہے اور قائم ہے اوسکی ذات
سے نہ اوس سے جدا ہو نہ دل کے اور ورق کیطرف منتقل ہو معہذا زبان سے مقرو مصحف مین مکتوب دلمین محفوظ
ہے موسی علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر صوت وحرف سنا جسطرح کہ اوسکی ذات بغیر جوہر وعرض کے دکہائی
دیگی افعال اللہ کے سوا جو کوئی موجود ہے اوسکو اسی نے اکمل وجوہ پر ایجاد کیا ہے پہلے وہ کچہ چیز نہ تہا
اللہ اپنے افعال مین حکیم اپنے قضیہ مین عادل ہے اوس سے ظلم متصور نہین اسلیئے کہ غیر کی کچہہ ملک نہین ہے
کہ اوسمین تصرف کرنے سے ظلم ہو جس کسی چیز کو اوسنے ایجاد کیا ہے واسطے اظہار قدرت وتحقیق ارادہ کے
ایجاد کیا ہے نہ اسلیئے کہ وہ اوسکی طرف مفتقر تہا اور یہ ایجاد اوسکا تفضل ہے نہ اوسپر واجب تفضل و احسان

اوسیکے لئے ہے کیونکہ باوجود قدرت کے تعذیب عباد پر عباد کو معذب نکیا اور کرنا تو یہ اوسکا عدل تہا طاعت
پر ثواب دیتا ہے اپنے کرم سے نہ بطور لزوم و استحقاق کیونکہ اوسپر کسیکا کچہ حق واجب نہین ہے بلکہ اوسیکا
حق طاعت مین خلق پر واجب ہے کہ اوسنے زبان انبیاء علیہم السلام پر وحی بہیجی کلمۂ ثانیہ سے بندون کو اسبات کی
خبر دی ہے کہ اوسنے نبی امی قرشی محمد صلعم کو رسالت دیکر طرف کافۂ خلق کے مبعوث کیا اونکی شرع سے
ساری شرایع منسوخ کردئیے سارے انبیا پر اونکو فضیلت دی تسدید بشر کیا اور ایمان و توحید کے کمال کو
جبتک کہ حضرت پر ایمان نلائے رد کردیا اور آپکی تصدیق کو ہر خبر مین بعد موت کے جیسے سوال منکر و نکیر و
عذاب قبر و وزن اعمال و صراط ہے واجب ٹہیرایا میزان مین اعمال کا وزن ہوگا پل صراط تلوار سے تیز بال سے
زیادہ باریک ہے حوض مورود ہے جو کوئی ایکبار پانی پیئیگا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا اوسدن بندون کا
حساب لیا جائیگا جو موحد آگ مین گئے ہونگے وہ بعد انتقام اور شفاعت انبیاء پہر علما پہر شہداء پہر مومنین
کے دوزخ سے باہر نکالے جاینگے اور جسکا کوئی شفیع نہوگا وہ اللہ کے فضل سے نجات پائیگا مخلد فی النار نرہیگا
اصحاب حضرت کے فضل کا اور اونکی ترتیب کا جسطرح پر کہ آئی ہے معتقد رہے اور اون سبکے ساتہ نیک
گمان ہو اور اونپر ثنا کرے فمن اعتقد ھذا کلہ کا ذکر نا فھو من اھل السنۃ **ف** ارشاد مین ہر یکرکو
پہلے یاد کرا دینا ان عقائد کا طفل کو واجب ہے پہر اوسکو معنے انکی بڑی عمر مین بتدریج واضح ہوجاینگے سو
پہلے حفظ ہے پہر فہم پہر تصدیق پہر اعتقاد یہ بات طفل کو بلا برہان کے بفضل خدا حاصل ہوجاتی ہے جسکا
کہ دل واسطے ایمان کے منشرح ہوتا ہے کیونکہ مبادی عقائد اسلام کی واسطے عوام کے تلقین و تعلیم محض ہے
ہان کبہی اعتقاد تقلیدی کا ضعیف ہوتا ہے نقیض سے ازالہ کو قبول کرلیتا ہے جبکہ اوس نقیض کا اوسپر
القا کرتے ہین اسلئے تقویت اوسکی واجب ہے تاکہ ترشح ہورہے سو طریقہ اس تلقین کا یہ نہین ہے کہ
صناعت جدل و کلام کا سیکہے بلکہ تلاوت قرآن و تفسیر و قرارت حدیث و معاینہ سنن و وظائف عبادات
مین مشغول ہو اس اشتغال سے اوسکا اعتقاد رسوخ مین بڑہتا رہیگا کیونکہ اوسکے کانمین ادلۂ قرآن و شواہد
حدیث آئینگے اور انوار عبادات سانح ہونگے اور مشاہدہ صالحین سے اونکا حال اسمین سرایت کریگا جدل
و کلام سے حراست سمع کرے کہ فساد انکا بنسبت اصلاح کے اکثر ہے عقیدۂ عوام صالحین کو عقیدۂ متکلمین سے
قیاس کرے عوام کا اعتقاد ثابت ہوگا کوئی شے اوسکو متغیر نہین کرتی اعتقاد اہل کلام کا ویسی ہوگا ادنی شبہ
اوسکو زائل کردیگا مگر ہان جو کوئی ادنمین معتقد دلیل اعتقاد کا ہے تو وہ قسم اول مین ہے کیونکہ اسے دم کچہ فرق

درمیان تفقت دلیل وتقلید دلیل اور درمیان تفقت مدلول وتقلید مدلول کے نہیں ہے نتیجا جب اس عقیدہ پہ
ناشی ہوا اور پہر وہ مشغول بدنیا ہوگا تو اوسکو سوائے اوس عقیدہ کے اور کچہ منتفع نہوگا اور وہ آخرت مین سلامت
رہیگا کیونکہ شرع عوام سے طالب نہین ہے مگر اسی تصدیق جازم کو ساتہ ان عقائد کے نہ بحث ونظم ادلہ کو پہر
اگر وہ صبی سالک طریق آخرت وملازم تقوی وریاضت ہوکر خواہش نفس سے مجتنب رہیگا تو ابواب ہدایت اوسکو
کہل جاوینگے تو حقایق ان عقائد کے بسبب اجتہاد ومستعد اوسکے نور الہی سے مکشوف ہونے لگین گے ف
الذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا امام شافعی ومالک واحمد وسفیان وسلف محدثین کا مذہب یہی ہے کہ علم
جدل وکلام بدعت وحرام ہے اگر یہ علم امور دین مین سے ہوتا تو حضرت صلعم اوسکا امر کرتے لوگون کو سکہا جانے اس
علم والو پر ثنا فرماتے جسطرح کہ فقہ کی ثنا کی ہے صحابہ بڑے اعرف بالحقایق تہے اور ترتیب الفاظ مین افصح تہے بسبب اپنے
غیر کے لیکن اونمین سے کسینے اس علم کا سوال نکیا کیونکہ وہ جانتے تہے کہ اس علم سے شر متولد ہوتا ہے اور بعض نے فرض
کفایہ وفرض عین کہا لیکن ٹہیک بات یہ ہے کہ ذم وحمد اس علم کی مطلقا خطا ہے اسکی تفصیل کا ہونا ضرور ہے
مگر احوط یہی ہے کہ اوسمین مزید خوض کرے اور جدل باطل سے بچے تجادلوا احسن پر مکتفی ہو کیونکہ تولد سارے بدع
کا اسی علم سے ہوا ہے یہانتک کہ بہتر فرقے اہل بدعت ہو گئے ف جسنے یہ کہا کہ باطن مخالف ظاہر شریعت
ہے تو وہ قریب تر ہے کفر سے بنسبت قرب الی الایمان کے لوگ اس مقام مین تین طرح پر مین ایک مفرط جو ساری
شرعیات وارد وبلسان الحال کو تاویل کرتے مین جیسے قوله تعالے تکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم یا جیسے
خطاب منکر ونکیر ومخاطبت اہل نار واشالہا کو دوسرے مفرط جو اصلا کسی شے کی تاویل نہین کرتے تاکہ یہ دروازہ
بند رہے اور امور دین ضبط سے خارج نہو جیسے امام احمد بن حنبل انکا زعم یہ ہے کہ خطاب کن فیکون ساتہ حروف وصوت
کے ہے اور یہ تاویل سے منع کرتے مین مگر تین جگہ ایک الحجر الاسود یمین الله فی الارض دوسرے قلب
المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن تیسرے انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن سوا اس زجر
کا کچہ فرق نہین تیسرے مقتصد کہ جو چیز متعلق باسمہ ہے اوسکی تاویل کرتا ہے اور جو چیز کہ متعلق بآخرت ہے اوسکو ترک
کرتا ہے وهم الاشاعرة رہے معتزلہ سو اونہون نے رویت وسمع وبصر ومعراج جسمانی وعذاب قبر ومیزان صراط
کی تاویل کی ہے اور حشر اجساد اور وجود جنت کا مع ملاذ محسوسہ جنت اقرار کرتے مین ومعرفة الفصل فی امثال
هذه الاشیاء دقیق لا یطلع علیه الا من فی یدرك الامور بنور الهی وهو من علم المكاشفة
فلا نخوض فیه ف الحاصل کلمہ شہادتین باوجود اس ایجاز کے متضمن ہے اثبات الہ وصفات وافعال الہ وتصدیق

رسول صلعم کو ایمان کی بنیاد انھین چار رکن پر ہے ایک معرفت ذات اسکا مدار دس اصل پر ہے اصل اول معرفت
وجود واجب الوجود ہے اسپر عقل ونقل دونون دلیل ہین منجملہ نقل کے ایک یہ آیت ہے ان فی خلق السموات والارض
واختلاف اللیل والنهار والفلك التی تجری فی البحر الی قولہ لآیات لقوم یعقلون اور جسکو ذرا سی
بھی عقل ہے وہ جانتا ہے کہ یہ جہان جو کہ اس ترتیب محکم پر واقع ہے اوسکے لئے ضرور کوئی صانع مدبر ہے اسیطرح
عقل دلیل ہے اسپر کہ یہ جہان حادث ہے اور ہر حادث اپنے حدوث مین سبب سے مستغنی نہین ہوتا ہے تو عالم
بھی سبب سے بے نیاز نہین ہے اصل دوم قدم حقتعالی ہے کیونکہ اگر حادث ہوتا تو مفتقر ہوتا طرف کسی محدث کے اور وہ
محدث کسی اور محدث کا محتاج ہوتا تو پھر تسلسل رہتا یا منتہی طرف کسی قدیم کے ہوتا تو وہی قدیم صانع عالم ہے
اصل سوم بقاء حقتعالی ہے کیونکہ اگر منعدم ہوتا تو بسبب ہوتا یا کسی معدم کے سبب اول باطل ہے اسیطرح ثانی اصل
چہارم یہ ہے کہ اللہ تعالی جوہر متحیز نہین ہے اصل پنجم یہ ہے کہ وہ جسم مولف من الجواہر نہین ہے چھٹی یہ کہ عرض
نہین ہے ساتوین یہ کہ مختص بجہات نہین ہے کیونکہ جہات مخلوق ہین آٹھوین یہ کہ وہ مستوی ہے عرش پر جس معنے
سے کہ مراد اوسکی ہے اور یہ کچھ منافی وصف کبریا کے نہین ہے نوین یہ کہ وہ دن قیامت کو آنکھ سے نظر آئیگا
لقولہ تعالی وجوہ یومئذ ناضرة الی ربها ناظرہ اجرار رویت کا ظاہر پر مستحیل نہین ہے اسلئے کہ رویت ایک
کشف اتم ہے علم سے دسوین یہ کہ وہ واحد ہے قال تعالی لو کان فیهما آلهة الا الله لفسدتا **ف** امر کے
صفات کے دس رکن ہین ایک قدرت ہر شے پر دوسرے علم ساری موجودات کا وهو بکل شیء علیم وقال تعالی الا
یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر تیسرے حیات کیونکہ قادر عالم کا حی ہونا لا محالہ ہے اور جو کوئی اسمین شک
کرے اوسکو چاہیئے کہ وہ حیات سائر حیوانات مین بھی متشکک ہو چوتھی ارادہ کہ جو موجود ہے وہ اوسکے ارادہ سے صادر
ہے پانچوین سمع وبصر کہ کوئی شے اوسکی سمع وبصر سے غائب نہین ہے اگرچہ کیسی ہی باریک کیون نہو چھٹے یہ کہ وہ
متکلم ہے اور کلام ایک صفت ہے جو اوسکی ذات کے ساتھ قائم ہے نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے ساتوین
یہ کہ اوسکا کلام قدیم ہے آٹھوین یہ کہ اوسکا علم قدیم ہے وہ اپنی ذات وصفات اور ساری محدثات کا دائما عالم ہے نوین
یہ کہ اوسکا ارادہ قدیم ہے قدم ہی مین ساتھ ہر حادث کے جسوقت کہ وہ حادث ہوتا ہے متعلق ہوچکا ہے موافق
سبق علم کے دسوین یہ کہ وہ عالم بالعلم حی بحیاۃ ہے اسیطرح سارے صفات کا حال ہے **ف** اللہ کے
افعال کے دس رکن ہین ایک یہ کہ ہر حادث اوسیکا فعل واختراع ہے سارے افعال عباد اوسکی مخلوق ہین قال
تعالی واللہ خلقکم وما تعملون اوسکی قدرت تام ہے اوسمین کوئی قصور نہین ہے دوسرے یہ کہ وہ متفرد

ہے افعال عباد کا اس سے یہ بات خارج نہین ہوتی ہے کہ وہ افعال مقدور بشر اکتساب ہوون بلکہ خالق قدرت
و مقدور و اختیار و مختار کا وہی اللہ ہے یہ قدرت رب کا وصف اور بندہ کا کسب ہے اور حرکت اللہ کی مخلوق
اور بندہ کا وصف و کسب ہے یہ کچھ ضرور نہیں تفرقہ ضروریہ کا نہین ہے جو کہ درمیان حرکت مقدورہ اور رعشہ
ضروریہ کے ہے چھٹے یہ کہ فعل بندہ کا اگرچہ اوسکا کسب ہے لیکن اللہ کے ارادت سے ہے کوئی شے بدون
قضا و قدر و ارادہ و مشیت کے جاری نہیں ہوتی خیر ہو یا شر اسلام ہو یا کفر غوایت ہو یا رشد طاعت ہو یا
عصیان اسیطرح سائر متقابلات یضل من یشاء و یھدی من یشاء ساتویں یہ کہ اللہ تعالی اس ایجاد تکلیف
مین متفضل ہے اوسپر کوئی چیز واجب نہیں ہے آٹھوین یہ کہ تکلیف مالا یطاق دینا جائز ہے اگر جائز نہوتی تو
سوال دفع کا کسلئے کیا جاتا قال تعالی ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به نوین یہ کہ تعذیب کرنا عباد کو بغیر جرم سابق
و ثواب لاحق کے جائز ہے بخلاف معتزلہ کیونکہ یہ تصرف ہے اپنے ملک مین اور ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف
کرنے کو لا ملک لغیرہ اسکے جواز پر وجود اسکا دلیل ہے ذبح بہائم مین ایلام بغیر جرم ہے دسوین یہ کہ وہ
جو چاہے مولی اپنے بندون کے ساتھ کرے اوسپر رعایت صلح العباد کی کچھ واجب نہین ہے گیارھوین یہ کہ شناخت
اللہ کی اور اوسکی طاعت کی شرعا واجب ہے نہ عقلا بارھوین یہ کہ بعثت انبیاء کچھ مستحیل نہین ہے خلافا للبراہمۃ
کیونکہ عقل طرف امور مفیدہ نجات آخرت کے راہ نہیں پاتی ہے جسطرح کہ عقل دوائے مفید صحت کو نہین جانتی
ہے سو جسطرح لوگ طبیب مصدق بالتجربہ کے محتاج ہوتے ہین اسیطرح طرف نبی مصدق بالمعجزہ کے بھی
محتاج ہین تیرھوین یہ کہ محمد صلعم خاتم النبیین ہین اور اونکی شریعت ناسخ جملہ شرائع متقدمہ ہے اللہ نے
اونکی تائید معجزات ظاہرہ سے کی ہے جیسے انشقاق قمر و تسبیح حصے وغیر ذلک اور اگر اونکا کوئی معجزہ نہوتا گر بہی
تنزیل مجید تو کافی تہا کیونکہ اونہون نے اسکے ساتھ تحدی کی اون لوگون سے جو کہ منابع فصاحت و بلاغت
تھے اور وہ سب اوسکے معارضہ سے عاجز نکلے معہذا اوسمین اخبار غیوب و تواریخ اولین ہے حالانکہ وہ خود
امی غیر مدارس کتب تہے اور معجزہ کا صدق صاحب معجزہ پر دلیل ہونا واضح ہے محتاج بیان کثیر کا نہین ہے

ف حضرت نے جو امور آخرت کی خبر دی ہے وہ سب حق ہین اور اوسکی دس اصلین ہین ایک حشر
و نشر یعنی اعادہ بعد فنا کے اور یہ عقلا بہی ممکن ہے اور اللہ کے مقدور مین ہے جیسے کہ ابتدا انشا اوسکے مقدور
مین تہی اذ الاعادة ابتداء ثان فیمکن کالابتداء الاول قال تعالی قل یحییها الذی انشاها اول مرة
دوسرے سوال منکر نکیر کا یہ بہی ممکن ہے اسلئے کہ اسی اعادہ حیات کو کسی جزو مین اجزاء سے مستدعی ہے

اور یہ ممکن ہے اور موقوف علی الممکن ممکن ہوتا ہے اور ہمارا نہ دیکھنا او سکو اور سکون اجزا میت کا اسکو دفع نہین
کرسکتا ہے نائم ظاہر مین ساکن ہوتا ہے اور باطن مین ادراک آلام ولذات کرتا ہے حضرت جبریل علیہ السلام
کو دیکھتے اور انکی بات سنتے تھے ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء تیسرے عذاب قبر ہے حضرت سے
اور سلف سے مشتہر ہے کہ اونہون نے عذاب گور سے استعاذہ کیا ہے اور یہ ممکن ہے تفرق اجزا میت کہہ اسکا
دافع نہین ہے کیونکہ مدرک اس عذاب کا ایک جزو یا اجزاء مخصوصہ ہوتے ہین اور اللہ تعالی اعادہ ادراک پر قادر ہے
چوتھے میزان اسکا ذکر تنزیل مین آیا ہے اللہ تعالے صحائف اعمال مین بحسب درجات اعمال احداث وزن واسطے
اظہار عدل کے عقاب مین اور واسطے اظہار فضل کے عفو وتضعیف ثواب مین کریگا پانچوین صراط اسکا ذکر بھی شریعت
مین وارد ہے اور یہ ممکن ہے جسکو یہ قدرت ہے کہ پرندہ کو ہوا مین اوڑاتا ہے اوسکو یہ قدرت بھی ہے کہ انسانکو
ایسی چیز پر چلائے جو بال سے زیادہ باریک ہے اور تلوار سے زیادہ تیز چھٹے جنت ونار یہ دونون پیدا ہوچکی ہین
لقولہ تعالی اعدت للمتقین واعدت للکافرین یہ کہنا کہ قبل یوم الجزا انکے پیدا کرنے مین ان دونون کے کیا فائدہ
ہے بیفائدہ ہے اسلئے کہ لا یسئل عما یفعل ساتوین یہ کہ امام حق بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر ہین پہر عمر پہر عثمان
پہر علی حضرت نے کسی امام پر نص نہین فرمائی ورنہ ہم تک منقول ہوکر آتی اور اگر غیر ابی بکر پر نص فرماتے تو سارے
صحابہ کو مخالفت رسول خدا صلعم لازم آتی اسکو کوئی منصف کبسبب جائز نہین رکھیگا اور معاویہ نے علی مرتضی سے بمقدمہ
امامت نزاع نہین کیا بلکہ اونکی بات کی بنیاد اجتہاد پر تھی علی نے یہ گمان کیا کہ قاتلان عثمان کے سپرد کرنیکا انجام
اضطراب امر امامت ہوگا کیونکہ اونکے عشائر وقبائل اور اونکا اختلاط ساتہ لشکر کے بہت تھا اور معاویہ نے یہ گمان کیا
کہ تاخیر کرنا اونکے امر مین باوجود عظم جنایت کے موجب جرأت امت دار ائمہ پر ہوگا وکل مجتہد مصیب وان کان
المصیب واحدا فہو علی بالاجماع آٹھوین یہ کہ فضل صحابہ کا بحسب ترتیب خلافت ہے اسلئے کہ شاہدین
وحی نے اونکے فضل کو معلوم کرکے یہ ترتیب رکھی ہے نوین یہ کہ شرائط امامت کے بعد اسلام وتکلیف کے پانچ
امر ہین ذکورت ورع علم کفایہ نسب قریش اور اگر ان اوصاف کے لوگ متعدد ہون تو جس سے اکثر لوگ
بیعت کرین وہی امام ہے اور مخالف اونکا باغی ہے دسوین یہ کہ اگر امام متصف ساتہ ان صفات کے نہو اور اوسکے
صرف مین اثارت فتنہ لا یطاق ہو تو امامت اوسکی واسطے دفع ضرر فتنہ کے منعقد ہوجاتی ہے فہذہ ہی الارکان
الاربعۃ والاصول الاربعون فمن اعتقدہا کان من اہل السنۃ ومن لم فمن رہط البدعۃ
عصمنا اللہ منہا انتہی حاصلہ مین کہتا ہون ان اصول کے بعض الفاظ مین بحث باقی ہے بیان اوسکا علیحدہ

اس رسالہ میں آئیگا **ف** ایمان و اسلام میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ اسلام ایمان ہے یا اور کچھ اسمیں اہل علم کا
اختلاف ہے بعض نے کہا ایک شے ہے بعض نے کہا متغایر ہیں بعض نے کہا متباین ہیں امام نے کہا الصلاح حق
التجدد میں بحث ہے ایک یہ کہ ایمان لغت میں بمعنے تصدیق ہے اور اسلام بمعنے تسلیم و اذعان و انقیاد و ترک
تمرد و ابا ہے سو تصدیق مخصوص ہے ساتھ دل کے اور زبان ترجمان دل ہے اور تسلیم عام ہے دل و زبان اور
جوارح سے پس ہر تصدیق قلبی تسلیم و ترک ابا و جحود ہے اور ہر تسلیم تصدیق نہیں ہے سو اسلام اعم ہے اور ایمان اشرف
اجزاء اسلام ہے دوسرے یہ کہ شرع میں دونوں مترادف و مختلف و متداخل آئے ہیں ہر ایک قول پر دلیل
حدیث سے موجود ہے سلف نے جو عمل کو ایمان میں گنا ہے سو اسلئے کہ ایمان مکمل و متمم اسلام ہے تیسرے یہ کہ
ایمان بڑھتا گھٹتا ہے یا نہیں سو سلف کا قول یہ ہے کہ طاعت سے بڑھتا معصیت سے گھٹتا ہے **ف** سلف
یوں کہتے تھے انا مؤمن ان شاء اللہ تعالی یہ استثنا صحیح ہے تین وجہ سے ایک اسلئے کہ تزکیہ النفس کا خوف
ہے قال تعالی فلا تزکوا انفسکم ایک حکیم سے پوچھا تھا صدق قبیح کیا ہے کہا اپنی ثنا آپ کرنا دوسرے یہ کہ ادب
ہے ساتھ ذکر خدا کے ہر حال میں اور حوالہ کرنا سارے امور کا طرف مشیت خدا کے قال تعالی ولا تقولن لشیء انی
فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ حضرت جب مقابر میں جاتے کہتے وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون
اگرچہ اور بحکم اس لحوق میں کچھ شک نہ تھا اور عرف میں استعمال اسکا بمعنے اظہار رغبت و تمنی آتا ہے جسطرح کوئی
کہتا ہے کہ فلاں مریگا یا آئیگا تو کہتے ہیں ان شاء اللہ تیسرے یہ کہ مراد یہ ہے انا مؤمن حقا ان شاء اللہ تعالی
قال تعالی اولئک هم المؤمنون حقا اس صورت میں شک کمال ایمان میں ہے نہ اصل ایمان میں اور یہ کچھ کفر نہیں بلکہ حق ہے چوتھے
یہ کہ ایمان عمل طاعات سے کامل ہوتا ہے مگر وجود اسکے عمل کا کمال معلوم نہیں ہوتا دوسرے یہ کہ نفاق مزیل
کمال ایمان ہے اور وہ ایک مرض ہے اور اس سے برات کا ہونا متحقق نہیں ہوتا ہے حدیث میں آیا ہے اکثر
منافقی هذه الامة قراؤها اور فرمایا ہے الشرک اخفی من دبیب النملة تیسرے یہ کہ خوف خاتمہ کو
لگا ہوا ہے معلوم نہیں کہ ایمان وقت موت کے سلامت رہیگا یا نہیں اگر خاتمہ کفر پر ہوا ایمان سابق حبط ہو گیا
کیونکہ سلامت آخرت پر موقوف ہے واللہ اعلم تمام ہوا کلام احیاء العلوم کا و للہ الحمد **ف** شیخ ابن الہمام
نے مسایرہ میں عقائد رسالہ قدسیہ امام غزالی رح کو مع زیادت بیان و ایضاح کلام کے جمع کیا ہے اور اپنی ترتیب
پر مرتب کیا ہے اور ایک خاتمہ بڑا کر ایمان و اسلام و ما یتصل بہما کی بحث کی ہے اور دیباچہ میں کہا ہے ان بعض
المختصین من الاخوان کان قد التمس منی فی ترادة الرسالة القدسیة للامام الحجة ابی حامد الغزالی رح فاجبتہ

احب ان اختصرها واحببت ذلک فشرعت علی هذا القصد فلم استمر علیه الا نحو ورقتین وجعل للخاطر استحسان زیادات ادانی الذکر بینی ان ذکرها اتم وانہ تتمیم لطالب الغرض فلم یزل یزداد حتی خرج عن القصد الاول فلم یبق الا کونہ مستقلا غیر انہ یسایرھا فی تراجمہ وزدت علیہا خاتمۃ ومقدمۃ الی قولہ وبالغت فی توضیحہ وتسہیلہ اذ لم اضعہ الا لیسہل علی الاوساط والمبتدئین وسمیتہ کتاب المسایرۃ فی العقائد المنجیۃ فی الاخرۃ انتہی شارح مسایرہ کہتے ہین المسایرۃ فی الاصل مفاعلۃ من السیر وھی ان یسیر راکبان متحاذیین اطلق ہنا مجازا علی محاذاۃ کتابہ لکتاب الامام الغزالی فی تراجمہ انتہی یہ متن وشرح نزدیک میرے موجود ہے اسمین ایک مقدمہ چار رکن ایک خاتمہ ہے امام غزالی رح شافعی تھے ابن ہمام حنفی ہین انہون نے بیان عقائد کا طریقہ ماتریدیہ پر کیا ہے جو کہ روایات عقائد حنفیہ کی چند کتب علماء حنفیہ سے خصوصا فقہ اکبر امام اعظم رح سے اسجگہ نقل کی گئی ہین اسلئے کچھ ضرورت ترجمہ مسایرہ کی اسجگہ معلوم نہین ہوئی

فصل بیان مین اعتقاد امام ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی رح کے

علماء حدیث اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ اللہ تعالے ایک ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور حضرت محمد صلعم اوسکے رسول ہین یہ لوگ اللہ کو ان صفات سے پہچانتے ہین جو قرآن مین اللہ نے خود فرمائی ہین یا صحیح حدیثون مین حضرت سے آئی ہین اور معتبر لوگون نے اونکو نقل کیا ہے یہ اونکو ثابت کرتے ہین اور مانند صفات مخلوقین کے نہین کہتے بلکہ ایسکے قائل ہین کہ اللہ نے آدم کو اپنی ہاتھ سے بنایا ہے کما فی القرآن خلقت بیدی اور کیفیت و تشبیہ و تحریف اور تعطیل و تمثیل سے بچتے ہین اور کہتے ہین لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع العلیم قائل ہین سمع و بصر و عین و وجہ و علم و قوت و قدرت و عزت و عظمت و ارادہ و مشیت و کلام و رضا و غضب و دوستی و دشمنی و خوشی و ضحک وغیرہ صفات کے بلا تشبیہ و تاویل اور کہتے ہین کہ اسکی تاویل کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب منزل و وحی ہے مخلوق نہین یہ کلام اوسکی صفت ہے قائل خلق قرآن کا کافر ہے جبریل اوسکو حضرت کے پاس لائے عربی زبان مین بشیر و نذیر ہے سینون مین محفوظ زبانون پر مقرو مصاحف مین مکتوب ہے جو اوسکو مخلوق کہے اوسکی گواہی نادرست اوسکی عیادت بیماری مین ناجائز ہے اگر مرجائے نماز جنازہ اوسپر نہ پڑہین مسلمانون کے مقابر مین اوسکو دفن نکرین اگر توبہ کرے بہتر ورنہ گردن

اور ابن خزیمہ و شیخ ابوبکر اسمٰعیل کا قول یہی ہے اور ابن حمیدی بھی اسیطرف گئے ہیں یہ صاحب تھے ابو الحسن شیخ ابن خزیمہ
لفظ قرآن کو بھی مخلوق کہنا کفر ہے یہی قول ہے ابو عمر و بستی اور ابن جریر طبری و امام احمد کا ۴ اللہ ساتون
آسمانون کے اوپر عرش پر ہے جسطرح اوسنے قرآن میں فرمایا ہے کیفیت اسکی حوالہ علم الٰہی ہے ام سلمہ نے کہا
استوا معلوم ہے کیفیت اوسکی عقل میں نہیں آتی اقرار استوا کا ایمان ہے انکار اوسکا کفر ہے امام مالک نے
انکار اور کہا کہ سوال کرنا کیفیت سے بدعت ہے حسین بن فضیل و ابن مبارک کا یہی قول ہے ابن خزیمہ بھی
اسیطرف گئے ہیں ۵ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پہ نزول کرتا ہے بلا تشبیہ و تکییف و تمثیل و تاویل ۶
مرکر قبروں سے اوٹھنا احوال حشر و نشر کا ہونا نامہ اعمال کا ہاتوں میں ملنا پل صراط سے گذر کرنا اعمال کا ترازو
میں تلنا حق ہے ۶ آنحضرت کا گنہگاروں کے لئے شفاعت کرنا جنکے گناہ کبیرہ ہوے ہونگے حق ہے ۷ حوض
کوثر و حساب و کتاب کا ہونا اور ایک جماعت مسلمین کا بیحساب جنت میں جانا اور عصاة کا نار میں داخل ہونا
حق ہے مگر عصاة مخلد فی النار نہ ہونگے ۸ اللہ پاک کو مومنین کا دیکھنا مثل ماہ تمام کے حق ہے انہیں آنکھوں سے
اوسکو دیکھیں گے ۹ جنت و دوزخ پیدا ہو چکی ہیں وہ باقی رہینگی اونکو فنا نہوگی موت ذبح کر دی جائیگی
جنتی جنت میں دوزخی دوزخ میں ہمیشہ کے لئے باقی رہینگے ۱۰ ایمان زبان سے اقرار کرنا دل سے یقین
لانا ہے اور بڑھتا گھٹتا ہے عبادت سے زیادہ گناہ سے ناقص ہو جاتا ہے اعمال داخل ہیں ایمان میں ۱۱ مومن
سے کیسی ہی گناہ ہون کبیرہ یا صغیرہ وہ کافر نہیں ہوتا اور اگر بے توبہ کے توحید خالص پر مر گیا تو اللہ تعالیٰ کو
اختیار ہے معاف کر کے جنت میں لیجائے بدون کسی آفت کے چاہے عذاب دے بقدر گناہ کے پھر بخشے سہل
بن محمد نے کہتے ہیں گنہگار مومن کو اگرچہ عذاب ہوگا لیکن کافرون کیطرح نار میں ڈالا نجائیگا نہ کفار کیطرح اسیر
رہیگا اور نہ اونکی سی سختی و بدبختی اوسکو ہوگی ۱۲ استحلال فرض نماز کے عمدا ترک کر دینے سے نزدیک امام احمد اور
ایک جماعت سلف کے کافر ہو جاتا ہے اور اسلام سے باہر ہو جاتا ہے اور نزدیک امام شافعی اور ایک جماعت سلف
کے کافر نہیں ہوتا اگر نماز کو فرض جانتا ہے اور آپکو عاصی پہچانتا ہے لیکن مثل مرتد کے لایق قتل ہے ۱۳
افعال عباد کے مخلوق خدا ہیں منکر اسکا گمراہ ہے آدمی و فضل اللہ ہے اور عادل ہے ایک فریق جنت میں
جائیگا اور ایک جہنم میں سعادت و شقاوت ماں کے پیٹ میں لکھدی جاتی ہے پھر دنیا میں وہ قسمت کا لکھا
پورا ہوتا ہے ۱۴ الامر النفع النقصان سب اللہ کی تقدیر سے ہے نافع و ضار وہی ہے نہ اور کوئی مگر اللہ
کیطرف نسبت برائی کی کرنی نچاہیئے والشر لیس الیک ۱۵ بندوں کے سب کام اللہ کے ارادہ

وشیت سے ہوتے ہین کوئی ایمان نہین لایا اور نہ کافر ہوا اگر اوسکے ارادہ سے وہ چاہتا توسب لوگون کو ایک
مذہب پر کر دیتا اور اگر یہ چاہتا کہ کوئی گناہ نکرے توشیطان کو پیدا نکرتا مومن کا ایمان کافر کا کفر اوسکی قضاء وقدر
سے ہے ۱۶ بندون کا خاتمہ کسیکو معلوم نہین ہے کوئی نہین جانتا کہ خاتمہ اچھا ہوگا یا برا اسلئے کسی شخص معین کو جنتی کہہ
سکتے ہین ہان یہہ کہین گے کہ جسکی موت دین پر ہوگی اوسکا انجام جنت ہے اور عصاۃ چند روز جہنم مین رہکر
اور گناہون کی سزا پاکر جنت مین جائینگے ہمیشہ اوسمین نرہینگے مگر جن صحابہ کے لئے حضرت نے گواہی جنت کی
دی ہے اونکو ہم بہی جنتی کہتے ہین جیسے عشرہ مبشرہ اور ثابت بن قیس وغیرہ ۱۷ اللہ نے جو بات غیب کی
چاہی وہ پیغمبر کو بتلا دے ورنہ پیغمبر کو علم غیب نہین ہوتا ہے پہر کسی اور کا کیا ذکر ہے ولی اللہ ہو یا عالم ہو
۱۸ اصحاب مین سب سے افضل خلفاء اربعہ ہین بترتیب خلافت خلافت بعد حضرت کے تیس برس رہی پہر سلطنت کا
زمانہ آگیا ابوہریرہ نے قسم کہا کر کہا کہ اگر ابوبکر نہوتے تو اللہ کی عبادت موقوف ہو جاتی یعنی دین اسلام
مٹ جاتا اور شرک شایع ہو جاتا عمر رض کی خلافت مین روم ایران اور بڑے بڑے ملک فتح ہوئے دس ہزار
مسجدین بنین سارے صحابہ واجب التعظیم والمحبۃ ہین حدیث مین فرمایا ہے من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم
فببغضی ابغضہم ۱۹ نماز پیچہے ہر حاکم نیک و بد کے پڑہنا اور اوسکے ساتہہ ہوکر جہاد کرنا اور ائمہ کے لئے دعا
کرنا حق ہے اور بغاوت کرنا نادرست اور باغی سے لڑنا یہانتک کہ رجوع کرے جائز ۲۰ صحابہ مین جو جہگڑے
ہوئے اونسے اپنی زبان کو روکے رکہے اور کوئی بات ایسی نکہے جسمین اونکا عیب نکلے اور سبکے لئے مع ازواج
مطہرات طالب رحمت ہو اوسکی عظمت و حرمت نگاہ رکہے اور اونکے لئے دعا کرے وہ لی بیان سارے مسلمانون
کی مان ہین ۲۱ جنت کو کسی شخص کے لئے واجب نکہے اگرچہ اوسکے اعمال نیک ہون جبتک کہ اللہ اوسکو اپنے
فضل و رحمت سے جنت مین داخل نکرے ۲۲ اللہ نے ہر ایک مخلوق کی ایک اجل مقرر کر دی ہے جبتک وہ
وقت نہین آتا کوئی مر نہین سکتا پہر جب وقت آجاتا ہے تو ایک دم کم زیادہ نہین ہوتا اور جو شخص مر گیا یا مارا
گیا اوسکی اجل پوری ہو چکی تہی اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ ۲۳ اللہ نے شیطانون
کو پیدا کیا ہے وہ لوگون کو بہکاتے ہین اور اونکو سیدہی راہ پر چلنے سے مانع ہوتے ہین مگر اللہ کے خاص بندون
پر اوسکا زور نہین چلتا اوسکا زور تو اوسکے دوستون پر اور جو اللہ کے ساتہہ شرک کرتے ہین چلتا ہے ۲۴ دنیا
مین جادو اور جادوگر ہین لیکن وہ کسیکو کچہہ نقصان نہین پہنچا سکتے بغیر حکم خدا کے جو اوسکو نافع یا ضار سمجہے وہ کافر باللہ
ہے ساحر سے توبہ کرائی جائے اگر نہ کرے گردن مارا جائے قائل حلت سحر واجب القتل ہو جاتا ہے ۲۵ ہر شراب

سوس کرے راکہ روں ہوا حشک انگور کی انگور کی یا سہد کی ادار کی یا کسی اور چیز کی تہوڑی ہو یا بہت پاک
ناکس حرام ہے ریکے پیسہ سے مدد آئی ہے ۲۶ آر کا اول وقت میں پڑہنا افضل ہے دیر کرنے سے اور آدا
سکے تجے سورہ فاتحہ رسا اسر دے اور رکوع و سجدت کا پورا او اا دا کرنا ضرورت ہے اسکو الگیاں راہ ہدال کیجئے
من ممار من وحسے سے قمار حدیث نصیحت کرتے ہیں تہمہ کے لئے سونے کی اور صلہ رحم و افشاء سلام اور
اطعام طعام اور ضمانت سا اور کی آو سر کرو ضعف کرنے کی فقراء و مساکین و یتامی پر اور مسلمان ہونگا کا رتا لد
سرا اور کہانے و پینے و تاج و ساسی من حسرم سے بچنے کی اور سک کا موس کو مس کرنے کی اور نکاح باب کے
سکر وے کی اور نہ یہی بات سے منع کرنے کی اور سکی کیطرف ہدایت کرنے کی آور لوگ محبت کے وہ جسکے
سے و دشمنی رکھنے میں وس کے وہ اللہ کی ذات و صفات میں جھگڑنے سے پرہیز کرتے ہیں و سائل اتباع
وسائل سے جدا ہے میں ور ہ مدہوس ور حا ون کو دشمن رکھنے میں مدد میں میں سلف صالحین کی پیروی
کرنے میں ۲۷ آل مدح کی علامت لبھی ہوں میں وس بک مدت کہ رہا حدیثات ومیں رکہتے ہیں
درا دیکو تہریات میں رد نکالا اور کبھی حسوہ کہتے وکبھی جاہل اور کبھی تتسہ دو کہتے ہیں کہ حضرت کی قدم
علوم سے کچہ بدد و مس کہیں من د علم دہ ہے حرست ہاں سے دکہ یمہا و باتیں یاد کے حمالات حال ما ا روایا
کا دہ مس آئے ہیں لوگوں مراسید سے حسب کی ہے ور دکو بہر درا مدا کہ ہوا اور حس کو سر دلیل کرے اسکو
سکوں عزت دے آن نظاں کہتے ہے وماس لولی دعمی سیاہیں سے وہ ل حدیث سے دشمنی رکھا ہو
پہر جو شخص بدعت ما لباس دیکے دلسے و حدیث کا جاتا رہا ہے آتو سرین سلام میہ کہتے تھے مد سول پر
قول بات میں ہے ماد و ما ی ہیں سے کہ وہ حدیث کو شمس ور اوسکو روایت کریا آخر میں اصحاب وفیہ حدیث
سان کرتے ہے ایک شخص سے کہا دل ایک حدیث سا ہو گے مسیح نے کہا وہ شہ یا سے کا فر میرے سامنے سے اور پہر
کبھی میرے گہر میں نہ آ یتھی حاصہ ہیں کہا ہوں شیخ امام محمل صاوی حنفی کتاب کا یہ خلاصہ ہے ۵۲۲
میں مامعولے کے خوش ہے امام المسلمین و شیخ الاسلام کہتے امام ہیں کہ کہاہے کہ کلو عقاید ید یہہ میں
سلف بہا ہے رسول خدا صلعم کو خواب میں دیکھا فرمایا لو عقاید صاوی کا اتباع کرا نہی آدمی کہتے ہیں یہ
صاوی حنفی و محدث و صوفی رحیم مسا در و معرسنت و قامع بدعت تھے اللہ تعالی اوسے رضی ہوا انکا
انتقال ۵۰۹ ہجری میں ہوا چہارم محرم روز جمعہ کو قرآن شریف کی حدا من شکر ایسی باتیر ہوئی کہ سا رد ہ
ایک مضطر ہو کر انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون جو سال عند کا اصول نے کیا ہے وہ ہ سد اپ

کتاب و سنت مین موجود ہین جو حجت ہے ایک کتاب حافل انکی علاوہ ان عقائد کے بیان اصول دین مین مع اُن
ادلہ کے جو ضروری ہین میسر نہین آئی اس رسالہ مین بھی انہون نے ذکر بعض دلائل کا اور حوالہ ائمہ و سلف کا کیا گر
ثمرہ نتیجہ اختصار کے لئے وہ اور حذف کر دیئے گئے ہین اور وہ ترجمہ عقائد صابونی کا علیحدہ طبع ہو چکا ہے جزاہم
اللہ تعالی عنا خیرا

فصل بیان عقائد کے

اہل حق نے کہا ہے کہ حقائق اشیا کے ثابت ہین اور علم سات اون حقائق کے متحقق ہے بخلاف سوفسطائیہ اور سبب
علم کے واسطے خلق کے تین ہین ایک حواس سلیمہ دوسرے خبر صادق تیسرے عقل سو حواس پانچ ہین ایک سننا دوسرے
دیکھنا تیسرے سونگھنا چوتھے چکھنا پانچوین چھونا خبر صادق دو طرح پر ہے ایک خبر متواتر جو ایسی قوم کی زبان
سے ثابت ہوئی جنکا اتفاق کرنا دروغ پر غیر متصور ہے اس خبر سے علم ضروری حاصل ہوتا ہے جیسے علم
پادشاہان گذشتہ کا زمانہائے گذشتہ مین اور علم دور کے شہرون کا دوسری خبر رسول موید بمعجزہ سے
اس سے علم استدلالی حاصل ہوتا ہے اور جو علم کہ اس سے ثابت ہوتا ہے وہ مانند اوس علم کے ہے جو بالضرورۃ
ثابت ہے حصول یقین و ثبات مین یہی علم یعنے اعتقاد مطابق جازم کے ثابت ہے اگر یہ بات ہو تو پھر ظن یا جہل
یا تقلید ٹھیرے گی عقل بھی ایک سبب ہے علم کا اور جو بات اوس سے بالبداہت ثابت ہوتی ہے وہ ضروری ہے
جیسے یہ علم کہ کل شئے کا اعظم ہوتا ہے اوسکے جز سے اور جو علم استدلال سے ثابت ہوتا ہے وہ اکتسابی ہے رہا
الہام سو وہ کچھ اسباب معرفت صحت شے سے نزدیک اہل حق کے نہین ہے عالم مع اپنے تمام اجزا کے
محدث ہے کیونکہ عین و عرض ہے عین وہ ہے جو بذات خود قائم ہو پھر اگر مرکب ہے تو جسم ہے اور غیر مرکب
ہے تو جوہر ہے اسکو جزو لایتجزی کہتے ہین عرض وہ ہے جو خود قائم نہو بلکہ جسم و جوہر مین پیدا ہو جیسے طرح طرح
کے رنگ والوان اور ہر طرح کے اکوان جیسے حرکت و سکون و اجتماع و افتراق اور ہر طرح کے مزے اور ہر قسم کی
بو سو یہ عالم قابل فنا ہے کل شیٔ ھالک الا وجھہ ۲ محدث اس عالم کا اللہ تعالے ہے اوسکی ذات
واحد قدیم حی قادر علیم سمیع بصیر شائی مرید ہے نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود نہ متبعض
نہ متجزی نہ مترکب ان دونون سے نہ متناہی نہ موصوف بماہیت و کیفیت نہ متمکن اندر کسی مکان کے نہ اوس پر

کوئی زمانہ جاری ہو اور نہ کوئی شے اوسکے مشابہ ہو سکتا اوسکے علم و قدرت سے کوئی شے باہر نہیں ہے ۲
اسکی صفات ازلیہ ساتھ ذات خدا کے قائم ہیں نہ عین ہیں نہ غیر وہ یہ صفتیں ہیں علم حیاۃ سمع بصر ارادہ مشیت
فعل تخلیق و ترزیق و کلام ہیں ۳ اسکا کلام اسکی صفت ازلی ہے حرف و صوت کی جنس سے نہیں ہے
یہ صفت منافی ہے سکوت و آفت کو اسہ تعالی متکلم آمر ناہی مخبر ہے قرآن اوسکا کلام غیر مخلوق ہے مصاحف
میں لکھا ہوا ہے دلوں میں محفوظ ہے زبان پر پڑھا جاتا ہے کانوں سے سنے میں آتا ہے لیکن اوسنے ان سب
میں کچھ حلول نہیں کیا ہے ۵ تکوین ایک صفت ازلی ہے اسکی اسہ تعالی نے اس جہان کو مع اوسکے تمام
اجزا کے پیدا کیا ہے سو تکوین ازل میں تھی اور مکون اپنے وقت پر حادث ہوا یہ تکوین ہمارے نزدیک الگ
چیز ہے اور مکون الگ چیز ہے کیونکہ فعل مغایر مفعول کے ہوا کرتا ہے ۶ ارادہ ایک صفت ازلی ہے خدا کی
اوسکی ذات کیساتھ قائم ہے اسہ پاک کا کوئی مثل شبہ و ضد و ند و نظیر و معین نہیں ہے اور نہ اسہ اپنے غیر کے
ساتھ متحد ہوتا ہے اور نہ غیر میں حلول کرتا ہے وہ تو متصف ہے ساتھ جمیع صفات کمال کے اور منزہ ہے ہمارے
صفات نقص و زوال سے ۷ دیکھنا اسہ کو آنکھ سے نزدیک عقل کے جائز اور نقل سے واجب ہے دلیل
سمعی نے رویت مومنین کو دار آخرت میں واجب بتلایا ہے سو اسہ تعالی اوسدن نظر آئیگا لیکن نہ کسی مکان
اور جہت میں بطور مقابلہ و اتصال شعاع یا ثبوت مسافت درمیان رائی اور درمیان خدا کے مسلمان اسہ
کو دن قیامت کے دیکھیں گے ۸ خالق افعال عباد کا اسہ ہی ہے کفر ہو یا ایمان طاعت ہو یا عصیان
یہ سب کچھ اسہ ہی کے ارادہ و مشیت و حکم و قضیت و تقدیر سے ہوتا ہے ۹ بندونکے افعال اختیاری پر اگر
طاعت ہے تو ثواب اور اگر معصیت ہے تو عقاب کیا جاتا ہے عمل خوب اسہ کی رضا سے ہے اور زشت اسکو ناپسند
ہے وہ جسے چاہے ہدایت دے جسے چاہے گمراہ کرے ۱۰ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے یہی استطاعت حقیقت ہے
اوس قدرت کی جس سے فعل ہوا کرتا ہے یہ نام سلامت اسباب و آلات و جوارح پر بولا جاتا ہے اور اعتماد صحت
تکلیف کا اسی استطاعت پر ہے جو چیز بندہ کی وسع میں نہیں ہے اوسکی تکلیف بندہ کو نہیں دیجاتی ہے ۱۱
مارنے کے بعد جو درد ہوتا ہے اور توڑنے کے بعد جو شکستگی شیشہ میں پائی جاتی ہے یہ سب مخلوق خدا ہی ہے
بندہ کو اسکے پیدا کرنے میں کچھ دستگاری نہیں ہے ۱۲ مقتول اپنی اجل سے مرتا ہے موت جو ساتھ میت کے
قائم ہے یہ بھی اوسکی مخلوق ہے بدلیل خلق الموت والحیوۃ مرگ و مدت مرگ ایک ہی شے ہے ۱۳
حرام رزق ہے اسہ جسکو چاہے ہدایت پر لگا دے جسکو چاہے گمراہ کر دے ۱۴ اجوبات ضمین بندہ کے صلح و

مفید تر ہے وہ کچھ اللہ پر واجب نہین ہے اللہ کا فعل کسی غرض سے نہین ہوتا ہے اوسکے سوا کوئی
حاکم نہین ہے عقل کو حسن و قبح اشیا مین کچھ دخل نہین ۵ اعذاب قبر کا واسطے کفار کے اور واسطے بعض
مومنین گنہگار کے اور آرام قبر کا واسطے اہل طاعت کے مطابق علم الٰہی کے ثابت ہے اسیطرح سوال منکر
نکیر کا اور اوٹھنا بعد مرنیکے حق ہے اور وزن اعمال کا اور ملنا کتاب اعمال کا اور لیا جانا حساب کا اور ہونا سوال
کا اور وجود حوض و صراط و جنت و نار کا حق ہے یہ دونون اسدم مخلوق موجود ہین اور باقی رہینگی انکے
لوگ فنا نہونگے ۶ اگناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے خارج نہین کرتا ہے اور نہ کفر مین اسکو داخل کرتا ہے اللہ تعالے
شرک کو نہین بخشتا جو شرک سے کم ہے جیسے صغائر کبائر اونکو جسکے لئے چاہتا ہے بخشدیتا ہی جائز ہے کہ اللہ
صغیرہ پر عقاب کرے اور کبیرہ کو معاف کر دے جبکہ کسی حرام کو حلال نہ ٹہیرایا ہو استحلال کبیرہ کا کفر ہے
۷ اشفاعت کرنا رسولون اور نیک لوگونکا حقمین اہل کبائر کے باحادیث مستفیضہ ثابت ہے اہل کبائر
منجملہ مومنین کے مخلد فی النار نہونگے اگرچہ بے توبہ کئے ہوئے مرگئے ہون ۸ اایمان یہ ہے کہ جو کچھ پاس سے
اللہ کے آیا ہے اوسکو سچ جانے یعنی دلسے اور زبانسے اوسکا اقرار کرے رہے اعمال سو وہ بڑہتے گہٹتے
ہین اور ایمان نہ بڑہتا نہ گہٹتا ہے ایمان اسلام ایک چیز ہے بندہ سے جب تصدیق و اقرار پایا گیا تو اب یہ کہہ سکتا
ہے کہ مین سچ مچ مومن ہون یون کہنا نہ چاہیئے کہ انشاء اللہ تعالے مین مومن ہون ایمان یاس کے وقت
کا مقبول نہین ہوتا ہے ۹ اسعید شقی ہو جاتا ہے اور شقی سعید بنجاتا ہے یہ تغیر سعادت و شقاوت پر
واقع ہوتا ہے نہ اسعاد و اشقا پر کہ یہ دونون اللہ کی صفتین ہین اللہ کی ذات اور صفات پر تغیر نہین آتا ۱۰
ارسال رسل مین حکمت ہے اسیلئے اللہ نے رسول جنس البشر سے طرف البشر کے بشارت و نذارت دیکر بہیجے انہون
نے اون امور دنیا و دین کو جنکی محتاج سارے لوگ تہے بیان کیا پہر ان رسولونکو معجزات ناقضات عادت
سے موید فرمایا ۱۱ اول نبی آدم ابو البشر ہین اور آخر انبیا محمد صلعم افضل حادیث مین پیغمبرونکی گنتی آئی ہے
لکن اولی یہ ہے کہ عدد و تسمیہ پر اقتصار نکرے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے منہم من قصصنا علیک ومنہم من
لم نقصص علیک ذکر عدد مین اس بات سے امن حاصل نہین ہے کہ غیر نبی انبیا مین داخل ہو جائے یا کوئی
نبی انبیا مین سے خارج ٹہیر جائے یہ سارے پیغمبر صادق ناصح معصوم غیر معزول تہے ۱۲ افضل
انبیا محمد صلعم ہین ملائکہ اللہ کے بندے ہین جیسا حکم ہوتا ہے ویسا ہی کام کرتے ہین ذکر ہین انثی ۱۳ اللہ
نے پیغمبرون پر اپنی کتابین اوتارین انمین امر و نہی و وعد و وعید کو بیان کیا اللہ کے نام توقیفی ہین ۱۴

حضرت کی معراج بیداری میں مع بدن کے آسمانوں پر جہاں تک کہ اللہ نے چاہا ثابت ہے ہوئی آپکی امت بہترین
امم ہے اور آپکی شریعت اکمل شرائع اور آپکا دین ناسخ جملہ ادیان اور آپکے اصحاب خیار اصحاب ہیں ۲۵ کرامات
اولیاء کی حق ہے ظہور اس کرامت کا بطریق نقض عادت کے واسطے ولی کے ہوتا ہے جیسے قطع مسافت دراز در مدت
قلیل میں اور چلنا پانی پر اور اڑنا ہوا میں اور بات کرنا جماد و حیوانات کا اور دفع کرنا بلاء متوجہ کا اور کفایت کرنا اہم اعداء کو
وغیرہ ذالک سے ہر چہ ایسی کرامت جو ظاہر ہو کسی شخص کے امت میں سے ظاہر ہوتی ہے درحقیقت معجزہ ہے رسول اللہ
صلعم کا کیونکہ اس کرامت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ شخص اسکا ولی ہے اور ولی نہیں ہوتا مگر وہی شخص جو اپنی
دیانت میں محق ہو اور دیانت یہ ہے کہ حضرت کی رسالت کا مقر ہو ۲۶ افضل البشر بعد نبی صلعم کے ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر فاروق
پھر عثمان ذوالنورین پھر علی مرتضی ہیں خلافت بھی اسی ترتیب پر ہوئی ہے خلافت کا زمانہ تیس برس رہا پھر ملک اور
مسلمانوں کے لیے ضرور ہے کہ ایک امام ہو جو احکام نافذ کرے حدود قائم رکھے سرحدوں کو روکے فوج کو طیار
کرے صدقات اخذ کرے ... پھر ... قطاع کو مقہور کرے جمعہ و اعیاد کو قائم کرے جو منازعات درمیان عباد
کے واقع ہوں ان کا فیصلہ کرے جو گواہی حقوق پر قائم ہوں اسکو قبول فرمائے صغیر و صغار بے اولیاء کو بیاہ دے
غنیمت کو تقسیم کرے اور امام ایسا ہو کہ ظاہر ہو نہ مخفی اور قریش میں سے ہو نہ کسی اور قوم میں سے گرچہ امامت مختص بنی
بنی ہاشم یا اولاد علی مرتضی کے نہیں ہے امام کا معصوم ہونا بھی شرط نہیں ہے اور نہ یہ شرط ہے کہ وہ اہل زمانہ سے
افضل ہو ... کہ صاحب امامت کا مطلقہ ہونا کافی ہے کہ سیاست کر سکے اور تنفیذ احکام و حفظ حدود اسلام
اور انصاف مظلوم پر ظالم سے قادر ہو امام فسق و جور کے سبب سے معزول نہیں ہو سکتا ہے ۲۷ نماز پیچھے ہر نیک
و بد کے جائز ہے اسیطرح جنازہ ہر نیک و بد کے ۲۸ ہم ذکر صحابہ کا نہیں کرتے ہیں مگر ساتھ خیر کے جن
... کے لیے گواہی جنت کی دیتے ہیں پیغمبر ... اہل بیت رسول کے لیے ۲۹ ہم معتقد ہیں مسح کے
موزہ پر سفر و حضر میں اور نبیذ تمر کو حرام نہیں کہتے ۳۰ کوئی ولی درجہ انبیاء کو نہیں پہنچا اور نہ کوئی ...
... کہ اوس سے تکلیف امر و نہی کی ساقط ہو جائے ۳۱ نصوص اپنے ظواہر پر محمول ہیں جن معانی کا
اہل باطن الحاد دعویٰ کرتے ہیں انکیطرف پھیرنا چاہیے نصوص کا رد کرنا کفر ہے اور استحلال معصیت کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہے
اسیطرح استہانت معصیت کی اور استہزاء شریعت پر کفر ہے اور ... کفر ہے ... کلمہ کفر کا ... کہنا
ہم ... امن میں ہونا اللہ سے اور ناامید ہونا اوس سے دونوں کفر ہیں اور کاہن کی تصدیق کرنا
غیب میں کفر ہے معدوم کوئی شے نہیں ہے ۳۲ دعا زندوں کی اور صدقہ واسطے مردوں کے ... نافع ہے ... قاضی الحاجات

ایمان درمیان خوف و رجا کے ہوتا ہے ۲۲ جو حضرت نے خبر اشراط ساعت اور خروج دجال و دابۃ الارض
اور یاجوج و ماجوج و نزول عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر اور طلوع آفتاب کی جانب مغرب سے دی
ہے وہ سب حق ہے ۲۳ مجتہد سے خطا و صواب دونون ہوتے ہین صحابت پر دو اجر اور خطا پر ایک اجر
ملتا ہے ۲۴ کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے ہین اگرچہ اونکے بعض کلمات سے کفر لازم آتا ہے ولیکن جب تک وہ اوسکو
التزام نکرین یا وہ مذہب غایت ظہور مین نہو تکفیر اونکی نہین کرینگے ۲۵ رسل بشر افضل ہین رسل ملائکہ سے
اور رسل ملائکہ افضل مین عامہ بشر سے اور عامہ بشر افضل ہین عامہ ملائکہ سے انتہیٰ کلام النسفی انہین
عقیدہ کی دلیل میری کتاب بغیۃ الرائد فی شرح العقائد مین مذکور ہے ان مین بعض عقائد پر انتقاد
بھی کیا گیا ہے فارجع الیہ وعوّل علیہ وباللہ التوفیق

فصل بیچ بیان عقائد حنابلہ کی جو منقول ہیں کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح سے لفظ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ کے

اہل حدیث کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان اقرار کرے اللہ اور اوسکے فرشتون اور رسولونکا اور اوس چیز کا جو اللہ
کے پاس سے آئی ہے اور اوس چیز کا جسکو معتبر لوگون نے حضرت سے روایت کیا ہے یہ لوگ اوسمین سے کچھ رد
نہین کرتے اور جانتے ہین کہ بیشک اللہ معبود ایک اکیلا بے نیاز ہے نہ اوسکے بی بی ہے نہ اوسکے اولاد اور
محمد صلعم بیشک اوسکے بندے اور رسول ہین ایمان قول و عمل ہے اور شک کرنا ساتہ سنت کے ہے ایمان کم و بیش
ہوتا ہے ایمان مین انشاء اللہ تعالیٰ کہتے ہین لیکن نہ شک کے راہ سے بلکہ یہ ایک طریقہ ہے جو درمیان علماء
کے جاری ہے جب کوئی پوچھے کہ کیا تو مومن ہے تو کہے مین مومن ہون انشاء اللہ تعالیٰ یا یون کہے کہ اللہ کی
امید رکھتا ہون کہ مین مومن ہون مین ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے ملائکہ و رسل پر جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان ایک
قول ہے بلا عمل تو وہ مرجی ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان صرف اقرار باللسان ہے اعمال نرے شرائع ہین
تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان کیا کہ میرا ایمان مثل ایمان جبریل و ملائکہ کے ہے تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان
کیا کہ معرفت دل مین پڑتی ہے گو منہہ سے نکہے تو وہ بھی مرجی ہے تقدیر کی نیکی بدی اور تھوڑا اور بہت ظاہر
اور باطن اور شیرین و تلخ اور محبوب و مکروہ اور خوب اور زشت اول و آخر سب طرف سے اللہ کے ہے تمکا
ایک حکم ہے جو سب بندون پر جاری ہے اوسکی ایک قدر ہے جسکو اونپر مقدر کیا ہے کوئی نفس اوسکی مشیت ونفاذ

سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سارے لوگ وہی کام کرتے ہین جسکے لئے اوسنے اونکو پیدا کیا ہے جو کچھہ اونکی تقدیر
مین لکہا ہے اوسمین گرفتار ہوتے ہین یہ اوسکا عدل ہے زنا چوری شرابخواری قتل نفس مال حرام کا کہانا
شرک اور سارے گناہ کرنا اللہ کی قضا و قدر سے ہے اسکے کہ کسی مخلوق کو اللہ پر کچھہ حجت ہو بلکہ اسکی حجت
بالغہ نیر ہے اوس سے کوئی کچھہ نہین پوچہہ سکتا ہی پوچھے جاتے ہین اوسکا علم خلق مین موافق اوسکی مشیت کے
جاری ہے وہ ابلیس وغیرہ کی معصیت کو جب ہی سے جانتا تہا کہ اوسنے وہ معصیت کی ہے اور جب تک قیامت
قائم ہوگی اوسنے عاصیونکو معصیت کیلئے پیدا کیا ہے اور اہل طاعت سے طاعت کو معلوم کر لیا ہے سو ہر
کوئی وہی کام کرتا ہے جس کام کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے وہ اسی کے حکم کی طرف پہرتا ہے اللہ کی مشیت و تقدیر سے
کوئی تجاوز نہین کرتا اللہ ہی جو چاہے سو کرے جو کوئی یہ گمان کرے کہ اللہ نے تو یہ چاہا تہا کہ عاصی لوگ خیر
و طاعت کرین لیکن بندون نے اپنے لئے شر و معصیت چاہی اور اپنی خواہش کے موافق کام کیا تو وہ
شخص یہ گمان کرتا ہے کہ بندونکی خواہش اللہ کی خواہش پر گویا غالب ہے اس سے بڑہکر اور کیا افترا اللہ تعالی پر ہوگا جسنے
یہ گمان کیا کہ زنا تقدیر سے نہین ہے اوسکو یہ کہنا چاہیے کہ بہلا یہ عورت جو زنا سے حاملہ ہوئی ہے اور اوس سے
بچہ جنا ہے اللہ نے اپنے علم مین اس بچے کا پیدا کرنا چاہا تہا یا نہین اگر کہے کہ نہین تو اوسنے یہ گمان کیا کہ اللہ کے سوا
کوئی اور خالق بہی ہے اور یہ کہلا شرک ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ زنا و چوری و بادہ نوشی اور اکل مال حرام
قضا و قدر سے نہین ہے تو اوسنے یہ گمان کیا کہ آدمی قادر ہے اسبات پر کہ کسی دوسرے کا رزق کہا جائے
سو یہ صاف قول مجوس کا ہے بلکہ اوسنے تو اپنا ہی رزق کہایا ہے جو اللہ نے اوسکیلئے مقدر کیا تہا اور اوسیطرح
کہایا جسطرح کہ اوسکی تقدیر مین تہا جسنے یہ گمان کیا کہ قتل نفس اللہ کی تقدیر سے نہین ہے تو اوسنے یہ گمان کیا کہ
مقتول بے موت کے مر گیا ہے اس سے بڑہکر اور کیا کفر ہوگا بلکہ یہ کام اللہ ہی کے حکم سے ہوا ہے یہ اوسکا عدل ہے
اوسکی خلق پر اوسکی تدبیر ہے اوسکی خلق مین موافق اوسکے علم کے وہ سچا عادل ہے جو کچھہ اوسنے کیا معترف علم خدا کو
لازم ہے کہ مقر ہو اللہ کی قدر و مشیت کا **ف** گواہی نہ دے کوئی آدمی کسی شخص پر اہل قبلہ مین سے کہ وہ
دوزخ مین ہے بسبب کسی گناہ کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی کبیرہ کے جسکا وہ مرتکب ہوا ہے مگر یہ کہ کسی نص
یا حدیث مین آیا ہو اسیطرح گواہی نہ دے واسطے کسی کے بہشت کی بسبب کسی نیک کام کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی
خیر کے جو اوس سے ہوئی ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین آیا ہو **ف** خلافت و سلطنت قریش مین ہے جب تک کہ
دو آدمی بہی اونمین باقی رہین کسی شخص کو نہین پہنچتا کہ جہگڑا کرے قریش سے بادشاہی مین یا خروج

کرے اوسپر یا اقرار کرے خلافت کا واسطے غیر قریش کے **ف** حکم جہاد کا تا قیام قیامت جاری ہے جہاد قائم ہے ساتھ ہر امام کے نیک ہو یا بد باطل نہین کرتا اوسکو جور جائر کا اور نہ عدل عادل کا جمعہ و عیدین و حج ہمراہ پادشاہ کے ہوتا ہے اگرچہ نیک عادل متقی نہوں صدقات خیرات عشر خراج فی غنیمت پادشاہ کو دے دوا وسمین خواہ عدل کرے یا ظلم جسکو خدا نے والی مقرر کیا ہے اوسکی اطاعت کریں ہاتہ کو اوسکی طاعت سے نہ کہینچے اوسپر تلوار لیکر خروج نکرے یہانتک کہ اللہ کوئی راہ نکالے سمع و طاعت کرے پادشاہ کی اوسکی بیعت کو نہ توڑے جو کوئی ایسا نکریگا وہ مبتدع مخالف سنت مفارق جماعت ہے پادشاہ اگر ایسے کام کا حکم دے جسمین خدا کی نافرمانی ہوتی ہے تو اوسمین اطاعت پادشاہ کی نہین ہے پادشاہ پر خروج کرنا اور اوسکے حق کا روکنا نہین پہنچتا **ف** فتنہ مین ٹہک جانا ایک سنت ماضیہ ہے اس سنت کا لازم پکڑنا واجب ہے پہر اگر مبتلا ہو جاتے تو اپنی جان کو آگے کرے نہ اپنے دین کو فتنہ کی مدد نکرے نہ ہاتہ سے نہ زبان سے ان دونوں ہاتہ و زبان سے روکے اللہ مددگار ہوگا **ف** اہل قبلہ سے رک جائے اونکو بسبب کسی عمل کے اسلام سے خارج نکرے کافر نکہے مگر یہ کہ حدیث مین آیا ہو تو اوسکی تصدیق کرے اور حدیث کو مانے جیسے ترک نماز یا دہ نوشی و نحو ذلک یا ایسی بدعت ہو کہ فاعل اوسکا منسوب ہو طرف کفر یا خروج عن الاسلام کے تو اوسکو کافر کہے مگر لفظ حدیث سے تجاوز نکرے **ف** کانا دجال بیشک نکلنے والا ہے وہ بڑا جہوٹا ہے سب جہوٹوں مین قیامت آنیوالی ہے اسمین کچہ شک نہین ہے اللہ تعالی اموات کو قبور سے اوٹہائیگا عذاب قبر کا حق ہے بندہ سے پوچہا جاتا ہے دین و رب و نبی سے منکر نکیر حق ہین یہ دونوں دو فتان ہین قبر کے ہم اللہ سے سوال تثبیت کرتے ہین جنت و دوزخ حق ہین حضرت کا حوض حق ہے آپکی امت اوسپر آئے گی اور اوسکا پانی پئیے گی پلصراط حق ہے یہ پل جہنم کی پشت پر رکہا جائیگا اوسپر سے سب آدمی گزر کرینگے بہشت صراط کے ورے ہوگی ترازو حق ہے اوسمین نیکیاں بدیاں جسطرح اللہ تعالے چاہیگا تولی جائینگی صور حق ہے اسرافیل علیہ السلام اوسکو پہونکینگے ساری خلق مر جائیگی پہر دوسری بار پہونکینگے تو سب لوگ اوٹہ کہڑے ہونگے اور طرف رب العالمین کے آئینگے حساب کا ہونا کتاب کا ملنا ثواب و عقاب کا ہونا حق ہے افعال بندوں کے لوح محفوظ مین لکہی جاتے ہین جسطرح کہ اللہ نے قضا و قدر کیا ہے قلم حق ہے اللہ نے اوس سے ہر چیز کی تقدیر کو شمار کر کے اپنی یاد مین لکہہ رکہا ہے **ف** شفاعت کا دن قیامت کو ہونا حق ہے حضرت صلعم اوسدن شفیع ہونگے ایک قوم اونکی شفاعت سے دوزخ مین نجات پائیگی ایک قوم ہمیشہ دوزخ مین رہیگی وہ قوم مشرک کافر منکر مکذب خدا ہوگی موت کو اوسدن درمیان دوزخ و بہشت کے ذبح کرینگے بہشت و دوزخ مع

اب پیدا ہو چکی ہے اللہ نے ان دونوں گھروں کے لئے لوگ بنائے ہیں جنت و نار کو فنا نہیں ہے اور نہ ان اشیاء کو جو
ان دونوں کے اندر ہیں اگر کوئی مبتدع مخالف یا کوئی زندیق یہ دلیل لائے کہ کل شیء ھالک الا وجھہ
یا مثل اسکے کوئی اور آیت یا حدیث متشابہ پیش کرے تو اس سے یہ کہا جائیگا کہ جس چیز پر اللہ نے ہلاک و فنا کو لکھدیا
ہے وہ ہالک ہے مگر جنت و نار کو اوسنے واسطے بقا کے پیدا کیا ہے نہ واسطے فنا و ہلاک کے یہ دونوں منجملہ آخرت کے ہیں
نہ منجملہ امور دنیا کے وقت نفخ صور اور قیام قیامت کے حور عین نہیں مرینگی اور نہ کبھی آور اسلئے کہ اللہ نے انکو واسطے بقا
کے بنایا ہے نہ واسطے فنا کے اپر اوسنے موت کو نہیں لکھا سو جو کوئی خلاف اسکے کہیگا وہ مبتدع مخالف ہے راہ مستقیم سے
گمراہ ہے **ف** اللہ تعالے کا ایک تخت ہے تخت کے اٹھانے والے ہیں اللہ اس تخت کے اوپر ہے اوسکے لئے کرسی
ہے نہیں ہے اوسکے دو ہاتھ ہیں بلا کیف جسطرح فرمایا ہے خلقت بیدی اور فرمایا ہے بل یداہ مبسوطتان پھر یہ دونوں ہاتھ
داہنے ہیں وکلتا یدیہ یمین اسکی دو آنکہیں ہیں بلا کیف جسطرح فرمایا ہے تجری باعیننا اسکا ایک منہ ہے جسطرح
کہا ہے ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام **ف** اللہ کے ناموں میں نہ یہ کہیں کہ وہ غیر اللہ ہیں جسطرح کہ معتزلہ و خوارج
نے کہا ہے نہ یہ کہیں کہ عین ہیں اللہ عالم ہے سب اشیاء کا جسطرح فرمایا انزلہ بعلمہ اور کہا وما تحمل من انثی ولا
تضع الا بعلمہ اسیطرح وہ سمیع و بصیر ہے نہ جسطرح کہ معتزلہ نے ان دونوں صفت کی نفی کی ہے اللہ تعالے صاحب قوت
ہے جسطرح فرمایا ھو اشد منھم قوۃ زمین میں کوئی بدی نیکی نہیں ہوتی مگر اوسکے ارادہ و مشیت سے سب باتیں
اوسکی خواہش سے ہوتی ہیں جسطرح فرمایا وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین مسلمان کہتے ہیں کہ اللہ
نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہ ہوا کوئی کچھ کام کرنے سے پہلے نہیں کر سکتا اور نہ اللہ کے علم سے باہر ہو سکتا ہے
جسکو اللہ نے جانا کہ یہ کام وہ نہ کریگا اسکو کوئی نہیں کر سکتا اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں ہے بندونکے سب کام اللہ کے
پیدا کئے ہوئے ہیں بندے کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے اللہ ہی نے مومنونکو توفیق اطاعت کی دی ہے کافرونکو مخذول کیا
ہے ایماندارونپر وہ مہربان ہے انکی طرف نظر رحمت سے دیکہا ہے انکو درست کیا اور ہدایت فرمائی کافرونپر نامہربان
ہوا انکی اصلاح کی نہ انکو راہ دکہائی اگر وہ انکو سنوارتا تو وہ سب صلحا ہو جاتے اگر راہ دکہاتا انکو تو وہ سب راہ پاکر
کامیاب ہو جاتے اللہ تعالے قادر ہے اسبات پر کہ سب کفار کو سنوار دے انپر مہربانی کرے یہانتک کہ وہ سب ایماندار
ہو جائیں جسطرح فرمایا ولو شاء لھدیکم اجمعین لکن اوسنے یہی چاہا کہ یہ کافر ہیں جسطرح کہ اسکے علم میں تہا اسلئے انکو مخذول کیا
گمراہ کیا انکے دلونپر مہر لگا دی **ف** اہل حدیث اسبات پر ایمان لائے ہیں کہ لوگ اپنے نفس کے نفع و ضرر کے مالک نہیں
ہیں مگر جو چاہے اللہ اپنے سب کاموں کو اللہ ہی کے حوالہ کرتے ہیں ہر وقت اپنی حاجت اللہ کی طرف ثابت کرتے ہیں ہر حال

مین اُسکے وزن کے فقیر ہین اللہ تعالیٰ سنتا ہے شک نہین کرتا دیکھتا ہے شک نہین کرتا علیم ہے بے جہل کے جواد ہے بے
بخل کے حفیظ ہے بے نسیان وسہو کے قریب ہے بے غفلت کے بولتا ہے نظر کرتا ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے دوست
رکہتا ہے مکروہ رکہتا ہے دشمن رکہتا ہے راضی ہوتا ہے خفا ہوتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے معاف فرماتا ہے دیتا ہے
روکتا ہے اوترتا ہے ہر رات کو طرف آسمان دنیا کے جسطرح چاہتا ہے اوس جیسی کوئی چیز نہین وہ سمیع و بصیر ہے بندے کے
دل درمیان اُسکے دو انگلیون کے ہین وہ اُنکو اولٹتا پلٹتا ہے جسطرح چاہتا ہے اُسنے آدم کو اپنے ہاتھ سے
بنایا اپنی صورت پر آسمان و زمین دن قیامت کو اُسکی مٹھی مین ہونگی وہ اپنا قدم آگ مین رکھدیگا تب اجزاء
اُسکے آپس مین لپٹ سمٹ جائینگے ایک قوم کو اپنے ہاتھ سے آگ مین سے نکالیگا بہشت والے اُسکے منہ کیطرف دیکھین گے
وہ اُنکی آؤبہگت کریگا اُنکے لیے تجلی فرمائیگا بیشک اللہ آنکہون سے نظر آئیگا جسطرح ماہ نیم ماہ دکہائی دیتا ہے اوسکو
سب مومن دیکھین گے نہ کافر کیونکہ اللہ کفار سے اوٹ مین ہوگا کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون بیشک موسے
علیہ السلام نے اللہ سے سوال رویت کا کیا تہا دنیا مین اللہ نے پہاڑ پر تجلی کی وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پہر موسے کو
یہ بات جتلائی کہ اللہ دنیا مین دکہائی نہین دیتا ہے بلکہ آخرت مین نظر آئیگا **ف** قیامت کے دن بندے اللہ
پر عوض کئے جائینگے خود اپنی ذات پاک سے متولی اُنکے حساب کا ہوگا کوئی دوسرا محاسب نہوگا قرآن کریم اللہ کا
کلام ہے اللہ نے اُسکے ساتھ تکلم کیا ہے مخلوق نہین ہے جسنے گمان کیا کہ وہ مخلوق ہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جسنے
کلام کا اقرار کرکے مخلوق نہونے مین توقف کیا وہ اول سے بہی زیادہ اخبث ہے جسنے یہ گمان کیا کہ کلام تو اللہ
ہی کا ہے مگر ہماری تلاوت وقرارت مخلوق ہے تو وہ جہمی ہے اللہ نے خود موسے علیہ السلام سے باتین کین اور اپنے
ہاتھ سے اُنکو توریت دی اور اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے **ف** خواب طرف سے خدا کے بہی وحی ہوتی ہے جبکہ صاحب
اپنے خواب غیر پریشان مین کچھ دیکھے اور عالم سے کہے اور وہ عالم اوسکو سچا سمجھے اوسکی تاویل وتعبیر بیان کرے
صحیح طور پر بلا تحریف کیے آپسے خواب کی تعبیر سچی ہوتی ہے پیغمبرونکے خواب وحی تھے جو خواب پر طعن کرتا ہے اور
اُسکا یہ گمان ہے کہ خواب کچھ چیز نہین ہے تو اُس سے زیادہ اور کون جاہل ہوگا خواب کا ذکر اور اوسکی تاویل
خود قرآن مین آئی ہے اور سنت صحیحہ سے ثابت ہے جو منکر خواب کا ہے وہ اسباب کا بہی معتقد نہین ہے کہ احتلام
سے غسل کرنا واجب آتا ہے حضرت سے مروی ہے کہ خواب مومن کا ایک کلام ہے جو اُسکے رب نے اپنے بندے
سے کیا ہے کیونکہ خواب صادق اللہ ہی کیطرف سے ہوتا ہے **ف** اہل حدیث ایمان رکہتے ہین اسباب پر کہ جو چیز
چوک گئی وہ پہونچنے والی نہ تہی اور جو پہونچی وہ چوکنے والی نہ تہی اسلام یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اسلام

نزدیک اہل حدیث کے غیر ایمان ہے اور ایمان غیر احسان جسطرح حدیث جبرئیل علیہ السلام مین آچکا ہے انکو اسبات
کا اقرار ہے کہ اللہ مقلب القلوب ہے حضرت اپنی امت کے اہل کبائر کی شفاعت کرینگے اور اٹھنا بعد مرنیکے حق ہے
محاسبہ کا ہونا طرف سے اللہ کے واسطے بندون کے حق ہے کہڑا ہونا سامنے اللہ کے حق ہے یہہ مقر ہین کہ ایمان
نام ہے قول وعمل کا نہین کہتے ہین کہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق ہان یہہ کہتے ہین کہ اسماء الہی مین الہی ہین کسی
مرتکب کبیرہ کو دوزخی نہین بتاتے نہ کسی موحد کو جنتی یہانتک کہ اللہ تعالے جہان چاہے اسکو داخل کرے کہ
اختیار انکا اللہ کو ہے چاہے عذاب کرے چاہے بخشے اسبات پر بھی ایمان رکھتے ہین کہ اللہ تعالی ایک قوم موحدین کو دوزخ
سے باہر نکالیگا جسطرح کہ حضرت سے اس بارہ مین روایات آئی ہین ف اہل حدیث مسئلہ مین جدل کے دین مین
خصومت کی قدر مین جنہین یہہ اہل جدل مناظرہ کیا کرتے ہین ان صحیح روایتون کو مانتے ہین اور ان آثار کو جو ثقات
سے آئے ہین اور ایک عدل نے دوسرے عدل سے انکو روایت کیا ہے قبول کرتے ہین یہانتک کہ وہ سلسلہ
روایت کا حضرت تک جا پہنچے کیونکر اور کسلئے نہین کہتے کیونکہ یہہ کہنا بدعت ہے ہان یہ کہتے ہین کہ اللہ نے بدی کا حکم
نہین دیا ہے بلکہ بدی سے منع کیا ہے اور بھلائی کا حکم دیا ہے اللہ شرک سے راضی نہین ہے اگرچہ اوسکے ارادے سے ہے
جو حدیثیں حضرت سے آئی ہین انکی تصدیق کرتے ہین جیسے یہہ حدیث کہ بیشک اللہ ہر رات طرف آسمان دنیا کے آخر
شب مین نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے ہے کوئی استغفار کرنیوالا کہ مین اسکو بخشدون الحدیث ہر اختلاف و نزاع
مین قرآن حدیث سے تمسک کرتے ہین جسطرح فرمایا ہے فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول
ائمہ دین وسلف صالحین کے اتباع کو مانتے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ جس چیز کا خدا نے اذن نہین
دیا ہے اوسکا اتباع اپنے دین مین نکرین اللہ کے آنیکا دن قیامت کو اقرار کرتے ہین جسطرح فرمایا وجاء ربك
والملك صفا صفا اللہ اپنی خلق سے جسطرح چاہتا ہے نزدیک ہوتا ہے کما قال ونحن اقرب الیہ من حبل
الورید عید وجمعہ وجماعت کو پیچہے ہر امام نیک و بد کے ثابت کرتے ہین مسح کو موزون پر سفر حضر مین اور فرضیت
جہاد کو ہمراہ مشرکین کے جب سے کہ حضرت مبعوث ہوئے اور جب تک کہ ایک جماعت مسلمین کی دجال سے لڑیگی
اور بعد اوسکے تا قیام قیامت ف معتقد ہین اسبات کے کہ مسلمانون کے لئے دعاء صلاح کیجائے اور اونپر تلوار
لیکر خروج نکرین اور فتنہ مین نلڑین دجال کا نکلنا حق جانین عیسے بن مریم علیہ السلام اوسکو آکر قتل کرینگے
معراج کا ہونا اور خواب کا ہونا سوتے مین حق ہے اور جو دعا واسطے اموات مسلمین کے کیجاتی ہے اور جو صدقہ اونکی
طرف سے دیا جاتا ہے وہ اونکو پہونچتا ہے دنیا مین جادوگرون کا ہونا حق ہے مگر جادوگر کافر ہے جسطرح اللہ نے فرمایا

وما كفر سليمان ولكن الشيطين كفروا يعلمون الناس السحر يہہ جادو دنیامین موجود ہی ہر مسیت اہل قبلہ پر مومن ہو یا فاجر نماز جنازہ پڑہنا درست ہے رزق اللہ کیطرف سے ملتا ہے خواہ حلال ہو یا حرام شیطان وسوسہ ڈالکر انسان کو مشکک ومتخبط کر دیتا ہے ف یہ امر جائز ہے کہ اللہ تعالی نیک بندون کو ساتہ اپنی نشانیون کے جو انہوں ظاہر ہوتی ہین خاص کرے قرآن شریف سے حدیث منسوخ نہین ہوتی ہے اختیار اطفال کا اللہ کو ہے چاہے عذاب کرے چاہے وہ کرے جو چاہے اللہ جانتا ہے جو کچہ بندے کرتے ہین اوسنے لکہہ رکہا ہے کہ یون ہوگا اور بندہ یون کریگا معتقد ہین اسباب کے کہ لازم ہے بندہ کو صبر کرنا اللہ کے حکم پر پکڑنا اوسکی حکم کا باز رہنا اوسکی نہی سے خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ کے خیر خواہی کرنا مسلمانون کی عبادت کرنا اللہ کی نہ غیر کی نصیحت کرنا جماعت اسلام کو بچنا کبائر سے جیسے زنا قول زور فخر وکبر وحسد وغیرہ ذلک لوگون کی عیب جوئی نکرنا عجب وگہمنڈ سے دور رہنا ہر داعی بدعت سے بہاگنا تلاوت قرآن کی کتابت احادیث کرنا فقہ حدیث مین عاجزی کی ساتہہ نظر کرنا نیکی کو صرف کرنا ایذا اوسکی سے رکنا غیبت وچغل خوری وسعایت وجستجوی عیوب کا ترک کرنا کسب معاش کرنا حقوق سلف کا پہچاننا جیسے صحابہ وتابعین وتبع تابعین اونکے فضائل کا پکڑنا اونکی لڑائی جہگڑے کی باتون سے جو اونکی آپسمین ہوئی تہین باز رہنا بڑی بات ہو یا چہوٹی اونکی خوبیون کا بیان کرنا اونکے برائیون کے ذکر سے رکنا جو کوئی سب صحابہ یا بعض کو اونمین سے گالی دیگا یا تنقیص کریگا یا اونپر طاعن ہوگا یا کوئی عیب اونکو لگائیگا تو وہ متبدع رافضی خبیث مخالف سنت ہے اللہ ایسے شخص کی عبادت فرض ونفل کچہہ نہین قبول کرتا بلکہ سنت یہ ہے کہ صحابہ سے محبت رکہے اونکے لئے دعا کرے کہ یہہ قربت ہے اونکی اقتدا کرے کہ یہ ایک وسیلہ ہے اونکے آثار کے ساتہ متمسک کرنا فضیلت ہے ف بہتر امت بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی اور بعض نے عثمان پر توقف کیا یہ سب خلفاء راشدین مہدیین ہتے پہر بقیہ اصحاب بعد انکے افاضل امت ہین کسی کو یہ جائز نہین ہے کہ اونکو برائی کے ساتہہ یاد کرے یا اونپر طعن کرے یا کوئی عیب ونقصان لگائے پہر جو کوئی ایسا کرے تو بادشاہ پر واجب ہے کہ اوسکی تادیب وعقوبت کرے اور عفو نکرے بلکہ سزا دے اور توبہ چاہے اگر توبہ کرے بہتر ورنہ قید کرے یہانتک کہ رجوع لائے یا مرجائے اور عرب کا فضل وسابقہ پہچانے اور اونکو دوست رکہے اسلئے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ حب عرب ایمان ہے اور بغض عرب نفاق اور جو بات رذیل موالی یا شعوبیہ کہتے ہین وہ نکہے جو لوگ عرب کو دوست نہین رکہتے ہین اور اونکی بزرگی کا اقرار نہین کرتے وہ اہل بدعت ہین مین کہتا ہون مراد عرب سے وہ لوگ ہین جنکا نسب عرب مین جاکر ملتا ہے گو کسی شہر عجم مین رہتے ہون نہ وہ لوگ عجم کے جو کہ فقط ملک عرب مین جاکر بس گئے ہین ۔

اور اصل میں عربی نہیں ہیں **ف** جس شخص نے کسب یا تجارت یا مال پاک کو جو کہ وجہ حلال سے حاصل ہوا ہے حرام
کہا اُسنے جہل و خطا کی کیونکہ سارے مکاسب اپنے طور پر حلال ہیں اللہ و رسول نے آدمی کو یہ بات درست کر دی ہے کہ
وہ اپنی جان اور اپنے عیال کے لئے سعی کرے اور اللہ کے فضل کی جستجو میں رہے جو کوئی تارک کسب ہے اسلئے
کہ حلت کسب کا معتقد نہیں ہے تو وہ مخالف سنت ہے **ف** دین نہیں ہے مگر یہی خدا کی کتاب یا آثار سنن
اور روایات صحیحہ جو کہ معتمد لوگوں سے مروی ہیں اور صحت و قوت اُنکی معروف و ثابت ہے اور سند مرفوع اُنکی حضرت
تک پہونچتی ہے اور اکثر اصحاب و تابعین و تبع تابعین تک متصل ہوتی ہے یا اون ائمہ معتمد تک جو کہ متمسک بسنت
متعلق بآثار تھے اور ساتھ کسی بدعت یا طعن کے مشہور نہیں ہیں اور بدنام بدروغگوئی تھے یہ ہیں مذاہب اہل سنت
و جماعت کے جو کہ اصحاب روایت و اثر اور حامل سنت و خبر گزرے ہیں انہیں عقائد کے ساتھ تمسک کرنا اور انکا
سیکھنا سکھانا چاہئے انتہی کلامہ رح اسکے بعد حافظ ابن القیم نے کہا ہے کہ یہ مذہب ہے اُن اشخاص کا جو کہ مستحق
ہیں بشارت جنت کے تولاً و عملاً و اعتقاداً و باللہ التوفیق

فصل بیان میں عقائد کتاب التعرف لمذہب التصوف کے

اسجگہ بعض مسائل عقائد صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا ذکر باستقرار الفاظ کیا جاتا ہے عبارت زائد ہر عقیدہ کو چھوڑ دیا
گیا ہے اسکے مولف شیخ امام ابو بکر بن اسحٰق بن محمد کلاباذی بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں سنہ تین سو اسی یا چوراسی
یا پچاسی ہجری میں انتقال کیا بعض مشایخ نے کہا ہے لولا التعرف لما عرفنا التصوف ۱ صوفیہ اسبات پر مجتمع ہیں
کہ اللہ تعالیٰ واحد احد فرد صمد قدیم عالم قادر حی سمیع بصیر عزیز عظیم جلیل کبیر جواد رؤف متکبر جبار باقی اول آخر
الٰہ سید مالک رب رحمن رحیم مرید حکیم خالق رازق متکلم ہے جن صفات سے اوسنے اپنے نفس کا وصف کیا ہے
جو نام اپنے نفس کے اُسنے رکھے ہیں اُن سب صفات کے ساتھ متصف اور اُن سب ناموں کے ساتھ مسمی ہے وہ
ازل سے مع اپنے اسماء و صفات کے قدیم ہے کسی وجہ سے مشابہ خلق کا نہیں ہے نہ اُسکی ذات مشابہ ذوات
ہے اور نہ اُسکی صفت مشابہ صفات اُسپر کوئی شے سمات مخلوقین سے جسکو دلالت اُنکی حدوث پر ہے جاری نہیں
ہوتی وہ ابدی بقا میں ازل سے سابق محدثات سے متقدم ہر شے سے پہلے موجود تھا اُسکے سوا کوئی قدیم نہیں ہے
اور نہ کوئی سوا اُسکے الٰہ یعنے معبود ہے وہ نہ جسم ہے نہ شبح نہ صورت نہ شخص نہ جوہر نہ عرض اُسکے لئے نہ

اجتماع ہے نہ افتراق نہ حرکت نہ سکون نہ نقص نہ زیادت نہ وہ صاحب ابعاض و اجزاء و جوارح و اعضاء ہے نہ صاحب جہات و اماکن
نہ اوسپر جریان اوقات کا ہو نہ اوسمین آفات حلول کرین نہ اوسکو اونگھ و نیند آسکے نہ وہ تداول اوقات مین آسکے اور
نہ اشارات اُسکو معین کرین اور نہ کوئی مکان اُسکا حاوی ہو اور نہ زمان اُسپر جاری نہ مماست اُسپر جائز ہے اور نہ
عزلت نہ وہ اماکن مین حلول کرے اور نہ افکار اوسکو احاطہ کرسکین اور نہ استار اوسکو حجاب مین لے سکین اور
نہ ابصار اُسکو پاسکین بعض کبرا نے کہا ہے قبل اُسکو سابق نہین ہوا اور نہ بعد اوسکو قطع کرے اور نہ مِن
اوسکو مصادر ہو اور نہ عن موافق اور نہ الیٰ اوسکو ملاصق بنے اور نہ فی اوسمین حلول کرے اور نہ اِذْ اوسکی
توقیت کرے اور نہ اِن اوسکو مؤامر ہو نہ فوق اُسپر سایہ گستر ہو اور نہ تحت اوسکو اوٹھاسکے نہ حذاء اُسکو مقابل ہو
اور نہ عند اوسکو مزاحم نہ خلف اُسکو پکڑے نہ امام اوسکو محدود کرے نہ قبل اُسکو ظاہر کرے اور نہ بعد اُسکو فنا کرے اور نہ کل اُسکو
فراہم کرے اور نہ کان اوسکا موجد ہو اور نہ لیس اوسکا فاقد نہ خفا اُسکو مستور رکھے اوسکا قدم حدث پر متقدم ہے
اُسکا وجود عدم سے پیشتر ہے اگر تو متیٰ کہے تو اُسکا ہونا وقت پر سابق ہو چکا ہے اور اگر تو قبل کہے تو قبل اُسکے بعد ہے
اور اگر تو ہو کہے تو ہا و واو اُسکی مخلوق ہے اور اگر کیف کہے تو اوسکی ذات وصف سے حجاب مین ہے اور اگر
اَین کہے تو وجود اوسکا مکان پر متقدم ہے اور اگر ماہُو کہے تو اوسکی ماہیت ساری اشیاء سے بائن ہے اجتماع
دو صفت کا ایک وقت مین اوسکے غیر کے لئے نہین ہے اور نہ ہوگا بطریق تضاد اسیلئے وہ اپنے ظہور مین باطن
اور اپنے استتار مین ظاہر ہے غرضکہ ظاہر باطن قریب بعید ہے یہ اسلئے کہ یہ بات ممتنع ہے کہ وہ خلق سے مشابہ
ہو فعل اوسکا بغیر مباشرت کے ہوتا ہے اور تفہیم اوسکا بغیر ملاقات کے اور ہدایت اوسکی بغیر ایماء کے نہ ہمتین اُس
سے منازعت کرین اور نہ افکار اوسکو مخالط ہون نہ اُسکی ذات کے لئے تکییف ہے اور نہ اوسکے فعل کے لئے تکلیف
اُسپر اجماع ہے کہ آنکھین اوسکا ادراک نہین کرسکتی ہین اور نہ ظنون اُسپر ہجوم لاسکتے ہین اور نہ اوسکی صفات
متغیر ہون اور نہ اوسکے اسماء متبدل وہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے اور ایسا ہی رہیگا هو الاول والآخر والظاهر
والباطن وهو بكل شيء عليم ليس كمثله شيء وهو السميع البصير یہ بیان توحید کا تہا ۲ اُسپر اجماع
ہے کہ اللہ کی صفتین سچ مچ ہین وہ اُنکے ساتھ موصوف ہے جیسے علم و قدرت و قوت و عز و حلم و حکمت و کبریا و جبروت
و حیات و قدم و ارادہ و مشیت و کلام یہ صفات نہ اجسام ہین نہ اعراض و جواہر جسطرح کہ اُسکی ذات بہی جسم و
عرض و جوہر نہین ہے وہ سچ مچ سمع و بصر و وجہ و ید رکہتا ہے لکن وہ مثل اسماع و ابصار و ایدی و وجوہ کے
نہین ہین یہ سب اللہ کی صفتین ہین نہ جوارح و اعضاء و اجزاء اور یہ ساری صفات نہ عین ذات ہین اور نہ غیر ذات

اثبات صفات کے کچھ یہ معنی نہیں ہین کہ وہ انکا محتاج ہی یا اشیا کو انکے ذریعہ سے کرتا ہے ولیکن معنی اسکے یہ
ہین کہ ان صفات کے اضداد اوس سے منفی ہین اور یہ صفات فی انفسہا ثابت ہین اور اوسکی ذات کے ساتھ قائم
ہین معنی علم کے کچھ فقط نفی جہل کے نہین ہین اور معنی قوت کے فقط نفی عجز کے بلکہ اثبات علم وقدرت کو متضمن ہین
اگر نفی جہل سی عالم اور نفی عجز سے قوی ہوتا تو جمادات بسبب نفی جہل و عجز کے عالم و قادر ہوتے یہی حال تمام
صفات کا ہے ہمارا وصف کرنا اللہ کو ساتہ ان صفات کے کچھ اللہ کا وصف نہین ہے بلکہ یہ وصف ہمارا خود ہمارا
وصف ہی اور ایک حکایت ہی اوس صفت کی جو اوسکی ذات کیساتہ قائم ہے اور جو شخص اپنے وصف کرنیکو اللہ کی صفت
ٹہیراتا ہے بغیر اسکے کہ سچ مچ اللہ کیلئے کوئی صفت ثابت کرے تو وہ اللہ پر درحقیقت جہوٹ باندہتا ہی اور اللہ
کا ذکر بغیر اوسکے وصف کے کرتا ہے اللہ کی صفتوں مین تغایر نہین ہوتا ہے سو اوسکا علم نہ قدرت ہی اور نہ غیر قدرت
یہی حال سارے صفات سمع و بصر و وجہ و ید کا ہے کہ نہ اوسکی سمع بصر ہے اور نہ غیر بصر جسطرح کہ یہ سارے صفات
نہ عین ذات ہین اور نہ غیر ذات آتیان مجی و نزول مین اختلاف ہی جمہور و نبہ نے کہا ہے کہ یہ اوسکی صفتین ہین
جسطرح پر کہ لائق اوسکے ہین اور انکے تفسیر زیادہ اس سی نہین کرتے کہ تلاوت و روایت انکی کرین اور انپر ایمان لاوین
اور انسے بحث کرنا کچہ واجب نہین ہی محمد بن موسیٰ واسطی کہتے ہین کہ جسطرح ذات اللہ کی معلول نہین ہی اسیطرح
اوسکی صفتین بہی معلول نہین ہین اظہار صمدیت کا ناامیدی ہے مطالعہ سے حقائق صفات یا لطائف ذات کے
اور بعض نے انکی تاویل کی ہی مثلاً اتیان کے معنی مراد کو پہنچانا اور نزول کے معنی متوجہ ہونا اور قرب کے
معنے کرامت اور بعد کے معنے اہانت ہین یہی حال سارے صفات متشابہ کا ہے اللہ تعالیٰ ازل مین خالق باری
مصور غفور رحیم شکور رہا یہی حکم سارے اون صفات کا ہے جنکے ساتہہ اوسنے اپنے نفس کو وصف کیا ہے یہ لوگ
صفت فعل اور غیر فعل مین تفرقہ نہین کرتے ہین اور فعل کو غیر مفعول بتاتے ہین ہمارے مین اختلاف ہی کہ عین اللہ ہین یا غیر
بعض نے کہا کہ عین ہین ہم قرآن کو علی الحقیقۃ بالاجماع اللہ کا کلام کہتے ہین اور مخلوق و محدث و حادث نہین جانتے
زبان پر متلو اور مصحف مین مکتوب اور صدور مین محفوظ ہے حال نہین جسطرح کہ اللہ ہمارے دلون مین معلوم ہمارے
زبانون پر مذکور ہمارے مسجدون مین معبود ہے اور انمین حال نہین ہے ہم اسپر بہی اجماع ہے کہ اللہ نہ جسم
ہے نہ جوہر نہ عرض اکثر کا یہ قول ہے کہ کلام اللہ کی صفت ذاتی ہے وہ ازل سی متکلم ہے اوسکا کلام مشابہ کلام
مخلوقین کی نہین ہے کسیطرح پر بہی اوسکی کوئی مائیت نہین جسطرح کہ اوسکی ذات کی مائیت نہین ہے مگر اسی جہت
اثبات سے بعض نے کہا ہے اللہ کا کلام امر و نہی و خبر و وعد و وعید ہے وہ ہمیشہ سے آمر ناہی مخبر واعد موعد حامد

ذام ہے تم جب پیدا ہوا اور ایک زمانہ تیر گزر جائے اور تم بالغ عاقل ہو تو تم کذا وکذا کرو اور تم اپنے معاصی پر
مذموم اور اپنے طاعات پر مثاب ہو جبکہ تم پیدا ہو گے لقولہ تعالی لانذرکم بہ ومن بلغ جسطرح کہ ہم مامور ومخاطب
ہین ساتہ قرآن منزل علی الرسول کے حالانکہ ہم ہنوز مخلوق نہین ہوے اور نہ ہم موجود تہے جمہور صوفیہ کا اسپر
بہی اجماع ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت وہجا نہین ہے بلکہ حروف واصوات آلات ہین کلام کے اور یہ آلات ہین
جوارح لہوات وشفاہ والسنہ کے اور اللہ تعالی نہ صاحب جارحہ ہے نہ محتاج کسی آلہ کا اسلئے اوسکا کلام حرف
وصوت نہین ہے اور ایک گروہ صوفیہ کا اسبات کا قائل ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت ہے اور اونکا یہ اعتقاد
ہے کہ شناخت کلام کی اسیطرح پر ہوتی ہے حالانکہ وہ اسکے مقر ہین کہ کلام اسکی ایک صفت ذاتی ہے اور غیر مخلوق
ہے وھذا قول حارث المحاسبی ومن المتاخرین ابن سالم ۴ اسپر اجماع ہے کہ اللہ تعالے
آخرت مین ابصار سے مرئی ہوگا مومن اوسکو دیکہین گے نہ کافر یہ اسکیطرف سے کرامت ہے لقولہ تعالی لِلَّذِينَ
أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ اس رویت کو عقلا جائز اور سمعا واجب کہتے ہین اس بارہ مین اخبار مشہور ومتواتر آئی ہین اسلئے
اسکا قائل ہونا اور اوسپر ایمان لانا اور اوسکی تصدیق کرنا واجب ہے ۵ اسپر بہی اجماع ہے کہ اللہ تعالی دنیا
مین ابصار اور قلوب سے مرئی نہین ہوتا ہے مگر ایقان کی راہ سے اسلئے کہ غایت کرامت وافضل نعم ہے اجائز
نہین کہ وہ مرئی ہو مگر افضل مکان مین اور نہ پہر دنیا ئے فانی اور آخرت باقی مین کیا فرق رہیگا اللہ تعالی نے
یہ خبر دی ہے کہ رویت آخرت مین ہوگی اور یہ خبر نہین دی کہ دنیا مین ہوگی اسلئے جتنی اوسنے خبر دی ہے
اوسی تک منتہی ہونا چاہیئے رہی یہ بات کہ حضرت نے اللہ پاک کو شب اسرا مین دیکہا یا نہین جمہور اور کبار صوفیہ
کہتے ہین کہ اس آنکہ سے نہین دیکہا جنید ونوری وابوسعید خراز کا یہی قول ہے اور بعض نے کہا دیکہا اور کسنے کہا
کہ دل سے دیکہا جن صوفیہ نے یہ کہا کہ ہمنے اوسکو دنیا مین دیکہا جملہ مشائخ نے انکی تضلیل کی اور اونکے دعوے
کی تکذیب فرمائی خراز نے ایک کتاب اسکے انکار مین اور جنید نے چند رسالہ اسکی تکذیب مین لکہے ۶ ساری صوفیہ
کا اجماع ہے کہ اللہ عزوجل خالق افعال عباد ہے بندے جو کچہہ خیر وشر کرتے ہین وہ سب اسکی قضا وقدر ومشیئت ارادہ
سے ہوتا ہے اگر یہ نہو تو پہر وہ بندے کب ہونگے اور مربوب مخلوق کسطرح ٹہیرین گے ۷ استطاعت کے بارہ
مین قول صوفیہ کا یہ ہے کہ بندہ کوئی سانس نہین لیتا اور نہ کوئی پلک مارتا ہے اور نہ کوئی حرکت کرتا ہے مگر ساتہ
قوت کے جسکو اللہ اوس مین حادث کرتا ہے اور ساتہ استطاعت کے جسکو اللہ اونکے لئے پیدا کر دیتا ہے مع
اونکے افعال کے نہ متقدم ہون نہ متاخر اور فعل اسی استطاعت سے پایا جاتا ہے اگر یہ بات نہو تو وہ اللہ کی

صفت پر ہون کہ جو چاہیں سو کریں اسوجہ سے ہم دین و دنیا میں خوف و عزیز حقیر ہو نسبت مبدأ حقیر نسبت فقیر کے
شود تعالیٰ یفعل ما یشاء ۸ اسپر بہی اجماع ہے کہ بندون کے سب افعال کتاب میں لکھے ہیں صغیرہ و کبیرہ و ثواب یا
معاقب ہوتے ہیں اسیوجہ سے اونپر مومنی آتی ہے اور وعد و وعید اور وہ ہولی کتاب کے یہی معنی ہیں کہ فعل کر تو تو
محدث کرتے ہیں یا فعل انکا اسکے ضرر منفعت یا دفع مضرت کے ہوتا ہے بقولہ تعالیٰ لہا ما کسبت وعلیہا
ما اکتسبت ۹ بندہ اپنے کتاب میں مختار ہیں محبوب و مکروہ مومن نے ایمان کو اختیار کیا اور دوست
رکہا چاہا تا آپنے ارادہ سے اوسکو کفر پر اختیار کیا کفر کو کہ وہ مستقبح جانا اوسکو اختیار کیا قال تعالیٰ حبب الیکم
الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اور کافر نے کفر کو اختیار کیا اور دوست رکہا
اور اچہا جانا اور اوسکو ایمان پر اختیار کیا ایمان کو دشمن و قبیح رکہا قال تعالیٰ ذلکم بانہ الکل معلوم اسپر صوفیہ کا اتفاق اول
صوفیہ کا اور ارباب اصطلاح کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ اپنے بندون کے ساتھ کرتا ہے اور اپنے ارادہ کے
موافق او نہیں حکم دیتا ہے خواہ بندون کیلئے صلح ہو یا نہو کیونکہ وہ اوسکی خلق ہے اور اوسیکا امر ہے اگر یہ بات نہوتی تو دنیا
سے ورعیت کے کچھ فرق نہوتا اللہ نے جو کچھ احسان و صحت و سلامت و ہدایت و لطف ساتھ بندون کے کیا ہے یہ
اوسکا تفضل ہے اگر یہ نکرتا تو بہی جائز تہا اللہ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے اگر ایسا نہوتا تو وہ مستحق حمد و شکر کا نہو
یہی مجمع علیہ ہے اسیطرح اسپر بہی اجماع ہے کہ ترتب عقاب کچھ استحقاق کی رو سے نہیں ہے بلکہ مشیت و فضل و
عدل کی رو سے ہے کیونکہ وہ جرائم منقطعہ پر مستحق عقاب دائم نہیں ہوتا افعال معدودہ پر مستحق ثواب دائم غیر معدود
بلا اگر وہ سارے آسمان زمین والونکو عذاب کرے تب بہی ظالم نہیں ہے اور اگر سارے کفار کو جنت میں لیجائے
تب بہی یہ کچھ محال نہیں ہے لان الخلق خلقہ والامر امرہ ولکن اوسنے یہ خبر دی ہے کہ وہ مومنین کو
آرام دیگا اور کفار کو عذاب کریگا سو وہ اپنی باتمین سچا ہے اور اوسکی خبر سچی ہے اسلئے واجب ہے کہ وہ انکے
ساتہ یہی کام کرے اسکے سوا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ جہوٹ نہیں بولتا ہے ۱۱ اسپر اجماع ہے کہ وہ فاعل اشیاء
ہے بلا علت اگر کوئی علت ہوتی تو اوس علت کے لئے بہی کوئی اور علت درکار ہوتی الی غیر النہایۃ یہ امر باطل ہے
اللہ کو کوئی کام لازم ہے اور نہ کوئی شی اوس سے قبیح ہے قبح وحسن اشیا کا اوسیکی طرف سے ہے ۱۲ اجماع ہے
ہے اسپر کہ وعید مطلق حق میں کفار کے ہے اور وعد مطلق حق میں مومنین کے بعض نے کہا غفران صغائر بعد
اجتناب کے کبائر سے واجب ہے اور بعض نے کہا صغائر جائز عقوبت میں مثل کبائر کے ہیں اور غفران کا بایں
کو مشیت و شفاعت پر رکہا ہے اور قبل صدور کا خروج نامہ سے واجب بتاتے ہیں کہتے ہیں معنی اس آیت کے

ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ الآیۃ مین کہ کفر و شرک سے بچے اسکی انواع بہت ہین اور اطلاق اسم جمع کا اونپر جائز
ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ خطاب جمع کو آیا ہے کبیرہ ہر جمع واحد کا اونمین سے علی مجمع کبائر مین کریمہ ان اللہ لا
یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء مین مشیت کو ما دون شرک مین شرط کیا ہے قول اجمالی انکا یہ ہے
کہ مومن درمیان خوف و رجا کے ہے غفران کبائر کی امید رکہتا ہے اللہ کے فضل سے اور عقوبت صغائر مین
اللہ کے عدل سے ڈرتا ہے کیونکہ مغفرت مضمون مشیت ہے اور ہمراہ مشیت کے شرط صغیرہ و کبیرہ کی نہین
آئی ہے اور جسنے شرائط توبہ و ارتکاب صغائر مین تشدید و تغلیظ کی ہے سو کچہہ ایجاب وعید کی راہ سے نہین کی
ہے بلکہ وجوب حق الٰہی مین بابت باز رہنے کے نہی سے گناہ کو عظیم سمجہا ہے اور گناہ مین کسی گناہ کو صغیرہ نہین
ٹہیرایا اگر بطور نسبت و اضافت انکا ڈر اتنا زیادہ ہو کہ گویا وعید انہین کے حق مین آئی ہے اور وعدانکے غیر کیلئے
ف وعید اللہ کا حق ہے بندون پر اور وعدہ بندون کا حق ہے اللہ پر جسکو اوسنے اپنی جان پر واجب کیا ہے
سو اگر اوسنے استیفاء اپنے حق کا اور ادونکا حق وفا نفرمائے تو یہ بات لائق اوسکے فضل کے نہین ہے حالانکہ وہ اوسنے
غنی ہے اور یہ اوسکے محتاج ہین بلکہ لائق فضل یہ ہے کہ اونکے حقوق پورے دیکر اپنے فضل سے اور کچہہ زیادہ انکو
دے **ع** یہ طلب نہ اپنی طرف سے ہے اور اودہر سے دیکہنے کیا ہے - بلکہ اپنے حق کو ہبہ کر دے چنانچہ اسی بات
کی خبر اپنی طرف سے دی ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفہا و یؤت من لدنہ اجرا عظیما
لفظ من لدنہ دلیل ہے اسپر کہ یہ اسکا تفضل ہے نہ جزا ۱۲ اسپر اجماع ہے کہ جو کچہہ اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر
کیا ہے اور جو کچہہ روایات مین حضرت سے آیا ہے دربارہ شفاعت وغیرہ اوس سب کا اقرار کرنا حق ہے پلصراط
ایک پل ہے جو پشت جہنم پر ہوگا اعمال بندون کے ترازو مین تولے جاوینگے اگرچہ کیفیت اوسکی معلوم نہین ہے حضرت
کی مراد پر ایمان لانا چاہئیے جسکے دلمین برابر ایک ذرہ کے ایمان ہوگا وہ بموجب حدیث آگ سے باہر نکلیگا جنت نار
ابدی امر موجود ہین ابدالآباد تک باقی رہینگی اونکو فنا نہین ہے اہل جنت و نار بہی خالد و مخلد و منعم و معذب رہینگے
نہ نعیم ختم ہو نہ عذاب منقطع عامہ مومنین اپنے ظاہر امور مین ایمان رکہتے ہین سرائر اونکے اللہ کے سپرد ہین ۱۲
وار دار ایمان و اسلام ہے اہل وار مومن و مسلمان ہین اہل کبائر بہی مسلمان ہین کیونکہ ایمان و اسلام رکہتے ہین اگرچہ
بسبب فسق کے فاسق ہین اہل قبلہ پر نماز جنازہ پڑہنا چاہئیے اور نماز پیچہے ہر نیک و بد کے پڑہنا جائز ہے اور
جمعہ و جماعات و اعیاد واجب ہین ہر مسلمان بے عذر پر ہمراہ ہر امام نیک و بد کے اسیطرح جہاد و حج ہمراہ اوسکے
خلافت حق ہے اور یہ قریش مین چاہئیے خلفاء اربعہ متقدم ہین سب پر اور صحابہ و سلف صالح کی اقتدا کرنا چاہئیے

اور اد کی مناجات میں سکوت بہتر ہے یہ تا آخر کیونکہ اسکے سبق سنی مین فلاح نہیں ہے جسکے لئے حضرت نے
گواہی جنت کی دی ہے وہ جنت میں جائیگا اور اسکو عذاب نار نہوگا والاہ اگرچہ عالم ہوں ان پیر تلوار لیکر کھلا بجائے
امر بھی واجب ہے جس سے ہو سکے مگر ہمراہ شفقت و رافت و رفق و لطف و رحمت قول لین کے عذاب قبر و سوال منکر
و نکیر حق ہے حضرت کا معراج میں آسمان ہفتم تک جانا پھر الی ماشاء اللہ تعالی وقت شب کے حالت بیداری میں
ساتھ بدن کے حق ہے رویا حق ہے مومنین کیلئے بشارت انذار و توفیق ہوتی ہے جو کوئی مرایا مارا گیا وہ اپنی
اجل سے فنا ہوا یہ بات نہیں ہے کہ آجال نے اوسکا اخترام کیا ہو جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہیں اطفال مومنین ہمراہ
اپنے آبا کے جنت میں ہونگے اطفال مشرکین میں اختلاف ہے مسح کرنا خفین پر حق ہے حرام رزق ہے
جدال مراء میں اور خصومت عقد دین اور تنازع کرنا اوسمیں درست نہیں ہے الہم وما علیہم میں مشغول ہونا
اولی تر ہے خصومات فی الدین سے علم کا طلب کرنا افضل اعمال سے ہے مراد علم وقت ہے جو ظاہر اور باطنا ادس پر واجب
ہوتا ہے یہ لوگ اسکی خلق پر نصیح ہوں یا عمر سب سے زیادہ مہربان و شفیق ہوتے ہیں آمد و ثرت باذل مال
زاہد و معرض دنیا سے اور بہت زیادہ طلب کرنیوالے سنت و آثار کے اور بڑے حریص اتباع سنن پر اتفاق واجماع
ہے اسپر کہ جو کچھ اللہ و رسول نے کتاب و سنت میں ذکر کیا ہے وہ فرض و واجب و حتم لازم ہے جسمیں عقلا کا غیر
کے اوس سے تخلف کر نا جائز نہیں ہے کسیطرح اوسمیں تصریح کرنیکی گنجایش ہے کسی شخص کو بھی دوست ہو یا دشمن یا
عارف اگرچہ وہ اقصی مراتب اعلی درجات و اشرف مقامات و ارفع منازل کو کیوں نہ پہنچ گیا ہو بندہ کیلئے ایسا
کوئی مقام نہیں ہے کہ اوسمیں آداب شریعت اوس سے ساقط ہو جائیں محظور کو مباح حرام کو حلال کر بیٹھے
یا کسی حلال کو حرام یا کسی فرض کو بغیر عذر و علت کے ساقط سمجھے عذر و علت وہی ہے جسپر مسلمین نے اجماع
کیا ہے اور احکام شریعت ساتھ اوسکے آئے ہیں اور جو شخص اصفی سترا اعلی رتبہ اشرف مقام ہوتا ہے وہی
اجتہاد میں شدید تر اور عمل میں مخلص تر اور کثیر التوقی ہوا کرتا ہے ۱۵ اسپر اجماع ہے کہ افعال رب سب
سعادت میں سب شقاوت سعادت و شقاوت ونکی مشیت الہی سابق ہو چکی ہے اور پہلے سے لکھی گئی
جسطرح کہ حدیث ابن عمر میں آیا ہے هذا کتاب رب العالمین فیه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم اجمل
علی آخرهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ابدا اسیطرح جہنمیوں کے نام کے فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے
السعید من سعد فی بطن امه والشقی من شقی فی بطن امه یہ اعمال کچھ اس حیث الاستحقاق موجب ثواب
وعقاب کے نہیں ہیں بلکہ عدل کی راہ سے ہیں اور اللہ کا فضل ایجاب کی راہ سے ہے ۱۶ النعیم جنت انکیلئے

ہے جسکے لئے اسکیطرف سے جنت بغیر علت کے سابق ہوچکی ہے اور غضب نار جسکے لئے ہے جسکے لئے اسکیطرف سے شقاوت بغیر علت کے سبقت کرچکی ہے کما قال هؤلاء فی الجنة ولا ابالی هؤلاء فی النار ولا ابالی اعمال عباد علامات ارادت ہین اوس سابق پر کما قال صلعم اعملوا فکل میسر لما خلق له ۱۶ اکثر صوفیہ جمع ہین اسبات پر کہ اللہ تعالی اعمال پر ثواب بنا او عقاب کرتا ہے کیونکہ اوسنے عمل صالح پر وعدہ اور عمل بد پر وعید فرمائی ہے وعدہ کو پورا کرتا ہے اور وعید کو محقق لانه صادق وخبره صدق ۱۷ آونکا اجماع ہے اسبات پر کہ دلیل اللہ پر خود اکیلا اللہ ہے تو بھی عقل سو وہ ایسی بات ہے کہ عاقل اپنی حاجت مین طرف دلیل کے راہ نکالتا ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث دلیل نہین ہوتا مگر اپنی مثل پر ابن عطا نے کہا ہے عامہ نے اللہ کو اوسکی خلق سے پہچانا افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت خاصہ نے اوسکو اوسکے کلام وصفات سے پہچانا افلا یتدبرون القرآن ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها انبیاء نے خود اوسکو اوسکی ذات سے پہچانا وکذلك اوحینا الیك روحا من امرنا ہان اللہ کو نہین پہچانتا ہے مگر عقل والا اسلئے کہ عقل ایک آلہ ہے واسطے بندے کے جس سے وہ شناخت اشیاء کی کیا کرتا ہے رہی یہ بات کہ معرفت کیا چیز ہے سو جنید رح نے کہا ہے هی وجود جهلك عن قیام علمه معلوم ہوا کہ معرفت وعلم مین فرق ہے ۱۸ جنید رح فرماتے ہین کہ روح ایک ایسی شے ہے جسکے علم کے ساتھ اللہ تعالے مختص ہے اوسنے کسی شخص کو اپنی خلق مین سے اوسپر آگاہ نہین کیا اور بجز اسکے کہ اوسکو موجود کہین اور کوئی عبارت بولنا جائز نہین ہے لقوله تعالے قل الروح من امر ربی صحیح یہی ہے کہ روح مثل جسد کے مخلوق ہے ابن عطا کہتے ہین اللہ نے ارواح کو قبل اجساد کے بنایا بدلیل قوله تعالی خلقناکم یعنی الارواح ثم صورناکم یعنی الاجساد ۱۹ جمہور صوفیہ تفضیل رسل سے ملائکہ پر اور تفضیل ملائکہ سے رسل پر ساکت ہین کہتے ہین فضل اوسکو ہے جسکو اللہ نے فضیلت دی ہے یہ کچھ جوہر وعمل سے نہین ہے عقل و خبر کی راہ سے احد الامرین کو واجب نہین جانتے اور بعض نے رسل کو اور بعض نے ملائکہ کو فضیلت دی اور محمد بن فضل نے کہا کہ سارے ملائکہ افضل ہین سارے مومنین سے اور مومنین مین ایسے بھی ہین جو ملائکہ سے افضل ہین یعنی انبیاء علیہم السلام ۲۰ اسپر اونکا اجماع ہے کہ درمیان رسل کے تفاضل ہے لقوله تعالے ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض لکن فاضل و مفضول متعین نہین ہین لقوله صلعم لا تخیروا بین الانبیاء لکن حضرت کا افضل ہونا بموجب حدیث انا سید ولد آدم ولا فخر واجب کہتے ہین ۲۱ انبیاء باجماع جمیع صوفیہ افضل البشر ہین اور بشر مین کوئی ایسا نہین ہے جو کہ فضل مین برابر انبیاء کے ہو نہ صدیق نہ ولی نہ اور کوئی گو کتنا ہی

جلیل القدر عظیم الخطر کیوں نہو انبیا سے زلت کا ہونا ثابت ہے خواہ وہ بطریق تاویل وخطا ہوں یا سہو وغفلت لکن
وہ صغائر مقرون بتوبہ ہوتے ہیں نہ کبائر کہ وہ سب کبائر سے معصوم ہیں ۲۱ اولیا سے کرامات ہوتی ہیں یہ بات
قرآن حدیث دونوں سے ثابت ہے حضرت کے عہد میں اور بعد آپکے عہد کے بھی ظہور اسکا ہوا اولیا سے جب
کوئی کرامت صادر ہوتی ہے تو انکا تذلل وخضوع وخشیت ومسکنت بڑھ جاتا ہے وہ اسکا شکر بجا لاتے ہیں اسلیئے کہ
اجر زیادہ کرتا ہے غرضکہ انبیا کیلیئے معجزات ہوتے ہیں اولیا کے لیئے کرامات علامتیں انکا دعاوی اولیا کو علم اپنی کرامت
کا نہیں ہوتا ہے انبیا کو معجزہ کا علم پہلے سے ہوتا ہے کیونکہ اولیا غیر معصوم ہیں اور انبیا معصوم ہیں بعض نے کہا ولی
کو اپنا ولی ہونا معلوم نہیں ہو سکتا ہے اور بعض نے کہا جائز ہے کہ وہ اس امر کا شناسا ہو علامت ولایت کا کچھ
طرف سے حلیہ ظاہر اور خروج من العادت کے نہیں ہوتا ہے بلکن یہ علام سر الہی میں ہوتا ہے جو اسکو معلوم ہے
۲۲ ایمان نزدیک جمہور صوفیہ کے قول عمل نیت ہے تحقیق کے معنی تصدیق میں اصل ایمان یہی اقرار زبان ہمراہ
تصدیق قلب کے ہے اور فرع اسکی عمل بالارکان ہے ایمان ظاہر و باطن میں ایک شے ہے اور وہ دل ہے اور ظاہر
میں اسیار متکلمین میں اسپر اجماع ہے کہ وجوب ایمان کا ظاہر اسکی وجوب کے باطنا ہے اور وہ اقرار ہے کہتے
ہیں کہ ایمان بڑھتا گھٹتا ہے جنید وسہل نے کہا کہ تصدیق بڑہتی گھٹتی نہیں ہے اگر گھٹی تو پھر بندہ ایمان سے نکل
جائیگا کیونکہ وہ تصدیق ہے اللہ کے اخبار رسولوں کی اسمیں ادنی شک کفر ہوتا ہے اور زیادتی ایمان کی طرف سے
قوت ویقین کے ہوتی ہے ان زبان کا اقرار نہ بڑہے نہ گھٹے اور عمل بالارکان زائد وناقص ہوتا ہے **ف**
بعض نے کہا جس مومن نے اقرار کیا تصدیق کی فرائض بجا لایا منہیات سے باز رہا وہ اللہ کے عذاب سے امن میں
ہے اور جسنے یہ کچھ کیا وہ مخلد فی النار رہیگا جسنے باوجود اقرار وتصدیق کے اعمال میں تقصیر کی جائز ہے کہ وہ
معذب غیر مخلد ہو سو وہ مغلوب ہے تو اس میں لکن مذاہب اسوں نہیں ہے تو اسکا ایمان ناقص غیر کامل ہوا اور [illegible]
اوسکا ایمان تام غیر ناقص ہے اسلیئے یہ بات ٹہیری کہ نقصان ایمان کا سبب نقصان اعمال کا ہوا اور تمام ایمان کا سبب تمام اعمال کا ہو حضرت
نے حق میں قاصر الواجب کے کہا ہے کہ وہ ضعیف الایمان ہے چنانچہ درباره انکار منکر بالقلب کے فرمایا ہے کہ
ذلک اضعف الایمان معلوم ہوا کہ ایمان باطن کا بدون ایمان ظاہر کے ضعیف ہوتا ہے اور کسی جگہ ایمان کو
کامل ٹہیرایا ہے جیسے اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا اخلاق ظاہر وباطن دونوں میں ہوتے ہیں سو جو اسکو عام
ہے اوسکو وصف بالکمال کیا ہے اور جسکو عام نہیں ہے اوسکو وصف بالضعف کیا ہے اور بعض نے کہا کم وبیشی
ایمان کی کچھ طرف سے میں کے نہیں ہے بلکہ جہت کی طرف سے ہے جو وقت حسن وقوت سے زیادت ہوتی ہے اور

انکی کمی سے نقصان ہوتا ہے حضرت نے فرمایا مردون مین بہت کامل ہوئے اور عورتون مین فقط چار ہی عورتین کامل
ہوئین سو کچھ ساری عورتین عیان کی راہ سے ناقص نہین ہین بلکہ صفت کی طرف سے حضرت نے نسار کو ناقص العقل
والدین فرمایا ہے بعض کبرا نے کہا ہے ایمان طرفین اللہ کے ہے نہ زیادہ ہو نہ کم اور طرف سے انبیا کے زیادہ ہوتا ہے
نہ کم اور طرف سے غیر انبیا کے زیادہ اور کم دونون ہوتا ہے ۲۳ ارکان ایمان کے چار ہین توحید بلا حد اور ذکر
بلا غیبت یعنی نطع اور حال بلا نعت اور وجد بلا وقت حال بلا نعت کے یہ معنی ہین کہ جس حال رفیع کو بیان کرے اسکے
ساتھ موصوف ہو اور وجد بلا وقت کے یہ معنی ہین کہ ہر وقت مین مشاہدہ حق کرے نہ یہ کہ ایک وقت مین مشاہد ہو اور
دوسرے وقت مین مشاہد نہو ۲۴ اسلام عام ہے اور ایمان خاص اور بعض نے کہا دونون ایک ہین کسی نے کہا اسلام
ظاہر ہے ایمان باطن ہے بعض نے کہا اسلام تحقیق ایمان ہے اور ایمان تصدیق اسلام بعض نے کہا ایمان تحقیق و اعتقاد
ہے اور اسلام خضوع و انقیاد انتہی مین کہتا ہون حدیث صحیح مین وصف اسلام و ایمان و احسان کا جدا جدا آیا ہے
وہی ٹھیک ہے جس بات کا تفرقہ و فیصلہ خود شارع نے کر دیا ہے ہمکو اسمین حرف زائد کرنا کچھ ضرور نہین ہے ۲۵
قوم صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے کا دربارہ مذاہب شریعت یہ ہے کہ اپنے لئے احوط و اوثق کو امر مختلف فیہ فقہا مین
اخذ کرتے ہین اور جہان انکو اجماع فریقین پر چلتے ہین اور اختلاف فقہا کو صواب جانتے ہین اور کوئی انمین سے دوسرے پر
اعتراض نہین کرتا انکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے اور جس شخص نے ایک مذہب کا شرع مین اعتقاد کیا ہے اور وہ مذہب
نزدیک اسکے صحیح ہوا دستور پر کہ مثل اسکا بدلالت کتاب و سنت صحیح ہوتا ہے اور وہ شخص اہل استنباط بھی ہے تو
تو وہ اعتقاد مذکور مین مصیب ہے اور جو شخص کہ اہل اجتہاد سے نہین ہے تو وہ قول مفتی کا اخذ کرے جس کسی فقیہ
کو اسکا دل علم جانتا ہو تو یہ قول مفتی کا اوسکے لئے حجت ہے انتہی مگر اسمین تامل ہے ۲۶ انکا اجماع ہے اس
بات پر کہ تعجیل نماز کی ہمراہ یقین کے وقت پر افضل ہے اور جمیع مفروضات کو وقت جو بکے عجالۃً ادا کرے تقصیر و
تاخیر و تفریط روا نرکہے مگر عذر سے اور سفر مین نماز کو قصر کرے اور جو شخص ہمیشہ سفر مین رہے اور اوسکا کوئی
مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑھا کرے اور افطار کرنا روزہ کا سفر مین اور روزہ رکھنا دونون جائز ہین استطاعت
حج کی نزدیک انکے امکان ہے کسی وجہ سے کیون نہو یہ لوگ فقط زاد و راحلہ کو شرط نہین کرتے ابن عطا نے
کہا ہے استطاعت دو طرح پر ہے حال و مال فمن لم یکن له حال تقلہ فمال یبلغه ۲۷ اباحت مکاسب پر
حرف و تجارات و حرث و غیر ذلک سے جسکو شریعت نے مباح کیا ہے انکا اجماع ہے لیکن ساتھ تیقظ و تثبت و تحرز
کے شبہات سے اور یہ حرفہ اسلئے کرے کہ عمل پر مدد ملے طمع کا مادہ قطع ہو اور غیر کو فائدہ پہنچے ہمسایہ پر

مہربانی کرتے ہیں پیشہ کرنا نزدیک ایک اوس شخص کیلئے احب ہے جسکا فرض نفقہ کے ساتھ ملا ہوا ہے جنید کہتے ہین کسب ایک عمل متقبل الی الله ہے سو جبتک نوافل مین مشغول ہونا مندوب ہے دنیا مین آمین حاصل کرے یہی حال ہے کہ جلب رزق و جز شغف اسی مین ہے پس بس آدم ہر آدمی کیلئے کسب کرنا مباح ہے کچھ یہ راجب ہے اور نہ قادح توکل ہے جایح ہے دین مین مگر اشتغال ساتھ وظائف حق کے اولی و احق ہے اور عرش اوس نے وقت صحت توکل ثقت بالله کے موجب ہے سہل نے کہا توکل والے محض اتباع سنت کیلئے کسب کرتے ہیں اور غیر متوکل واسطے تعاون کے صاحب تعرف فرماتے ہین هذا ما حققناه وهو عندنا من مذاهب القوم من اقاويلهم فی کتبهم وما سمعناه من الثقات ممن عرفت اصولهم وتحقق فی مذاهبهم ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم انتهی حاصله

فصل بیان مین عقیدہ شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ کی بموجب کتاب فتوحات کی اور اسی مطابق ہے عقیدہ شیخ عبد الوہاب

ہر مومن کو لائق ہے کہ اپنے عقیدہ کی تصریح کرے اور سبکے سامنے پکار کر کہدے کہ میرا اعتقاد یہ ہے اگر وہ اعتقاد صحیح ہوگا تو وہ لوگ پاس الله کے اوس اعتقاد کی گواہی واسطے اسکے دینگے اور اگر وہ اعتقاد اور طرح پر ہوگا تو اسکا فساد ظاہر کر دینگے تاکہ وہ اوس سے توبہ کرے دیکھو ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اپنا گواہ مقرر کیا تہا حالانکہ وہ لوگ مشرک تہے اور انکو اپنی حال پر اپنی برات کا شرک الله سے اور اپنے اقرار بالوحدانیة کا گواہ ٹہیرایا تہا اسلئے کہ انکو یہ بات معلوم تہی کہ الله تعالے جہان والوں کو اپنے سامنے کہڑا کرکے اوس موقف عظیم ہولناک مین اپسے سوال کریگا اور ہر گواہ کو اپنی گواہی ادا کرنا پڑیگا اور سرا مین اپنی امانت ادا کریگا اور موذن کیلئے ہر سامع اوسکی گواہی دیگا یہانتک کہ کفار بہی گواہی دینگے لہذا شیطان وقت سماع اذان کے پشت پہیر کر گوز کرتا ہوا بہاگتا ہے تاکہ اذان موذن کو سنے اور اوسکے لئے گواہی دینا پڑے اور منجملہ اون لوگون کے نہ ٹہیرے جو ساعی اوسکی سعادت مین ہین پس شیطان لعنه الله ہمارا خالص دشمن اور عدو محض ہے وہ کب ہماری بہلائی و بہتری چاہتا ہے تو جب دشمن کو چارہ اس بات سے نہین ہے کہ جس بات پر تونے اوسکو گواہ ٹہیرایا ہے وہ اوسکی گواہی دے کیونکہ اوس مشہد حق مین یہ بات سچ مچ ہوگی تو پہر گواہی دینا تیرے یار و دوست کا جو تیرا ہم مذہب اور اچہا آدمی ہے تجکو چاہئے کہ تو اوسکو اس دار دنیا مین اپنے نفس پر وحدانیت و ایمان کا گواہ کرلے سوا ہے

میرے اخوان واحباب مین تمکو گواہ کرتا ہون اسبات پر کہ بیشک اللہ تعالے نے اور ملائکہ اور انبیا کو اور ان سب کو
جو اسدم حاضر ہین یا جو کوئی اسوقت میری بات کو سنتا ہے گواہ کیا ہے اسبات پر کہ مین بطور جزم اپنے
دل سے یہ کہتا ہون کہ اللہ تعالی واحد ہے کوئی اوسکا ثانی نہین ہے وہ منزہ ہے صاحبہ وولد سے مالک
ہے کوئی اوسکا شریک نہین ہے ملک ہے کوئی اوسکا وزیر نہین ہے صانع ہے کوئی مدبر اوسکے ہمراہ
نہین ہے اپنی ذات سے موجود ہے کسی موجد کا جو اوسکو ایجاد کرے محتاج نہین ہے بلکہ ہر موجود جو اوسکے
سوا ہے وہ اپنے وجود مین اوسکا محتاج ہے غرضکہ سارا جہان اللہ کے سبب سے موجود ہے اور اللہ تعالی اپنی
ذات سے موجود ہے اللہ کے وجود کا آغاز ہے نہ اوسکی بقا کا انجام بلکہ اوسکی ہستی استمراری دائمی مطلق ہے
وہ اپنے نفس سے قائم ہے نہ جوہر متحیز ہے کہ اوسکے لئے اندازہ مکانکا کیا جائے نہ عرض ہے کہ بقا اوسپر
محال ٹہیرے نہ جسم ہے کہ اوسکے لئے جہت اور مقدار ہو وہ تو مقدس ہے جہات واقطار سے مرئی ہے
دلون اور ابصار سے یعنی دنیا و آخرت مین عرش پر مستوی ہے جسطرح کہ اوسنے فرمایا ہے اور جس معنی
کا اوسنے ارادہ کیا ہے جسطرح کہ عرش اور جسکو وہ حاوی ہے ساتہ اوسکے مستوی ہے آخرت و اولی اوسیکے
لئے ہے اوسکے لئے نہ مثل معقول ہے اور نہ عقول اوسپر دلیل ہین زمانہ اوسکو محدود نہین کرسکتا اور نہ
مکان اوسکو اپنے اندر لے سکتا ہے بلکہ وہ تہا اور مکان نتہا وھو الآن علی ما علیه کان یعنی اب بہی
جون کا تون ہے اوسی نے تمکن و مکان پیدا کیا زمان کو بنایا اور کہا مین وہ واحد حق ہون جسکو حفظ مخلوقات
نہین تہکاتا اور نہ اوسکیطرف کوئی ایسی صفت مخلوقات جسپر وہ نہ تہا رجوع کرتی ہے وہ اس سے برتر ہے
کہ حوادث اوسمین حلول کرین یا وہ حوادث مین حال ہو یا حوادث اوس سے پہلے ہون یا وہ بعد حوادث کے
ہو بلکہ وہ تہا اور کوئی شے نتہی کیونکہ قبل بعد صیغے ہین زمان کے جسکو اوسنے ابداع کیا ہے وہ ایسا قیوم ہے
کہ سوتا نہین ہے اور ایسا قہار ہے کہ اوسکا کوئی کچہہ نہین کرسکتا لیس کمثله شیٔ وهو السمیع البصیر
عرش کو پیدا کرکے استوا کی ایک حد ٹہیرائی اور کرسی بنا کر اوسکو آسمان و زمین کی وسعت دی لوح محفوظ و
قلم اعلی کو اختراع کیا اور اوسکو جاری کرکے مطابق اپنے علم کے حقین خلق کے فصل و قضا کے دن تک کاتب
بنایا سارے جہان کو بغیر مثال سابق کے اختراع کیا خلق کو پیدا کیا اوسکو خلیفہ ٹہیرایا روحونکو اندر بدنون
کے اوتارا امانت دار کیا پہر اون بدنون کو جنمین وہ روحین اوتاری گئی زمین مین کا خلیفہ مقرر کیا اور جو کچہہ
آسمانون اور زمین مین ہے اوس سبکو مسخر اون خلفا کا ٹہیرایا یہ سب اوسیکی طرف سے ہے وہ قائم

ہے ایک ذرہ حرکت نہین کرسکتا مگر اوسکے حکم سے کل خلق کو بنایا بغیر اسکے کہ اوسکو کچھ حاجت خلق کرنیکی
یا کسی نے اوسکا پیدا کرنا اوسپر واجب کیا ہو لیکن اوسکا علم سابق تھا تو اوس معلوم کو پیدا کرنا ضرور
تھا فہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو علی کل شیٔ قدیر اوسکا علم ہر شے کو محیط ہے اور ہر عدد
کا محصی ہے وہ عالم ہے ہر راز اور امر پوشیدہ تر کا آنکھ کے اشارہ کو اور جی کے اندر کی بات کو جانتا ہے
اور کیونکر وہ اوس شے کو جسے اوسنے پیدا کیا ہے نجانیگا الا یعلم من خلق وہو اللطیف الخبیر اشیا
نہ تھی مگر اوسکو علم اون کا حاصل تھا پھر اوسی علم کے بموجب اونکو ایجاد کیا غرضکہ وہ ہمیشہ سے عالم اشیا رہتا
بعد اشیا کے موجود ہونے پر کوئی علم جدید اوسکو نہین لگا ساری اشیا کا اتقان اور احکام اور اونپر حکمرانی
کرنا اوسکے علم سے ہے جسکو چاہا اوسکو اونپر حاکم کیا جسطرح کہ وہ عالم کلیات علی الاطلاق ہے اسیطرح وہ
عالم جزئیات بھی ہے باجماع اہل نظر صحیح وہی عالم غیب و شہادت ہے فتعالی اللہ عما یشرکون فعال لما
یرید ارادہ کرنیوالا کائنات کا عالم غیب و شہادت مین ہی ہے اوسکی قدرت کسی شے کے ایجاد و
نہین ہوئی جب تک کہ اوسنے ارادہ نہین کیا جسطرح کہ اوسنے ارادہ نہین کیا جبتک کہ اوسکو جان نہین لیا کیونکہ
عقل مین یہ بات محال ہے کہ جس چیز کو نجانے اوسکا ارادہ کرے یا مختار ترک فعل ہو مرید نہو غیر مراد کا
فاعل ہو جسطرح کہ یہ بات محال ہے کہ یہ حقائق بغیر حی قیوم کے پائی جائین یا یہ صفات بغیر ایک ذات کے جو
موصوف بالمذکور ہے قائم رہ سکین وجود مین کوئی طاعت یا معصیت ربح یا نقصان عسر یا یسر [illegible]
حیات یا موت حصول یا فوت نہار یا لیل اعتدال یا میل بر یا بحر نفع یا ضر شفع یا وتر جوہر یا عرض صحت
یا مرض فرح یا ترح روح یا شبح ظلام یا ضیا ارض یا سما ترکیب یا تحلیل کثیر یا قلیل عداوۃ یا [illegible]
یا سواد بیاض یا رقاد ظاہر یا باطن متحرک یا ساکن یابس یا رطب قشر یا لب نہین ہے اسیطرح نہ کوئی شے
متضاد یا مختلف یا متماثل ہے لیکن وہ مراد حق تعالی سے ہے اور کیونکر وہ اوسکی مراد نہو حالانکہ اوسی نے
اوسکو ایجاد کیا ہے کہین یہ ہوسکتا ہے کہ جو مراد نہو وہ مختار پایا جائے لا راد لامرہ ولا معقب لحکمہ یوتی
الملک من یشاء وینزع الملک ممن یشاء ویعز من یشاء ویذل من یشاء ویہدی من یشاء
ویضل من یشاء ماشاء اللہ کان ومالم یشا لم یکن اگر سارے خلائق مجتمع ہوکہ کسی شے کا ارادہ کرے جو
مراد خدا نہین ہے تو نہین کرسکتے یا کوئی ایسی شے کرے کہ جسکے ایجاد کا اللہ نے ارادہ نہین کیا ہے یا بغیر
ارادہ کے کچھ کرنا چاہے تو ہرگز نہین کرسکتے اونکو یہ استطاعت نہین ہے اور نہ اللہ نے اونکو اسکی

امرکی قدرت دی ہے کفر و ایمان و طاعت و عصیان سب اوسکی مشیت و حکم و ارادہ سے ہے اللہ تعالےٰ
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتہ اس ارادہ کے اور عالم تہا معدوم کا پہر اوسنے عالم کو بلا تفکر و تدبر ایجاد کیا
وہ جاہل نہ تہا کہ تدبر و تفکر سے اوسکو علم مجہول حاصل ہوتا جل و علا عن ذلک بلکہ اوسنے اوسی علم سابق
کی بنیاد اور تعیین ارادہ منزہ ازلیہ پر عالم کو مع زمان و مکان و اکوان و الوان کے ایجاد کیا سو علی التحقیق وجود
مین کوئی مرید بجز اُس ذات پاک کے موجود نہین ہے کیونکہ قائل اسقول کا وما تشاؤن الا ان یشاء
اللہ وہی ہے اللہ نے جسطرح جانا حکم کیا جو ارادہ کیا خاص کیا مقدر کر کے ایجاد کیا وہ سنتا دیکہتا ہر
ہر متحرک و ساکن و ناطق کو جو کہ عالم اسفل سے لیکر تا عالم اعلیٰ ہے نہ بُعد اوسکی سمع کو حاجب ہو کیونکہ وہ قریب ہے
اور نہ قرب اوسکی بصر کو محجوب کرے کیونکہ وہ بعید ہے جی کی بات جی ہی کے اندر سنتا ہے اور وقت لمس
کے صوت ملاست خفیہ کو سماعت کرتا ہے سیاہی کو اندہیرے مین پانی کو اندر پانی کے دیکہتا ہے نہ امتزاج
اوسکو حاجب ہو اور نہ ظلمات اور نہ انوار مانع و نہی ہے سنتا دیکہتا اوسنے تکلم کیا لکن نہ خاموشی متقادم
سے اور نہ سکوت متوہم سے یہ کلام اوسکا قدیم ازلی ہے مثل سائر صفات علم و ارادہ و قدرت کے موسی
علیہ السلام وغیرہم سے بات کی اوسکا نام تنزیل زبور و توریت انجیل فرقان رکہا بغیر کسی تشبیہ و تکییف کے
اور اوسکا کلام بغیر لہات و لسان ہے جسطرح کہ اوسکا سمع بغیر اصمخہ آذان ہے یا جسطرح کہ بصر اوسکی بغیر حدقہ و جفان
ہے یا جیسے کہ ارادہ اوسکا بغیر قلب و جنان ہے یا جیسے کہ علم اوسکا بغیر اضطرار و نظر کرنے کے برہان مین ہے
یا جیسے حیات اوسکی بغیر بخار تجویف قلب کے ہے جو کہ امتزاج ارکان سے حادث ہوتا ہے اور اوسکی ذات نہ
زیادت کو قبول کرے نہ نقصان کو وہ پاک ذات عظیم السلطان عمیم الاحسان جسیم الامتنان ہے جو کچہہ اوسکے
سوا ہے وہ اوسکے وجود سے فائض ہوا ہے اور اوسکا فضل و عدل باسط و قابض ہے جب جہان کو ایجاد
و اختراع کیا تو اوسکی صنع کو کامل و بدیع بنایا اور اوسکا کوئی شریک اوسکے ملک مین یا مدبر اوسکی امر مین نہین
ہے اگر انعام کرے اور نعمت دے تو یہ اوسکا فضل ہے اور اگر ستانے اور عذاب کرے تو یہ اوسکا عدل ہے
اور اوسکے ملک مین کسی غیر کا کچہہ تصرف نہین ہے کہ اوسکو طرف جور و حیف کے منسوب کرین نہ سوا اوسکے کسی اور
کا اوسپر حکم چلتا ہے کہ وہ متصف بجزع و خوف ٹہیرے جو کچہہ اوسکے سوا ہے وہ زیر سلطان قہر خدا ہے اسکو
ارادہ و امر سے متصرف ہے نفوس مکلفین مین الہام تقوی و فجور کا کرنیوالا وہی ہے پہر جسکی سیئات سے
چاہے درگزر فرمائے اور جسکو چاہے پکڑ لے خواہ یہان خواہ دن نشور کے اور اوسکا عدل نہ اوسکے فضل مین

حکم کرے اور سارے اوسکے فعل اوسکے عدل میں ہیں اور آپ قائم ہو دوسری ذات میں نہ لا اور اونکے لئے دو صفت ہیں کہ
فرمایا ھؤلاء للجنة ولا ابالی وھؤلاء للنار ولا ابالی یعنی یہ جنت میں ہیں اور یہ دوزخ میں اور اسکی پروا نہیں کیونکہ
اوس وقت اسکے سوا کوئی موجود نہ تھا اور نہ کوئی وجود تھا سو یہ تصرف ہے اللہ تعالیٰ کے بیچ ایک قسم ربوبیت
کے اور دوسرا قبضہ ربوبیت کا ہے اسمیں اگر چاہتا سارے جہاں سعادتمند ہوتے تو ایسا ہی ہوتا اور اگر چاہتا
کہ تمام عالم بدبخت ہو تو ویسا ہی ہوتا یہ سب اوسکی شان تھی لیکن مصلحت سے اسطرح پر چاہا اور ملک و خلق پیدا کر
اور یہ چاہا کہ کوئی شقی ہو اور کوئی سعید ہو اور سعادت میں بھی کوئی برتر کوئی بدتر اور اوسکے حکم کے
نہیں ہے چنانچہ فرمایا کہ یہ پانچ ہاتھ ہیں پچاس ہزار دلوں کے میں ما یبدل القول لدی وما انا بظلام
للعبید کیونکہ ملک میں بیجا تصرف ہے اور بیجا ہی مشیت باری ہے اسکی حقیقت سمجھ میں
نہ آوے دل کی اوسمیں ہی انکار و مسائل کا اوسپر گمان نہیں ہوتا اگر لطف و رحمت الٰہی اور جود رحمانی کے
حق میں اوسکی عنایت ہوتی ہے اور حضرت شہادت میں ملک مقرر ہیں یہ امر سابق ہو چکا ہے اوسکو
موہبت ملی ہے جسوقت الوہیت نے یہ تقسیم کی تھی اوسکا معلوم تھا یہ دقائق قدیم میں اوسکے سوا
کوئی عامل نہیں ہے اور نہ کوئی موجود ذات جو دے مگر وہی ایک اللہ ہی ہے تمکو اور تمہارے اعمال کو
پیدا کیا اوس سے سوال اوسکے فعل کا نہیں کیا جاتا بلکہ مسئول یہی خلق ہے تحت بالعدل اوسکے لئے ہے
وہ چاہے تو تم سب کو راہ پر لگا دے **ف** یعنی جسطرح اللہ اور ملائکہ اور اوسکی ساری خلق کو اور تمکو بھی
نفس پر اپنی توحید کا گواہ ٹھیرایا ہے اسیطرح میں اللہ اور ملائکہ اور ساری خلق کو اور تمکو اپنے نفس پر اپنی
توحید اور ایمان لانیکا اللہ کے مصطفے و مختار و مجتبیٰ پر گواہ کرتا ہوں وہ ہمارے سید و مولی محمد صلعم ہیں
جنکو اللہ نے سب لوگوں کیطرف بشیر و نذیر اور داعی الی اللہ باذنہ اور سراج منیر کرکے بھیجا ہے
حضرت پر جو کچھ اللہ کیطرف سے اترا تھا وہ اونہوں نے پہنچا دیا اور امانت ادا کر دی امت کی خیرخواہی کی
حجة الوداع میں کھڑے ہوکر سامنے تمام حاضرین کو خطبہ سنایا تذکیر فرمائی تحذیر کی وعدہ وعید پہنچائے
استطاعت وار عادت کیا اس تذکیر کے ساتھ کسیکو خاص نہیں کیا یہ تذکیر اول اللہ صمد ہی پر کہا الا ھل بلغت
سب نے کہا ہاں فرمایا اللھم اشھد اور میں ایمان لایا اوسپر جو حضرت لائے ہیں جو مجھے معلوم ہے یا نہیں معلوم
اوسکے جو حضرت لائے ایک یہ بات ہے کہ موت ایک اجل مسمی ہے ہر ایک جان کو جب آتی ہے تو دیر نہیں
کرتی سو مجھکو ایمان ہے اسمیں کچھ شک شبہ نہیں ہے جسطرح کہ میں اس بات پر بھی ایمان لایا ہوں

اور بینے اقرار کیا ہے کہ سوال فتانان قبر کا حق ہے اور عذاب قبر حق ہے اور بعث اجساد کا قبور سے حق
ہے اور عرض ہونا اسپر حق ہے اور جنت حق ہے اور نار حق ہے اور میزان حق ہے اور حوض حق ہے
اور اوڑنا صحائف اعمال کا حق ہے اور صراط حق ہے اور ایک فریق کا جنت مین اور ایک فریق کا دوزخ مین
جانا حق ہے اور کرب وسدن کا ایک گروہ پر حق ہے اور ایک گروہ کو حزن مین نڈالنا فزع اکبر کا حق ہے
اور شفاعت ملائکہ وانبیاء ومومنین شفاعت ارحم الراحمین کی حق ہے ایک جماعت مومنین کی اہل کبائر سے
جہنم مین جائیگی پہر شفاعت سے باہر آئیگی یہ سب حق ہے اور ہمیشہ رہنا مومنون کا نعیم مقیم مین اور ہمیشہ رہنا
کفار کی اور اہل نفاق کی عذاب الیم مین حق ہے اور جو کچہہ کتب مین آیا ہے اور رسل لائے ہین علم ہو یا جہل
وہ حق ہے یہ شہادت میری ہے نفس پر امانت ہے پاس ہر اوس شخص کے جسکے پاس یہ پہنچی ہے
وہ اس امانت کو وقت سوال کے ادا کرے خیانت کہین ہو اسد تعالی ہمکو اور تمکو اس ایمان سے نفع دے
اور ہمکو وسپر وقت انتقال کے طرف دار حیوان کے ثابت رکہے اور کرامت و رضوان کے گہر مین ہمکو داخل
کرے اور درمیان ہمارے اور اوس گہر کے حائل ہو جن گہر والون کے سرابیل قطران ہون گے
اور ہمکو اوس عصابہ مین کرے جسنے کتب آلہیہ کو ایمان کے ساتھہ لیا ہے اور وہ حوض سے سیراب ہو کر
پہر اپنے اور اوسکی ترازو بہاری ہوگئی ہے اور اسکے پاؤن صراط پر جمے رہے وہی ہے منعم محسان انتہی
اسکے بعد شعرانی رح نے ہر جملہ عقیدہ دلائل سمعیہ شرعیہ سے ساتہہ بسط لایق و تقریر فائق کے ثابت
کیا ہے اور علما و اولیاء کے اقوال اوسکی تائید مین نقل کئے ہین ان عقائد مین مسائل اتحاد وغیرہ جنپر نقاد
کیا گیا ہے مذکور نہین ہوے اسلئے کہ شعرانی رح نے اونکو کتاب فتوحات مین طرف سے حسّاد شیخ کے
مدسوس بتایا ہے بنا تکفیر کی اونہین مسائل پر ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت شیخ امام ولی اسد تہے
کسی مسلمان کو اونکی تکفیر کرنا نہین پہنچتا اور جس کسی عالم باعمل نے اونکی تکفیر کی ہے وہ تکفیر در حقیقت
اونکی نہین ہے بلکہ مرجع اوسکا وہ کلمات ہین جنکو بظاہر شرع سے مخالفت رکہتے ہین سو تفوہ و تکلم کرنا شیخ
کا ساتھہ اون کلمات کے سخت مستبعد ہے اگرچہ حالت سکر ہی مین کیون نہو یا وہ عبارات ماؤل ہین اور ہر
شخص کو قدرت تاویل کی حاصل نہین ہوتی ہے ہمارے شیخ امام محمد بن علی شوکانی رح پہلے حق مین شیخ
کے منکر تہے پہر چالیس برس کے بعد رجوع کیا اور کہا کہ اونکے بعض الفاظ محتمل و ماؤل ہین مدت تکفیر کو موقوف
رکہا والحمد للہ **ف** شیخ نے فتوحات مکیہ مین لکہا ہے اجماع المحققین علی ان من شرط الکامل

ان لا يكون عنده شطح عن ظاهر الشريعة ابدا بل يرى ان من الواجب عليه ان يحق الحق و يبطل
الباطل ويحمل على الخروج من خلاف العلماء ما امكن انتهى بلفظه شعرانی رح فرماتے ہیں کہ بعض ثقات سے
ومن ناقل ونصه عرف ان جميع المواضع التي فيها شطح في كتبه مدسوسة عليه لاسيما كتاب
الفتوحات المكية فانه وضعه في حال كماله بيقين وقد فرغ منه قبل موته بنحو ثلث سنين وبقرينة
ما قاله في الفتوحات المكية في مواضع كثيرة من ان الشطح كله رعونة نفس لا يصدر قط من محقق
وبقرينة قوله ايضا في مواضع من اراد ان لا يضل فلا يرم ميزان الشريعة من يده طرفة عين
بل يستصحبها ليلا ونهارا عند كل قول وفعل واعتقاد انتهى میں کہتا ہوں مجدد الف ثانی شیخ احمد
سرہندی رح نے مکتوبات متعددہ میں کئی جگہ شیخ ابن عربی پر انتقاد کیا ہے کہ سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ
شیخ مجدد کو اطلاع کلام شعرانی رح پر نہیں ہوئی ورنہ وہ ان عقائد کو جن پر انتقاد کیا ہے مدسوس
سمجھ لیتے واللہ اعلم اسکے بعد شعرانی فرماتے ہیں وبالجملة فلا يحل مطالعة كتب
الخاص الا لعالم كامل او من سلك طريق القوم واما من لم يكن واحدا من هذين الرجلين فلا ينبغي
له مطالعة شيء من ذلك خوفا عليه من ادخال الشبه التي لا يكاد العقل يخرج منها فضلا عن غير العقل ولكن
من شان النفس كثرة الفضول ومحبة الخوض فيما لا يعنيها وقد اجمع اهل الحق على وجوب تاويل احاديث
الصفات كحديث ينزل ربنا الى سماء الدنيا وخالف في ذلك الكرامية المجسمة والحشوية المشبهة
فمنعوا تاويلها وحملوها على الوجه المستحيل في حقه تعالى من التشبيه والتكييف حتى ان
بعضهم كان على المنبر فنزل درجتين منه وقال ينزل ربكم عن كرسيه الى سماء الدنيا كنزولي عن منبري هذا
وهذا جهل ليس فوقه جهل وكل هؤلاء محجوجون بالكتاب والسنة ودلائل العقول واذا تعددت وجوه
الحمل لآيات الصفات وجب الاخذ بالوجه الراجح عند الشيخ ابي الحسن الاشعري لقوله تعالى فاعتبروا يا اولي
الابصار ولقوله تعالى فبشر عباد الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه وذهب سفيان الثوري
والاوزاعي وغيرهما الى انه يطرح التشبيه والتكييف ويتوقف عن تعيين وجه من وجوه التاويل انتهى
میں کہتا ہوں کہ مراد شعرانی رح کی وجوب تاویل سے نفی تشبیہ و تکییف ہے نہ اور کچھ چنانچہ قول کرامیہ
وحشویہ کا ذکر کرنا قرینہ صحیحہ ہے اس مراد پر اور مذہب سلف دربارہ صفات وہی ہے جو سفیان وغیرہ سے
اسکو نقل کیا ہے سارے اہل حدیث اسی طریق پر گزرے ہیں اور قول اشعری مرجوح ہے اور اہل بدع جو کبھی

اہل سنت کو حشویہ کہدیتے ہین یہ اونکی استطالت ہے اہل حق پر پہر شعرانی رح نے فرمایا ہے
قلت وقد اختصرت الفتوحات المکیۃ وحذفت منہا کل ما یخالف ظاہر الشریعۃ فلما اخبرتہ
بانہم دسوا فی کتب الشیخ ما یوہم الحلول والاتحاد وورد علی الشیخ شمس الدین المدنی بنسخۃ
فی الفتوحات التی قابلہا علی خط الشیخ بقونیۃ فلم اجد فیہا شیئا من ذلک
الذی حذفتہ ففرحت بذلک غایۃ الفرح فالحمد للہ علی ذلک
انتہی مین کہتا ہون بیچ مطالعہ کتاب فتوحات مکیہ کا کیا مواضع بسیار مین تحریض اتباع سنت و ترک تقلید
پر پائی اور اعتقاد مین مطابقت اہل حدیث کی معلوم پائی یہ دلیل واضح ساطع ہے کہ مسائل اتحاد و حلول
وغیرہ ہما دسوس ہین کتاب مذکور مین ورنہ پہر حث علی الاتباع کیون ہے -

فصل بیان مین مذہب و عقائد اہل سنت کے مطابق کتاب غنیۃ الطالبین

معرفت صانع عزوجل کی مطابق آیات و دلالات کے بروجہ اختصار یہ ہے کہ انسان یہ بات جانے اور یقین
کرے کہ صانع عالم واحد احد فرد صمد ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد لیس کمثلہ
شیء وھو السمیع البصیر ۵ نہ کوئی اوسکا شبیہ نظیر ہے اور نہ کوئی عون شریک اور نہ کوئی
ظہیر و وزیر اور نہ کوئی ند و شبیر وہ نہ جسم مسوس ہے اور نہ جوہر محسوس اور نہ عرض اور نہ ذی ترکیب اور نہ
ذی آلہ و تالیف و ماہیت و تحدید وہی رافع سما اور واضع ارض ہے نہ کوئی طبیعت ہے طبائع مین سے
اور نہ کوئی طالع ہے طوالع مین سے نہ ظلمت ہے کہ ظاہر ہو نہ نور ہے کہ باہر ہو حاضر اشیاء ہے علم سے
اور شاہد کائنات ہے بغیر مماست کے عزیز قاہر حاکم راحم غافر ساتر معز ناصر رؤف خالق فاطر اول آخر ظاہر
باطن فرد معبود حی لا یموت ازلی لا یفوت ابدی الملکوت سرمدی الجبروت ہے قیوم ہے سوتا نہین عزیز
ہے اوسپر کوئی جور نہین کرتا منیع ہے اوسکا کوئی قصد نہین کرسکتا اوسکے لئے اسماء عظام مواہب کرام
مین اوسنے ساری خلق پر حکم فنا کا کیا ہے اور فرمایا ہے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال
والاکرام وہ جہت علو مین مستوی ہے عرش پر محتوی ہے ملک پر اوسکا علم محیط اشیاء ہے کلم طیب و
عمل صالح طرف اوسکے صاعد و مرفوع ہوتے ہین تدبیر ہر کام کی آسمان کے اوپر سے زمین کیطرف

کرتا ہے پہر وہ کام اوسکی طرف چڑھ جاتا ہے بیچ ایسے دن کے جسکا مقدار برابر ہزار سال کے ہے ہماری گنتی
سے اوسینے خلائق اور افعال خلق کو پیدا کیا ہے اونکی روزی اور اجل مقرر کی ہے کوئی مقدم واسطے موخر
کے اور موخر واسطے مقدم کے نہین ہے عالم اور جو کچھ اہل عالم کرتے ہین وہی اوسکا ارادہ ہے اگر وہ اونکی
عصمت کرتا تو ہرگز خلاف اوسکے نکرتے اور اگر یہ چاہتا کہ سب اوسکی اطاعت کرین تو سب کے سب اوسکے
مطیع ہوتے وہ عالم سر واخفی اور علیم ذات الصدور ہے الا یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر محرک سکی
سب ہی ہے نہ اوہام اوسکو تصور کر سکتے ہین اور نہ افہام تقدیر اوسکا قیاس لوگون پر نہین ہوسکتا معطل
تر ہے اس سے کہ کسی مصنوع سے مشابہ ہو سکی طرف کسی اختراع وابتداع کے مضاف ہو انفاس کا محصی ہے
ہر نفس پر سمیع اور سکے کسب کا قائم ہے لقد احصٰهم وعدّهم عدا وکلهم آتیه یوم القیامة فردا الجزی کل
نفس بما تسعی لیجزی الذین اساؤا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنی خلق سے غنی ہے بریت کا
رازق ہے کہلاتا ہے کہلایا نہین دیتا ہے لیتا نہین مجیر ہے مجار علیہ نہین ساری خلق اوسکی محتاج ہے اوسنے خلق کو
کچھ واسطے جلب نفع یا دفع ضرر کے نہین پیدا کیا ہے اور نہ کسی داعی کی دعوت سے بنایا ہے اور نہ کسی خاطر
وفکر سے جو اوسکو حادث ہوئی ہو خلق کیا ہے بلکہ یہ نرا اوسکا ارادہ ہے اور وہ اصدق القائلین ہے اور رب
عرش مجید ور فاعل ما یرید متفرد ہے ساتھ قدرت کے اختراع اعیان وکشف ضر وبلوی وتقلیب اعیان
وتغییر احوال پر کل یوم هو فی شأن جو بات مقدر ہو چکی ہے اوسکو اوسی وقت پر کرتا ہے وہ زندہ جاوید
ہے ساتھ حیات کے عالم ہے ساتھ علم کے قادر ہے ساتھ قدرت کے مرید ہے ساتھ ارادہ کے سمیع ہے ساتھ
سمع کے بصیر ہے ساتھ بصر کے مدرک ہے ساتھ ادراک کے متکلم ہے ساتھ کلام کے آمر ہے ساتھ امر کے ناہی
ہے ساتھ نہی کے مخبر ہے ساتھ خبر کے اپنے حکم وقضا مین عادل ہے اپنے عطاء انعام مین محسن متفضل ہو مبدی
معید محیی ممیت محدث موجد مثیب معاقب ہے جواد ہے بخل نہین کرتا حلیم ہے عجلت نہین فرماتا حفیظ ہے
بھولتا نہین بیدار ہے سہو نہین کرتا جاگتا ہے غافل نہین ہوتا قابض ہے باسط ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے
محبوب مکروہ رکھتا ہے ناخوش اور راضی ہوتا ہے غضب وسخط فرماتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے دیتا ہے
منع کرتا ہے اوسکے دو ہاتھ ہین دونون دست راست ہین قال جل وعلا والسموات مطویات بیمینه ابن
عباس نے کہا وہ زمینون اور آسمانون کو اپنی مٹھی مین لے لیگا کوئی طرف اوسکی اوسکے قبضہ سے باہر نظر
نآئیگی اور حضرت نے فرمایا ہے کلتا یدیه یمین اوسنے آدم ابو البشر کو اپنے ہاتھ سے بنایا جنت عدن

کو اپنے ہاتہ سے لگایا درخت طوبیٰ کو اپنے ہاتہ سے بویا توریت کو اپنے ہاتہ سے لکہکر دست بدست موسیٰ علیہ السلام
کو دیا اور اونسے بغیر واسطہ و بغیر ترجمان بات چیت کی بندون کے دل درمیان دو انگشت رحمن کے ہین
جسطرح چاہتا ہے اونکو اُلٹ پلٹ کرتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ اونکو یاد کرا دیتا ہے سارے آسمان زمین ن
قیامت کے دن اوسکے کف دست مین ہونگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے وہ اپنا قدم جہنم مین رکہدیگا جہنم کے بعض
اطراف طرف بعض کے سمٹ جاینگے اور وہ کہے گی بس بس پہر ایک قوم جہنم سے باہر آئے گی جنت والے اوسکے
منہہ کو نظر کرینگے اور اوسکو دیکہین گے کچہہ شک و شبہ اوسکی رویت مین نکرینگے جسطرح حدیث مین آیا ہے
یتجلےلھم ویعطیھم مایمتنون وقال تعالی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ حسنے سے مراد جنت ہے زیادہ سے
مراد نظر ہے طرف اوسکے وجہ کریم کے وقال تعالی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ بندے دن
فیصل کے اوسپر عرض کئے جاینگے خود متولی اونکے حساب کا ہوگا کسی غیر کو متولی نکریگا اللہ نے سات آسمان
بنائے ایک کے اوپر ایک اور سات زمینیں بنائین ایک کے نیچے ایک زمین علیا سے آسمان دنیا تک پانسو برس
کا رستہ ہے اسیطرح ہر آسمان کے درمیان دوسرے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے پانی آسمان ہفتم
پر ہے رحمن کا عرش پانی پر ہے اللہ تعالے عرش کے اوپر ہے وہے اوسکے ستر ہزار پردے نور و ظلمت کے
ہین اور جو کچہہ کہ اوسکو معلوم ہے عرش کے اوٹہانیوالے ہین جو اوسکو اوٹہائے ہوتے ہین قال تعالی الذین
یحملون العرش ومن حولہ الآیۃ عرش کی ایک حد ہے جو اللہ ہی کو معلوم ہے وتری الملئکۃ حافین من حول
العرش یہ عرش یاقوت سرخ کا ہے اوسکی وسعت مثل وسعت سموٰت وارضین کے ہے کرسی پاس عرش
کے ہے جیسے ایک حلقہ کسی زمین بیابان مین پڑا ہو اوسکو علم ہے ہر اوس چیز کا جو درمیان آسمانون کے اور
اونکے نیچے ہے اور جو کچہہ تینون مین اور اونکے درمیان ہے اور جو کچہہ تحت الثریٰ اور دریاؤن کی تہ مین ہے
اور ہر بال کی جڑ مین ہے و ہر درخت و ہر زرع نابت کو جانتا ہے اور ہر پتے کے گرنیکو اور اونکی گنتی اور
سنگریزہ و ریت اور وزن پہاڑون کا اور تول دریاؤن کی اور اعمال بندون کے اور اونکے اسرار و انفاس
و کلام ہو معلوم رکہتا ہے وہ عالم ہے ہر شے کا اوسپر کوئی شے مخفی نہین ہے وہ پاک ہے مشابہت خلق
سے اوسکے علم سے کوئی جگہ خالی نہین ہے اوسکا وصف اسطرح پر کرنا کہ وہ ہر جگہ ہے جائز نہین ہے بلکہ
یون کہنا چاہیئے کہ وہ آسمان مین بالائے عرش ہے جسطرح خود فرمایا ہے الرحمن علی العرش استوی
وقولہ ثم استوی علی العرش الرحمن وقولہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اور حضرت نے اوس

کنیز کے مسلمان ہونے کا حکم دیا جس سے کہا تھا کہ اللہ کہاں ہے اور اس نے طرف آسمان کے اشارہ کیا
تھا اور حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے لما خلق اللہ الخلق کتب کتابا علی نفسہ و ھو عندہ
فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی تو اب اطلاق لفظ استواء کا بغیر تاویل کے چاہیے یہ استواء ذات کا
عرش پر ہے نہ بمعنی قعود و مماست جس طرح کہ مجسمہ و کرامیہ کہتے ہیں اور نہ بمعنے علو و رفعت جس طرح کہ اشعریہ کہتے
ہیں اور نہ بمعنے استیلاء و غلبہ جس طرح کہ معتزلہ کہتے ہیں کیونکہ یہ معنے شرع میں نہیں آئے ہیں اور نہ کسی سے تفسیر
منجملہ صحابہ و تابعین و سلف صالح و اصحاب حدیث کے منقول ہیں بلکہ ان سے تو یہی حمل علی الاطلاق
منقول ہے ام سلمہ زوج نبی صلعم نے کہا ہے الاستواء غیر مجہول والاقرار بہ واجب والجحود بہ
کفر یہ روایت صحیح مسلم میں آئی ہے اسی طرح حدیث انس بن مالک میں بھی مروی ہے امام محمد [illegible]
مرنے سے پہلے کہا تھا امروا الصفات کما جاءت بلا تشبیہ و لا تعطیل و شہر الفقہاء [illegible]
کہ کہا لست بصاحب کلام ولا اری الکلام فی شیء من ھذہ الاماکن فی کتاب اللہ عز وجل
او حدیث عن النبی صلعم او عن اصحابہ رضی اللہ عنہم او عن التابعین تیسیر الفقہ میں ہے نحن
نؤمن بان اللہ عز وجل علی العرش کیف شاء وکما شاء بلا حد ولا صفۃ یبلغہا واصف او یحدہ حاد
کعب احبار کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے توریت میں فرمایا ہے انا اللہ فوق عبادی و عرشی فوق جمیع خلقی
وانا علی عرشی علیہ ادبر عبادی ولا یخفی علی شیء من عبادی شیخ جیلی رحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ عز
وجل کا عرش پر ہونا ہر کتاب آسمانی میں جو کسی نبی مرسل پر اتری ہے بلا کیف مذکور ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتھ علو و قدرت و استیلاء و غلبہ کے ساری خلق پر کیا عرش اور کیا غیر تو اب
حمل استواء کا اوسی پر چاہیے یہ استواء اوسکی صفت ذات ہے بعد اسکے کہ اوسنے ہمکو اس امر کی خبر دی اور
نص کی ساتھ آیتوں میں اوسکو موکد فرمایا اور سنت ماثورہ میں آئی یہ صفت اوسکو لازم و لائق ہے
جیسے وجہ و ید و عین و سمع و بصر و حیات و قدرت یا جیسے یہ کہ وہ خالق رازق محیی ممیت ہے اور
موصوف ہے ساتھ ان صفات کے ہم اس طرح کتاب و سنت سے خروج نہیں کر سکتے ہیں بلکہ آیت و خبر کو
مقرر رکھ کر اوس پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت کو صفات میں سپرد علم الٰہی کرتے ہیں سفیان بن عیینہ نے کہا
کما وصف اللہ تعالی نفسہ فی کتابہ فتفسیرہ قراءتہ لا تفسیر لہ غیرھا ولم نتکلف غیر
ذلک فانہ غیب لا مجال للعقل فی ادراکہ ونسأل اللہ العفو والعافیۃ ونعوذ بہ من الزیغ فیہ

وفی صفاتہ تو ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں بموجب حدیث رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر جیسا اور جسطرح کہ وہ چاہتا ہے نزول فرماتا ہے اور جس گناہگار خطی مجرم عاصی کو اپنے بندوں میں سے پسند کرتا ہے اسکو بخشدیتا ہے یہ نزول یعنی نزول رحمت و ثواب نہیں ہے جسطرح کہ معتزلہ و اشعریہ دعوی کرتے بلکہ حدیث عبادہ بن صامت میں آیا ہے فیکون کذلک الی ان یطلع الصبح ویعلی علی کرسیہ یہ حدیث بالفاظ مختلفہ ابو ہریرہ و جابر و علی و ابن مسعود و ابو الدرداء و ابن عباس و عائشہ سے مروی ہے ان سبھوں نے اس حدیث کو رسول خدا صلعم سے روایت کیا ہے اسی جگہ سے وہ نماز آخر شب کو نماز اول شب پر تفضیل دیتے تھے اسیطرح شب نصف شعبان میں نزول رحمن کا ہوتا ہے اسحق بن راہویہ سے کہا تھا ماھذا الاحادیث التی تحدث بھا ان اللہ تعالی ینزل الی السماء الدنیا والیہ یصعد و یتحرک اونہوں نے سائل سے فرمایا نقول ان اللہ یقدر علی ان اللہ ینزل و یصعد ولا یتحرک قال نعم کہا فلم تتکلم یحیی بن معین کہتے ہیں تجھسے جب کوئی جہمی یہ کہے کہ کیف ینزل تو تو اوس سے یہ کہہ کیف صعد اور فضیل بن عیاض نے کہا کہ جب تجھسے کوئی جہمی یہ کہے کہ انا کافر برب ینزل تو تو یون کہہ انا مؤمن برب یفعل ما یشاء ۲ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب خطاب وحی ہے جسکو جبریل علیہ السلام لیکر حضرت پر آئے تھے یہ لغت رسول میں نازل ہوا ہے اللہ کا کلام یہی قرآن شریف ہے جو کہ مخلوق نہیں ہے کسیطرح پڑھا جائے تلاوت کیا جائے لکھا جائے متفرق طور پر اللہ کی صفت ذات ہے نہ محدث ہے نہ مبدل نہ متغیر نہ مولف نہ منقوص نہ مصنوع نہ مزاد فیہ اوسکی طرف سے آیا اوسکیطرف عود کریگا یہ حافظین کے سینون میں اور ناطقین کی زبانون پر اور کاتبین کی کف دست اور ناظرین کے ملاحظہ میں اور اہل اسلام کے مصاحف میں اور جیسا کہ الواح میں ہے جہان کہیں مرئی و موجود ہو جو شخص یہ اعتقاد کرے کہ یہ کلام خدا مخلوق ہے یا اوسکی عبارت یا تلاوت غیر متلو ہے یا یون کہے کہ میری لفظ ساتھ قرآن کے مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتھ خدائے عظیم کے اگر تائب نہو تو واجب القتل ہے امام احمد اسی طرف گئے ہیں ۳ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن حروف مفہومہ و اصوات مسموعہ ہیں کیونکہ انہیں سے گونگا اور خاموش آدمی متکلم و ناطق ہو جاتا ہے اللہ کا کلام حروف و اصوات سے منفک نہیں ہوتا جو شخص اسکا انکار کرے وہ کو ر باطن اور مکابر حس ہے اللہ تعالیٰ نے کہا الم حم طسم تلک آیات الکتاب ان حرفون کو ذکر کے کتاب ٹھیرایا اور فرمایا ما نفدت کلمات اللہ اور فرمایا لنفد البحر قبل ان تنفد

کلمات ربی اور حدیث مین آیا ہے لا اقول الم حرف ولکن الف حرف و میم حرف و لام حرف اور حدیث
انزل القرآن علی سبعة احرف کلہا شاف اور بخاری مین عبد اللہ بن انیس سے رفعاً آیا ہے یحشر اللہ
العباد فینادیہم بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب انا الملک انا الدیان اور دوسری
روایت مین یون ہے اذا تکلم اللہ بالوحی سمع صوتہ اہل السماء فیخرون سجداً ابن عباس کا قول
ہے صوت کصوت الحدید اذا وقع علی الصفا فیخرون لہ سجداً محمد بن کعب کہتے ہین کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ
سے پوچھا کہ جب تم سے تمہارے رب نے بات کی تو تمنے آواز رب کو کس چیز کے مشابہ پایا کہا مشابہت صوت
ربی بصوت الرعد حین لا یرجع اسکے بعد شیخ حنبلی رح نے فرمایا ہے وہذہ الآیات والاخبار
تدل علی ان کلام اللہ صوت لا کصوت الآدمیین اور وقد نص احمد علی اثبات الصوت فی روایة
جماعة من الاصحاب رضی اللہ عنہم بخلاف قول اشعریہ کہ اللہ کا کلام ایک معنی قائم بنفس ذات ہے
واللہ حسیب کل مبتدع ضال مضل الغرض اللہ پاک ہمیشہ سے متکلم ہے اوسکا کلام محیط ہے سارے معانی
امر و نہی و استخبار کو ابن خزیمہ نے کہا ہے کلام اللہ تعالیٰ متواصل لا سکوت فیہ لا صحت احمد بن حنبل سے پوچھا تھا
کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ پر سکوت روا ہے کہا لو ورد الخبر بانہ سکت لقلنا بہ ولکنا نقول انہ متکلم کیف
شاء بلا کیف ولا تشبیہ ہم اسیطرح حروف معجم غیر مخلوق ہین خواہ اللہ کے کلام مین ہون یا آدمیونکے
کلام مین یہی مذہب ہے اہل سنت کا بلا فرق لقولہ تعالیٰ انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن
فیکون لفظ کن دو حرف ہین اگر مخلوق ہوتے تو دوسرے کن کے محتاج ہوتے جس سے تخلیق ہوتی الا نہایة
لہ امام احمد نے نص کی ہے قدم حروف ہجا پر اپنے رسالہ مین بطرف اہل نیساپور و جرجان کے لکھا تھا اور کہا
ہے ومن قال ان حروف التہجی محدثة فہو کافر باللہ ومتی حکم ان ذلک مخلوق فقد جعل القرآن
مخلوقاً اور امام شافعی نے فرمایا ہے لا تقولوا بحدوث الحروف فان الیہود اول ما ہلکت بہذا
ومن قال بحدوث حرف من الحروف فقد قال بحدوث القرآن اور جب یہ بات قرآن مین ثابت ہوئی تو
اسیطرح غیر قرآن مین بھی ثابت ہے ۵ ہم معتقد ہین اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہین جو کوئی
اونکو حفظ کریگا وہ بہشت مین جائیگا یہ بات حدیث ابو ہریرہ مین فاآئی ہے نزدیک بخاری وغیرہ کے یہ
سارے نام اللہ قرآن مین متفرق طور پر موجود ہین سفیان بن عیینہ نے اونکو نام بنام ہر ایک سورت سے
نکالکر بتایا ہے اور غنیة الطالبین مین مذکور ہین تعدد اللہ بن امام احمد نے اسما ز واید کا بھی ان عدد پر ذکر کیا ہے

ابو بکر نقاش نے کتاب تفسیر الاسماء والصفات مین امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے ان للہ ثلثمائۃ وستین
اسما اور بعض نے کہا ایک سو چودہ نام ہین یہ سب سبات پر محمول ہے کہ قرآن پاک مین مکرر ستہ کرر
نام پائے اون سبکو شمار جانا صحیح قول وہی ہے جو حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث
ترمذی مین نود ونہ نام لطریق سرد آگئے ہین ہی معتبر مین کتاب الجوائز والصلات مین معانی اسماء وصفات کے
ذکر کئے گئے ہین یہ کتاب لائق مراجعت کے ہے ۶ ہمارا اعتقاد ہے کہ ایمان قول باللسان معرفت بالجنان
عمل بالارکان ہے طاعت سے بڑہتا ہے عصیان سے گہٹتا ہے علم سے قوی ہوتا ہے جہل سے ضعیف ہوتا ہے
توفیق سے واقع ہوتا ہے آیات واحادیث دلیل ہین زیادت ونقصان ایمان پر ابن عباس و ابو ہریرہ و ابو الدردا
کہتے ہین کہ الایمان یزید وینقص اشعریہ منکر ہین اس زیادت ونقصان کے لغت مین ایمان بمعنی تصدیق قلب
ہے متضمن ہے علم کو ساتہ مصدق بہ کے اور شریعت مین اوس تصدیق کو کہتے ہین جسمین علم ہو ساتہ ہند وصفات
الٰہیہ کے مع جمیع طاعات واجبات ونوافل واجتناب زلات ومعاصی کے اور یہ بہی کہا جاتا ہے کہ ایمان نام ہے
دین وشریعت وملت کا کیونکہ دین عبارت ہے طاعات سے ہمراہ اجتناب کے محظورات ومحرمات سے اور یہ صفت ہے
ایمان کی رہا اسلام سو وہ منجملہ ایمان کے ہے ہر ایمان اسلام ہوتا ہے اور ہر مسلم ایمان نہین ہوتا کیونکہ اسلام
بمعنی انقیاد واستسلام ہے ہر مومن مستسلم ومنقاد خدا ہوتا ہے اور ہر مسلم مومن بالعد نہین ہوتا اسلئے کہ کبہی
خوف سے تلوار کے اسلام لے آتا ہے ایمان ایک ایسا نام ہے جو متناول ہے مسمیات کثیرہ کو افعالا واقوالا
اسلئے عام ہے جمیع طاعات کو اور اسلام عبارت ہے شہادتین سے ہمراہ طمانیت قلب اور عبادات خمس کے امام
احمد نے علی الاطلاق کہا ہے کہ ایمان غیر اسلام ہے بموجب حدیث جبریل علیہ السلام کے جو بروایت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ رفعا مروی ہے اوسمین تعریف اسلام ایمان احسان کی الگ الگ آئی ہے اور آخر حدیث مین فرمایا ہے
فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم وفی لفظ لیعلمکم امر دینکم **حکایت** امام احمد سے پوچہا تہا کہ ایمان مخلوق ہے یا
غیر مخلوق فرمایا جسنے ایمان کو مخلوق کہا وہ کافر ہے اسلئے کہ اسمین ایہام وتعریض ہے ساتہ قرآن کے اور جسنے کہا
کہ غیر مخلوق ہے وہ مبتدع ہے کیونکہ اسمین ایہام ہے اس بات کا کہ اماطت اذی راہ سے اور افعال ارکان مخلوق
نہین ہین غرضکہ امام نے دونون طائفہ پر انکار کیا وجہ اس مذہب کی یہ ہے کہ بنا طریقہ امام احمد کی اسبات
پر ہے کہ جس چیز کے ساتہ قرآن ناطق نہین ہوا اور نہ وہ چیز سنت مین حضرت سے مروی ہوئی اور عصر صحابہ
منقرض ہوگیا اور کسی ایک سے منجملہ ونکے یہ قول منقول نہوا تو کلام کرنا اوس شے مین بدعت ہے انتہے

مین کہتا ہون یہ قاعدہ بہت سے آفات عقائد سے امن و عافیت بخشتا ہے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ
اس ضابطہ کو دانتون سے پکڑ کر ان امور مین بحث و کلام و خوض کرنے سے باز رہے جنہین صحابہ و تابعین
و تبع تابعین نے خاموشی اختیار کی تہی اللہ تعالی سے امید ہے کہ ایسا شخص ہالک نہوگا اور سلامتی ایمان کے
کے ساتھ دنیا سے جائیگا ۷ مومن کو یہ کہنا جائز نہین ہے کہ انا مومن حقا بلکہ واجب یہ ہے کہ یون کہے
انا مومن ان شاء اللہ بخلاف معتزلہ کہ وہ قول اول کو جائز کہتے ہین عمر بن خطاب نے کہا ہے کہ من زعم
انہ مومن فہو کافر مومن کو چاہیے کہ خائف راجی بطرح مذکور مترقب رہے یہانتک کہ اوسکو موت آئے اور
وہ کسی عمل خیر پر ہو ۸ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ افعال عباد اللہ کی مخلوق ہین اور انکے کسب ہین خیر یا شر حسن یا
قبیح طاعت یا معصیت کچہہ ہی ہون لیکن اس معنی سے کہ اوسنے معصیت کا امر کیا ہے بلکہ اس معنی سے
کہ وہ اوسکی قضا و قدر سے بحسب اوسکے قصد کے ہوا ہے اوسی نے قسمت و تقدیر رزق کی بہی کی ہے
کوئی شخص اوس سے صاد و مانع نہین ہو سکتا ہے نہ زائد ناقص ہو اور نہ ناقص زائد اور نہ ناعم خشن اور نہ
خشن ناعم کل کا رزق آج کے دن کوئی نہین کہا سکتا اور نہ زید کی قسمت طرف عمرو کی جا سکتی ہے بہہ
تعالی نے جسطرح رزق حلال بنایا ہے اسیطرح یہ رزق حرام ہی دیتا ہے بمعنی یہ کہ اوسکو بدن کی غذا اور جسم
کا قوام کر دیتا ہے نہ یہ کہ اوسنے حرام کو مباح کر دیا ہے اسیطرح قاتل نے اجل مقدر مقتول کو منقطع نہین
کیا بلکہ وہ اپنی موت سے مرا یہی حال غریق کا اور اوس شخص کا ہے جو کسی دیوار کے نیچے دب کر مر گیا ہو
یا کسی اونچی جگہ سے گر کر فوت ہوا ہے یا اوسکو کسی درندہ نے کہا لیا ہے اسیطرح ہدایت مسلمین و مومنین کی
اور ضلالت کافرین و منافقین کی اللہ کے اختیار مین ہے یہ سب اللہ کا فعل و صنع ہے کوئی شریک اوسکا
اندر ملک کے نہین ہے ہمنے بندہ کو کاسب اسلئے کہا کہ وہ موضع توجہ امر و نہی و خطاب ہے یہ استحقاق
ثواب و عقاب کا موجب وعد و ضمان کے رکہتا ہے قال تعالی جزاء بما کانوا یعملون وقال بما صبرتم
وقال ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وقال ہذہ النار التی کنتم بہا
تکذبون وقال ذلک بما قدمت یداک اسکے سوا اور بہت آیتین ہین غرضکہ اللہ سبحانہ نے جزا کو اونکے
افعال پر معلق کیا ہے اور اونکے لئے کسب ثابت فرمایا بخلاف جہمیہ کہ وہ واسطے عباد کے کسب نہین بتلاتے
بلکہ مثل دروازے کے ٹہیراتے ہین کہ بند کیا کہولا یا جیسے درخت کہ حرکت و اہتزاز کرتا ہے سو یہ لوگ جاحد حق
و کتاب و سنت ہین قدریہ عباد کو خالق افعال بتاتے ہین تبا لہم یہ مجوس ہین اس امت کے

انہون نے اللہ کے لئے شرکا ٹہیرائے اور اللہ کو منسوب بعجز کیا گویا اوسکے ملک مین وہ کام ہوتے ہین جو
اوسکی قدرت وارادہ مین داخل نہین ہین تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے واللہ
خلقکم وما تعملون اور کہا جزاء بما کنتم تعملون سو جب جزا اونکے اعمال پر واقع ہوئی تو پیدایش بہی
اونکی اعمال پر آئی اور حدیث حذیفہ مین فرمایا ہے ان اللہ خالق کل صانع وصنعته حتی خلق الجزار
و جزوره ۹ ایک عقیدہ ہمارا یہ ہے کہ مومن اگرچہ ذنوب کثیرہ کا کبائر وصغائر سے مرتکب ہو لیکن وہ
کافر نہین ہوتا ہے گو دنیا سے بغیر توبہ کے جائے جبکہ موت اوسکی توحید واخلاص پر ہوئی ہے بلکہ امر اوسکا
طرف اللہ کے رد ہے چاہے معاف کرے چاہے جنت مین لیجائے چاہے عذاب کرے اور نار مین لیجائے
فلا ندخل بین اللہ وبین خلقه مالم یخبر نا اللہ بمصیره ۱۰ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ سبب
کسی گناہ کبیرہ کے ہمراہ ایمان کے دوزخ مین داخل کریگا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نہ رہے گا بلکہ اللہ اوسکو دوزخ
سے باہر نکالیگا اسلئے کہ نار اوسکے حق مین مثل قید خانہ کے ہے دنیا مین وہ وہان استیفاء اپنی جزا کا بقدر
کبیرہ وجریمہ کے کریگا پہر اللہ کی رحمت سے باہر نکلیگا مخلد نہ رہیگا اور نہ آگ اوسکے منہہ کو جلاوے گی اور نہ اعضاء
سجود آگ مین جلین گے کیونکہ یہ بات آگ پر حرام ہے اور اوسکی طمع اللہ سے کسی حال مین جبتک وہ آگ مین ہے
منقطع نہوگی یہانتک کہ وہ دوزخ سے نکلکر جنت مین جائیگا اور بقدر طاعت جو دنیا مین کرتا تہا درجہ پائیگا بخلاف
قول قدریہ کہ کبیرہ محبط طاعات ہے کچہہ ثواب اوس طاعت پر نملیگا وکذلک قول الخوارج نبأنهم ۱۱ ہم سبات
پر بہی ایمان لائے ہین کہ خیر وشر وحلو ومر تقدیر سے ہے جو مصیبت آئی وہ حذر کرنے سے چوکنے والی نتہی
اور جو اسباب چوک گئے وہ طلب کرنے سے ملنے والے نہ تہے اور جو کچہہ زمانہائے گذشتہ مین ہوا اور جو
کچہہ یوم البعث والنشور تک ہونیوالا ہے وہ سب اللہ کی قضا وقدر سے ہے کسی مخلوق کو اوسکی قدر ومقادیر
سے گریز وپناہ نہین ہے وہ پہلے ہی سے لوح محفوظ مین مسطور ہوچکا ہے ساری خلائق اگر اسبات کی کوشش کرین
کہ کسی شخص کو کچہہ نفع پہنچائے جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو ہرگز قدرت نہین رکہتے اور اگر سب ملکر
جہد کرین کہ ضرر پہنچائین جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو یہ بہی نہین کر سکتے جسطرح کہ حدیث ابن عباس
مین آیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف له الا هو وان یردک
بخیر فلا راد لفضله یصیب به من یشاء من عباده حدیث ابن مسعود جسمین فنا ذکر خلق انسان کا
بطن مادر مین آیا ہے اور حدیث تحویل عمل جنت عمل نار اور حدیث کل میسر لما خلق له الخ دلیل ہین خیر

وحشر قدیم ہے ۱۲ ہم ایمان لائے ہیں سپر کہ نبی صلعم نے شب اسرا میں اپنے رب عز وجل کو انہیں سر کی
آنکھوں سے دیکھا ہے نہ دل سے اور نہ خواب میں یہی قول ہے ابن عباس کا عائشہ کا انکار نفی ہے اور
ابن عباس کا اثبات ہے سو اثبات مقدم ہے نفی پر ابو بکر بن سلیمان نے کہا حضرت نے اللہ عز وجل کو گیارہ
بار دیکھا نو بار شب معراج میں جب کہ درمیان موسی و حق سبحانہ کے تردد کیا اور پچاس نمازیں کم ہوئیں
یہ سنت سے ثابت ہے اور دو بار کا دیکھنا کتاب سے ہے ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ جابر کہتے ہیں آپنے فرمایا
رایت ربی مشافہۃ لا شک فیہ وقولہ تعالیٰ وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس ابن عباس نے
کہا ہے رؤیا عین اریہا النبی صلعم لیلۃ الاسراء بہ ۱۳ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ منکر و نکیر ہر ایک شخص کے
پاس آتے ہیں سوائے انبیا کے اور اوس سے سوال کرتے ہیں اوسکا امتحان لیتے ہیں عقائد دین میں جب
قبر میں آتے ہیں تو مردہ میں روح آجاتی ہے وہ اوٹھ بیٹھتا ہے اوسکی روح بلا الم مسئول ہوتی ہے مردہ
اپنے زائر کو پہچانتا ہے خصوصا دن جمعہ کے بعد طلوع فجر قبل طلوع شمس اور ایمان لانا عذاب قبر و ضغطہ قبر پر واجب
ہے واسطے اہل معاصی کفر کے اسیطرح نعیم قبر پر واسطے اہل طاعت و ایمان کے بخلاف معتزلہ کہ وہ منکر ہیں
مسئلہ منکر نکیر و عذاب و نعیم قبر کے ۱۴ ایمان لانا بعث و نشر پر قبور سے واجب ہے کیونکہ جسکو انشاء خلق پر
قدرت ہے اوسکو اعادہ خلق پر بھی قدرت ہے وقد انکرت المعطلۃ ذلک تبا لہم ۱۵ ایمان
لانا اسبات پر کہ اللہ تعالیٰ شفاعت حضرت کی حق میں اہل کبائر و اوزار کے قبول کریگا واجب ہے تہہ
شفاعت قبل دخول نار کے عموما واسطے حساب جمیع امم مومنین کے ہوگی اور بعد دخول نار واسطے امت
خاصہ کے ہوگی آپ کی شفاعت اور مومنین کی شفاعت سے لوگ دوزخ سے نکلیں گے یہانتک کہ جسکے لیے
برابر ذرہ کے ایمان ہوگا اور جسنے تمام عمر میں ایکبار با خلاص اللہ عز وجل لا الہ الا اللہ کہا ہوگا وہ دوزخ میں
باقی نرہیگا خلاف ما زعمت القدریۃ من انکار ذلک وفی کتاب اللہ تکذیبہم وکذلک فی السنۃ
۱۶ ایمان لانا صراط جہنم پر واجب ہے یہ پل بال سے زیادہ تر باریک چہگار رہی سے زیادہ تر گرم تلوار سے زیادہ
تر تیز ہوگا اس کا طول تین سو برس کی راہ ہے سال ہائے آخرت سے یا تین ہزار برس کی راہ سنین آخرت
سے ۱۷ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ قیامت میں حضرت کا ایک حوض ہوگا جس سے مومن پانی
پئینگے نہ کافر یہ حوض بعد عبور صراط و قبل دخول جنت کے ملیگا اوسکا عرض ایک ماہ راہ ہے دودہ سے زیادہ
سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا اوسمیں دو پرنالے جنت سے بہتے ہیں ایک چاندیکا دوسرا سونیکا

۱۸ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اپنے ہمراہ دن قیامت کے عرش پر بٹھائیگا نہ
سائر انبیاء و رسل کو مقام محمود سے یہی جلوس ہمراہ خود بالائے سریر مراد ہے اور حدیث عائشہ میں فرمایا ہے
وعدلی ربی القعود علے العرش وکذلک عن عمر وعن عبد اللہ بن سلام حجاج کا لفظ یہ ہے
اذا کان یوم القیامۃ نزل الجبار علی عرشہ وقدماہ علے الکرسی ویؤتی بنبیکم فیقعد
بین یدیہ علی الکرسی حمیدی سے کہا جب کرسی پر ہوئی تو ہمراہ ہوئے کہا ہاں ۱۹ ایک عقیدہ اہل
سنت کا یہ ہے کہ اللہ روز دن اپنے بندہ مومن کا حساب لیگا اور اوسکو اپنے پاس بلائیگا اور اپنا کنف اوسپر
رکھیگا یہانتک کہ وہ لوگوں سے مستور ہو جائیگا پہر اوس سے اقرار اوسکے گناہوں کا کرائیگا پہر فرمائیگا عبدی یہ
ذنوبک ہذہ فانی قد سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم معنی محاسبہ کے یہ ہین کہ
اللہ بندہ کو مقادیر ثواب وعذاب عمال کا عارف بقرارت سیئات حسنات وما لہ وما علیہ کریگا وقد انکرت
المعطلۃ المحاسبۃ وقد کذبہم اللہ تعالیٰ بقولہ ان الینا ایابہم وان علینا حسابہم ۲۰ ایک اعتقاد اہل سنت کا یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے کی ایک ترازو ہے جسمین دن قیامت کو حسنات و سیئات کا وزن کریگا اوس میزان کے دو
پلے اور ایک زبان ہوگی وقد انکرت المعتزلۃ مع المرجیۃ والخوارج ذلک انکے نزدیک میزان سے
مراد عدل ہے فی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ تکذیبہم یہ میزان ہاتھ مین رحمن کے ہوگی یا ہاتھ مین جبریل علیہ
السلام کے آنث اس ترازو کی برابر دانہ رائی اور ذرہ کے ہونگے حسنات کا پلہ نور ہوگا سیئات کا پلہ ظلمت
ہوگا علامت ارتفاع کی ثقل اور علامت انحطاط کی خفت ہوگی بخلاف موزین دنیا کے پہر سبب ثقل کا ایمان
اور قول شہادتین ہے اور سبب خفت کا شرک جب پلہ اونچا ہوا جنت مین جائیگا اسلیئے کہ وہ عالی ہے اور
جب خفیف ہوا تو دوزخ مین جائیگا اسلئے کہ وہ اسفل سافلین ہے لوگ اس وزن مین تین طرح پر ہونگے
ایک وہ جنکی حسنات راجح ہونگے سیئات پر اونکو حکم جنت کا ہوگا دوسرے وہ جنکی سیئات راجح ہونگی حسنات پر انکو
حکم جہنم کا ہوگا تیسرے وہ کہ کسیکو رجحان نہو وہ اہل اعراف ہین پہر جب اللہ چاہیگا اپنی رحمت سے انکو
جنت مین داخل کریگا جسکے نامہ سجل ہونگے اوسکا بہی وزن ہوگا یہ بات نقل وسمع سے ثابت ہو رہی مقربین
سو وہ بیحساب جنت مین جائینگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی بحساب جنت مین جائینگے ہر ایک کیساتہ
ستر ہزار اور ہونگے باقی رہے کفار سو وہ دوزخ مین بغیر حساب جائینگے پہر مومنین مین کسیکا حساب یسیر ہوگا اوسکو حکم جنت کا ملیگا
کسی سے مناقشہ کیا جائیگا وہ اللہ کی مشیت مین ہے چاہے جنت مین بہیجے چاہے دوزخ مین حدیث علی مرتضیٰ مین آیا ہے کل الخلق الا من اشرک باللہ فانہ لا یحاسب

فاینوں میں یہ الی النار ۲۱ ایک عقیدہ اہل سنت کا یہ ہے کہ جنت ونار پیدا ہو چکی ہین یہ دو گھر ہین
ایک کو اللہ نے واسطے اہل طاعت و ایمان کے نعیم و ثواب مقرر کیا ہے دوسرے گھر کو واسطے اہل معاصی
وطغیان کے عقاب نکال ٹھیرایا ہے اللہ نے جب سے ان دونون گھرونکو بنایا ہے تب سے اب تک
باقی ہین کبھی فنا نہونگی یہ وہی جنت ہے جسمین آدم وحوا اور ابلیس تھے پھر وہان سے نکالے گئے وقد
انکرت المعتزلة ذلک سو یہ معتزلہ جنت مین نجاتین کے لکن نار مین خالد مخلد رہین گے اسلئے کہ وہ
اسکے منکر ہین اور یہ کہتے ہین کہ مومن موحد جو ستر برس تک اللہ کا مطیع رہا ہے وہ ایک کبیرہ کے سبب
جنت مین نجائیگا وفی کتاب اللہ وسنة رسول اللہ تکذیبھم الحاصل جنت ونار اسدم مخلوق ہو
ہین اور منجملہ نعیم جنت کے ایک حور عین ہین جنکو اللہ نے جنت مین پیدا کیا ہے وہ فقاہ کے لئے ہین وکوی
فنا نہوگی حدیث معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے ایذا نہین دیتی ہے کوئی زن اپنے شوہر
کو دنیا مین مگر کہتی ہے زوجہ اوسکی منجملہ حور عین کے تو ایذا نہ دے اوسکو قتل کرے تجھے اللہ وہ تو تیرے
پاس دخیل ہے قریب ہے کہ وہ تجھکو چھوڑکر ہمارے پاس آجائیگا سو جب جنت ونار وما فیہا کو فنا نہین ہے
تو پھر اللہ کسی کو جنت سے نکالیگا اور نہ اہل جنت پر موت کو مسلط کریگا اور نہ نعیم جنت کو زوال ہوگا بلکہ
ہر دن مزید نعیم مین ابدالآباد تک رہیگا اور تمام نعیم یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے موت اوس فصیل پر ذبح کیجائیگی
جو درمیان جنت ونار کے ہے جسطرح کہ حدیث صحیح مین آچکا ہے ۲۲ ایک اعتقاد اہل اسلام کا قاطبةً یہ ہے
کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم صلعم رسول خدا وسید المرسلین وخاتم النبیین ہین وہ طرف کافہ مردم
کے اور طرف جن کے عامةً مبعوث ہین اور حضرت کو وہ معجزات ملے جو اور انبیاء کو ملے تھے بلکہ زیادہ وافضل
چنانچہ بعض اہل علم نے ہزار معجزہ گنے ہین منجملہ انکے ایک قرآن منظوم بروجہ مخصوص مفارق جمیع اوزان
کلام عرب ہے جسکی نظم وترتیب وبلاغت وفصاحت ایسی ہے کہ فصاحت ہر فصیح سے اور بلاغت ہر بلیغ
سے متجاوز ہے اور عرب اوسکیطرح کا کلام لا سکے اور نہ ایک سورت بنا سکے حالانکہ وہ اپنے زمانہ مین سب
سے زیادہ بلاغت وفصاحت میں تھے اسی جگہ سے یہ قرآن آپکے حقمین معجزہ ٹھیرا جیسے عصا معجزہ تھا موسی
علیہ السلام کا یا احیاء موتی وابراء اکمہ وابرص معجزہ تھا عیسی علیہ السلام کا کیونکہ بعثت موسی کی زمانہ سحرہ
مین اور بعثت عیسی کی زمانہ حذاق اطبا مین ہوئی تھی ۲۳ ایک اعتقاد اہل سنت کا یہ ہے کہ امت محمد
صلعم خیر جملہ امم وافضل اہل قرن ہے آنمین اہل بیعة الرضوان افضل اہل قرون ہین یہ ایکہزار چار سو

نفر نہی پہر اہل بدر افضل ہین یہ تین سو تیرہ آدمی تہے بعد وصحاب طالوت پہر انہین چالیس شخص اہل دار خیزران جو عمر بن خطاب کے ایمان لانے سے پورے ہوئے افضل ہین پہر ان چالیس مین عشرہ مبشرہ افضل ہین خلفاء اربعہ وطلحہ وزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد وسعید وابو عبیدہ بن الجراح اور افضل ان عشرہ مبشرہ مین خلفاء اربعہ راشدین ہین پہر افضل ان چار یار مین ابو بکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی انہین چار نے بعد حضرت صلعم کے تیس برس تک خلافت کی ابو بکر کچہہ اوپر دو برس خلیفہ رہے اور عمر دس برس عثمان بارہ برس علی چہہ برس پہر اڈتیس برس معاویہ والی رہے اس سے پہلے عمر نے اونکو اہل شام پر بیس برس تک والی رکہا تہا یہ خلافت ائمہ اربعہ کی باختیار صحابہ واتفاق ورضا صحاب ہوئی تہی انمین ہر ایک اپنے عصر وزمان مین سائر صحابہ افضل تہا کچہہ سیف وقہر وغلبہ سے یا افضل سے چہین کر نہین ہوئے تہے شیخ حلبی فرماتے ہین وقد روی عن امامنا احمد بن حنبل رحمہ الله ان خلافۃ ابی بکر ثبتت بالنص الجلی والاشارۃ وہو مذہب الحسن البصری وجماعۃ من اصحاب الحدیث رحمہم الله تعالی عمر کو ابو بکر نے خلیفہ کیا تہا جملہ صحابہ نے اس امر مین ونکا انقیاد کیا اور امیر المومنین نام رکہا بعد عمر کے سب صحابہ نے عثمان پر اتفاق کیا اور پہلے عبد الرحمن بن عوف نے اونسے بیعت کی پہر علی نے پہر لوگون نے بالاتفاق فکان اماما حقا الی ان مات لم یوجد فیما یوجب الطعن فیہ ولا فسقہ ولا قتلہ خلاف ما قالت الروافض تبا لہم پہر علی خلیفہ ہوئے انکی خلافت بہی باتفاق جماعہ واجماع صحابہ ہوئی فکان اماما حقا الی ان قتل خلاف ما قالت الخوارج انہ لم یکن اماما قط تبا لہم رہا قتال کرنا علی کا ساتہ طلحہ وزبیر وعائشہ ومعاویہ کے سو امام احمد نے نص کی ہے اسبات پر کہ ان مشاجرات سے جو باعث منازعت ومنافرت وخصومت ہوئے امساک کرنا لازم ہے الله تعالی دن قیامت کے اس امر کو اونکے درمیان سے زائل کر دیگا کما قال عز وجل ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین کیونکہ علی اس قتال مین حق پر تہے اور اونکی امامت صحیح تہی بعد اتفاق اہل حل وعقد کے اونکی امامت وخلافت پر جسنے اونپر خروج بالنصب کیا وہ باغی خارجی ہے اس سے قتال کرنا جائز ہے اور جسنے علی سے مقاتلہ کیا جیسے معاویہ وطلحہ وزبیر وہ طالب تہے ثار عثمان کے کیونکہ وہ ظلماً مارے گئے تہے اور یہ قاتلین عثمان لشکر مرتضوی مین تہے اسلئے ہر کوئی طرف ایک تاویل صحیح کے گیا فاحسن احوالنا الامساک ورد ہم الی الله عز وجل وہو احکم الحاکمین وخیر الفاصلین

والاشتغال بعیوب انفسنا وتطہیر قلوبنا من امہات الذنوب وظواہرنا من موبقات الامور
رہی خلافت معاویہ سو وہ ثابت وصحیح ہے بعد موت علی اور خلع حسن بن علی کے تسلیم امامت معاویہ بعد
حسن واجب ہوگئی اور اس سال کا نام جماعت ٹھیرا اسلئے کہ سبکے درمیان میں سے خلاف اوٹھہ گیا اور سب
تابع معاویہ کے ہوگئے کوئی منازع ثالث مرحلافت میں باقی نہ رہا اور خلافت معاویہ کا ذکر اس حدیث میں
ہے تدور رحی الاسلام خمسا وثلاثین او ستا وثلاثین اوسبعا وثلاثین مراد دوران رحی سے
اس حدیث میں قوت دین ہے سو یہ پانچ برس جو تیس برس سے جدا ہیں منجملہ خلافت معاویہ کے ہیں
انیس سال و چند ماہ تک کیونکہ تیس برس کو علی مرتضی نے پورا کیا تہا ۲۴ ہمکو حسن ظن ہے ساتہ
نسا نبی صلعم کے اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ مان ہیں مومنون کی اور عائشہ افضل نسا عالمین ہیں بیہ قول
قول المحدین ہے اونکو بری کیا جسکی قرات وتلاوت یوم الدین تک رہیگی اسیطرح فاطمہ افضل نسا عالمین
ہیں اونکی موالات ومحبت ویسی ہی واجب ہے جیسے کہ اونکے باپ نبی صلعم کی واجب ہے سو یہی اہل قرآن
ہیں انکا ذکر اسنے کتاب عزیز میں کیا ہے اور انپر ثنا فرمائی ہے یہی مہاجرین انصار ہیں جنہون نے دونون
قبلو کیطرف نماز پڑہی ہے آیہ محمد رسول اللہ والذین معہ الخ سے مراد عشرہ مبشرہ ہین اہل سنت کا اتفاق
ہے کہ باز رہنا مشاجرت صحابہ سے اور امساک کرنا اونکی مساوی کا اور اظہار کرنا اونکے فضائل ومحاسن
کا اور سونپنا اونکے معاملہ کا طرف خدا کے واجب ہے جو اختلاف طلحہ وزبیر و عائشہ ومعاویہ میں ہوا
اسے ہی اوسکو جانتا ہے ہمکو چاہیئے کہ ہم ہر صاحب فضل کو اوسکا فضل دین کما قال تعالے والذین
جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا
للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم ۔ قال تعالی تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون
عما کانوا یعملون اور حدیث جابر میں فرمایا ہے لا یدخل النار احد بایع تحت الشجرۃ اور حق میں اہل
بدر کے ارشاد کیا ہے اطلع اللہ علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم سفیان بن عیینہ
کہتے ہیں من نطق فی اصحاب رسول اللہ صلعم بکلمۃ فہو صاحب ہوی ۲۵ اہل سنت کا اجماع ہے سمع
وطاعت ائمہ مسلمین اور اونکے اتباع پر اور نماز پڑہنے پیچہے ہر نیک وبد عادل وجائر کے جسکو لوگون نے ولی
ونائب ومنصوب کیا ہو اور اجماع ہے نسبت ہر کسی اہل قبلہ کے سے قطعا حکم جنت یا نار کا لگانے میں مطیع
ہو یا عاصی رشید ہو یا غادی مفسد ہو یا عاق مگر جبکہ اوسکی کسی بدعت ضلالت پر اطلاع ہو اور اجماع

ہے اسپر کہ انبیاء کے معجزات اور اولیاء کی کرامات کو تسلیم کرین اور اسباب پر کہ گرانی وارزانی طرف سے
اسکے ہے نہ طرف سے کسی شخص کے خلق مین سے سلاطین و ملوک ہوں یا کواکب کا زعمت الفلاسفة
والمنجمون ۹۔ ۲ مؤمن عاقل دانا ہوشمند کو یہ چاہیے کہ متبع ہو نہ مبتدع غلو و تعمق و تکلف نکرے کہ کہین
گمراہ ہوجاتے اور لغزش آجائے پہر ہلاک ہوجائے ابن مسعود نے کہا ہے اتبعوا ولا تبتدعوا فقد
کفیتم مؤمن پر اتباع سنت و جماعت کا واجب ہے سنت وہ ہے جسکو حضرت نے مسنون کیا ہے
جماعت وہ ہے جسپر اصحاب حضرت نے خلافت ائمہ اربعہ مین اتفاق کیا ہے اہل بدعت سے مکاثرت و
مداینت نکرے اور اونکو سلام نکرے اسلئے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رح نے کہا ہے من سلم علی صاحب
بدعة فقد احبه ہو نہ اونکے پاس بیٹھے اور نہ اونکو اپنے پاس نہاتے نہ اعیاد و اوقات سرور
مین اونکو مبارکباد دے نہ اونکے جنازہ پر نماز پڑہے نہ اُنپر رحم کرے بلکہ اونسے جدا رہے اور اونکو
دشمن جانے اسپر کے لئے اور اونکے مذہب کے بطلان کا معتقد ہو اور اسسے امید ثواب جزیل و
اجر کبیر کے رکہے فضیل بن عیاض نے کہا ہے اذا علم اللہ من رجل انہ مبغض لصاحب بدعة رجوت
اللہ ان یغفر ذنوبه وان قل عمله سفیان بن عیینہ نے کہا ہے من تبع جنازة مبتدع لم یزل فی سخط
اللہ حتی یرجع آدرحضرت نے مبتدع پر لعنت کی ہے فرمایا ہے من احدث حدثا او اوی محدثا
فعلیه لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین لا یقبل اللہ منه الصرف والعدل مراد صرف سے فرض
اور عدل سے نافلہ ہے ابو ایوب سختیانی کہتے ہین اذا حدثت الرجل بالسنة فقال دعنا من
هذا وحدثنا بما فی القرآن فاعلم انه ضال مین کہتا ہون نرے قرآن کو حجت سمجہنا اور سنت کا نا ماننا
بدعت خوارج ہے مراد حضرت شیخ رح کی اہل بدع سے بہتر فرقے گمراہ ہین احادیث ذم بدع کی اونہین پر
محمول ہین وہ جسکو حضرت نے حدیث مین ناری فرمایا ہے اور فرقہ اہل سنت جماعت کو ناجی کہا گو
پہر اگر کوئی بدعت اونکی بعض افراد فرقہ ناجیہ مین پائی جاتے تو اوسکے ساتہ بہی وہی معاملہ کرنا لازم
ہوگا ساتہ اہل بدع کے چاہیے اسی لئے حضرت شیخ فرماتے ہین کہ اہل بدعت کے لئے علامات ہین جنسے
وہ پہچانے جاتے ہین ایک علامت یہ ہے کہ وہ اہل اثر یعنی اصحاب حدیث کی بدگوئی کرتے ہین علامت
زنادقہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام حشویہ رکہتے ہین مراد اونکی ابطال کرنا آثا یعنی احادیث کا ہے علامت
قدریہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام مجبرہ رکہتے ہین علامت جہمیہ کی یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مشبہ کہتے ہین

علامت رافضہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کو ناصبی کہتے ہین یہ سبب عصبیت و عناد کے واسطے اہل سنت کے
حالانکہ انکا کوئی نام نہین ہے مگر ایک نام اصحاب الحدیث اور جو نام اہل بدع نے انکے رکھے ہین وہ نہین چسپان
نام انپر نہین چپکتا جسطرح کہ حضرت صلعم پر کوئی لقب کفار مکہ کا نہین چپکا ساحر شاعر مجنون مفتون کاہن
حالانکہ آپکا کوئی نام نہ تھا نزدیک اللہ و ملائکہ و انس و جن و سائر خلق کے مگر رسول نبی اور آپ سب بہتانات
سے بری تھے انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا۔ اسکے بعد حضرت شیخ نے کہا ہے
هذا آخر ما الفنا فی باب معرفة الصانع والاعتقاد علی مذهب اهل السنة والجماعة علی الاختصار
والقدرة انتہی مین کہتا ہون کہ مینے نقل کرنے مین ان اعتقادات کے ادلہ کو حذف کردیا ہے الا ما شاء اللہ
اگر کسیکو اطلاع دلائل پر ان مذاہب کے منظور نظر ہو تو مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیے اسکے
بعد شیخ رح نے ایک فصل بیان مین ان امور کے لکھی ہے کہ جنکا اطلاق باریتعالی پر جائز نہین یا صفات
اور صفات کیطرف صانع کی مستحیل ہے جیسے جہل و شک و ظن و غلبہ ظن و سہو و نسیان و سنہ
و نوم و غلبہ و غفلت و عجز و موت و خرس و صمم و عمی و شہوت و نفور و میل و حرد و غیظ و حزن
و تاسف و کمد و حسد و تعب و الم و لذت و نفع و مضرت و سعی و عزم و کذب وغیرہا انتہی اب
مومن مخلص کو واجب ہے کہ اگر اپنا فرقہ ناجیہ مین ہونا چاہے تو مطابق ان بیانات صحیحہ کے کلا و جزا
اپنا اعتقاد درست کرے اگر کسی عقیدہ مین برخلاف ان عقائد کے ہوگا تو ہرگز وہ اہل سنت مین
سمجھا نجائیگا گو دعوی اپنے سنی ہونے کا کرے

فصل بیان مین عقائد حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح کے مکتوب ۲۶۶ کے بموجب

اللہ تعالی اپنی ذات مقدس سے موجود ہے اشیاء اسکی ایجاد سے موجود ہین حق و یگانہ ہے ذات اور صفات
اور افعال مین کسیکو کسی امر مین اسکے ساتھ فی الحقیقہ کوئی شرکت نہین ہے وجود ہو یا اور کچھ مشارکت
اسمی و مناسبت لفظی بحث سے خارج ہے صفات و افعال اسکے بیرنگ اسکی ذات کے بیچون و بیچگون ہین
اور انکو صفات و افعال ممکنات سے کچھ مناسبت نہین ہے ۔ مثلا صفت علم کی ایک صفت قدیم
اور ایک بسیط حقیقی ہے کہ ہرگز تعدد و تکثر کو اسکیطرف راہ نہین ہے اگرچہ باعتبار تعدد و تعلقات کے

کیون نہو کیونکہ وہان ایک انکشاف بسیط ہے جس سے ساری معلومات ازل وابد منکشف ہین اور ساری اشیا کو مع اونکے احوال متضادہ ومتناسبہ وکلیہ وجزئیہ کے اوقات مخصوصہ مین ہر ایک کو آن واحد بسیط مین جانتا ہے اوسی ایک آن مین وہی زید کو موجود جانتا ہے اور یہی معدوم اور جنین وصبی جوان وپیر اور زندہ اور مردہ وقائم وقاعد ومستند ومضطجع وخندان وگریان ومتلذذ ومتالم وعزیز وذلیل سبکو جانتا ہے اسیطرح برزخ مین اور حشر مین اور جنت مین اور تلذذ مین جانتا ہے پس تعدد وتعلق کا یہی اوسجگہ مفقود ہے کیونکہ تعدد تعلقات کا طالب ہے تعدد آنات وتکثر ازمنہ کو ولیس ثم الا آن واحد وبسط من الازل والابد لا تعدد فیہ اصلا اذ لا یجری علیہ تعالی زمان ولا تقدم ولا تاخر اسجگہ اگرچہ صورت جمع ضدین کی ہے لکن حقیقت مین کچہہ ضد نہین ہے اسلئے کہ اگرچہ زید کو آن واحد مین موجود ومعدوم جانتا ہے مگر اوسی آن مین یہہ بہی جانتا ہے کہ مثلا وقت وجود زید کا بعد ایکہزار سال ہجری کے ہے اور وقت اوسکی عدم سابق کا پہلے اوس سال سے معین ہے اور وقت اوسکے عدم لاحق کا بعد ایکہزار ایک سو سال کے ہوگا فلا تضاد بینہما فی الحقیقۃ لتغایر الزمان وعلی ہذا سائر الاحوال سو اگر ہم اللہ کے علم مین تعلق ساتہ معلومات کے ثابت کرین تو یہ ایک تعلق ہوگا جو کہ ساری معلومات سے متعلق ہوا ہے اور وہ تعلق بہی مجہول الکیفیۃ ہے اور صفت علم کیطرح بیچون وبیچگون ہے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کا علم ہرچند ساتہ جزئیات متغیرہ کے تعلق رکہتا ہے لکن تغیر کو اوسکیطرف بالکل راہ نہین ہے اور مظنہ حدوث کا اوس صفت مین پیدا نہین ہوتا کما زعمت الفلاسفۃ اب کچہہ حاجت اثبات تعلقات متعددہ کی بہی باقی نرہی کہ تغیر وحدوث کو راجع طرف اون تعلقات کے کہین نہ طرف صفت علم کے کما فعلہ بعض المتکلمین للدفع شبہ الفلاسفۃ ہان اگر تعدد وتعلقات کا طرف معلومات کے ثابت کرین تو گنجائش ہے ۲ اسیطرح کلام ایک صفت بسیط ہے کہ اوسی ایک کلام سے ازازل تا ابد گویا ہے اگر امر ہے تو اوسی جگہ سے ناشی ہے اور اگر نہی ہے تو بہی اوسی جگہ سے ہے اگر اعلام ہے تو وہین سے ہے اور اگر استعلام ہے تو بہی وہین سے ہے اگر تمنی ہے تو اوسی جگہ سے مستفاد ہے اور اگر ترجی ہے تو بہی اوسجگہ سے ہے ساری کتب منزلہ و صحف مرسلہ ایک ورق مین اوس کلام بسیط کی اگر توریت ہے تو اوسجگہ سے لکہکر آئی ہے اور اگر انجیل ہے تو بہی وہین سے اوسنے صورت لفظی پکڑی ہے اور اگر زبور ہے تو بہی اوسی جائے سے مسطور ہوئی ہے اور اگر فرقان ہے تو وہ بہی وہین سے اترا ہے ۳ اسیطرح اللہ کا فعل ایک ہے ساری مصنوعات اوسین

و آخرین اوسی ایک فعل سے وجود مین آئی ہین وما امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر ایک رمز ہے اس فعل کی
احیا ہو یا اماتت مربوط اوسی فعل سے ہے ایلام ہو یا انعام متنوع ہے ساتھ اوسی ایک فعل کے اسیطرح اگر ایجاد ہے
یا اعدام ناشی اوسی فعل سے ہے سوا اسکے فعل مین بہی تعدد تعلقات کا ثابت نہین ہے بلکہ ایک ہی تعلق
سے ساری مخلوقات اولین و آخرین مع اوقات مخصوصہ وجود کے وجود مین آئی ہین یہ تعلق بہی اوسکے فعل
کیطرح بیچون و بیچگون ہے کیونکہ چون کو طرف بیچون کے راہ نہین ہے لا یحمل عطایا الملک الا مطایاہ جنکو
کو حقیقت فعل حق کی اطلاع ہوئی اسلئے اونسے تکوین کو حادث کہدیا اور اللہ کے افعال کو حادث جان لیا
یہ بات نہجانی کہ یہ کائنات آثار فعل ازلی حقتعالی ہین نہ اللہ کے افعال اسی قبیل کی وہ بات ہے کہ بعض صوفیہ
نے تجلی افعال ثابت کی ہے حالانکہ وہ تجلی حقیقت مین تجلی آثار فعل کی ہے نہ تجلی اوسکی فعل کی کیونکہ اوسکا
فعل تو بیچون و بیچگون ہے اور قدیم و قائم بذات الہی ہے جسکو تکوین کہتے ہین ماتریدیہ محدثات مین کہان گنجایش اور
مظاہر ممکنات مین کہان ظہور ہے ؎

در تنگنای صورت معنی چگونہ گنجد — در کلبہ گدایان سلطان چہ کار دارد

تجلی افعال و صفات کی نزدیک فقیر کے بے تجلی ذات کے متصور نہین ہے کیونکہ افعال و صفات کو اوسکی
ذات مقدس سے انفکاک نہین ہے کہ اونکی تجلی بے تجلی ذات کے متصور ہو اور جو کچھہ اوسکی ذات سے
منفک ہے وہ ظلال افعال و ظلال صفات مین تو یہ تجلی ظلال افعال و صفات کی ٹہیری نہ خود افعال
و صفات کی مہم اللہ تعالی کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے مگر
اللہ تعالی محیط جملہ اشیاء ہے اور ساتھ اشیاء کے قرب و معیت رکہتا ہے لیکن نہ وہ احاطہ و قرب و معیت
کہ لائق ہمارے فہم قاصر کے ہو کہ یہ لائق اوسکی جناب قدس کے نہین ہے جو کچھہ کشف و شہود سے
معلوم کرین اوس سے بہی منزہ ہے کیونکہ ممکن کو اوسکی ذات و صفات و افعال کی حقیقت سے
سوائے جہل و حیرت کے کچھہ نصیب نہین ہے ایمان ساتھ غیب کے لانا چاہیے اور جو کچھہ مکشوف و
مشہود ہو اوسکے نیچے لائے نفی کے رکہے ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چین — کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

ہنوز ایوان استغنا بلند ست ؎ — مرا فکر رسیدن ناپسند ست

ہمکو ایمان لانا چاہیے کہ اللہ تعالے محیط باشیاء و قریب باشیاء اور با اشیاء ہے لیکن ہم معنی احاطہ

وقرب ومعیت خدا کے نہین جانتے کہ کیا ہین احاطہ وقرب کو احاطہ وقرب علمی کہنا منجملہ تاویلات متشابہ کے ہے اور ہم قائل تاویل کے نہین ہین ۵ اللہ تعالی کسی چیز کے ساتھ متحد نہین ہوتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے ساتھ متحد ہوتی ہے بعض عبارات صوفیہ سے جو معنی اتحاد کے مفہوم ہوتے ہین وہ خلاف انکی مراد کے ہین اسلئے کہ مراد انکی اس کلام سے جو موہم اتحاد ہے جیسے اذا تم الفقر فهو الله یہ ہے کہ جب فقر تمام ہوا اور نیستی محض حاصل ہوئی تو اب سوائے اللہ کے کچھ باقی نہ رہا نہ یہ معنی کہ فقیر ساتھ خدا کے متحد ہو جاتا ہے کہ یہ کفر و زندقہ ہے تعالی سبحانہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا ہمارے خواجہ نے فرمایا ہے کہ معنی انا الحق کے نہ یہ ہین کہ مین حق ہون بلکہ یہ ہین کہ مین نیست ہون اور موجود حق ہے ۶ تغیر و تبدل کو طرف ذات و صفات و افعال حقتعالی کے راہ نہین ہے فسبحان من لا یتغیر بذاتہ و صفاتہ ولا فی افعالہ بحدوث الاکوان صوفیہ وجودیہ نے جو تنزلات خمسہ ثابت کئے ہین وہ کچھ قبیل تغیر و تبدل سے مرتبہ وجوب مین نہین ہین یہ کفر و ضلالت ہو بلکہ ان تنزلات کو مراتب ظہورات کمال حقتعالے مین اعتبار کیا ہے بغیر اسکے کہ کوئی تغیر و تبدل اوسکی ذات و صفت و فعل مین راہ پائے کیونکہ اللہ تعالے غنی مطلق ہے ذات مین اور بھی صفات و افعال مین اور کسی امر مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور جسطرح کہ وجود مین محتاج نہین ہے اسیطرح ظہور مین بھی محتاج نہین ہے عبارات بعض صوفیہ سے جو یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ اللہ تعالی ظہور کمالات اسمائی و صفاتی مین ہمارا محتاج ہے یہ بات مجھپر بہت گران ہے حالانکہ آیہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اسے لیعرفون سے ظاہر ہے کہ مقصود خلقت جن وانس سے حصول معرفت کا واسطے اونکے ہے کہ یہ اونکا کمال ہے نہ کوئی اور امر جو طرف جناب حق کے عائد ہو اور حدیث قدسی مین جو آیا ہے کہ خلقت الخلق لاعرف سو اوس سے بھی مراد نہین کی معرفت ہے نہ اپنا معروف ہونا اور انکی معرفت کے توسط سے کوئی کمال حاصل کرنا تعالی عن ذلک علوا کبیرا ۷ اللہ تعالے جمیع صفات نقص سمات حدوث سے منزہ و مبرا ہے نہ جسم و جسمانی ہے نہ مکانی و زمانی ساری صفات کمال اوسکے لئے ثابت مین منجملہ انکے آٹھ صفتین کمال کی موجود ہین جو اوسکے وجود و ذات مقدس پر زائد ہین حیات و علم و قدرت و ارادہ و بصر و سمع و کلام و تکوین یہ صفتین خارج مین موجود ہین یہ کہ اوسکے علم مین موجود ہین ساتھ ایسے وجود کے جو زائد ہے وجود ذات سے اور خارج نفس ذات سے تعالی و تقدس جسطرح کہ بعض صوفیہ نے گمان کیا ہے ۵

از روی تعقل ہمہ غیر اند صفات ۞ با ذات تو از روی تحقق ہمہ عین ۞۞

کہ یہ فی الحقیقت نفی صفات ہے کیونکہ نافیان صفات نے جیسے معتزلہ و فلاسفہ ہین تغایر علمی و اتحاد خارجی کہا ہے اور تغایر علمی سے منکر نہین ہین یہ نہین کہا کہ مفہوم علم کا عین مفہوم ذات ہے یا عین مفہوم قدرت و ارادہ ہے اور یہ باعتبار وجود خارجی کے کہا ہے پس جبتک وجود خارجی کا اعتبار نکرین گے نفی صفات سے باہر نہین ہونگے اور تغایر اعتباری کچھ انکے بکار آمد نہین ہو سکتا ہے ۸ اللہ تعالی قدیم و ازلی ہے اوسکے غیر کے لئے قدم و ازلیت ثابت نہین ہے سارے اہل ملت کا اسپر اجماع ہے جو شخص غیر کی قدم و ازلیت کا قائل ہے وہ کافر ہے امام غزالی نے اسی جگہ سے ابن سینا و فارابی وغیرہما کی تکفیر کی ہے کہ یہ لوگ قائل تقدم عقول و تقدم ہیولی و صورت کے ہین اور سموات و ما فیہا کو قدیم جانتے ہین ہمارے حضرت خواجہ رح فرماتے تھے کہ شیخ محی الدین بن عربی قائل قدم ارواح کاملین ہین ایسا کلام ظاہر سے پھیرنا چاہیئے اور معمول تاویل پر کرنا چاہیئے تا کہ یہ قول مخالف اجماع اہل ملل کے نہووے ۹ اللہ تعالی قادر مختار ہے شائبہ ایجاب و مظنہ اضطرار سے منزہ و مبرا ہے فلاسفہ بیخرد نے کمال کو ایجاب مین جانکر نفی اختیار کی کرکے اثبات ایجاب کیا ہے ان احمقون نے واجب تعالی کو معطل و بیکار سمجھ لیا ہے اور سوائے ایک مصنوع کے کہ وہی ساتھ ایجاب کے ہے خالق ارض و سموات کو نجانکر وجود حوادث کو طرف عقل فعال کے منسوب کیا ہے کہ وجود اوسکا سوا اسکے کہ انکے توہم مین ہو ثابت نہین ہے انکے زعم فاسد مین انکو کچھ کام اللہ تعالی سے نہین ہے ناچار وقت اضطراب و اضطرار کے التجا طرف عقل فعال کے کرتے ہین اور اللہ کیطرف رجوع نہین لاتے کیونکہ اللہ تعالے کا وجود حوادث مین کچھ تعلق نہین جانتے کہتے ہین کہ تعلق ایجاد حوادث کا عقل فعال سے ہے بلکہ عقل فعال کی طرف بھی رجوع نہین رکھتا اسلئے کہ اونکو اونکے دفع بلیات مین کچھ اختیار نہین ہے یہ بیدولت حق مین حق تعالی کے فرق ضالہ سے بھی بڑھکر ہین کفار طرف اللہ کے التجا لاتے ہین اور دفع بلا کا اللہ سے چاہتے ہین بخلاف ان احمقوں کے کہ یہ دو امر مین سارے فرق ضلالت و غوایت سے بڑھے ہوئے ہین ایک تو کفر و انکار احکام منزلہ و عناد و عداوت اخبار مرسلہ مین دوسرے ترتیب مقدمات فاسدہ و تلبیس دلائل و شواہد باطلہ مین اثبات مقاصد و مطالب واہیہ مین جتنا خبط انکو ہوا ہے اوتنا کسی احمق کو بھی نہین ہو سموات و کواکب جو ہر وقت بیقرار و سرگردان ہین یہ مدار ہر کام کا اونکی حرکات و اوضاع پر رکھتے ہین اور

خالق سموات و موجد کواکب و محرک و مدبر نجوم سے انہون نے آنکھہ بند کرلی ہے اور معاملہ سے دور
سمجھ لیا ہے عجب عجز اور بیہودگی ہے بلکہ ان میں اس سے زیادہ وہ احمق ہے جو انکو زیرک جانتا ہے اور صاحب
فطانت سمجھتا ہے منجملہ انکے علوم متسق و منتظم کے ایک علم ہندسہ ہے جو محض لایعنی اور لاطائل صرف
ہے مساوات زوایائے ثلاثہ کی مثلث مر دو قائمہ کے کس کام آتی ہے اور شکل عروسی و ماسونی کہ جا نکاہ
انکی ہے کس غرض سے مربوط ہے علم طب و علم نجوم و علم تہذیب اخلاق جو عمدہ علم انکے ہین کتب انبیاء
متقدمین سے سرقہ کئے ہین اور اسکے فروعیہ اپنے اباطیل کو رواج دیا ہے کما صرح به الغزالی فی
المنقذ من الضلال اہل ملت متابعین انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اگر دلائل و براہین مین غلطی کرین
کچھ ڈر نہین ہے کیونکہ مدار کار انکا تقلید انبیاء پر ہے دلائل و براہین اثبات پر اپنے مطالب کے بطریق
تبرع لاتے ہین انکو تو وہی تقلید کافی ہے بخلاف ان بیہودون کے کہ انہون نے آپکو تقلید انبیاء سے باہر
نکالکر اپنے اثبات بدلائل ہوئے ہین ضلوا فاضلوا دعوت نبوت عیسیٰ علیہ السلام کی جب افلاطون
کو جو کلان تر ان بیہودون کا تہا پہنچی تو کہا نحن قوم مهتدون لاحاجة بنا الی من يهدينا یہ شخص عجب
بیوقوف لایعنی تہا جو شخص کہ احیاء اموات و ابراء اکمہ و ابرص کرے جو کہ انکے طور حکمت سے خارج ہے
اسکو دیکہنا اور اسکے احوال کا تفحص کرنا چاہیئے تہا نہ یہ کہ بے دیکھے بہالے کمال عنا و سفاہت سے
یہ جواب دیدیا نجانا الله سبحانه عن ظلمات معتقداتهم السيئة ان دنون مین میرے فرزند محمد معصوم
نے جواہر شرح مواقف کو تمام کیا اثنا سبق مین قباحات ان بے عقلون کے خوب واضح ہوئے اور نہر
بہت سے فوائد مرتب ہوتے الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله لقد جاءت
رسل ربنا بالحق عبارت شیخ محی الدین بن عربی بہی ناظر طرف ایجاب کے ہے اور معنی قدرت مین موافقت
فلسفہ کی رکہتی ہے کہ قادر سے صحت ترک کو تجویز نہین کرتی اور جانب فعل کو لازم جانتے ہین محانب
کار وبار سے شیخ محی الدین منجملہ مقبولین کے نظر مین آتے ہین اور اکثر علوم اونکے جو مخالف آرائے اہل
حق ہین خطا اور ناصواب ظاہر ہوتے ہین خطائے کشفی سے معذور رکہے گئے ہین اور خطائے اجتہادی
کی طرح ملامت سے مرفوع ہین یہ خاص میرا اعتقاد ہے حق مین شیخ محی الدین کے مین اونکو منجملہ مقبولین کے
جانتا ہون اور اونکے علوم مخالفہ کو خطا و مضر جانتا ہون ایک جماعت شیخ پر طعن و ملامت کرتی ہے اور اونکے
علوم کا تخطیہ بہی کرتی ہے دوسری جماعت نے شیخ کی تقلید اختیار کی ہے اور اونکے جمیع علوم کو صواب

جانتی ہے اور دلائل شواہد حقیقت سے اون علوم کو ثابت کرتی ہے اسمین شک نہین کہ ان دونون
فریق نے راہ افراط و تفریط کی اختیار رکھی ہے اور توسط حال سے دور جا پڑے مین شیخ کو اولیاء مقبولین
سے ہین خطا کشفی پر کسطرح رد کیا جائے اور اونکے علوم کو کہ صواب سے دور ہین اور مخالف آرائے اہل
حق ہین کسطرح بطور تقلید کے قبول کیا جائے فالحق هو التوسط الذی وفقنی الله سبحانه به لمنه وکرمه
ہان مسئلہ وحدت وجود مین ایک جم غفیر اس گروہ کا ساتھ شیخ کے شریک ہے ہرچند شیخ اس مسئلہ مین بھی
طرز خاص رکھتے ہین اما اصل سخن مین شرکت ہے سو یہ مسئلہ بھی اگرچہ ظاہر مین مخالف معتقدات اہل حق
ہے لکن قابل توجہ کے ہے اور شایان جمع ہے تینے بعنایت الٰہی شرح رباعیات مین اس مسئلہ کو
ساتھ معتقدات اہل حق کے جمع کیا ہے اور نزاع فریقین کو طرف لفظ کے تائد کیا اور شکوک و شبہات طرفین
کو دور کر دیا وہ بھی اس نہج پر کہ محل ریب و اشتباہ باقی نرہا کما لا یخفی علی الناظر ۱۰ سارے
ممکنات کیا جواہر کیا اعراض کیا اجسام کیا عقول کیا النفوس کیا افلاک کیا عناصر سب مستند مین طرف
ایجاد قادر مختار کے اوسی نے انکو کتم عدم سے وجود مین نکالا ہے یہ جسطرح اپنے وجود مین سبحانہ تعالے
کے محتاج ہین اسیطرح اپنے بقا مین بھی اوسکی احتیاج رکھتے ہین اسباب و وسائط کے وجود کو پردہ پوش اپنے
فعل کا کیا ہے اور حکمت کو آفتاب قدرت کا نہیں ٹھیرایا ہے بلکہ اسباب کو اپنے فعل کے ثبوت کا دلیل کیا
ہے اور حکمت کو وسیلہ وجود قدرت کا ٹھیرایا ہے ارباب فطانت جنکی بصیرت کحل متابعت انبیاء سے
سرمہ کش ہوئی ہے اسباب کو جانتے ہین کہ یہ اسباب و وسائل جو کہ اپنے وجود و بقا مین حق تعالیٰ کے
محتاج ہین اور اوسی کیطرف سے ثبوت و قیام رکھتے ہین فی الحقیقت جماد محض ہین یہ کسطرح دوسرے مین
جو مثل اونکے ہے تاثیر کر سکتے ہین اور احداث و اختراع عمل مین لا سکتے ہین ایک قادر سواء اوسکے جو اونکو
ایجاد کرتا ہے اور کمالات لائقہ اونکو عطا فرماتا ہے چنانچہ عقلا جماد محض سے ایک فعل دیکھکر اسباب کا سراغ
پا لیتے ہین کہ کوئی فاعل اور محرک دوسرا ہے کیونکہ اونہین یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ یہ فعل لائق حال بیچارہ
جماد کے نہین ہے کوئی اور فاعل سوا اوسکے ہے جو اس فعل کو ایجاد کرتا ہے اسیلئے فعل جماد کا ردیوش
فعل فاعل حقیقی کا نزدیک عقلاء کے نہین ہوتا ہے بلکہ یہ فعل نظر بجمادیت جماد دلیل ہے فاعل حقیقی پر
فکذا هذا ہان فہم ابلہ مین فعل جماد کا روپوش فعل فاعل حقیقی ہوتا ہے کیونکہ وہ بکمال غباوت سے جماد
محض کو بواسطہ اوس فعل کے صاحب قدرت جانتا ہے اور فاعل حقیقی کا منکر ہے یضل به کثیرا

دیدی ہے کثیرا یہ معرفت مقتبس ہے مشکوٰۃ نبوت سے ہر کسی کا فہم اس جگہ تک نہین پہنچتا ایک جماعت تو حق
تعالیٰ کو دفع اسباب مین جانتی ہے اور ابتدا اشیاء کو بتوسط انہین اسباب کے طرف حضرت حق سبحانہ
کے منسوب کرتی ہے اور نہین جانتی کہ رفع اسباب مین رفع حکمت کا ہوتا ہے جسکے ضمن مین بہت سے
مصالح ہین ربنا ما خلقت هذا باطلا انبیاء علیہم السلام رعایت اسباب کی کرتے ہین تو بھی امور کو اللہ
کے سپرد فرماتے ہین یعقوب علیہ السلام نے ملاحظہ چشم زخم کا کرکے اپنے فرزندون کو وصیت فرمائی تھی
یا بنی لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقة باوجود اس مراعات کے امر کو مفوض حق
فرمایا تہا اور کہا تہا ما اغنی عنکم من الله من شیء ان الحکم الا لله علیه توکلت وعلیه فلیتوکل
المتوکلون اللہ نے اونکی اس معرفت کی تحسین فرمائی اور اپنی طرف منسوب کیا اور کہا انه لذو
علم لما علمناه ولکن اکثر الناس لا یعلمون اور قرآن کریم مین ہمارے حضرت کو بھی اشارہ طرف توسط
اسباب کے کیا ہے اور کہا ہے یا ایها النبی حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنین رہی تاثیر اسباب
کی سو یہ بات روا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض اوقات مین اندر اسباب کے کوئی تاثیر پیدا کر دے اور وہ
موثر پڑے اور بعض اوقات مین کوئی تاثیر پیدا نکرے ناچار اوسپر کوئی اثر مترتب نہو چنانچہ ہم اسباب کو
اسباب مین دیکھتے ہین کہ وجود مسببات کا کبھی اون اسباب پر مترتب ہوتا ہے اور کبھی کچھ اثر ظاہر
نہین ہوتا انکار کرنا مطلق تاثیر اسباب سے مکابرہ ہے تاثیر کہے لیکن اوس تاثیر کو مثل وجود اوس
سبب کے ایجاد حق تعالیٰ سے جانے تیری رائے اس مسئلہ مین یون ہی ہے آگے خدا جانے انسان
سے لائق ہے کہ توسط اسباب کا کچھ منافی توکل کو نہین ہے جسطرح کہ ناقص عقل لوگ گمان کرتے ہین
بلکہ توسط اسباب مین کمال توکل ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے مراعات سبب کو ہمراہ تفویض
امر بحق تعالیٰ توکل ٹہیرایا تہا فرمایا علیه توکلت وعلیه فلیتوکل المتوکلون ۱۱ مرید وخالق ہر
خیر وشر کا اللہ تعالیٰ ہے خیر سے راضی اور شر سے ناراض ہوتا ہے یہ فرق درمیان ارادہ ورضا
کے بہت باریک ہے اللہ نے یہ فرق اہل سنت کو سمجہا دیا سائر فرقے بسبب عدم اہتدا اونکے طرف
اس فرق کے ضلالت مین پڑے رہے معتزلہ نے اسی جگہ سے بندہ کو خالق اپنے افعال کا کہا اور
ایجاد کفر ومعاصی کو طرف بندہ کے منسوب کیا کلام شیخ محی الدین اور اونکے اتباع سے سمجہا جاتا ہے
کہ جسطرح ایمان اور اعمال صالحہ مرضی اسم ہادی ہین اسیطرح کفر ومعاصی مرضی اسم مضل ہین

یہ بات بھی مخالف اہل حق ہے اور طرف ایجاب کے مائل ہے جسکا منشا رہنا ہوا ہے جیسے یہ کہیں کہ شراق وافنارت مرعی آفتاب ہے اور اسیطرح بندون کو قدرت وارادہ و بابت کہ اپنے اختیار سے کسب افعال کرین خلق اللہ منسوب ہے طرف اللہ تعالی کے اور کسب منسوب ہے طرف انکے اللہ تعالی کی عادت یون ہی جاری ہے کہ جب بندہ کسی اپنے فعل کا قصد کرتا ہے تو اسکی خلق اوس فعل سے متعلق ہوجاتی ہے اور جبکہ یہ فعل اوسکے قصد واختیار سے ہوا تو اجا رتعلق مدح و ذم و ثواب عقاب کا ساتہ اوسکے ٹھیرا اور یہ بات کہ اختیار بندہ کا ضعیف ہے اگر یہ ضعف باعتبار قوت اختیار حقتعالی کے کہا ہے تو مسلم ہے اور اگر اس معنی سے کہا ہے کہ اوا فعل ماسورین کافی نہین ہے تو صحیح نہین ہے فان اللہ لایکلف بما لیس فی وسعہ بل بما یلیق الیسر ولا یلیق العسر غایت مافی الباب یہ ہے کہ جزا مخالف فعل موقت پر مخصوص تقدیر خدا ہے اللہ کی توفیق سے اتنا تو ہم ہی جانتے ہین کہ کفر کرنا بنسبت حضرت حق کے جو کہ مولا ہے نعم ظاہرہ و باطنہ و موجد سموات وارض ہے اور جو بزرگی و کمال کہ ہے وہ سب اوسیکے لئے ثابت ہے جزا اوس کفر کی ایسی ہونا چاہئے کہ سب عقوبات سے سخت تر ہو سو وہ جزا یہی خلود فی العذاب ہے اسیطرح ایمان لانا ساتہ غیب کے اللہ پاک پر جو کہ منعم بزرگ ہے اور باوجود مزاحمت نفس و شیطان کے اوسکو اونگو جاننا اوسکی جزا بہترین جزا ہونا چاہئے کہ وہ خلود ہے تنعمات و تلذذات مین بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ دخول بہشت حقیقت مین مربوط بفضل حق ہے منوط کرنا اوسکا ساتہ ایمان کے اسلئے ہے کہ جزا اعمال لذیذ تر ہو فقیر کے نزدیک دخول بہشت کا حقیقت مین مربوط بایمان ہے لیکن ایمان اوسکا عطا و فضل ہے اور دخول نار مربوط بکفر ہے اور کفر ناشی ہے ہوائے نفس امارہ سے ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک دخول بہشت کا مربوط کرنا ساتہ ایمان کے حقیقت مین ایمان کی تعظیم کرنا ہے بلکہ تعظیم ہے مومن بہ کی کہ ایسا اثر اجزا اوسپر مترتب ہوا ہے اسیطرح منوط کرنا دخول نار کا ساتہ کفر کے تحقیر ہے کفر کی کہ اوس سے یہ کفر واقع ہوا ہے جسپر اسطرح کی عقوبت دائمی مترتب ہوئی بخلاف قول بعض مشائخ کہ وہ اس دقیقہ سے خالی ہے کیونکہ دخول نار حقیقت مین مربوط بکفر ہے واللہ سبحانہ الملہم لھذا ۱۲ اہل ایمان آخرت مین اللہ پاک کو بہشت مین بے جہت و بے کیف و بے شبہ و مثال دیکھین گے یہ وہ مسئلہ ہے جسکے جمیع فرق اہل ملت و غیر اہل ملت و غیر اہل سنت

سبب کے سبب منکر ہین اور رویت بیجہت و بیکیف کو تجویز نہین کرتے حتی کہ شیخ محی الدین بہی رویت
آخرت کو تجلی صوری پر اوتارتے ہین اور سوا اس تجلی کے کوئی اور تجویز نہین کرتے ہمارے حضرت
شیخ رح سے نقل کرتے تہے کہ اگر معتزلہ رویت کو مرتبہ تنزیہ کے ساتھ مقید نکرتے اور تشبیہ کے قائل
ہوتے اور رویت کو اسی تجلی کے ساتھ جانتے تو ہرگز رویت سے انکار نکرتے اور محال نجانتے یعنی انکار
انکا بیجہتی و بیکیفی کی راہ سے ہے کہ مخصوص ہے ساتھ مرتبہ تنزیہ کے بخلاف اس تجلی کے کہ اوسمین
جہت وکیف ملحوظ ہے سو رویت آخرت کو تجلی صوری پر اوتارنے مین فی الحقیقت انکار کرنا ہے رویت
کا اسلیئے کہ وہ تجلی صوری گو تجلیات صوریہ دنیا سے جدا ہو رویت حق نہین ہے ف

یراہ المومنون بغیر کیف ۔ و ادراک و ضرب من مثال

۱۳ ا بعثت انبیاء علیہم السلام کی رحمت ہے اہل عالم پر اگر وجود ان بزرگوارون کا متوسط نہوتا تو عقل انسان
کو طرف معرفت ذات وصفات واجب الوجود تعالی و تقدس کے کون دلالت کرتا اور مرضیات الٰہی
کو عدم مرضیات خدا سے کون تمیز بخشتا ہماری عقول ناقصہ بے تائید نور دعوت انبیاء کے اس بات
سے معزول ہین اور ہمارے افہام ناتمام بے تقلید ان بزرگوارون کے اس معاملہ مین مخذول ہین ف

گر نبودی ذات پاک انبیاء ۔ حق سے باطل کسطرح ہوتا جدا

ہان عقل ہرچند حجت ہے لیکن حجت مین ناتمام ہے اور مرتبہ بلوغ کو نہین پہنچی ہے حجت بالغہ بعثت انبیاء
کی جسکے ساتھ عذاب و ثواب اخروی دائمی منوط ہے کوئی اگر یہ کہے کہ جب یہ ثواب و عذاب ساتھ بعثت کے مربوط
ٹہیرا تو آپ بعثت کو رحمۃ للعالمین کہنا کس معنی سے ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ بعثت عین رحمت ہے کیونکہ
سبب معرفت ذات وصفات واجب الوجود تعالی و تقدس ہے اور یہ معرفت متضمن ہے سعادت دنیویہ
و اخرویہ کو اور بدولت اسی بعثت کے وہ بات جو مناسب جناب قدس ہے اور جو نامناسب اوسکے نہین
ہے معلوم و ممیز ہوئی ہے کیونکہ ہماری عقل لنگ و کور جو امکان حدوث سے داغدار ہے کیا جانے
کہ مناسب حضرت وجوب کہ قدم اوسکے لوازم سے ہے اوسکے اسماء و صفات و افعال کیا ہین اور نامناسب
کیا ہے تاکہ مناسب کا اطلاق اور نامناسب سے اجتناب کیا جائے بلکہ بہت ہے کہ اپنے نقص کیوجہ سے کمال
کو نقصان اور نقص کو کمال جان لے یہ تمیز نزدیک فقیر کے فوق جمیع نعم ظاہرہ و باطنہ ہے بڑا بدبخت
وہ ہے جو امور نامناسب کو طرف جناب قدس اوتعالی کے نسبت دے اور اشیاء ناشائستہ کو طرف

حق سبحانہ کے منتسب کرے یہی بعثت ہے جسنے باطل کو حق سے جدا کیا اور نامستحق عبادت کو مستحق عبادت سے تمیز دیا اسی بعثت کے توسط سے طرف راہ حق جل و علا کے دعوت کرتے ہین اور بندونکو سعادت قرب و وصول مولیٰ جل سلطانہ تک پہنچاتے ہین اور بوسیلہ اسی بعثت کے مرضیات حق تعالیٰ پر اطلاع میسر ہوتی ہے اور جواز و عدم جواز تصرف کا ملک وتعالیٰ مین تمیز ہوتا ہے اس قسم کے فوائد بعثت مین بہت ہین اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بعثت رحمت ہے اور جو شخص کہ منقاد ہوئے نفس امارہ کا ہے وہ بحکم شیطان انکار بعثت کا کرتا ہے اور مقتضائے بعثت پر عامل نہین ہوتا تو اس صورت مین بعثت کا گناہ اوسکا ہے اور کسلئے بعثت رحمت نہین ہے کوئی یہ کہے کہ عقل فی حد ذاتہ ہر چند احکام الٰہی مین ناقص و ناتمام ہے لکن یہ بات کیون نہین ہوسکتی کہ بعد حصول تصفیہ و تزکیہ کے عقل کو ایک مناسبت و اتصال غیر متکیف ساتہ مرتبہ وجوب حق تعالیٰ کے پیدا ہو جائے اور بسبب اوس مناسبت و اتصال کے احکام وہانسے اخذ کرے اور حاجت بعثت کی جو کہ بتوسط فرشتہ ہے نہو سو جواب اسکا یہ ہے کہ عقل ہر چند اوس مناسبت و اتصال کو پیدا کرے لکن وہ تعلق جو اوسکو ساتہ اس پیکر ہیولانی کے ہے بالکل زائل نہوگا اور نہ تجرد تمام اوسکو پیدا ہوگا بلکہ ہمیشہ واہمہ اوسکو دامنگیر رہیگا اور متخیلہ ہرگز اوسکے خیال کو نچہوڑیگا قوت غضبیہ و شہویہ ہمیشہ اوسکی مصاحب رہینگی اور رذیلہ حرص و شرہ ہر وقت ندیم اوسکا ہوگا سہو و نسیان کہ لوازم نوع انسان سے ہے اوس سے منفک نہوگا خطا و غلط کہ خواص سے اس نشاء فانی کے مین ہرگز اوس سے جدا نہونگے تو اب عقل لائق اعتماد کے نرہی اور احکام ماخوذہ اوسکے سلطان وہم و تصرف خیال سے مصون نہ ٹہیرے اور شائبہ نسیان و مظنہ خطا سے محفوظ نہوئے بخلاف فرشتہ کہ وہ ان اوصاف سے پاک ہے اور ان رذائل سے مبرا اسلئے وہ لائق اعتماد کے ہوا اور احکام ماخوذہ اوسکے شائبہ وہم و خیال و مظنہ نسیان و خطا سے مصون ٹہیرے اور فرشتہ بعض اوقات مین محسوس بہی ہوجاتا ہے اور اون علوم مین جو تلقی روحانی سے اخذ کئے جاتے ہین کبہی اثنائے تبلیغ مین ساتہ قوتونے و حواس کے بعض مقدمات مسلمہ غیر صادقہ کہ راہ وہم و خیال وغیرہ سے حاصل ہوئے ہین بے اختیار اون علوم مین منضم ہوجاتے ہین اسطرح پر کہ اوس وقت کچہہ بہی تمیز نہین ہوسکتا اور ثانی الحال اوس علم کا تمیز دیتے ہین اور کبہی نہین دیتے اسلیئے وہ علوم بسبب خلط اون مقدمات کے ہیئت کاذبہ پیدا کرتے ہین اور اعتقاد سے باہر آجاتے ہین یا کیون کہا جائے

کہ حصول تصفیہ وتزکیہ کا مشروط ہے بجا آوری اعمال صالحہ پر کہ وہ مرضیات وتعالی ہین اور یہ بات
موقوف ہے بعثت پر جسطرح کہ گذر چکا پس بغیر بعثت کے حصول حقیقت تصفیہ وتزکیہ کا میسر نہوگا اور
وہ صفا جو کفار واہل فسق کو حاصل ہوتی ہے وہ صفائی نفس کی ہے نہ صفائی قلب کی صفائی نفس
سے سوا ضلالت کے کچھہ فزائش نہین ہوتی اور بجز خسارت کے کوئی دلالت ہاتھ نہین آتی اور کشف
بعض امور غیبی کا کہ وقت صفائی نفس کے کفار واہل فسق کو حاصل ہوتا ہے استدراج ہے اور مقصود
اوس سے خرابی وخسارت اوس جماعت اہل استدراج کی ہوتی ہے نجانا اللہ سبحانہ عن ہذہ
البلیۃ بحرمۃ سید المرسلین اس تحقیق سے یہ بات کہل گئی کہ تکلیف شرعی جو بعثت کی رُو سے ثابت
ہوئی ہے یہ بہی رحمت ہے نہ جسطرح کہ منکران تکلیف شرعی جیسے ملاحدہ وزنادقہ گمان کرتے ہین
اور تکلیف کو کلفت تصور کرتے ہین اور غیر معقول جانتے ہین اور کہتے ہین یہ کیا مہربانی ہے کہ بندونکو
امور شاقہ کی تکلیف دیوین پہر اگر وہ بموجب اوس تکلیف کے عمل کرین تو بہشت مین جائین اور اگر
مرتکب اوسکے خلاف کے ہون تو دوزخ مین گرین کس لئے یہ نہین کرتے کہ تکلیف نہ دین اور چہوڑ دین
کہ کہائین پئین سوئین اور اپنے طور پر رہین نہین آن بیدولتون اور بیخبرون کو یہ نہین معلوم ہے کہ شکر
منعم حقیقی واجب ہے عقلاً اور یہ تکلیفات شرعیہ بیان بجا آوری اوس شکر کا ہے سو یہ تکلیف عقلاً بہی
واجب ہے نظام تمام عالم کا اسی تکلیف کے ساتہ منوط ہے اگر ہر ایک کو اوسکے طور پر چہوڑ دین تو اوس سے
سوائے شرارت وفساد کے کچھہ ظاہر نہو پہر بوالہوس دوسرے کی جان ومال مین ہاتہ دراز کریے
اور ساتہ خبث وفساد کے پیش آتے خود بہی ضائع ہو اور اوسکو بہی ضائع کرے عیاذاً باللہ سبحانہ اگر
یہ زواجر وموانع شرعی نہوتے تو خدا جانے کیا ہوتا ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب
یا یون کہا جائے کہ اللہ تعالی مالک علی الاطلاق ہے اور سب بندے اوسکے مملوک ہین تو اب جو حکم وتصرف
وہ انمین کریگا وہ عین خیر وصلاح ہے اور شائبہ ظلم وفساد سے منزہ ومبرا ہے لایسئل عما یفعل

کراز ہرہ آنکہ از بیم او — کشاید زبان جز بتسلیم او

اگر سبکو دوزخ مین بہیجے اور عذاب ابدی کرے تو کوئی جگہ اعتراض کی نہین ہے کیونکہ ملک غیر
مین تصرف کرنے سے شائبہ ستم کا پیدا ہوتا ہے بخلاف اپنے ملک کے کہ اوسمین کچھہ ظلم نہین ہے
ساری املاک ہماری حقیقت مین خدا کی ملک ہے سارے تصرفات ہمارے اوسمین عین ستم ہین حتی

شرع نے بواسطہ بعض مصالح کے ان املاک کو بندہ کی طرف نسبت کر دیا ہے ورنہ وہ فی الحقیقۃ اللہ کی ملک
ہین لہذا بما بالتصرف اومین ویسا ہی جائز ہے کہ مالک علی الاطلاق نے اوس مین تصرف کو تجویز فرمایا ہے اور
مباح کر دیا ہے انبیاء علیہم السلام نے باعلام حق جو کچھ اختیار کیا ہے اور جو احکام بیان کئے ہین وہ سب درست
اور مطابق واقع ہین ان بزرگوارون نے احکام اجتہادیہ مین ہر چند خطا کو تجویز کیا ہے مگر تقریر خطا پر انکے
حقمین جائز نہین رکھی ہے اور کہا ہے کہ جلد اوس خطا پر تنبیہ کر دئے جاتے ہین اور تدارک اوس خطا کا ہوا
سے فرمایا جاتا ہے فلا اعتداد بذلک الخطا ۱۴ عذاب قبر کا واسطے کافرون اور بعض گناہگارون
اہل ایمان کے حق ہے مخبر صادق نے اسکی خبر دی ہے اور سوال منکر نکیر کا واسطے مومنون اور کافرون
کے قبر مین حق ہے قبر ایک برزخ ہے درمیان دنیا و آخرت کے عذاب قبر کا ایک وجہ سے مناسبت ساتھ
عذاب دنیاوی کے رکہتا ہے کہ انقطاع پذیر ہے اور دوسری وجہ سے مناسبت ساتھ عذاب اخروی کو
رکہتا ہے کہ حقیقت مین عذاب اخروی ہے کریمہ النار یعرضون علیہا غدوا و عشیا حقمین عذاب قبر کے آئی
ہے اسی طرح راحت قبر کی دو طرح پر ہے سعادتمند وہ شخص ہے جسکو زلات و معاصی سے ساتھ کمال کرم کے
کے درگزر کرین اور جملا مواخذہ نفرماوین اور اگر مقام مواخذہ مین آوین تو کمال رحمت سے آلام و محن
دنیوی کو کفارہ اوسکے گناہون کا کر دیں اور اگر کچھ بقیہ رہجائے تو ضغطہ قبر اور وہ محنتین جو اوس جگہ مقرر
ہین کفارہ ہوجائین تاکہ پاک و پاکیزہ ہوکر حشر مین ویہی اور جسکے ساتھ یہ کچھ نکیا اور اوسکے مواخذہ کو آخرت پر
والدیا تو یہ عین عدل ہے گو ایسے گناہگارون اور شرمسارون پر افسوس ہے لیکن اگر مسلمان ہے تو انجام کار
رحمت ہوگی اور عذاب ابدی سے محفوظ رہیگا یہی ایک نعمت عظیم ہے ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انک
علی کل شئ قدیر ۱۵ قیامت کا ہونا حق ہے اوسدن آسمان اور تارے اور زمین اور پہاڑ حیوان
و نبات و معادن سب معدوم و ناچیز ہو جائینگے آسمان پہٹ جاوینگے تارے کہر جائینگے زمین پہاڑ
ہبا منثورا ہوجائینگے یہ اعدام اول نفخہ اولی سے متعلق ہے دوسرے نفخہ پر قبرون سے اوٹھکہڑے ہونگے
اور محشر مین آئینگے فلاسفہ اعدام سموات و کواکب کا تجویز نہین کرتے ہین اور انکو فنا و فساد کا اثر جائز نہین
رکہتے بلکہ انکو ازلی ابدی کہتے ہین معہذا لک متاخرین انکی کمال بےخردی سے آپکو زمرہ اہل اسلام میں
بتاتے ہین اور بعض احکام اسلام بجالاتے ہین تعجب یہ ہے کہ بعض اہل اسلام اس بات کو انکے باور کرتے
ہین اور بے تحاشا انکو مسلمان جانتے ہین دوسرے طرفہ تریہ ہے کہ بعضے مسلمان بعض لوگون کو اس جہت

مین سے کامل جانتے ہین اور اونپر طعن و تشنیع کرنے سے انکار کرتے ہین حالانکہ وہ منکر نصوص قطعی کے
ہین اور انبیاء کے اجماع کا انکار کرتے ہین قال تعالے اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت
وقال تعالیٰ اذا السماء انشقت واذنت لربہا وحقت وقال تعالی وفتحت السماء فکانت ابوابا
اے شقت وامثال ذلک فی القرآن کثیر۔ یہ لوگ نہین جانتے کہ مجرد تفوہ ساتہ کلمہ شہادت کے اسلام مین
کافی نہین ہے جو کچہہ دین مین آیا ہے اوس سبکی تصدیق بالضرورۃ درکار ہے آور تبرّی کفر و کافر سے
بہی ضرور ہے جب کہین اسلام صورت پکڑتا ہے ویلادونہ خرط القتاد ۱۶ حساب ومیزان وصراط حق
ہے مخبر صادق نے انکی خبر دی ہے استبعاد بعض جاہلین طور نبوت کا وجود سے ان امور کے حیز
اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ طور نبوت کا ورائے طور عقل ہے اخبار انبیاء علیہم السلام کو نظر عقل سے موافق
کرنا سفیقت مین انکار طور نبوت ہے وہان تو معاملہ تقلید پر ہے انکو یہ نہین معلوم کہ طور نبوت مخالف
طور عقل کے ہے بلکہ طور عقل بے تائید تقلید انبیاء علیہم السلام کے اون مطالب علیا تک راہ یاب
نہین ہوتا یہ مخالفت اور چیز ہے اور نارسائی وہان تک دوسری چیز کیونکہ مخالفت بعد پہنچنے کے متصور ہوتی
ہے ۷ بہشت و دوزخ موجود ہین دن قیامت کے بعد محاسبہ کے ایک گروہ کو بہشت مین لیجائینگے
اور ایک گروہ کو دوزخ مین انکا ثواب عقاب ابدی ہوگا جسکو انقطاع نہین ہے کما دلت علیہ النصوص
القطعیۃ الموکدات صاحب فصوص کہتے ہین کہ انجام سبکا رحمت ہے ان رحمتی وسعت کل شیء کفار
کے لئے عذاب دوزخ کا تین ہفتہ تک ثابت کیا ہے پہر کہا کہ نار انکے حقمین برد و سلام ہوجائے گی جسطرح
کہ حق مین ابراہیم علیہ السلام کے ہوگئی تہی اور وعید حقمین خلف کو روا رکہتے ہین اور کہتے ہین کہ کوئی صاحب
طرف خلود عذاب کفار کے نہین گیا ہے سو وہ اس مسئلہ مین بہی صواب سے دور جا پڑے ہین یہ نجانا کہ وسعت
رحمت کی حقمین مومنین اور کافرین کے مخصوص ساتہ دنیا کے ہے اور آخرت مین کافر کو رحمت کی بو تک
نہ پہنچے گی کما قال تعالی انہ لاییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور اللہ تعالے نے بعد رحمتی
وسعت کل شیء کے فرمایا ہے فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ہم بآیاتنا یؤمنون
شیخ نے اول آیت کو پڑہا اور آخر آیت سے کچہہ کام نرکہا اور کریمہ ولا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ
کو دلالت خصوصیت خلف وعدہ پر نہین ہے ہوسکتا ہے کہ اقتصار عدم خلف وعدہ پر یہان اسلئے ہو کہ
کہ مراد وعدہ سے یہان نصرت رسل ہے اور غلبہ ونکا کفار پر اور یہ متضمن وعدہ وعید ہے وعادہ خاص اسکے

رسل کے ہے اور وعید خاص واسطے کفار کے گویا اس آیت کریمہ مین خلف وعدہی منتفی ہوا در خلف وعید ہی فالآیة مستشهدة علیه لاله اور نیز خلف وعید مثل خلف وعد کے مستلزم کذب ہے اور لائق شان باریتعالی نہین ہے اسلئے کہ ازل مین اوسنے جان لیا تہا کہ کفار کو عذاب مخلد کرونگا معذلک واسطے مصلحت کے مخالف اپنے علم کے یہ بات کہی کہ مین کفار کو عذاب مخلد کرونگا اس بات کی تجویز کرنے مین بڑی شناعت ہے سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین اجماع اہل دل کا عدم خلود عذاب کفار پر کشف شیخ ہے مجال خطا کا کشف مین بہت ہے فلا اعتداد بہ مع کونہ مخالفا لاجماع المسلمین اور ملائکہ اسکے بندے ہین معاصی سے معصوم اور خطا و نسیان سے محفوظ لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون کہاتے پیتے سے پاک ہین اور زنی و مردی سے منزہ و تیرا آتذکیر ضمائر کی انکے حقمین اندر قرآن کریم باعتبار شرف صنف مذکر کے ہے صنف نساء سے جسطرح کہ امر نے اپنے حقمین تذکیر ضمائر کو وارد کیا ہے اسنے بعض ملائکہ کو واسطے رسالت کے پسند کیا جسطرح کہ بعض کو ادنمین سے ساتہ اس دولت کے مشرف فرمایا ہے اللہ یصطفی من الملائکة رسلا ومن الناس جمہور علماء اہل حق اسی عقیدہ پر ہین اور خواص بشر افضل ہین خواص ملک سے امام غزالی و امام الحرمین وصاحب فتوحات مکیہ قائل ہین افضلیت خواص ملک کے خواص بشر سے اور جو بات مجہہ فقیر پر ظاہر کیگئی ہے وہ یہ ہے کہ ولایت ملک کی افضل ہے ولایت نبی سے لیکن نبوت و رسالت میں ایک درجہ ہے جسکے سبب سے کہ ملک اوس درجہ تک نہین پہنچتا ہے اور وہ درجہ راہ عنصر خاک سے آیا ہے کہ مخصوص ہے ساتہ بشر کے اور نیز مجہپر یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ کمالات ولایت کو بنسبت کمالات نبوت کے کچہہ اعتدا و نہین ہے کاش اتنا ہی اعتدا د ہوتا جتنا کہ قطرہ کو نسبت بحر محیط کے ہے جو مزیت کہ راہ نبوت سے آئی ہے وہ اضعاف مضاعف زیادہ ہے اوس مزیت سے جو کہ راہ ولایت سے حاصل ہوتی ہے پس افضلیت مطلق خاص واسطے انبیاء علیہم السلام کے ہے اور افضل جزئی ملائکہ کرام کے لئے ہے فالصواب ما قال الجمہور من العلماء شکر اللہ سعیہم اس تحقیق سے یہ بات لائح ہوئی کہ کوئی ولی درجہ کسی نبی کو نہین پہنچتا ہے بلکہ اوس ولی کا سر ہمیشہ نبی کے قدم کے نیچے ہوتا ہے **ف** یہ بات جان لینا چاہیئے کہ جس کسی مسئلہ مین مسائل سے علما و صوفیہ کا اختلاف ہے جب اچہی طرح ملاحظہ کیا جاتا ہے تو حق طرف علما کے ملتا ہے اسکا بہید یہ ہے کہ نظر علما کی بواسطہ متابعت انبیاء علیہم السلام طرف کمالات و علوم نبوت کے نفوذ کرتی ہے اور نظر صوفیہ

کی مقصود ہے کمالات و معارف ولایت پر نا چار جو علم کہ مشکاۃ نبوت سے اخذ کیا گیا ہے وہی اصوب احق ہوتا ہے بنسبت اوس علم کے جو کہ مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتا ہے ۱۱۹ ایمان عبارت ہے تصدیق قلبی سے ساتھ اوس چیز کے جو کہ بطریق ضرورت و تواتر ہمکو پہنچی ہے اور اقرار لسان کو بھی ایک رکن ایمان کا کہا ہے کہ احتمال سقوط کا رکھتا ہے اور علامت اس تصدیق کی بیزار ہونا ہے کفر و کافری سے اور اوس چیز سے جو کافری مین ہوتی ہے تخصائص لوازم کفر سے جیسے زنار باندہنا اور مثل اوسکے اگر عیاذا باللہ اس تصدیق کے ساتھ کفر سے تبری نکرے تو یہ مصدق و مبین ہے کہ وہ داغ ارتداد کے ساتھ داغدار ہے اور حقیقت مین حکم اوسکا وہی حکم منافق کا ہے لاالی ھؤلاء ولاالی ھؤلاء سو تحقیق ایمان مین تبرے کفر سے چارہ نہین ہوتا ہے ادنی درجہ تبری قلبی ہے اور اعلی درجہ تبری قلبی و قالبی تبری عبارت ہے دشمنی رکہنے سے ساتھ اللہ کے دشمنون کے یہ دشمنی خواہ ویسے ہو اگر خوف ضرر کا اونکی طرف سے ہے خواہ قلب و قالب دونون سے ہو جبکہ خوف نہو کریمہ یا ایہا النبی جاھد الکفار و المنافقین واغلظ علیہم اسی بات کی مؤید ہے کیونکہ محبت اللہ و رسول کی بے دشمنی دشمنان خدا و رسول کے ہو نہین سکتی شیعہ نے جو اس قاعدہ کو موالات اہل بیت مین جاری کیا ہے اور خلفاء ثلثہ وغیرہ صحابہ سے تبری کرنے کو شرط موالات کہا ہے نا مناسب ہے اسلئے کہ تبری کرنیکو دشمنون سے موالات دوستونکی شرط ٹہیرای ہے نہ مطلق تبری اونکے غیر سے اور کوئی عاقل منصف سا انکو تجویز نکریگا کہ حضرت کے اصحاب دشمن ہون یہ بزرگوار وہ تہی جنہون نے حضرت کی محبت مین جان و مال صرف کردیا اور جاہ و ریاست کو برباد دیا دشمنی اہل بیت کو انکیطرف کسطرح منسوب کرسکتے مین حالانکہ محبت اہل قرابت نبوی نص قطعی سے ثابت ہے اور دعوت کی اجرت اسی محبت کو ٹہیرایا ہے کما قال تعالے قل لا اسئلکم اجرا الا المودۃ فی القربی ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا ابراہیم علیہ السلام نے جو اسقدر بزرگی پائی اور شجرۂ طیبہ انبیاء علیہم السلام ہوئے اسیواسطے سے ہوئی کہ اونہون نے اللہ کے دشمنون سے تبری کی قال تعالے قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومہم انا برءاء منکم و مما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم و بدا بیننا و بینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہ کوئی عمل نظر فقیر مین واسطے حصول رضائے حق جل و علا کے برابر اس تبری کے نہین ہے حضرت حق کو ساتھ کفر و کافری کے عداوت ذاتی ہے اور آلہہ آفاقی لات و عزی و نحوہما اور انکے عبادت بالذات

دشمن حق مین خلود نار سی عمل شنیع کی جزا ہے اور آیہ ہوائے نفسانی اور سارے اعمال سیئہ بنسبت اوسکے زیر
رکھتے ہین اسلیے کہ عداوت وغضب بہ نسبت انکے کدورت ہین اگر غضب سے منسوب طرف صفات کے
ہے اگر عتاب وعقاب مترتب طرف افعال کے ہے اسلئے ان سیئات کی جزا خلود نار نہین ٹھہری مگر
انکی مغفرت کو مشروط اپنی مشیت پر رکھا ہے سو جبکہ کفر وکفار سے عداوت ذاتی متحقق ہوئی تو رحمت و
رافت کہ صفات جمال سے ہے آخرت مین کافرون کو نہین پہنچیگی اور صفت رحمت کی عداوت ذاتی
کو نہین اوٹھاویگی جس چیز کا تعلق ذات سے ہوتا ہے وہ اقوی وارفع ہوتی ہے بنسبت اوسکے جسکا
تعلق صفت سے ہوتا ہے اسلیے صفت کا مقتضا ذات کے مقتضا کی تبدیل نہین کرتا ہے اور حدیث
قدسی مین جو آیا ہے کہ سبقت رحمتی غضبی مراد اس غضب سے غضب صفاتی ہے کہ مخصوص
ہے ساتھ عصاۃ مومنین کے نہ غضب ذاتی کہ مخصوص ہے ساتھ مشرکین کے کوئی یہ کہے کہ دنیا مین کفار
کو رحمت سے نصیب ہے تو ہمکہ صفت رحمت نے کسطرح عداوت ذاتی کو رفع کر دیا اسکا جواب یہ ہے
کہ حصول رحمت کا کفار کو دنیا مین باعتبار ظاہر صورت کے ہے اور حقیقت مین استدراج و کید ہے
اوسکے حق مین کریمہ ایحسبون انما نمدہم بہ من مال وبنین نسارع لہم فی الخیرات بل لا
یشعرون اور کریمہ سنستدرجہم من حیث لا یعلمون واملی لہم ان کیدی متین اسی بات
کی گواہ ہے **ف** عذاب ابدی دوزخ کا جزا کفر ہے اگر یہ کہین کہ ایک شخص باوجود ایمان کے رسوم
کفر بجا لاتا ہے اور مراسم اہل کفر کی تعظیم کرتا ہے اور علما اوسکے کفر کا حکم دیتے ہین اور اوسکو منجملہ اہل ردہ
کے گنتے ہین جسطرح اکثر مسلمان ہند کے اس بلا مین مبتلا ہین تو بسبب فتواے علما چاہیے کہ وہ شخص
آخرت مین بعذاب ابدی مبتلا ہو حالانکہ اخبار صحاح مین آیا ہے کہ جسکے دل مین ذرہ برابر ایمان ہوگا
اوسکو دوزخ سے باہر لاوینگے اور عذاب مخلد مین نچہوڑینگے اس مسئلہ کی تحقیق تیرے نزدیک کیا ہے
ہم کہتے ہین کہ اگر کافر محض ہے تو اوسکے نصیب مین عذاب مخلد ہے عیاذا باللہ اور اگر باوجود بجا لانے
مراسم کفر کے ایک ذرہ ایمان کا بھی رکھتا ہے تو عذاب دوزخ مین مبتلا ہوگا لیکن برکت سے اوس ذرہ بھر
ایمان کے امید ہے کہ خلود عذاب سے رہائی پاویگا اور گرفتاری دائمی سے نجات ہوگی **حکایت**
فقیر ایکبار واسطے عیادت ایک شخص کے گیا تھا معاملہ اوسکا قریب احتضار کے پہنچا تھا جب اوسکے حال کیطرف
توجہ کی دیکھا کہ اوسکے دلمین بہت ظلمات ہین ہرچند توجہ کی کہ وہ ظلمات دور ہوون کچھ نفع نہوا بعد

پس توجہ بیار کے معلوم ہوا کہ وہ ظلمات ناشی ہین صفات کفر سے کہ اوسکے اندر چھپی ہوئی ہین اور
منشا اونکا کدورات موالات ہے ساتھ کفر واہل کفر کے یہ توجہات اون ظلمات کو دور نہین کرینگی تنقیدان
ظلمات کا مربوط ہے ساتھ عذاب نار کے کہ جزاء کفر ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ ذرہ بہر ایمان بہی رکہتا ہے
جسکی برکت سے آخر کو وہ دوزخ سے باہر آئیگا جب مینے اس حال کو اوسکے اندر مشاہدہ کیا تو یہ خطرہ گزرا
کہ آیا اوسکے جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیے یا نہین بعد توجہ کے ظاہر ہوا کہ نماز پڑہنا چاہیے پس جو مسلمان کہ
باوجود ایمان کے رسوم کفر کرتے ہین اور تعظیم ایام کفار کی بجالاتے ہین اونکی جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیے اور
اونکو ملحق بکفار کرنا نچاہیے کما ہو الحمل الی الیوم اور اس بات کی امید رکہنا چاہیے کہ آخر کو برکت
ایمان کیوجہ سے اوسکو عذاب ابدی سے نجات ہوگی معلوم ہوا کہ اہل کفر کو عفو ومغفرت نہوگی ان اللہ
لا یغفر ان یشرک بہ اگر مرا کافر ہے تو عذاب ابدی جزاء اوسکے کفر کی ہے اور اگر ذرہ بہر ایمان رکہتا
ہے تو جزاء اوسکی عذاب موقت ہے دوزخ مین اور سائر کبائر مین اگر اللہ چاہے گا بخشے گا نہین تو
عذاب کریگا اندیکہا غیر کی عذاب دوزخ موقت ہو یا مخلد مخصوص ہے ساتھ کفر وصفات کفر کے کما سیجیء تحقیقہ
اور اہل کبائر جنکے گناہون کی مغفرت نہین ہوئی ہے توبہ سے یا شفاعت سے یا محض عفو واحسان سے
اور نیز اون کبائر کی تکفیر آلام ومحن وشدائد دنیوی وسکرات موت سے نہین ہوئی ہے امید ہے کہ انکو
عذاب مین ایک جماعت کے لئے عذاب قبر پر کفایت کرین اور دوسری جماعت کو باوجود محن قبر کے ساتھ
اہوال قیامت وشدائد حشر کے اکتفا کرین اور گناہ باقی نچہوڑین کہ وہ محتاج عذاب نار کا ہو کریمہ الذین
امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن مؤید اسی بات کو ہے کیونکہ مراد ظلم سے اسجگہ شرک ہے
واللہ اعلم بحقایق الامور کلہا کوئی یہ کہے کہ بعض سیئات غیر کفر کی جزا مین بہی عذاب دوزخ آیا ہے کما
قال تعالی ومن قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا اور اخبار مین وارد ہے کہ جو شخص ایک نماز
فرض عمدا قضا کریگا اوسکو ایک حقبہ دوزخ مین عذاب کرین گے تو عذاب دوزخ مخصوص ساتھ کفار کے
نہ ٹہیرا اسکا جواب یہ ہے کہ عذاب قاتل کا مخصوص ساتھ مستحل قتل کے ہے اور مستحل قتل کا فر ہے کما
ذکرہ المفسرون اور سیئات غیر کفر مین جو عذاب دوزخ کا آیا ہے وہ شائبہ صفات کفر سے خالی نہین
ہوگا جیسے استخفاف اوس سیئہ کا اور بے پروائی اوسکے بجالانے مین اور اوامر ونواہی شرعیہ کو
خوار رکہنا حدیث مین آیا ہے شفاعتی لاہل الکبائر من امتی اور دوسری جگہ فرمایا ہے امتی امۃ

مرجوۃ لاصحاب طمانی الآخرہ یہ اخبار اور آیت مستند ہے اسکو موید ہیں اور احوال اطفال مشرکین اور
سکنۂ شواہق جبال و مشرکین زمان فترت رسل کا دوسرے مکتوب مین لکھا ہے ۲۰ زیادت و نقصان
ایمان مین علما کا اختلاف ہے امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے الایمان لا یزید ولا ینقص
اور امام شافعی نے فرمایا ہے کہ یزید وینقص اسمین شک نہین کہ ایمان عبارت ہے تصدیق
ویقین قلبی سے اوسمین گنجایش کم وبیش کی نہین ہے اور جو تصدیق زیادت ونقصان کو قبول کرتی ہے
وہ داخل دائرۂ ظن ہے نہ یقین غایت مافی الباب یہ ہے کہ اعمال صالحہ کے بجا لانے سے اوس یقین کو ایک
جلا حاصل ہوتی ہے اور اعمال غیر صالح سے وہ یقین مکدر ہو جاتا ہے سو کم وبیشی باعتبار اعمال کے انجلا
مین اوس یقین کے ثابت ہے نہ نفس یقین مین ایک جماعت نے یقین کو منجلی اور روشن پاکر اوس یقین
سے زیادہ کہا جسمین وہ چمک ودمک نہ تہی گویا بعض نے یقین غیر منجلی کو یقین نہین جانا اوسی یقین منجلی
کو یقین جانکر ناقص کہدیا دوسری جماعت تیز نظر نے دیکھا کہ رجوع اس کم وبیشی کا طرف صفات یقین کے
ہے نہ طرف نفس یقین کے اسلئے انہون نے یقین کو غیر زائد وناقص کہا جیسے دو آئینہ ہون اور ایک
زیادہ نورانیت رکہتا ہو اور دوسرا کم ایک شخص اون دونون کو دیکہہ کر یہ بات کہی کہ اس آئینہ مین انجلا ونمایندگی
زیادہ ہے اور اس دوسرے مین اتنی جلا ونمایندگی نہین ہے اور دوسرا شخص یہ بات کہے کہ دونون
آئینہ برابر مین کچہہ زیادت ونقصان انمین نہین ہے تفاوت فقط انجلا ونمایندگی مین ہے کہ بہ صفات مین
آئینہ کے پس اسجگہ نظر اس شخص ثانی کی صائب ہے اور بطرف حقیقت شے کے افتادہ اور نظر شخص اول
کی مقصور ہے اوس نے صفت سے طرف ذات کے تجاوز نکیا دیرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین
اوتوا العلم درجات یہ تحقیق جسکے اظہار کی توفیق اس فقیر کو ہوئی اس سے اعتراضات مخالفین کے
جو عدم زیادت ونقصان ایمان پر کرتے ہیں دور ہو گئے اور ایمان عامہ مومنین کا جمیع وجوہ مین مثل
ایمان انبیاء علیہم السلام کے نہ ٹہیرا اسلئے کہ ایمان انبیاء کا جو سراپا منجلی ونورانی ہے اوسکے ثمرات
ونتائج چند در چند زیادہ ہین ایمان عامہ مومنین سے جو کہ ظلمات وکدورات رکہتا ہے علی تفاوت
درجاتہم اسیطرح ایمان ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کہ ایمان تمام امت سے وزن مین زیادہ ہے باعتبار
اوسی انجلا ونورانیت کے ہے زیادتی ایمان کی راجع طرف صفات کاملہ کے ہوتی ہے دیکھو انبیاء
نفس انسانیت مین برابر عامہ ہین اور حقیقت وذات مین متحد تفاضل اونکا اعتبار انہین صفات

کاملہ کے ہے اور جو کوئی صفات کاملہ نہین رکھتاہے وہ گویا اس نوع ہی سے خارج ہے اور خواص نفسانی
سے اوس نوع کے محروم ہے باوجود اس تفاوت کے نفس انسانیت مین کوئی کم وبیشی نہین آئی ہے
اور یہ بات نہین کہہ سکتے کہ وہ انسانیت قابل زیادت ونقصان ہے واللہ سبحانہ الملہم للصواب کہتے
ہین کہ مراد تصدیق ایمان سے نزدیک بعض کے تصدیق منطقی ہے کہ شامل ظن ویقین ہے بصورت
مین کم وبیشی کو نفس ایمان مین گنجائش ہوگی لکن صحیح یہ ہے کہ مراد تصدیق سے اسجگہ یقین واذعان قلبی
ہے نہ معنی عام کہ ظن کو بھی شامل ہو ۲۱ امام اعظم کہتے ہین انا مؤمن حقا امام شافعی کہتے ہین انا
مؤمن انشاءاللہ تعالےٰ حقیقت مین یہ نزاع لفظی ہے مذہب اول باعتبار ایمان حال کے ہے اور مذہب
ثانی باعتبار مآل وانجام کار کے لکن تحاشی صورت استثناء سے اولی واحوط ہے کما لا یخفی علی
المنصف ۲۲ کرامات اولیاء حق ہے اور بسبب کثرت وقوع خوارق عادات کے یہ بات اولیاء کیلئے
ایک عادت مستمرہ ہوگئی ہے منکر کرامات کا منکر علم نظاری وضروری ہے نبی کا معجزہ مقرون ساتھ
دعوے نبوت کے ہوتا ہے اور ولی کی کرامت اس بات سے خالی ہوتی ہے بلکہ مقرون باعتراف
متابعت نبی ہوتی ہے فلا اشتباہ بین المعجزۃ والکرامۃ کما زعم المنکرون ۲۳ ترتیب
درمیان خلفاء راشدین کے وہی ترتیب خلافت کی ہے لکن افضلیت شیخین کی باجماع صحابہ وتابعین
ثابت ہوئی ہے جسطرح کہ ایک جماعت اکابر ائمہ نے اسکو نقل کیا ہے منجملہ انکے ایک امام شافعی رح
ہین شیخ ابوالحسن اشعری کہتے ہین ان تفضیل ابی بکر ثم عمر علی بقیۃ الامۃ قطعی ذہبی نے
کہا ہے فلا نوا تر عن علی فی خلافتہ وکرسی مملکتہ وبین الجم الغفیر من شیعتہ ان ابا بکر وعمر
افضل الامۃ ورواہ عن علی نیف وثمانون رجلا پھر ایک جماعت کو گنکر یہ کہا ہے فقبح
اللہ الرافضۃ ما اجھلہم اور بخاری نے علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ انہون نے کہا ہا
خیر الناس بعد النبی صلعم ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر فقال ابنہ محمد بن الحنفیۃ ثم انت فقال انما
انا رجل من المسلمین ذہبی نے بسند صحیح علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ انہون نے کہا ہے بلغنی ان
رجالا یفضلونی علیہما ومن وجدتہ فضلنی علیہما فہو مفتری علیہ ما علی المفتری ہے دارقطنی
کا لفظ یہ ہے لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر وعمر الا جلدتہ جلد المفتری ہے اسطرح کی
روایات علی سے اور صحابہ دیگر سے متواتر مروی وثابت ہین کسیکو مجال انکار نہین ہے یہانتک کہ

عبد الرزاق نے کہ اکابر شیعہ سے ہیں صراحت یون کہا ہے افضل الشیخین بتفضیل علی ایاہما علی
نفسہ والا لما فضلتہما کفی بی وزرا ان احبہ ثم اخالفہ یہ سب روایات صواعق محرقہ
سے مستفاد ہیں رہی تفضیل عثمان کی سو اکثر علماء اہل سنت اسی بات پر ہیں کہ افضل ابو بکر ہیں پھر عمر پھر
عثمان ہیں پھر علی ائمہ اربعہ مذاہب کا مذہب یہی ہے اور وہ توقف جو فضیلت عثمان میں امام
مالک سے نقل کیا گیا ہے قاضی عیاض کہتے ہیں کہ امام نے اوس سے رجوع کیا اور عثمان کو افضل ٹہرایا
ہے علی مرتضی پر قرطبی نے کہا وہو الاصح انشاء اللہ تعالی اسیطرح وہ توقف جو کہ عبارت امام
اعظم رح سے سمجہا ہے کہ من علامات السنة والجماعة تفضیل الشیخین وحب الختنین
نزدیک اس فقیر کے محمل اس عبارت کا دوسرا ہے زمان خلافت ختنین میں ظہور فتن واختلال
امور کا بہت ہوا تہا اور لوگون کے دل مین اس راہ سے کدورت ہوگئی تہی اس باکو ملاحظہ کرکے
انکے حقمیں لفظ محبت کو اختیار کیا ہے اور انکی دوستی کو علامت سنت ٹہرایا ہے بغیر اسکے کہ کوئی
شائبہ توقف کا ملحوظ ہو دیکہ کہ کتب حنفیہ مشحون ہین اس عبارت سے کہ افضلیتہم علی ترتیب
خلافتہم الحاصل افضلیت شیخین کی یقینی ہے اور افضلیت عثمان کی اسنے کم ہے لیکن احوط یہ ہے کہ منکر
افضلیت عثمان بلکہ منکر افضلیت شیخین کو ہم حکم کفر کا نہین کرین گے بلکہ مبتدع و گمراہ کہین گے اسلئے
کہ علما کو اوسکی تکفیر مین اختلاف ہے اور قطعیت مین اس اجماع کے قیل وقال ہے یہ منکر قرین یزید
پلید دولت ہے کہ بواسطہ اتحاد اوسکے لعن مین توقف کیا گیا ہے جو ایذا حضرت صلعم کو براہ ایذائے
خلفاء راشدین پہنچتی ہے مثل اوس ایذا کے ہے جو کہ طرف سے امین کے آپ کو پہنچی ہے اللہ اللہ
فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی
ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یوخذہ
وقال تعالی ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرة
مولانا سعد الدین نے عقائد نسفی مین دربارہ اس افضلیت کے جو کچہ الفاظ سمجہا ہے وہ انصاف
سے دور ہے اور جو تردید کی ہے وہ بے اصل ہے اسلئے کہ علما کے نزدیک یہ امر مقرر ہے
کہ فضیلت باعتبار کثرت ثواب الہی کے اسجگہ مراد ہے نہ وہ افضلیت جو بمعنی کثرت ظہور فضائل و
مناقب کے ہے کہ اسکا اعتبار نزدیک عقلا کے نہین ہے کیونکہ سلف نے صحابہ سے تابعین تک مستقید

فضائل و مناقب کہ حضرت امیر کے نقل کئے ہیں کسی صحابی کے نقل نہیں کئے یہانتک کہ امام احمد نے فرمایا ہے ماجاء لاحد من الصحابة من الفضائل ما جاء لعلی تسپہ‌با امام احمد نے حکم کیا ہے ساتہ افضلیت خلفاء ثلثہ کے اِس سے معلوم ہوا کہ وجہ فضلیت کی اور کچہہ ہے سوا ان فضائل و مناقب کے اور اطلاع اوس افضلیت پر شاہدین دولت وحی کو میسر تہی کہ صراحۃً یا قرینۃً اونہون نے یہ بات معلوم کی تہی اور وہ خود اصحاب پیغمبر تہے تو یہ قول شارح عقائد نسفی کا کہ اگر مراد افضلیت سے کثرت ثواب ہے تو واسطے توقف کے ایک جہت ہے ساقط ہے کیونکہ توقف کو اوسوقت گنجایش تہی کہ اوس فضلیت کو پہلے صاحب شریعت سے صریحًا یا دلالۃً معلوم نکیا ہوتا اور جب معلوم کرلیا ہے تو اب کسلیئے توقف کرنا چاہیئے اور اگر معلوم نہین کیا ہے تو پہر کسلیئے حکم افضلیت کا دیتے ہین اور جو شخص ان سب کو برابر جانے اور ایک کے فضل کو دوسرے پر فضول سمجہے وہ خود بوالفضول ہے اور عجب طرح کا فضولی ہے کہ اجماع اہل حق کو فضول جانتا ہے اور وہ جو صاحب فتوحات مکیہ نے کہا ہے کہ سبب اونکی ترتیب خلافت کا اونکی مدت عمر تک کچہہ دلیل مساوات افضلیت پر نہین ہے اسلیئے کہ امر خلافت اور بات ہے اور بحث فضلیت اور بات سو اگر یہ بات تسلیم بہی کیجائے تو یہ بات اور مثل اسکے اور باتین شطحیات مین سے ہین لائق تمسک کے نہین ہین اکثر معارف اونکے جو علوم اہل سنت سے جدا پڑے ہین صواب سے دور ہین اونکی متابعت نہین کرتا اگر وہی شخص جسکا دل بیمار ہے یا مقلد صرف ہے ۱۴۰ جو منازعات و مشاجرات درمیان صحابہ کے گزرے ہین اونکو محامل نیک پر صرف کرنا چاہیئے کہ یہ بات ہوی و تعصب سے دور ہے تفتازانی نے باوجود افراط کے حُبّ علی مین کہا ہے وما وقع من المخالفات والمحاربات لم یکن عن نزاع فی خلافتہ بل عن خطأ فی الاجتہاد حاشیہ خیالی مین کہا ہے فان معاویة واحزابہ بغوا عن طاعتہ مع اعترافہم بانہ افضل اہل زمانہ وانہ لا احق بالامامة منہ لشبہة ھی ترک القصاص عن قتلة عثمان رضی اللہ اور حاشیہ کمال مین خود علی مرتضی سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کہا اخواننا بغوا علینا ولیسوا کفرة ولا فسقة لما لھم من التاویل اور شک نہین ہے کہ خطائے اجتہادی ملامت سے دور ہے اور طعن و تشنیع سے مرفوع اسلیئے مراعات حقوق صحبت خیر البشر صلعم کو نصب العین رکہہ کر جمیع اصحاب کرام کو ساتہ نیکی کے یاد کرنا چاہیئے اور حضرت کی دوستی سے

انکا دوستدار ہونا چاہیئے من احبہم فبحبی احبہم و من ابغضہم فببغضی ابغضہم سے ظاہر ہے کہ جو محبت میرے صحاب سے متعلق ہے یہ وہی محبت ہے جسکا تعلق مجسے ہے یہی حال بغض کا ہے کہ جو بغض اونسے متعلق ہے یہ وہی بغض ہے جو کہ مجسے تعلق رکھتا ہے ہمکو ساتھ مخاربان حضرت کے کوئی آشنائی نہین ہے بلکہ اسکی ہے کہ ہم اونسے آزار مین ہون لکن جو کہ وہ اصحاب حضرت صلعم مین اور ہمکو حکم ہے کہ ہم اونسے محبت رکھین اور اونکے بغض وایذا سے ہم منع کئے گئے ہین ناچار ہم سب کو دوست رکھتے ہیں بسبب دوستی رسول خدا صلعم کے اور اونکے بغض وایذا سے بہاگتے ہیں کہ یہ بغض وایذا منجر طرف آنحضرت صلعم کے ہوتی ہے ہان اتنی بات ضرور ہے کہ ہم محق کو محق اور مخطی کو مخطی کہین گے حضرت امیر حق پر تھے اور اونکے مخالف خطا پر اسسے زیادہ کچہہ کہنا سننا فضول ہے انتہی کلام المجدد رضی اللہ عنہ واللہ اعلم

فصل بیانمین حسن عقیدہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی کے

بعد حمد و نعت کے شاہ صاحبؒ نے لکھا ہے کہ مین اللہ کو اور اون ملائکہ و جن و انس کو جو حاضر ہین گواہ کرتا ہون کہ میرا عقیدہ تہ دل سے یہ ہے کہ اس جہان کا ایک صانع ہے قدیم جو کہ ہمیشہ تہا اور ہمیشہ رہیگا اوسکا وجود واجب اور اوسکا عدم ممتنع ہے وہ کبیر متعال ہے متصف ہے ساتہ جمیع صفات کمال کے منزہ ہے سارے صفات نقص و زوال سے وہی خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے جمیع معلومات کا قادر ہے سارے ممکنات پر مرید ہے جمیع کائنات کا سمیع بصیر ہے کوئی اوسکا سمہ نہین اور نہ کوئی ضد و ند و مثل ۱۲ اوسکے وجوب وجود مین کوئی شرکت نہین رکھتا اور نہ استحقاق عبادت مین اور نہ کوئی خلق و تدبیر مین اوسکا شریک ہے مستحق عبادت یعنی اقصی غایت تنظیم کا وہی ہے شفا مرض وعطار رزق وکشف ضر وہی کرتا ہے نہ کوئی اور جب کسی شے کو کن کہتا ہے تو وہ ہو جاتی ہے لکن ضرا اس معنی سے کہ تسبب عادی ظاہری ہوتا ہے جسطرح کہا کرتے ہین کہ طبیب نے بیمار کو شفا دی اور امیر نے لشکر کو رزق دیا کہ یہ اور کچہہ بات ہے اگرچہ لفظ مین اشتباہ ہو کوئی اوسکا ظہیر یعنی پشت پناہ نہین ہے وہ اپنے غیر مین حلول نہین کرتا اور نہ کسی غیر کے ساتہ متحد ہوتا ہے کوئی حادثہ

اوسکی ذات کے ساتھ قائم نہین ہے اور نہ اوسکی ذات مین کسیطرح کا حدوث ہے حدوث تو تعلق صفات
مین ساتھ متعلقات صفات کے ہے یہانتک کہ افعال ظاہر ہوتے ہین حقیقت یہ ہے کہ تعلق بھی حادث
نہین ہے بلکہ حادث متعلق بالفتح ہے اسی جگہ سے ظہور احکام تعلق کا بسبب تفاوت متعلقات متفاوت
ہوا کرتا ہے اللہ تعالی حدوث و تجدد سے من جمیع الوجوہ بری ہے نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ متحیز
مین ہے نہ جہت مین نہ اوسکی طرف اشارہ ہو سکے بلفظ اینجا و آنجا اور نہ اوسپر حرکت و انتقال جم سکے
اور نہ اوسکی ذات و صفت مین تبدل یا جہل یا کذب آسکے وہ تو اوپر عرش کے ہے جسطرح کہ اوسنے
اپنے نفس کا وصف کیا ہے لکن یہ اوپر ہونا اوسکا عرش پر کچھہ بمعنی تحیز و جہت نہین ہے بلکہ کنہ اس تفوق
و استوار کا کوئی نہین جانتا مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین جنکو اللہ نے اپنے پاس سے علم دیا ہے
۲۳ اللہ تعالی دن قیامت کے آنکھون سے مومنین کو نظر پڑیگا دو طرح پر ایک یہ کہ اونپر ایک انکشاف
تام بلیغ ہوگا جو کہ نری تصدیق عقلی سے زیادہ تر ہے تو گویا یہ آنکھہ ہی سے دیکھنا ہوا اگر یہ رویت
بغیر مواجہ و مقابلہ و جہت و لون و شکل ہوگی اسی صورت کے معتزلہ وغیرہم قائل ہین تو یہ حق
ہے خطا معتزلہ کی فقط اتنی بات مین ہے کہ وہ رویت کی تاویل اسی معنی کے ساتھ کرتے ہین پس بس
یا رویت کو اسی معنی مین منحصر سمجھتے ہین دوسری طرح یہ ہے کہ اللہ تعالی بہت سی صورتون مین
متمثل ہو جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اوسوقت اہل ایمان اوسکو اپنی آنکھون سے مع شکل و لون مواجہ
کے دیکھین گے جسطرح کہ خواب مین واقع ہوتا ہے اور حضرت نے اوسکی خبر دی ہے کہ رأیت
ربی فی احسن صورۃ پس جو کچھہ دنیا مین اندر خواب کے دیکھتے ہین اوسکو وہان عیانا دیکھین گے
ہم انہین دو وجہ کو سمجھتے اور اعتقاد کرتے ہین اور اگر مراد اللہ و رسول کی رویت سے سوا ان دو
وجہ مذکور کے اور کچھہ ہو تو ہم ایمان لاتے ہین اگرچہ ہمکو بعینہ وہ مراد معلوم نہو ۲۴ اللہ نے جو
چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہوا سارے کفر و معاصی اوسکی خلق اور ارادہ سے ہوتے ہین نہ اوسکی
رضا سے وہ اپنی ذات و صفات مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور نہ کوئی اوسپر حاکم ہے اور نہ کوئی
شے اوسپر کسی کے واجب کرنے سے واجب ہوتی ہے ہان وہ کبھی وعدہ کرکے پورا کرتا ہے
جسطرح حدیث مین آیا ہے فہو ضامن علی اللہ اوسکے سارے افعال متضمن ہین حکمت پر افحسبتم
انما خلقناکم عبثا اور متضمن ہین مصلحت کلیہ پر جسکو وہی جانتا ہے اوسپر لطف جزئی

تھا اس باصلح خاص واجب نہین آور اس سے کوئی قبیح صادر نہین ہوتا ہے آور نہ وہ اپنے فعل و
حکم مین طرف کسی جور وظلم کے منسوب ہو سکتا ہے بلکہ خلق وامر مین رعایت حکمت کی فرماتا ہے یہہ
بات نہین ہے کہ وہ کسی شئے سے اپنے نفس کو مستکمل کرتا ہو یا اوسکو کوئی حاجت وغرض لگی ہو کہ یہ
صنعت وقبیح ہے اوسکے سوا کوئی حاکم نہین ہے عقل کو کچھہ حکم ودخل حسن وقبح اشیاء مین نہین ہے
آور نہ اسباب مین کہ فعل کیون سبب ہے ثواب وعقاب مین بلکہ حسن وقبح اشیاء کا اللہ کی قضا وحکم
سے ہے اوسی نے لوگون کو مکلف کیا ہے پہر کسی بات کبہو مصلحت کو عقل پا لیتی ہے اور مستتبعات
اوسکی واسطے ثواب وعقاب کے سمجھہ جاتی ہے آور بعض امور ایسے ہین کہ بے بتائے رسول کے
دریافت نہین ہو سکتے ۵ اللہ کی ہر صفت واحد بالذات غیر متناہی بحسب تعلق وتجدد ہے
یہ تجدد واگر ہے تو تعلق مین معنی مذکور ہے ع

ایجاز فیض پیر مغان بزم وحدت ست　　در پردہ داروئے کثرت نمائی را

۶ اللہ تعالے کے فرشتے ہین علوی مقرب وموکل ہین کتابت اعمال وحفظ عباد پر مہالک سے وہ
طرف خیرات کے بلاتے ہین نیکون کو لئے خیر کرتے ہین ہر ایک کے لئے ایک مقام معلوم ہے وہ اوسکی
کی نافرمانی نہین کرتے بلکہ جو کچھہ اوسکا حکم ہوتا ہے وہی بجالاتے ہین ۷ شیاطین بھی اللہ کی
مخلوق ہین یہ بنی آدم کے لئے لتہ شر کرتے ہین ۸ قرآن اللہ تعالی کا کلام ہے جسکو بطور
وحی کے ہمارے نبی صلعم پر بہیجا ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب
او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء حقیقت وحی کی یہی ہے ۹ اللہ کے نامون اور
صفتون مین الحاد کرنا جائز نہین ہے بلکہ اطلاق متوقف ہے شرع پر ۱۰ معاد جسمانی حق ہے
اجساد محشور ہون گے اونکے اندر روح پہیری جائے گی وہ بدن یہی بدن ہون گے جو شرعا
وعرفا ہونگے گرچہ طویل یا قصیر ہون جسطرح آیا ہے کہ دانت کافر کا برابر کوہ احد کے ہوگا یا الطف ہون جسطرح
کہ صفت اہل جنت مین آیا ہے یہ ویسی بات ہے جیسے بچہ جوان اور بوڑھا ہو جاتا ہے گو ہزار بار
اوسمین تبدل اجزاء کا ہو ۱۱ مجازات وحساب وصراط حق ہین جنت ونار بہی حق ہین یہ
دونون آج کے دن موجود ہین اور باقی رہینگی لیکن نص مین تصریح انکے مکان کی نہین آئی
بلکہ جس جگہ اللہ نے چاہا وہان ہین ہمکو کچھہ احاطہ اللہ کی خلق وعوالم کا نہین ہے ۱۲ مسلمان

صاحب کبیرہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم
سیاٰتکم عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اتنی بات ہے کہ اللہ تعالے کے افعال دنیا و آخرت مین
دو طرح پر ہوا کرتے ہین ایک موافق سنت جاری بین الخلق والعباد کے دوسرے برسبیل خرق عادت
سو عفو کرنا کبائر کا اوس شخص سے جو بلا توبہ مرگیا ہے بطور خرق عوائد کے جائز ہے یہی وجہ تطبیق
کی ہے درمیان ان نصوص کے جو بادی النظر مین متعارض نظر آتے ہین ۱۳ شفاعت حق ہے
واسطے اوسکے جسکے لئے رحمن اذن دیگا حضرت کا شفاعت کرنا واسطے اہل کبائر کے اپنی امت
مین سے ثابت ہے آپ پہلے شافع پہلے مشفع ہونگے اور جس جگہ نفی شفاعت کی آئی ہے مراد
اوس سے وہ شفاعت ہے جو بغیر اذن و رضائے الٰہی کے ہوگی ۱۴ عذاب قبر کا اور
تنعیم قبر کی واسطے مومن کے اور سوال منکر نکیر کا اور مبعوث ہونا رسل کا طرف خلق کے اور
تکلیف دینا اللہ کا اپنے بندون کو ساتھ امر و نہی کے زبان رسل پر حق و ثابت ہے ۱۵ اللہ
کے رسول چند امر مین ممتاز ہین جو اونکے غیر مین برسبیل اجتماع نہین ہوتے ہین وہی امور
دلیل ہین اونکی نبوت پر جیسے خرق عوائد یعنی معجزات ناقضات عادات اور جیسے سلامت فطرت
اور کمال اخلاق وغیرہا ۱۶ انبیاء کفر سے اور اصرار کرنے سے کبائر و فواحش و قبائح پر معصوم
ہین اللہ تعالے عصمت اونکی تین طرح پر کرتا ہے ایک یہ کہ اونکو سلامت فطرت و کمال اعتدال
اخلاق پر پیدا کرتا ہے اونکو سرے ہی سے کچھ رغبت معاصی مین نہین ہوتی ہے بلکہ اونسے
متنفر رہتے ہین دوسرے یہ کہ اونکو مبادات کی وحی کرتا ہے کہ معاصی پر عقاب کیا جاتا ہے
اور طاعات پر ثواب دیا جاتا ہے یہ وحی اونکو معاصی سے روکتی اور باز رکھتی ہے تیسرے
یہ کہ اللہ تعالے درمیان اونکے اور معاصی کے ساتھ پیدا کرنے کسی لطیفہ غیبی کے حائل ہو
جاتا ہے جسطرح کہ صورت یعقوب علیہم السلام کی انگشت بدندان قصۂ یوسف علیہ السلام مین
ظاہر ہوئی تھی ۱۷ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہین اونکے بعد کوئی نبی نہوگا
اونکی دعوت سارے انس و جن کو عام ہے وہ اسی خاصہ کی وجہ سے اور بسبب دیگر خواص
کے جو مثل اسکے ہین افضل انبیاء ہین ۱۸ کرامات اولیاء کی حق ہے اولیاء وہ مومنین ہین
جو عارف ہین اللہ اور اوسکی صفتون کے اور اپنے ایمان مین محسن ہین اللہ تعالے اپنے

بندون مین سے جسکو چاہتا ہے اکرام کرتا ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء ۱۹ ہم گواہی
دیتے ہین جنت وخیر کی واسطے عشرہ مبشرہ اور فاطمہ و خدیجہ و عائشہ و حسن و حسین رضی اللہ
عنہم کے اور سائر صحابہ و اہل بیت کی توقیر کرتے ہین او راونکی عظیم محل کے اسلام مین معترف ہین
اسیطرح اہل بدر و اہل بیعۃ الرضوان کے لئے شہادت جنت کی ادا کرنے مین ۲۰ ابوبکر امام
حق ہین بعد رسول خدا صلعم کے پہر عمر پہر عثمان پہر علی پہر خلافت تمام ہوگئی اور پادشاہی گزند
آلی ابوبکر افضل مردم ہین بعد حضرت کے ہمارا مطلب یہ نہین ہے کہ وہ من جمیع الوجوہ افضلیت
رکہتے تہے یہانتک کہ نسب وشجاعت وقوت وعلم واشالہا کو بہی عام وشامل ہو بلکہ یہ معنی عظم نفع اسلام
ہے دو امیر اور دو وزیر انست حضرت کے یہی ابوبکر وعمر تہے باعتبار ہمت بالغہ کے اشاعت حق
مین کیونکہ حضرت صلعم دو جتین رکہتے تہے ایک ہمت سے اللہ تعالٰے سے اخذ کرنا دوسری ہمت
سے خلق کو دینے سو ان دونون صاحبون کو باب اعتبار خلق اس تالیف مع وتدبیر حرب مین بہ
طولٰی تہا اس اعتبار سے انکو اورون پر فضیلت حاصل ہے اور یون تو سارے صحابہ ہمارے امام وپیشوا
ہین دین مین اونکو برا کہنا حرام ہے اور اونکی تعظیم واجب ۲۱ ہم کسیکو اہل قبلہ مین سے کافر نہین کہتے
مگر اوس امر مین جسمین کہ نفی صانع قادر مختار یا عبادت غیر اللہ یا انکار معاد یا انکار نبی وسائر ضروریات
دین ہو ۲۲ امر معروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ کسی فتنہ مین نہ ڈالے اور یہ گمان ہو
کہ وہ امر و نہی مقبول ہوگی ہذہ عقیدتی ادین اللہ تعالی بہا ظاہرا وباطنا والحمد للہ اولا
واخرا انتہے حسن العقیدۃ اس اعتقاد کے بعض الفاظ پر کتاب اعتقاد مین تنقید کی گئی ہے واللہ اعلم

ف چونکہ دار مدار عقیدہ کا رد شرک واختیار توحید ومسئلہ صفات پر ہے اسلئے اسجگہ بیان
حجۃ اللہ البالغۃ کو ضمیمہ حسن العقیدۃ کا کیا گیا لکن بطریق اختصار شاہ صاحب رح نے لکہا ہے کہ عبادت
کہتے ہین انتہی تذلل کو اور یہ انتہی تذلل طرف سے غیر کے یا تو صورۃ ہوتا ہے جیسے قیام یا سجود کرنا
یا نیتہ ہوتا ہے جیسے کسی فعل سے نیت تعظیم کی ہو جسطرح کہ رعیت ملوک کی یا تلامذہ استاد کی تعظیم کیا کرتے
ہین ان دو صورت کے سوا کوئی تیسری صورت نہین ہے ملائکہ نے آدم کو اور اخوان یوسف نے
یوسف علیہ السلام کو سجدہ تحیت کیا تہا اور سجدہ اعلی صورت تعظیم کی ہے تو یہ بات واجب ٹہیری کہ
تمیز ہو مگر نیت سے مگر یہ بات ابتک منقح نہین ہوئی اور جو نبی اپنی قوم مین مبعوث ہوا اوسنے

ضروری حقیقت شرک کی اونکو سمجھائی اور ان دونوں درجوں مین تمیز کیا اور درجہ مقدسہ کو واجب مین حصر فرمایا اگرچہ
الفاظ متقارب ہوں پہر جو لوگ مریض شرک ہے وہ کئی طرح پر ہے ایک وہ ہین جو بالکل اللہ کے جلال کو بہول گئے
اونہون نے سوای شرکا کے کیکو نہ پوجا اور اپنی ہر حاجت اونہین کی طرف مرفوع کی اور اللہ پاک کی طرف اصلا التفات
نکیا اگرچہ وہ بنظر برہانی یہہ بات جانتے تہے کہ انصرام سلسلہ وجود کا اللہ ہی کی طرف ہے اور کیفی یہہ اعتقاد کیا
اسید بداللہ تعالے ہے لکن کبہی وہ اپنی کسی بندہ کو خلعت شرف و تالہ دیکر بعض امور خاصہ مین اوسکو متصرف کردیتا ہے
اور اوسکی شفاعت حقمین اپنے بندون کے قبول فرماتا ہے جسطرح کوئی ملک الملوک اقطار ارض مین اپنی طرف
سے ایک ایک بادشاہ مقرر کرکے تدبیر ملک کے سوائے امور عظام کے اوسکے سپرد کردیتا ہے اسلئے اسکے زبان
اونکو بندہ کہنے سے رک کہڑاتی ہے ناچار اونکو برابر خدا کے ٹہراتا ہے پہر اس سے بہی عدول کرکے بنا
اللہ و محا حبیب خدا نام رکہتا ہے اور آپ کو اونکا بندہ کہنے لگتا ہے جیسے عبد المسیح و عبد العزی وغیرہما جمہور
یہود و نصارے و مشرکین اور بعض غلاۃ منافقین امت اسلام کا اب تک یہی مرض ہے اسیلئے اشیاء محسوسہ کو
تمثال اشراک مین کفر ٹہرایا ہے جیسے سجدہ اصنام و ذبح اوثان و حلف باسم اصنام وامثال ذلک الغرض
حقیقت شرک کی یہہ ہے کہ انسان بعض مردم معظمین مین آثار عجیبہ کو جو اوس سے صادر ہوتے ہین یہہ
اعتقاد کرے کہ صدور ان آثار کا اسلئے ہوا ہے کہ وہ شخص متصف ساتھہ کسی ایک صفت کے صفات کمال
سے ہے کہ ویسی صفت اوسکے جنس مین معہود نہین ہے بلکہ مختص بواجب جل مجدہ ہے غیر مین پائی نہین جاتی
مگر یہہ کہ اوسکو خلعت الوہیت پہنا دی جائے یا غیر الہی ذات سے فنا ہوکر باقی بذات خدا ہوجائے یا مانند اسکے
جسکا اعتقاد یہہ معتقد انواع خرافات سے رکہتا ہے سو منجملہ اون امور کے جنکو شریعت محمدیہ نے مظنات شرک
ٹہرایا ہے ایک یہہ ہے کہ وہ لوگ اصنام و نجوم کو سجدہ کرتے تہے اللہ نے فرمایا لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا
للہ الذی خلقہن اشراک فی السجدہ کو اشراک فی التدبیر بہی لازم ہے دوسرے یہہ کہ وہ اپنی حوائج مین استعانت
بغیر اللہ کرتے تہے جیسے شفاء مریض و غناء فقیر اور اونکی نذر مانتے تہے واسطے برآمد مطالب کے اور اونکے
نامون کو پڑہتے تہے بامید برکت اسلئے اللہ نے کہا کہ تم اپنی نماز مین یون کہو ایاک نعبد و ایاک نستعین
اور فرمایا ولا تدعوا مع اللہ احدا مراد دعا سے اسجگہہ استعانت ہے تیسرے یہہ کہ وہ بعض شرکا کا نام بنات
اللہ و ابناء اللہ رکہتے تہے اس سے اونکو سخت نہی کی گئی چوتہے یہہ کہ اونہون نے اپنے مولویون و درویشون
کو اللہ کے سوا ارباب ٹہرایا تہا یعنے وہ اسبات کے معتقد تہے کہ جسکو وہ حلال حرام کردین وہی نفس الامر مین

سے اس حرام ہے کہ قول ثابت اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ چہٹوین یہہ کہ وہ قبور سے ہیکل و نجوم کو تقرب حاصل کرتے جب کبہی وقت وہیکے اور تنو نام پکارتے اور کبہی نصاب منصوبہ پر ذبح کرتے منع ہوئے اسکے قیح ہیہ کہ وہ سوائے وجہ ان کے بہیجتے تاکہ تقرب شرکیہ کا ہوا ہے آنحضرت نے فرمایا لا ذبح من بعیدة ولا سائبة ساتوین یہہ کہ حق مین بہت لوگون کے اونکا یہہ اعتقاد تہا کہ نام مبارک و معظم ہین اور اونکے نام کی جہوٹی قسم کہانا مستوجب حرمان ہے مال و اہل مین اور اسیلئے وہ لوگ اونکے قسم وانے سوال اونون سے منع کئے گئے اور حضرت نے فرمایا من حلف بغیر اللہ فقد اشرک بعض محدثین نے کہا ہے کہ یہ حدیث بہتے تغلیظ و تہدید ہے لیکن مین اسکا قائل نہین ہون میرے نزدیک مراد اس سے یمین منعقدہ و یمین غموس باسم غیر اللہ باعتقاد مذکور ہے آٹہوین حج کرتے تہے واسطے غیر اللہ کے مواضع متبرکہ جو مختص بشرکا ہے وہان جاکر واسطے تقرب کے اور ترتے شرع نے اس سے منع کیا اور حضرت نے فرمایا لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد نوین یہہ کہ اپنی اولاد کا نام عبد العزی عبد الشمس وغیرہ رکہتے تہے حدیث مین آیا ہے کہ حوا نے اپنے ولد کا نام عبد الحارث رکہا تہا یہہ وہی شیطان تہا فہذہ اشباہ و قوالب للشرک نہی الشارع عنہا لکی نماقیلہ واللہ اعلم فصل جسطرح اللہ پر ایمان لانا واجب ہے اسیطرح اللہ کی صفات پر ایمان لانا فرض ہے اسبات کا معتقد ہو کہ اللہ سبحانہ صفات علیا کے متصف ہے اس سے ایک دروازہ درمیان بندہ اور خدا کے کہل جاتا ہے اور اللہ کے مجد و کبریا کا انکشاف ہوتا ہے سارے ملل سماویہ کا قاطبۃ بیان صفات پر اور ان عبارات کے استعمال مین لانے پر جسطرح کہ وہ وارد ہین اور اسبات پر کہ اونہین استعمال سے زیادہ کچہہ بحث نکرین اجماع ہے قرن مشہود لہا بالخیر اسی پر گزرے ہین پہر ایک گروہ مسلمین تہے اونسے بحث کی اور تحقیق معانی مین بغیر نص اور برہان قاطع کے لگ گئے حضرت نے کہا ہے تم خلق مین فکر کرو نہ خالق مین اور اس آیت مین وان الی ربک المنتہی فرمایا لا فکرۃ فی الرب سو اللہ کی صفتین مخلوقات محدثات نہین ہین اور تفکر کرنا اونمین اسقدر ہے کہ حق سبحانہ ان صفات کے کسطرح متصف ہوا ہے یہی گویا تفکر ہے خالق مین ترمذی نے حدیث ید اللہ ملأی مین کہا ہے قال الائمۃ نؤمن کما جاء من غیر ان یفسر او یتوہم ھکذا قال غیر واحد من الائمۃ منہم سفیان الثوری و مالک بن انس و ابن عیینۃ و ابن المبارک انہ تروی ہذہ الاشیاء ویؤمن بہا ولا یقال کیف اور دوسری جگہہ مین کہا ہے ان اجراء ہذہ الصفۃ

كما هي ليس بتشبيه وانما التشبيه ان يقال سمع كسمع وبصر كبصر اور حافظ ابن
حجر عسقلانی کہتے ہیں لم ينقل عن النبي صلعم ولا من احد من الصحابة من طريق صحيح التصريح بوجوب
تاويل شيء من ذلك يعني المتشابهات ولا المنع من ذكره ومن المحال ان يامر الله نبيه بتبليغ ما انزل
اليه من ربه وينزل عليه اليوم اكملت لكم دينكم ثم يترك هذا الباب فلا يميز ما يجوز نسبته اليه تعالى
مما لا يجوز مع حثه على التبليغ عنه بقوله ليبلغ الشاهد الغائب حتى نقلوا اقواله وافعاله واحواله وما
فعل بحضرته فدل على انهم اتفقوا على الايمان به على الوجه الذي اراد الله تعالى منها واوجب تنزيهه عن مشابهة المخلوقات
بقوله ليس كمثله شيء فمن اوجب خلاف ذلك بعدهم فقد خالف سبيلهم انتهى میں کہتا ہوں کہ درمیان سمع وبصر و
قدرت وضحک وکلام واستوار کے کچھہ فرق نہیں ہے کیونکہ مفہوم ان سبکا نزدیک اہل لسان کی غیر لایق جناب قدس کے ہے
لیا ضحک میں کچھہ استحالہ ہے مگر اسی جہت سے کہ وہ مستدعی دہان ہے اسیطرح کلام میں یا بطش ونزول میں کوی تنحال
ہے مگر اسی جہت سے کہ یہہ دونوں خواہان دست و پا ہیں یہی حال سمع وبصر کا ہے کہ مستدعی اذن وعین ہیں دا
اعلم پر کہا ہے واستطال هؤلاء الخائضون على معشر اهل الحديث وسموهم مجسمة ومشبهة وقالوا هم المستترون
بالبلكفة وقد وضح على وضوح بينا ان استطالتهم هذه ليست بشيء وانهم مخطئون في مقالهم رواية ودراية
وخاطئون في طعنهم ائمة الحديث **ف** ایمان لانا قدر پر اعظم انواع برسی ہے اسیطرح اسبات پر کہ عبادت حق ہے اللہ
کا بندون پر اسلیئے کہ منعم حقیقی وہی ہے اور وہی اپنے ارادہ سے اونکو جزا دیگا اور یہہ عبادت بندون سے
مطلوب ہے جسطرح کہ سائر اہل حقوق اپنی حقوق کا مطالبہ کیا کرتے ہیں **ف** انبیا وشرایع کی تعظیم شعائر خدا ہے ہے
اس سے اللہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے قال تعالی ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب انتہی میں کہتا ہوں تعظیم
شعائر وشرایع الہیہ کے اوسی جگہہ پائی جاتی ہے جہان کہ شریعت وشعیرہ میں کوئی زیادتی ونقصان طرف سے
انسان کے ظاہر نہیں ہوتا ہے اور جسجگہہ کہ اہل بدعت نے اپنی مستحسنات کو ساتھہ شرع کے ملا دیا ہے وہان یہہ
تعظیم بالکل مفقود ہے اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا یہہ آیت شریف باواز
بلند یہ پکارتی ہے کہ دین کامل اور نعمت دین تمام اور اسلام مرضی خالق انام ہے اسمین اب کچھہ کم وبیشی نہیں ہوسکتی
ہے اب جس کسی آرا رجال با قیل وقال اہل ہوا کو دین مرضی ٹہرایا وہ مخالف ہے اس آیت کا اوسنے کچھہ قدر اس شریعت
کی اور کچھہ وقعت اللہ کے شعائر کی نسمجھی اوسنے تو گویا اپنی ہوای نفس کو اپنا معبود بنایا اور مشرک یا مبتدع ہوگیا
افرایت من اتخذ الهه هواه یہ آیت رد تقلید پر بھی ایک حجت بالغہ ہے واللہ اعلم ـ

فصل بانچین عقیدہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح کی مطابق کتاب مالا بد منہ

اللہ تعالے اپنی ذات پاک سے موجود ہے اور ساری چیزین اوسکی ایجاد سے موجود ہین اور اپنی وجود و بقا مین
اوسکے محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین ہے ذات و صفات و افعال سب مین یگانہ ہے کیکو کسی امر مین اوسکی ساتھہ
شرکت نہین ہے نہ ہستی و زندگی اوسکی ہمجنس وجود و حیات اشیا ہے نہ علم اوسکا مشابہ علم خلق نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت
و کلام اوسکا ساتھہ ان اشیاء مخلوقات کے مجانس و مشارک ہے سوا شارکت نام کے کوئی بھی نسبت مشارکت انکو ساتھ اوسکی نہیں ہے
اوسکے صفات و افعال و اوسکی ذات کیطرح بیچون و بیچگون ہین مثلا علم اوسکا ایک ایسی صفت قدیم اور انکشاف بسیط ہے کہ
ساری معلومات ازل ابد کو مع احوال متناسب و متضاد کلیہ و جزئیہ اور اوقات مخصوصہ ہر ایک شی کی جانتا ہے اور اوسے
معلوم ہے کہ زید فلان وقت مین زندہ ہے اور فلان وقت مین مردہ و کہذا اسیطرح کلام اوسکا ایک کلام بسیط ہے جسکی
تفصیل تمام کتب منزلہ ہین خلق و تکوین ایک ایسی صفت ہے جو مختص ہے ساتھ اوسکے ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ ممکن کو پیدا
کرسکے ساری ممکنات جوہر ہون یا عرض یا افعال اختیاریہ عباد سب اوسیکے مخلوق ہین اوسنے ان اسباب و وسائط
کو اپنا روپوش کیا ہے بلکہ ثبوت پر اپنے فعل کے دلیل ٹھرایا ہے چنانچہ عقلا حرکت جمادات سے سراغ محرک کا پا لیتے ہین
اور جانتے ہین کہ یہہ حرکت لائق حال اس جماد کی نہین ہے اسکا فاعل کوئی اور ہی ہے اسیطرح وہ عقل والے جنکی
بصیرت سرمہ شریعت سے مکتحل ہے یہہ بات جانتے ہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو کوئی فعل ہو منجملہ افعال کے یا کوئی
عرض منجملہ اعراض کو پیدا نہین کرسکتا ہے ان آسا فرق افعال اختیاریہ و حرکت جمادات مین ثابت ہے اور ایمان
لانا ساتھہ اوسکے واجب کہ اللہ تعالے نے بندون کو ایک صورت قدرت و ارادہ کے دی ہے اور عادت
اللہ کی یون ہی جاری ہے کہ جب کوئی بندہ قصد کسی فعل کا کرتا ہے تو اللہ تعالے اوس فعل کو پیدا کر دیتا ہے
اور وجود مین لاتا ہے اسی صورت ارادہ کی بنیاد پر بندہ کو کاسب کہتے ہین اور اوسپر مدح و ذم و ثواب و
عذاب مترتب ہوتا ہے انکار کرنا فرق کا درمیان حرکت جماد و حرکت حیوان سے کفر ہے اور نیز خلاف شرع
اور خلاف بداہت عقل ہے غیر اللہ کو خالق کسی چیز کا جاننا بھی کفر ہے اسیلئے حضرت صلعم نے قدریہ کو مجوس اس
امت کا فرمایا ہے اللہ تعالے کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے وہ ساتھ
اشیاء کا محیط ہے ساتھہ احاطہ ذاتی کی اور قرب و معیت رکھتا ہے ساتھہ اشیاء کی لیکن نہ ایسا احاطہ و قرب کہ ہمارے

فہم قاصر کے لائق حال ہو کر یہہ لائق اوسکے جناب اقدس کے نہین ہے اور جو کچہہ کشف و شہود سے معلوم کرین
اوس سی بہی منزہ ہی غیب پر ایمان لائے اور جو کچہہ مکشوف و مشہود ہو وہ سب شبہ و مثال ہے اوسکی پیچہے لائے
نفی کی رکہی حضرات اور بزرگان دین نے اسیطرح فرمایا ہے ہمکو ایمان لانا چاہیئے کہ حق تعالے محیط جملہ اشیاء ہے
اور قریب ہے ہم نہین جانتے کہ معنے احاطہ و قرب و معیت کے کیا ہین اسیطرح اوسکا مستوی ہونا عرش پر اور
سماء دنیا پر اور قلوب مومن کے ادراک سے اترنا آخر شب کو آسمان پاپین پر کہ احادیث و نصوص مین آیا ہے اسیطرح بات منہہ
جسکے ساتہہ نصوص ناطق ہین سب پر ایمان لانا چاہیئے اور معنی ظاہر پر اونکو حمل کرے اور اونکی تاویل مین نہ
پڑے بلکہ تاویل کو حوالہ علم الہی کرے تاکہ غیر حق کو حق سبحانہ تعالے کی صفات و افعال مین سوائے جہل و حیرت
کے بشر کو کچہہ حصہ نہین ہے بلکہ ملائکہ کو بہی کچہہ نصیب نہین نصوص کا انکار کرنا کفر ہے اور تاویل اونکی جہل مرکب ہے
دور بینان بارگاہ الست ۞ غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست ۞ اللہ کے قرب و معیت کی ایک اور نوع بہی ہے
کہ اوسکے ساتہہ نوع اول کے سوائے مشارکت اسمی کے کچہہ شرکت نہین وہ خواص عباد کو نصیب ہے جیسے ملائکہ
انبیاء اولیاء عامہ مومنین بہی اوسطرح کے قرب سی بے بہرہ نہین ہین اس قرب کے درجات بے انتہا ہین کسی
حد پر نہین ٹہرتے حضرت مولوی فرماتے ہین ؎ ای برادر بے نہایت درگہی ست ۞ ہرچہ بروی می رسی
بروی مایست ۞ جو خیر و شر وجود مین آتا ہے اور بندہ جس کفر و ایمان و طاعت و عصیان کا مرتکب ہوتا ہے وہ سب
اللہ کی ارادہ سی ہے لیکن حق تعالے کفر و معصیت سے خوشنود نہین ہے اوسپر عذاب مقرر فرمایا ہے طاعت و ایمان
سے راضی ہے اوسپر وعدہ ثواب کا کیا ہے ارادہ اور چیز ہے اور رضا اور چیز ف اگر انبیاء علیہم السلام مبعوث
نہوتی کوئی شخص راہ ہدایت کی نپاتا اور علوم حقہ تک نہ پہنچتا سب نبی برحق ہین پہلے پیغمبر آدم علیہ السلام ہین اور
سب پیغمبرون سی افضل محمد صلعم خاتم النبیین ہین آپکا معراج اور رات کو مکہ سے مسجد اقصی تک اور وہان سی آسمان تک
و سدرۃ المنتہی تک حق ہے آسمانی کتابین جو انبیاء پر اوترین توریت و انجیل و زبور و قرآن مجید اور صحیفہائے ابراہیم
وغیرہ سب حق ہین سب انبیاء اور سب کتابون پر ایمان لانا چاہیئے لیکن اس ایمان لانیمین گنتی پیغمبرون کی
اور گنتی کتابونکی محفوظ نرکہے کہ انکی گنتی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے سب نبی صغائر و کبائر سے معصوم ہین
جو بات حضرت صلعم سے بدلیل قطعی ثابت ہو چکی ہے اوس سب پر ایمان لانا چاہیئے اور اسکی بہی تصدیق کرے
کہ فرشتے اللہ کے بندے ہین گناہون سی معصوم ہین مردی و زنی سے پاک ہین کہانے پینے کے محتاج نہین ہین
وحی کو پہنچاتے ہین عرش کو اوٹہاتے ہین جس کام پر مقرر ہین اوسپر قائم ہین انبیاء و ملائکہ باوجود یکہ اشرف

مخلوقات اور مقربین درگاہ مین لیکن مثل مخلوقات کے کچھہ علم و قدرت نہین رکھتی ہین مگر اوتنا علم جو اللہ نے اون کو
دیا ہے یا اوتنی قدرت جو خدا نے اونکو بخشی ہو یہ بہی اللہ کی ذات و صفات پر ویسا ہی ایمان رکھتے ہین جیسا کہ سارے
مسلمان رکھتی ہین اور دریافت کنہ مین عجز و قصور کے معترف ہین اور ادای حقوق بندگی مین ساتھہ شکر توفیق الہی کے
ناطق ہین اللہ کے خاص بندون کو اسکی صفات وہبی مین شریک رکھنا یا اونکو عبادت مین شریک کرنا کفر ہے جسطرح
اور کفار بسبب انکار انبیاء کے کافر ہو گئے اسیطرح نصاری نے عیسے علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب نے
ملائکہ کو خدا کی لڑکیان کہا اور اونکے لئے علم غیب تسلیم کیا کافر ہو گئے انبیاء و ملائکہ کو صفات الہی مین شریک نہ کرنا
چاہیئے اور غیر انبیاء کو صفات انبیاء مین شریک بنانا نچاہیئے عصمت سوا انبیاء و ملائکہ کے کسی دوسرے کے لئے اہل بیت
سے ثابت کرے اور رسالت کو انبیاء پر مقصور رکھے حضرت نے جس بات کی خبر دی ہے اوسپر ایمان لائے
اور جو کچھہ فرمایا ہے اوسپر عمل کرے اور جس سے منع کیا ہے اوس سے باز رہے اور جس کسی کا قول و فعل یا اوسکا
قول و فعل پیغمبر سے مخالفت رکھتا ہو اوسکو رد کرے حضرت نے خبر دی ہے کہ سوال منکر و نکیر کا قبر مین حق ہے اور
عذاب قبر کا خاص واسطے کافرون کے اور واسطے بعض گناہگارون کے حق ہے اور اوٹھنا بعد موت کے دن
قیامت کو حق ہے اور پھونکنا صور کا واسطے مارنے اور جلانے کے حق ہے اور پھٹنا آسمانون کا اور بکھرنا ستارون
کا اور اوڑنا پہاڑون کا اور ویران ہونا زمین کا نفخہ اولی سے اور نکلنا مردون کا قبر سے اور پیدا ہونا جہان
کا پہرنے سے نفخہ ثانیہ سے حق ہے حساب قیامت کے دن کا اور تولنا اعمال کا ترازو مین اور گواہی دینا
اعضا کا اور پار ہونا پل صراط سے جو دوزخ کی پشت پر ہوگا اور تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک
حق ہے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کی طرح کوئی آہستہ گذر کریگا کوئی دوزخ مین گریگا
انبیاء و اولیاء کا شفاعت کرنا حق ہے حوض کوثر حق ہے اوسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ
میٹہا ہے اوس حوض پر کوزے ہونگے جیسے ستارے جو کوئی اوسکا پانی پئیگا وہ پہر کبہی پیاسا ہوگا
ف اللہ تعالے چاہے تو گناہ کبیرہ کو بے توبہ کے بخشدے اور چاہے تو صغیرہ پر عذاب کرے جو شخص
اخلاص سے توبہ کرتا ہے اوسکا گناہ البتہ موافق وعدہ الہی کے بخشدیا جاتا ہے کافر ہمیشہ دوزخ مین رہین گے
مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین جائینگے تو انجام کو خواہ جلد خواہ دیر مین البتہ دوزخ سے باہر آوینگے
اور بہشت مین داخل ہونگے پہر ہمیشہ بہشت مین رہین گے مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہین
ہوتا ہے اور نہ ایمان سے خارج ف انواع عذاب دوزخ جسکی خبر پیغمبر صلعم نے دی ہے جیسے سانپ

بچہو زنجیر طوق آگ گرم پانی زقوم غسلین یعنی تہوہڑ اور دہہو دن اور جو قرآن مین منطوق ہے اور انواع
نعیم جنت جیسے طرح طرح کے کہانے پینے حور قصور وغیرہ ہین یہہ سب حق ہین بڑی عمدہ نعمت بہشت کی خدا کا
دیدار ہے مسلمان اللہ پاک کو بہشت مین بے پردہ دیکہین گے بے جہت وبے کیف وبیمثال وایمان عبارت ہے
تصدیق دل سے ہمراہ گردیدہ ہونیکے اور ہمراہ تصدیق زبانی کے لیکن زبان کی تصدیق وقت ضرورت کے
ساقط ہوجاتی ہے **ف** حضرت کے اصحاب سب کے سب عادل تہے اگر کسی سے احیانا کوئی معصیت ہوگئی تہی
تو وہ تائب ومغفور ہوگئی متواترات نصوص قرآن وحدیث مدح صحابہ سے لبریز ہین خود قرآن ہی
مین یہہ بات آئی ہے کہ وہ باہم محبت ورحمت رکہتے تہے اور کافرون پر سخت و درشت تہے جو کوئی صحابہ
کو آپکا دشمن اور بے الفت باہم جانے وہ قرآن کا منکر ہے اور جو کوئی اونکے ساتہہ دشمنی وبغض رکہے تو
قرآن مین اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہے یہہ لوگ وحی کے اوٹہانیوالے اور قرآن کی روایت کرنے والے ہین
منکر صحابہ کو ایمان رکہنا قرآن وغیرہ ایمانیات ومتواترات پر ممکن نہین ہے صحابہ کے اجماع ونصوص سے ثابت
ہے کہ ابوبکر افضل اصحاب ہین پہر عمر ساری صحابہ نے ابوبکر کو افضل جانکر بیعت کی پہر اشارہ ابوبکر سے
خلافت عمر پر بعد ابوبکر کے بسبب فضل عمر کے اجماع کیا اور بعد عمر کے تین دن تک صحابہ نے مشورہ کرکے عثمان
رضی اللہ عنہ کو افضل جان کر اونکی خلافت پر اجماع کیا پہر اونسے بیعت کی بعد عثمان کے سارے اصحاب مہاجرین
والصار جو مدینہ مین تہے اونہون نے علی مرتضی سے بیعت کی جس شخص نے علی مرتضی سے منازعت کی وہ
مخطی ہے لیکن سوء ظن ساتہہ اصحاب کے نکرنا چاہیئے اور اونکی مشاجرات کو محمل نیک پر اوتارنا چاہیئے اور
ہر ایک صحابی کے ساتہہ محبت واعتقاد رکہنا چاہیئے یہہ ہین عقائد اہل حق کے اکثر مبانی ومعانی اس
عقیدہ کے حضرت قاضی صاحب رح نے مکتوب **۲۶۶** حضرت مجدد الف ثانی رح سے اخذ کئے ہین چنانچہ
مراجعت سے طرف اصل کتاب کے واضح ہوتا ہے واللہ اعلم

فصل بیان مین عقائد ضروریہ اسلام کی بموجب رسالہ نجاتیہ شیخ محمد فاخر زائر عباسی الہ ابادی ثم المکی رح کی

پہلی بات جو طالب نجات کو لازم ہے تصحیح عقائد کی ہے مطابق کتاب وسنت کے بدون جہکنے کے طرف کسیکے
قول کے اور یہہ بات اس زمانہ مین بہت دشوار ہے اسلئے کہ عقول واہیہ اہل عالم ضلالت علوم فلاسفہ دار ہ

اہل کلام مین استقدر سمجھے ہین کہ کوئی شخص طرف کتاب وسنت کے سر نہیں اوٹھاتا بلکہ قرآن وحدیث کو کلام
سے معزول جانتا ہے اور جو شخص مطابق کتاب وسنت کے بات کرتا ہے اوسکو سنت سے بیگانہ گنتا ہے فالی
اللہ المشتکی فالی اللہ المشتکی لیکن جبکہ کتاب وسنت سے موافقت حاصل ہو جاتے تو پہر کسیکے قول کی مخالفت
سے کچھہ ڈر رہے کا شامن کان ﴿ اذا رضیت عنی کرام عشیرتی ٭ فلا زال غضبان علی لئامہا ٭
تکلیف ایمان کی منہوم ومنطوق کتاب وسنت یہہ ہے اور اون کی رائے کے پیروی کرنا منظور نہین ہے ف
اعتقاد سلف صالح یعنے صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین اور اونکی تلامذہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اپنی
ذات وصفات سے ویسا ہی ہے جیسا کہ اوسے قرآن شریف مین اپنا وصف کیا ہے جس چیز کے ساتھ اوسنے
اپنی ذات کو متصف کیا ہے اوسکے ساتھ اوس کو متصف جانئے اور جس چیز سے اپنی ذات کو مقدس ومنزہ
فرمایا ہے اوس سے اللہ کو منزہ ومقدس رکھیے اثبات ونفی مین قرآن کی پیروی کرنا چاہیئے مانبت کو
ثابت منفی کو منفی جانئے وہ ایک ہی ازل سے ابد تک موجود ہے جمیع صفات کمال کے ساتھہ متصف ہے
نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے نہ جنتا ہے نہ جنا گیا ہے کوئی اوسکا ہمسر نہین ہے حکیم ہے جو کچھ کرتا ہے حکمت سے
کرتا ہے اور جو چاہے سو کرے اوسکے سارے کمالات بالفعل ہین وہ قدیم ازلی ابدی ہے اوسکے لئے
صفات قدیمہ قایم بالذات ثابت ہین جیسے حیات وعلم وقدرت وسمع وبصر وارادہ وتکوین وکلام ف
یہہ سمع وبصر دو صفت متغایر علم کے ہین چنانچہ تتبع قرآن کریم کا اسی پر گواہی دیتا ہے کیونکہ علم کو ذکر
معلومات مین وارد کیا ہے اور سمع کو بیان مسموعات مین ذکر کیا ہے اور بصر کو بیان مبصرات مین عیان
فرمایا ہے سمیع وبصیر کو طرف علیم بمسموعات وعلیم بمبصرات کے راجع کرنے مین تحریف قرآن وحدیث کے
لازم آتی ہے اور جس کسی سے سمع وبصر منفی ہوگی اوسکو سمیع وبصیر نکہین گے اور قباحت اس قول
کی کچھہ پوشیدہ نہین ہے ف یہہ جو کہتے ہین کہ اللہ کا کلام حرف وصوت نہین رکہتا ہے سو یہ بہی
خلاف کتاب وسنت کے ہے اور عقل مین بہی نہین آتا کہ اوسکا کلام حرف وصوت نرکہتا ہو جیطرح کہ
کسی انسان کی سارے اعضا مفقود ہون بلکہ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اوسیکی طرف سے
آغاز ہوا اوسیکے طرف عود کریگا لفظ ومعنی اوسکے سب خدا کی طرف سے ہین جبرئیل علیہ السلام فقط
ناقل ہین اور محمد مصطفے صلعم کا کام سوائے نقل وبلاغ کے اور کچھ نہین ہے جس کسی کی زبان پر
اس کلام مقدس نظام سے کچھ گزرا وہ اللہ ہی کا کلام تہا جسکے ساتھ اوسنے تکلم کیا اور جبرئیل نے سمجھ

سنکر اوتارا اور یقینا وہ حضرت پر اوترا جو کوئی یہ بات کہے کہ وہ کلام کسی فرشتہ یا بشر کا ہے اوسکا مسکن سقر ہے
اسکے تکلم کا طریقہ اللہ ہی جانے کوئی اور کیا جانے کیفیت اوسکی حوالہ علم خدا ہے تعالی اللہ ان یکون شبیہا
بمخلوقاتہ فی شئ من ذاتہ و صفاتہ یہ گمان کہ طریق تکلم کا جسطرح کہ حیوانات مین معروف ہے اوسیمین منحصر
ہی ٹہیک نہین ہے اسی گمان نے ایک جمع کثیر کو ورطۂ ہائلہ تاویل مین ڈال کر ساحل نجات سے دور لیجا کر غریق
گرداب اضطراب کر دیا ہے وہ ساحل نجات یہ تہا کہ جو کچہ کتاب و سنت مین آیا ہی اوسپر ایمان لانا واجب تھا
تسبیح و تکلم کرنا سنگ و سنگریزہ و درخت کا کہ منجملہ معجزات آنحضرت صلعم کے ہین بغیر طریق معہود تکلم پر تہا پس
اگر اللہ تعالے کہ ہر چیز پر قادر ہے بدون طریق عادی کے تکلم فرمائے تو اسمین کیا محال لازم آتا ہے یہ کلام لفظی
جو کہ کتب اشاعرہ مین مذکور ہے کتاب و سنت سے اوسکا رائحہ تک بہی استشمام نہین ہوتا اور تمیز اوسکا صفت
علم سے بجز اعتبار معبر کے ہو نہین سکتا **ف** اللہ تعالے بالاے عرش فوق سموات ہے عرش و ماحواہ العرش
سب اوسکے ہاتہ مین مانند ایک دانہ رائی کے ہاتہ مین ایک شخص کے ہے علم اوسکا محیط کائنات علوی و سفلی ہے
ماکان و مایکون سب اوسکے احاطہ مین ہے چنانچہ خود فرمایا ہے کتاب محکم مین الرحمن علی العرش استوی اور کہا ہے
احاط بکل شئ علما یہ صفت استوار کی قرآن شریف مین سات جگہہ آئی ہے اصل یہ ہے کہ جو چیز جسطرح پر
وارد ہے اور قرآن مین آئی ہے اوسکو اوسیطرح پر اعتقاد کرنا چاہیے اور اوسکی تاویل نکرنا چاہیے اور اوسکو اوسکی
صورت سے پہیرنا نچاہیے جیسے یہ آیت الیہ یصعد الکلم الطیب و قولہ رافعک الی و قولہ بل رفعہ اللہ الیہ
و قولہ تعرج الملائکۃ والروح الیہ و قولہ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ و قولہ یخافون ربہم
من فوقہم و قولہ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم و قولہ ءامنتم من فی السماء اور قول اللہ کا جو فرعون
سے بجواب موسی علیہ السلام کہ غیر اللہ آسمان پر ہے بطور تعرض نقل کیا ہے کہ یاھامان ابن لی صرحا لعلی
ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا قرآن شریف مین ادلہ علو علی
اعلے کے اس سے زیادہ تر بہی ملتی ہین اور یہ ادلہ نص ہین یا ظاہر اس امر پر کہ اللہ تعالے فوق خلق و فوق عرش
اور اپنے مخلوقات سے بائن اور جدا ہے ساتہ اوس معنی و مراد کے جو کہ لائق اوسکے جناب قدس کی ہے
اور تاویل کرنا انکا اخراج ہے نص یا ظاہر کا اوسکے معنی سے وذلک لایجوز فعلہا الا عند المعارضۃ بمثلہا
ودونہ خرط القتاد اور یہ قول اللہ تعالے کا لیس کمثلہ شئ کچہ منافی اسکے نہین ہے اسلیے کہ مماثلت
یا تو ساتہ جمیع وجوہ کے مراد ہے جسطرح کہ اہل سنت کہتے ہین یا اخص اوصاف مین جسطرح کہ معتزلہ کا

نزول سے تو یہ دونوں صورتیں مماثلت کی اسجگہ مفقود ہین اور اس سے کچھ تغیر باری تعالیٰ کا ایک حال سے
دوسرے حال پر کہ امارات حدوث ہی لازم نہین آتا اسلئے کہ جسطرح اُسکو ایجاد عالم اور تسمیہ بالوجود سے کچھ تغیر
نہوا اسیطرح خلق عرش اور اس وصف سے کہ وہ اُس عرش پر مستوی ہے کچھ تغیر نہین ہوا یہی حکم احادیث
شریفہ نبویہ کا ہے کہ جو کچھ اُنمین آیا ہے اُس سب پر ایمان لانا چاہئے اور صرف و تاویل عقول ضعیفہ کو ایک
حلقہ بیرون در شمار کرنا چاہئے منجملہ اس باب کے جو کہ ثابت ہوا ہے حدیث بخاری و مسلم ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
صحیحین اوس لوح کے جسپر یہ لکھا گیا ہے سبقت رحمتی علی غضبی فہو عندہ فوق العرش دوسری روایت
مین لفظ موضوع آیا ہے تیسری روایت مین مکتوب عندہ آیا ہے دوسری حدیث بخاری کی انس سے قصہ
معراج مین یون ہے دنی الجبار رب العزۃ وتدلی اسی قصہ مین یہ بھی ہے فقال لہ موسی ارجع الی ربك
یہ بھی اسی قصہ مین ہے کہ فعلا بہ الی الجبار تبارك وتعالی فقال وھو مکانہ تیسری حدیث مسلم مین آیا
ہے کہ جاریہ سے پوچھا این اللہ فقالت فی السماء قال انہا مومنۃ چوتھی حدیث ابو سعید مین نزدیک شیخین
کے یہ ہے انا امین من فی السماء پانچوین حدیث زینب بنت جحش مین نزدیک بخاری کے آیا ہے زوجنی
اللہ من فوق سبع سموات چھٹی حدیث ابو داود کے یون ہے ربنا الذی فی السماء تقدس اسمك ساتوین
حدیث ترمذی کی ابن عمر سے یہ ہے ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اسکو ترمذی نے
حسن صحیح کہا ہے آٹھوین حدیث انس کی ہے مسند شافعی مین بابت فضائل جمعہ کے وھو الیوم الذی استوی
فیہ ربك تبارك وتعالی علی العرش نوین حدیث جابر کی ہے نزدیک ابن ماجہ کے فاذا الرب قد اشرف
علیہم من فوقہم دسوین حدیث انس کی ہے نزدیک بخاری کے درباب شفاعت فادخل علی ربی
وھو علی عرشہ اور بعض الفاظ بخاری مین یون آیا ہے فاستاذن علی ربی فی دارہ گیارہوین حدیث
نزول رب تعالی کی بطرف آسمان دنیا کے ہر رات کو غرض کہ اس باب مین بہت حدیثین ہین جنکا استقصا
اس مختصر مین دشوار ہے اور موضع اونکے بسط کا اور ہے انتہی مین کہتا ہون ایک جملہ صالحہ اس باب استوا کا
کتاب و سنۃ میرے رسالہ احتوا مین کہ اردو ہے اور اسیطرح رسالہ انتقاد مین کہ عربی ہی مذکور ہے اور بہت
سے ادلہ صحیحہ اون مین مع اقوال ائمہ و سلف مرقوم ہین **ف** اقوال صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین
و تلامذہ ائمہ اس مقدمہ مین بغایت کثرت آسکے ہین اور کسیقدر کتاب تنزیہ الذات والصفات من درن الالحاد
والشبہات تالیف امام محمد بن محسن عطاس رح مین منقول ہین لیکن آیات و احادیث مغنی ہین اُنسے الصباح

یفذعن المصباح بیہقی رح نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حقتعالے آسمان مین ہے نہ زمین
مین اور خود امام صاحب نے فقہ اکبر مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین نہین جانتا کہ میرا رب آسمان مین
ہے یا زمین مین تو وہ کافر ہو گیا اسلئے کہ اللہ کہتا ہے الرحمن علی العرش استوی اور عرش اوسکا فوق سبع
سموات ہے شیخ ابو الحسن اشعری نے کتاب ابانہ مین اس عقیدہ کی شرح کی ہے اور اسکے قائل ہوتے ہین اور
شیخ عبد القادر جیلی رح کہ قطب الاولیا ہین اسی عقیدہ پر ہے کتاب غنیۃ الطالبین مین کہ منجملہ انکی بدائع تحرات
مقدسہ کے ہے اسی اعتقاد کو بیان فرمایا ہے پس جو لوگ کہ اللہ کی کتاب اور مصطفے صلعم کی احادیث پر ایمان
رکھتے ہین اور امام ہمام ابوحنیفہ رح کے مقلد ہین اور ہر شیخ اشاعرہ کے ملتزم اور قطب برحق کے معتقد ہین
اونکو لازم ہے کہ بال برابر اس عقیدہ سے تجاوز نکرین اور ہر رنگ اس عقیدہ والونکے ہوجائین اور دوسرے
آرا و اہوا کیطرف نہ جھکین **ف** دیدار خدا کا آخرت مین جسطرح کہ چودہوین رات کا چاند دکھائی دیتا ہے
حق ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ یہ رویت نہ مکان مین ہوگی نہ جہت پر نہ مقابلہ و اتصال شعاع کے ساتھ اسکے
ثبوت صاف کے ساتھ سو کتاب و سنت اس سے خاموش ہین حدیثین رؤیت کی متواتر پہنچی ہین اور آیہ شریفہ
وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرہ اسی پر دلیل ہے اور سلف صالحین و ائمہ مجتہدین نے اسپر اجماع
کیا ہے **ف** جہمیہ نے خدا کو اون صفات کے ساتھ متصف بتایا ہے جو کہ سوائے عدم محض کے کہین نہین
ملتین رویت و استوا و سائر صفات کے نفی کی ہے خذلہم اللہ تعالے ائمہ اہل سنت ہمیشہ اثبات حق و رد
باطل مین جد و اجتہاد رکھتے ہین فعلیکم باتباعہم فانہم مرکز الحق **ف** کلام عینیت صفات مین ساتھ
ذات کے اور زیادت صفات مین ذات پر ایسی چیز ہے کہ کتاب اللہ مین کہین اسکی ہوا اور بو نہین ملتی مگر اسقدر
کہ اللہ تعالے موصوف بصفات کمال ہے اسلئے حق مین نافی صفات کے خوف عظیم ہے اور جو شخص کہ عینیت کا
قائل ہے اور جو کہ لاعین ولاغیر کہتا ہے اور جو کہ زائد ذات پر اعتبار کرتا ہے اوسنے ایسے امر مین خوض کیا
ہے جسکے ساتھ وہ مکلف نہین ہے اور اوسنے ایسی چیز عقائد مین داخل کی ہے جو کہ قبیل عقائد سے نہین ہے
عفا اللہ تعالی عنا و عنہم **ف** عالم مع جمیع اجزا اپنے کے حادث ہے اور مسبوق بعدم اللہ تعالے
کے اختیار و ارادہ سے ایک ایک فرد اسکی کتم عدم سے منصۂ وجود پر جلوہ گر ہوئی ہے اور اسیکے تقدیر
سے مقدر ٹھہری ہے اور اندازہ پایا ہے جو کچھ اوسنے روز ازل مین مقرر فرما دیا ہے کوئی چیز اوس سے تجاوز
نہین کرسکتی وہ ہر دن ایک شان مین ہے تعطیل و بیکاری کو اوسکی ساحت کمال مین کوئی راہ نہین ہے

ف بندے اپنے افعال میں اختیار رکھتے ہیں کہ اسکے سبب سے مثاب و معاقب ہوتے ہیں اور حسن ان
افعال کا اسکی رضا و محبت سے ہے اور قبح انکا اسکی رضا و محبت سے نہیں ہے بلکہ محض اسکی ارادہ سے ہے
ثواب دینا حسنات پر اور عقاب کرنا سیئات پر اوسکا عدل ہے کیسے اوسپر اسکام کو واجب نہیں کیا ہے مگر یہ
وہ خود اپنے اوپر واجب کرے ان اللہ کتب علی نفسہ الرحمۃ آیات و احادیث اسی بات پر دلیل ہیں
ف صحت تکلیف کے معتمد ہے فعل و تمیز و بلوغ پر یہ جو کہتے ہیں کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے قرآن و
حدیث اسکے ساتھ ناطق نہیں ہے بندہ کو اس خبر کی تکلیف نہیں دیجاتی ہے جو کہ اسکی وسع میں نہیں ہے
ف افعال عباد کے مخلوق خدا اور فعل عبد ہیں واللہ خلقکم و ما تعلمون اسی طرف مشیر ہے خلق
کو خالق نے اپنے طرف منسوب کیا ہے اور عمل کا انتساب طرف لوگوں کے کیا اور یہ جو کہتے ہیں کہ فعل طرف
سے حق کے ہے اور کسب طرف سے بندہ کے سو کچھ عقل میں نہیں آتا اور کتاب و سنت یہ حکم نہیں کرتی
ہے **ف** مقتول اپنے اجل سے مرتا ہے اور اجل ایک ہے ولن یوخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا
کی آیات شریعہ میں یہی ارشاد ہے لوگ جو کچھ حلال و حرام سے کھاتے ہیں رزق ہے اور ہر شخص اپنا
رزق پورا کرتا ہے اطلاق کریمہ و ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اسیطرف اشارہ کرتا ہے
عذاب قبر کا واسطے کافروں اور گنہگار مومنوں کے اور تنعیم اہل طاعت کے اندر قبر کے اور سوال منکر
نکیر کا اور بعث موتی اور وزن اعمال اور کتاب کا ملنا اور سوال و حساب کا ہونا اور حوض و صراط حق ہے
ف شفاعت پیغمبروں اور نیکوں کی واسطے اہل کبائر وغیرہم کے باذن پروردگار جل جلالہ حق ہے
اور یہ جو لوگ انبیاء و صلحاء کے قبور پر آتے ہیں اور انکو وسیلہ ٹھہراتے ہیں اور شفاعت کے خواہاں ہوتے
ہیں یہ کچھ چیز نہیں ہے اسلئے کہ یہ شفعاء یہ قدرت نہیں رکھتے ہیں کہ بے اذن خدا کے شفاعت کریں
اور جب اللہ چاہیگا کہ کسی شخص کے حق میں کچھ کرمت کرے تو انسے فرماویگا کہ تم اسکی شفاعت کرو تب
وہ اسکی شفاعت کرینگے اب یہ لوگ اگر سالہا سال گور پر آئیں اور شفاعت چاہیں صاحب قبر ہرگز
شفاعت نہیں کرسکتا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ وقال ما لکم من دونہ من
ولی ولا شفیع اسطرحکی آیتیں اور بہی ہیں جو دلالت کرتی ہیں شفاعت بالاذن پر تو پہر جو کچھ مانگے
وہ اسی سے کہ ہر قریب سے زیادہ تر قریب ہے کیوں نہ مانگے اور اسکی رحمت اور آمرزش چاہے
اور اسی سے اپنے لئے کوئی شفیع طلب کرے جو کہ اسکے اذن سے اسکا کام کردے یہ حرف اگرچہ

کو ہر پستو پر گران گزریگا لکن الحق احق بالاتباع **ف** بہشت و دوزخ موجود ہین اب فے الحال اور
باقی رہینگے اور انکو یا انکے اہل کو فنا ہو گی حضرت کی معراج بیداری مین اسی جسد اطہر کے ساتھ مسجد الحرام
سے طرف مسجد اقصے کے پہر طرف سموات و سدرۃ المنتہے کے حق ہے اشراط ساعت جسکی خبر حضرت صلعم نے
دی ہے جیسے خروج دجال و دابۃ الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسے آسمان سے دنیا پر طلوع آفتاب
کا مغرب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا و غیر ذلک سب حق ہے **ف** مرتکب کبیرہ کا کافر نہین ہے
اور ایمان مقلد کا صحیح ہے لکن وہ عاصی ہے بسبب ترک استدلال کے اور انبیاء علیہم السلام معصوم ہین تبلیغ
رسالت مین اجماعاً اسیطرح کبائر و صغائر سے اور تعمد صغائر سے مطلقاً اور قرآن مجید سے حق مین بعض
انبیاء کے جو صدور صغائر کا معلوم ہوتا ہے سو قرآن کی تحریف کرنا نچاہیئے و کان امر اللہ قدرا
مقدورا کو نظر مین رکہنا چاہیئے **ف** فضل انبیا محمد صلعم ہین اور ملائکہ اللہ کے بندے ہین گناہ نہین
کرتے ہین اور نافرمان نہین ہوتے کہاتے ہین نہ پیتے ہین کرامات اولیاء کی حق ہے کوئی ولی درجہ نبی کو
نہین پہنچتا ہے افضل اولیاء ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین پہتر عمر بن خطاب پہتر عثمان ذی النورین پہتر
علی مرتضے خلافت بہی اسی ترتیب پر ہے اور عشرہ مبشرہ و سیدۃ النساء فاطمہ زہراء و امام حسن و امام
حسین اور وہ سب لوگ جنہون نے حضرت سے بشارت جنت کی پائی ہے انکے حق مین گواہی جنت کی
دینا چاہیئے نہ انکے غیر کے حق مین **ف** مسلمانون کے لئے ایک امام قرشی کا جو کہ تنفیذ احکام اسلام
پر قادر ہو اور مسلم حر مکلف ہو ضرور ہے جور و فسق سے معزول نہین ہوتا ہے نماز پیچہے ہر نیک و فاجر کے
روا ہے ہر ایک کے ان مین سے نماز جنازہ پڑہے اور مسح موزونکا سفر مین تین شبانہ روز کرنا اور مقیم کو
ایک رات دن کرنا جائز ہے سحر واقع ہوتا ہے اور انبیاء و غیر انبیاء پر جائز ہے اور اصابت عین بہی جائز
ہے **ف** مجتہد کبہی خطا کرتا ہے اور ایک اجر پاتا ہے اور کبہی صواب کو پہنچتا ہے اور دو اجر پاتا ہے
اسلئے کہ حق واحد معین ہے اور نصوص شرعیہ کتاب و سنت کے محمول ہین اپنے ظاہر پر جو کچہ انمین
سے سمجہ مین آئے اور اطلاق اسکا عرف مین جائز ہو اسکا عقیدہ رکہے اور جو کہ متوہم جسمیت وغیرہ ہو
اسکا اعتقاد بہی مطابق ظاہر کے کرے لکن اسکے لازم متبادر سے بیزاری کرے اور مراد خدا اور رسول پاک کو
مقبول رکہے اور اطلاق سے ان صفات کے جو شریعت مین وارد ہوئے ہین بسبب وہم لزوم کسی شئے
دیگر کے متحاشی نہو اور جو صفت جس لفظ کے ساتھ آئی ہے اسکا اطلاق اوسی طرح پر بے تکییف کرے

یہ بات بعض مسائل میں ہر ایک فرقے نے اختیار کی ہے چنانچہ اشاعرہ وغیرہم نے رؤیت وغیرہ امور میں جو متعلق آخرت ہیں راہ تاویل کو بند کر دیا ہے اور جو کچھ وارد ہوا ہے اوسکو بے کیف قبول کرتے ہیں اور معتزلہ حیات کی نفی نہیں کرتے ہیں اور آگے اس قاعدہ مقررہ سے جسمیت لازم آتی ہے ناچار سلب کیفیت کے قائل ہو کر ایمان لانا چاہیے وعلیٰ ہذا القیاس اور اہل حدیث کہ قدوۂ اہل سنت ہیں ہر باب میں یہی اعتقاد رکھتے ہیں اور جو کچھ وارد ہوا ہے اسپر ایمان لاتے ہیں اور اوہام عوام میں جو کچھ لازم آتا ہے اسپر نظر نہیں کرتے ہیں فعلیکم الاسوۃ فیہم فانہم اہل رسول اللہ صلعم ؎

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان ٭ لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

اس جماعت کی بات سے واو بیداد ہے جو کہ اعتقاد لانیکو ان الفاظ پر جو کہ قرآن و حدیث میں آئے ہیں بوہم جسمیت و مکان کفر جانتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتی کیونکہ جو شخص ظواہر الفاظ مذکورہ پر ایمان لایا ہے اسنے اپنے طرف سے کچھ ایجاد نہیں کیا آخرت میں اگر اس سے اس بات پر مواخذہ کیا جائیگا تو ظلم ہوگا کریمہ وان اللہ لیس بظلام للعبید اس مواخذہ سے منکر ہے اور ارکان فاسدہ سے اعتقاد مقرر کرنا اور اوسکے مادہ کو کفر جاننا گو وہ الفاظ ظواہر قرآن و حدیث میں ہوں حقیقت میں الزام کرنا ہے قرآن و حدیث کا حق تعالیٰ نے قرآن کریم کو واسطے بیان کے بھیجا ہے اور حضرت صلعم افصح الناس تھے وہ کسطرح ظاہر میں ایسے الفاظ اطلاق کرتے کہ انپر اعتقاد لانا کفر ہوتا یہ جرأت ایسی جماعت سے ہوئی کہ بچہ اونمیں جوان ہوگیا اور جوان بوڑھا ہو گیا اور الف و عادت کہ ایک طبیعت ثانی ہے اس سے جاہل بے تفتیش حقیقت کے شل کور وکر کے طرف اُسکے اوجان کے دور پڑے اور اپنے حاصل ایمان کو برباد کر دیا زنہار ہزار زنہار ہرگز انکی تقلید کے راہ پر چلنا نچاہیے اگرچہ لوگونکی نظر میں اعلم علماء و شیخ المشائخ کیوں نہوں واللہ حق تعالیٰ عادل ہے ہرگز اس شخص سے جو کہ مطابق ظاہر کتاب و سنت کے کہتا ہے اور روانے قرآن و حدیث پر ایمان لایا ہے ناخوش نہوگا اور اسکا عدل مقتضی ظلم کا نہیں ہے اور ایمان لانا ظواہر پر بے کیف کے مذہب صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا ہے کوئی یہ چارہ کہ اس جماعت سلف سے ایک حرف بھی خلاف اسکے نقل کرے ہرگز نہیں کر سکتا ف میزان و وزن اعمال و صراط و سوال و جواب وغیرہ عرصہ قیامت میں امور حسیہ سے ہوگا اور رسائی واغراض جسم و جواہر کے صورت میں ہو جائینگے اور نامہ اعمال مومنین و صلحا کے دست راست میں دیے جائیں گے

اور نامہ اعمال کفار و فجار کے بائین ہاتھ مین یا پس پشت سے **ف** جب اس اعتقاد کے ساتھ کہ خلاصہ
کتاب وسنت ہے چہرہ شاہد ایمان کا نورانی ہو جائے تو اب طالب نجات کو یہ چاہئے کہ تقوے و پرہیزگاری
کو کہ بنیاد اعمال کی ہے اختیار کرے اور جس کام کو کہ پیشنہاد خاطر رکھتا ہو اُسمین اس تقوے کی انحراف
نکرے آیات کتاب اللہ جو فضیلت تقوے پر دلالت کرتی ہین ڈیڑھ سو سے زیادہ ہین اور چالیس آیت
سے زیادہ مین حکم تقوے کا کیا ہے خصائل خیر مین ذکر اور ثنا کسی چیز کی تقوی سے زیادہ نہین ہے اور احادیث
شریفہ مین بہی بہت کچھ تفضیل خیر کی تقوے مین آئی ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم جو شخص متقی
ہوتا ہے اللہ اُسکا محب و ولی و مزکی و ناصر رہتا ہے اور اُسکے لئے حسن عاقبت و حسن مآب مہیا ہی
اور وہ اللہ کا مقرب ہے اُسکے لئے جنت موعود ہے یہ تقوے اُسکا زاد و لباس ہے اور شرط و سبب
مثوبت و دفع کید و امداد و مغفرت و رحمت و تکفیر سیئات و فتح برکات ہے اور ایک تفرقہ ہے درمیان
حق و باطل کے اور خروج ہے مضایق معایش سے اور ملنا ہے رزق کا اوس جگہہ سے جہان کا گمان
بہی نہو اور اوسکے لئے اجر عظیم و صلاح عمل و فلاح حال و شکر کا موجب ہے اللہ تعالے اپنے مومنونکو
حکم فرمایا ہے کہ وہ تقوے مین ایک دوسرے کے معاون رہین اور جو شخص اسکا حکم کرتا ہے اُسکی مدح
کی ہے اور سارے اولین و آخرین کو اسی تقوے کی وصیت فرمائی ہے پس اگر طالب نجات و سالک
سبیل آخرت دعوے طلب سلوک مین صادق ہے تو اُسکو چاہئے کہ وہ عاشق تقوے کا ہے اور اُسیکا شیفتہ
و فریفتہ ہو اس طور پر کہ پہر کوئی چیز تقوے سے اُسکو نروک سکے اگرچہ سارے جن و انس برخلاف اسکے
جمع ہون شیطان انسان کا دشمن قوی ہے اور اُسکی تسویلات سے بجز توسل کتاب وسنت کے
میسر نہین آسکتی ہے اور نفس امارہ خادم ہے شیطان کا جسطرف کہ چاہتا ہے اسکو کہینچ لیجاتا ہے
اور آدمی کو صورت تقوے کی بتاکر معنی تقوے سے عاری کر دیتا ہے جسطرح کہ حالات سے اکثر اہل
دعوے کے ظاہر ہے اسلئے مکائد نفس سے بہی پرہیز کرنا ضرور ہے **ف** معنی تقوے کو خوب پہچان
لینا چاہئے تاکہ استعمال اُسکا آسان ہو جائے سو تقوے لغت مین پرہیزگاری کو کہتے ہین اور شریعت مین
معنی اُسکے عام ہین اور خاص معنی عام صیانت و اجتناب کرنا ہے اُس چیز سے جو کہ آخرت مین مضر ہو
یہ صورت زیادت و نقصان کی قبول کرتی ہے ادنے اسکا یہ ہے کہ شرک سے بچے جو کہ موجب تابید و خلود
فی النار ہے اعلے اسکا یہ ہے کہ جو چیز سیر سالک کو حقیقات سے باز رکہے اور منقطع الے اللہ ہونے سے

مانع ہو اوس سے تنزہ کرے اسیکو تقوے حقیقی کہتے ہین کریہ اتقوا اللہ حق تقاتہ سے یہی تقوے مراد ہے
اور دوسرا تقوے شرع مین مشہور ہے اور جب اطلاق تقوے کا کیا جاتا ہے اور کوئی قرینہ موجود نہین ہوتا
تو یہی تقوے مراد ہوتا ہے یہ عبارت ہے صیانت نفس سے کہ جس سے مستحق عقوبت ٹھہرتا ہے قول ہو یا فعل
یا ترک اُس سے اپنی جان کو نگاہ رکہے تو اب اجتناب کرنا کبائر سے اس تقوے مین لازم ہوا اور صغائر
مین قدری اختلاف ہے یہ تقوے جبہی حاصل ہوتا ہے کہ منکرات و امور منہیہ سے مجتنب رہے اور معروفات
و امور ماموره کو بجالائے آن منکرات و معروفات کا ہر ایک عضو سے تعلق ہے لہذا طالب نجات کو چاہئے
کہ آنکہہ طرف نادیدنی کے نکہولے ناشنیدنی پر کان نرکہے ناگرفتنی کو ہاتہ نہ لگائے ناخوردنی کو نہ کہائے
ناآشنامیدنی کو نہ پی نالا یعنی نہ کہے راہ نارفتنی نچلے ناپوشیدنی نہ پہنے تسجدہ ناکردنی نکرے شرمگاه کو حرام
مین مستعمل نہونے دے وقس علی ذلک **ف** اعظم منکرات انسان کا دل ہے کہ اُسکے فساد سے
تمام بدن فاسد ہوجاتا ہے اُسکی اصلاح کرنا اہم اشیا ہے سارے اعضا اُسکے رعیت مین فساد اُسکا
اخلاق سیئہ سے ہوا کرتا ہے اور صلاح اُسکی اخلاق حسنہ سے ہوتی ہے تو اب یہ چاہئیے کہ ہر امر قبیح کو
اوس امر حسن سے جو اُسکے مقابل ہے مبدل کرے کفر کو ایمان سے نفاق کو اخلاص سے غضب کو رضا سے
اشتغال بالغیر کو اشتغال بالحق سے وعلی ہذا القیاس پس جبکہ ہر کام مین تقوے مد نظر ہوگا تو رفتہ رفتہ
یہ منکرات مبدل بمعروفات ہوجا مینگے اور خصال قبیحہ صفات حسنہ کے ساتہ بدل جائینگے اور تحلیہ ساتہہ
فضائل کے اور تخلیہ رذائل سے حاصل ہوگا اور اندک اندک اشتغال بالغیر کم ہونے لگے گا اور بجائے اوسکے
اشتغال بالحق صورت پکڑیگا یہانتک کہ اشتغال قلب بالغیر سے بالکل نجات پائیگا اور تمام و کمال طرف جناب
حضرت اُسکے مائل ہوجائیگا اُسوقت دریچہ معرفت حقیقی کا دل پر کہولدینگے اور جو کچہ بطریق علم کے معلوم تہا
وه سب بطور کشف و عیان کے مشاہده ہونے لگیگا استدلال ہدایت ہوجائیگا اور طرف مافی الکتاب و السنۃ کے
مائل تر ہوگا اور اعتقاد اُسکے حقیقت کا ترقی پکڑنے لگیگا اور بدعت و اہل بدعت سے انحراف کریگا ۞

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان ــــ گر ما نرسیدیم تو بارے برسی

انیست عجالہ کلام و رسالہ بجاتیہ تمام و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین

فصل بیان مین عقائد مذاہب صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالے کے مطابق کتاب

علماء دین کہ ورثۂ انبیاء علیہم السلام ہین تین گروہ ہین اصحاب حدیث و فقہاء و صوفیہ اصحاب حدیث نے
بعد اعتصام کے ساتھ کتاب اللہ کے اہتمام ظاہر حدیث کا اختیار کیا ہے اور یہ علم اساس دین اسلام ہے
لقولہ تعالے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا انکا شغل یہ ہے کہ حدیث کو سنین اور
نقل کرین اور لکھین اور صحیح و سقیم مین تمیز دین احادیث آحاد و مشہور و متواتر مین فرق کرین اور احادیث
کو کتاب اللہ سے موافقت بخشین سو یہ گروہ نگاہبان دین ہے فقہاء نے بعد استیفائی علوم اصحاب حدیث
کے ایک اور خصوصیت و فضلیت حاصل کی ہے کہ حدیث سے فقہ کا استنباط کرتے ہین اور حقایق حدیث
کو بدقایق نظر دریافت کرکے ترتیب احکام و حدود اور تمیز ناسخ و منسوخ و مطلق و مقید و مجمل و مفسر
و خاص و عام و محکم و متشابہ کے عمل مین لاتے ہین یہ لوگ حکّام دین اور اعلام شرع مبین ہین انکا اجتہاد
ایک اصل شرعی ہے طائفہ صوفیہ متفق ہین ساتھ ان دونون گروہ کے معتقدات و قبول علوم مین اور رسالے
و رسوم دونون مین مخالف انکے نہین ہین جن احکام مین ان دونون گروہ کا اجماع ہے صوفیہ بھی انکے اجماع
پر ثابت ہین اور جن احکام مین انکا اختلاف ہے وہان صوفیہ احسن و اولے کو اختیار کرتے ہین قال تعالے
فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اسی جگہہ سے یہ بات کہی ہے الطریقۃ
ھی لباب الشریعۃ لا ھی غیرھا اور انکے اختلاف کے فروع مین نہین ہین اسلئے کہ اختلاف علماء کا
رحمت ہے کسی صوفی سے پوچھا تھا وہ کون اہل علم ہین جنکا اختلاف رحمت ہے کہا ہم المعتصمون بکتاب
اللہ تعالی المجاہدون فی متابعۃ رسول اللہ صلعم المقتدون بالصحابۃ سو اختلاف فروع
دین مین رحمت ہے اور اصول دین مین بدعت و ضلالت **ف** بیان اصل اعتقاد کا یہ ہے کہ حضرت نے
فرمایا ہے میری امت تہتر فرقے ہوجائیگی رستگار ان مین ایک گروہ ہوگا پوچھا کون فرمایا ما انا علیہ
واصحابی یعنے اہل سنت وجماعت سوان تینون گروہ اہل سنت کا اسبات پر اجماع ہے کہ خداوند تعالے واحد
حقیقی ہے کوئی شریک و ضد و ند و شبہ و مثل اپنا نہین رکھتا ہے کیونکہ ان چیزونکی گنجایش واحد عددی مین
منصور ہوتی ہے نہ واحد حقیقی مین اللہ جسم نہین ہے کیونکہ جسم دو چیز یا زیادہ سے مولف ہوتا ہے اور
جوہر بھی نہین ہے کیونکہ جوہر متحیز ہوتا ہے کسی چیز مین اور عرض بھی نہین ہے کیونکہ عرض دو زمان تک باقی

نہین رہتا عبارات و اشارات بیان مین کہ حقیقت اسکے نہین پہنچتے اور افکار و ابصار اوسکو نہین پاسکتے
کیونکہ وجود خداوند تعالے کا زمان و مکان سے سابق ہے اور صفت کیفیت و کمیت سے منزہ انہین جو نہ
اسکتی ہے وہ واحد عددی ہوتی ہے نہ واحد حقیقی اسپر اجماع ہے کہ اللہ کے صفات بہی جسم و جوہر و عرض
نہین ہین بلکہ ویسے ہین جیسے کہ اُسکی ذات ہے ائمہ کشف و اہل یقین مشاہدہ کے سامنے اسمار و صفات دو
لفظ مترادف ہین ایک معنی مین سادات طریقت اور خزانہ اسرار وحدت جنہون نے مشکوٰۃ نبوت سے اقتباس
کیا ہے انہون نے تعلیم حق و تعریف حق سے یہ بات دیکھی اور جانی ہے کہ صفات حق ایک وجہ سے عین ذات
ہین اور دوسری وجہ سے غیر ذات عین ذات اسوجہ سے ہین کہ کوئی موجود دوسرا نہین ہے کہ سواء
ذات ہے اور غیر ذات اسوجہ سے ہین کہ مفہومات اُنکے علی الاطلاق مختلف ہین حی عالم و مرید و قادر ایسے اسمار
ہین کہ معانی انکے ساتھ ذات قدیم کے قائم ہین اور اسمار علی الحقیقہ سامنے اہل بصیرت کے وہی معنی قدیم
ہین اور یہ الفاظ اسمار اسمار ہین اسطرح کے اسمار کو صفات ثبوتی کہتے ہین اور یہ چار رکن نام چار رکن الوہیت
کے ہین رب سے معز و مذل و محیی و ممیت و معطی و مانع و ضار و نافع سو یہ نام نسبت سے اُٹھتی ہین اور اس
نوع کو صفات اضافی کہتے ہین اور سلام و قدوس و غنی مین سلب عیوب و نقائص و احتیاج کا ہے اس
نوع کو صفات سلبی کہتے ہین سارے اسمار و صفات انہین تین قسمون مین منحصر ہین لکن صفات اضافی مین کہ اول
و آخر و ظاہر و باطن ہین یون کہا ہے کہ اول ہے عین آخریت مین اور آخر ہے عین اولیت مین ظاہر ہے
عین باطنیت مین باطن ہے عین ظاہریت مین اور اجماع کیا ہے اسبات پر کہ خداوند تعالے نے جو اپنی
کتاب مین ذکر وجہ و ید و نفس و سمع و بصر کا کیا ہے اور حضرت نے اوسکو صحیح رکہا ہے وہ ثابت ہے
واسطے خدا کے بلا تمثیل و تعطیل اور صفت استوار علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اُسکی مجہول اور ایمان
لانا اوسپر واجب اور سوال کرنا اُس سے بدعت مذہب انکا صفت نزول مین بہی اسی طریق پر ہے **ف**
اجماع کیا ہے کہ قرآن کلام ہے اللہ کا اور خدا کا کلام قدیم ہے مخلوق نہین ہے مصاحف مین لکہا ہے
زبانون پر پڑہا گیا ہے دلون مین محفوظ ہے لکن ان چیزون مین حلول کرنے والا نہین ہے اسیطرح
اجماع کیا ہے جواز رویت خدا پر ساتھ چشم سر کے بہشت مین اس مسئلہ مین معتزلہ و زیدیہ و خوارج
مخالف ہین اور رویت کے منکر **ف** اسپر اجماع ہے کہ اقرار کرنا اور ایمان لانا ان سب امور پر
جنکو اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور حضرت نے اُنکی خبر دی ہے واجب ہے جیسے بہشت دوزخ

لوح قلم حوض صراط شفاعت میزان حور و قصور و عذاب قبر و سوال منکر و نکیر و بعث بعد الموت اسپر بہی ایمان لانا واجب ہے کہ بہشت و دوزخ باقی و پاینده رہینگے اور بہشتی ہمیشہ منعم اور دوزخی ہمیشہ معذب ہونگے **ف** اجماع کیا ہے اسپر کہ الله تعالے خالق ہے افعال عباد ہے جسطرح کہ خالق اُنکی ذات کا ہے والله خلقکم وما تعملون لکن بنده کاسب ہے ساری خلائق اپنی آجال سے مرتی ہے اور طاعت و معصیت و ایمان و کفر سب الله کی قضا و قدر سے ہے مگر الله تعالے بندونکی کفر معصیت سے راضی نہین ہے اس بارہ مین کسیکو الله پاک پر کوئی حجت نہین ہے **ف** نماز پیچھے ہر مسلمان کے جائز ہے نیکو کار ہو یا بدکار کیسے ہے حکم قطعی بہشت کا بسبب اسکے حسنات و خیرات کے کتنے ہی کیون نہو نہین دیا جاتا ہے اسیطرح حکم قطعی دوزخکا واسطے کسی شخصکے بسبب اُسکے شرور و سیئات کے کتنے ہی زیادہ کیون نہون نہین دیا جائیگا **ف** ایمان لائے ہین سارے کتب منزلہ اور سارے پیغمبرونپر اور اعتقاد رکہتے ہین اسبات کا کہ انبیاء و رسل سارے بشر سے افضل ہین اور حضرت صلعم جملہ انبیاء و رسل سے افضل ہین خدا وند تعالے نے پیغمبری حضرت پر ختم کردی **ف** اجماع ہے اسپر کہ افضل جملہ بشر بعد حضرت کے خلیفہ اول ابوبکر صدیق ہین پہر عمر فاروق پہر عثمان ذی النورین پہر علی مرتضے بعده تتمہ عشرہ مبشرہ حضرت نے ان دس شخصون کے لئے دخول بہشت کی خبر دی ہے اور بالقطع حکم فرمایا ہے کہ ابوبکر بہشت مین ہین اور عمر بہشت مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور سعد بن ابی وقاص بہشت مین اور سعید بن زید بہشت مین اور عبد الرحمن بن عوف بہشت مین اور ابو عبیدہ بن جراح بہشت مین ہین شرح عقائد مین لکہا ہے کہ تین شخص اور ہین جنکے لئے حضرت نے دخول بہشت و خیریت خاتمہ کی بالقطع خبر دی ہے ایک فاطمہ زہراء علیہا السلام جنکو سردار زنان بہشت کا فرمایا ہے دوسرے حسن تیسرے حسین کہ انکو سردار جوانان جنت کا کہا ہے حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی میری امت کے بیحساب بہشت مین جائینگے عکاشہ رضی الله عنہ نے کہا میرے لئے دعا کیجئے کہ مین بہی انمین ہون فرمایا تو انہین مین ہوگا پہر ایک دوسرا آدمی نے کہڑے ہوکر یہی درخواست کی فرمایا سبقك بها عكاشة دوسری روایت مین آیا ہے کہ ان ستر ہزار مین سے ہر ایک کے ساتہ ستر ہزار آدمی اور ہونگے یعنے جو کہ بیحساب بہشت مین جائینگے **ف** اسپر انکا اجماع ہے کہ سارے پیغمبر سارے فرشتون سے افضل ہین اور درمیان ملائکہ کے تفاضل ہے جسطرح کہ درمیان پیغمبرون اور مومنونکے تفاضل ہے

ف اسپر اجماع ہے کہ کمال ایمان اقرار کرناہے زبان سے اور تصدیق کرناہے دل سے
اور عمل کرناہے ساتھ ارکان کے جو مقر نہین ہے وہ کافر ہے جو مصدق نہین ہے وہ منافق ہے جو
عامل بالارکان نہین ہے وہ فاسق ہے پہچاننا اللہ تعالے کا دل سے بے اقرار زبان کے کچھ فائدہ نہین
دیتا جو ایمان اقرار زبان سے متحقق ہوتاہے اوسمین کچھ کمی و بیشی نہین ہوتی ہے اور عمل بالارکان کرنے
مین زیادتی و نقصان ہوتاہے اور دل کی تصدیق مین کچھ نقصان نہین ہوتاہے ہان زیادتی ہوتی ہے
ف اجماع کیا ہے اباحت کسب و تجارات و صناعات پر بسبیل تعاون علی البر والتقوی کے مگر
اس شرط سے کہ مکاسب کو سبب استجلاب رزق کا نجانے اسپر بھی اجماع ہے کہ طلب حلال فرض ہے
اور جہان رزق حلال سے خالی نہین ہے اور جسطرح کہ حلال رزق ہے اسیطرح حرام بھی رزق ہے
اس مسئلہ مین معتزلی مخالف ہے وہ حرام کو رزق نہین کہتاہے **ف** دوستی و خشم واسطے اسکے
ایک استوار رشتہ ہے ایمان کا اسپر اجماع ہے کہ کرامات اولیاء کی جائز ہین زمانہ پیغمبرون مین
اور غیر زمانہ پیغمبرون مین علماء مذہب اہل سنت و جماعت کے اصحاب حدیث و طائفہ فقہا و جماعہ صوفیہ
مین ان عقائد مرقومہ پر اتفاق رکھتے ہین کیونکہ ایسی تصدیق صادق اکثر امور مین ایمان بالغیب لانا چاہئے پہلا
کہ تو اللہ تعالے کو نہین دیکھتاہے اور فرشتے بھی تجکو محسوس و مرئی اس چشم سر سے نہین ہوتی ہین انبیا
و رسل خود گزر چکے اور مرقد رحمت مین جا سوئے اور امور آخرت و احوال قیامت کے آنے والے ہین
تو اب ان سبکو نادیدہ ساتھ ایمان کے قبول کر اور یہ موقوف ہے حضرت جانہ کی تلقین و تعلیم پر شریعت
محمدی و دین احمدی ایک طریق سلیم و جادہ مستقیم ہے خاتم النبیین صلعم سے ہزارہا افواج امت کے
اولیاء و اصفیاء و شہداء و صدیقین کے اسی راہ پر چل چکے ہین اور اس طریق کو انہون نے خار و خاشاک
شکوک و شبہات سے خوب پاک صاف کر دیاہے اور اعلام و منازل اس راہ کے معین و مبین کر دئے ہین
ہر قدم کا ایک نشان بتادیاہے اور ہر منزل مین ایک مہمانی مہیا کر دی ہے اور واسطے دفع قطاع الطریق
کے بدرقہ ہمت ساتھ کر دیاہے اگر کوئی مہوس مبتدع طرف کسی اور راہ کے بلاتے ایسی بات سنانی ہیچ
بلکہ دفع کرنا اسکا واسطے نصرت دین حق کے منجملہ فرائض کے ہے اہل بدعت و ضلالت ایک گروہ ہے
کہ اپکو لباس اسلام مین تلبیس کرکے ظاہر کرتاہے اور اپنے عقائد فاسدہ کو باطن مین پوشیدہ رکھتاہے
اور ظاہر مین مسلمانون سے ملتا جلتا رہتاہے اور آپ کو صورت علماء محققین مین خلق کو دکھاتاہے اور جہ

جگہہ وادا اوسکا چل جاتا ہے وہان قواعد مسلمانوں کو ساتھہ فساد عقائد ایمانی کے ویران و برباد کر دیتا ہے اور سادہ و پاک دلونکو طہارت فطرت سے پہیر دیتا ہے اور اپنے آپ کو سپر اسلام کے پیچھے چھپاتا ہے اور نظر خلق سے پنہان طور پر لوگونکو طرف بدعت ضلالت کے بلاتا ہے اور یہ سادہ دل مسلمان جو کہ نیک کو بد سے اور سنت کو بدعت سے نہین پہچانتے اونکو عبارات فصیحہ و کلمات صحیحہ سے دہوکہ دیکر لیتا ہے یہ جماعت دین کے عدو اور شیاطین کے اخوان ہے اور جب علماے دین و مشایخ اسلام کے نور سے ظلمات اسکے بدعت کے مکشوف ہوتے ہین لوٹا چاہیہ لوگ علماے شریعت کے دشمن ہجاتے ہین لکن علماء ربانی کہ سپر اسلام کے نجوم ہین لوگون کو شر سے ان شیاطین الانس کے محفوظ رکہتے ہین اور انفاس نورانی آنکی جو کہ مشابہ شہب ثواقب ہین ان مسترقان شریعت کو ہر جانب سے ہانکتے اور بہگاتے ہین اور ساتہ رجم وقذف کے پراگندہ کر دیتے ہین آگے بجائیو جاننا غوامض اسرار سنت کا اور معلوم کرنا دقایق آثار بدعت کا بجز نور ایمان و تسلیم اور مدرکہ محبت و تعظیم کے محال ہے اور ادراک اوسکا حد عقل مین نہین ہے کیونکہ تصرف عقل کا عالم حکمت سے آگے بڑہکر نہین ہے اور عالم قدرت مین اوسکو اصلا و قطعا کچہ دخل نہین ہے عقل جب کوئی بات عالم قدرت کی سنتی ہے اوسکی مستحیل ہونے کا حکم کرتی ہے اور کہتی ہے کہ جواہر معقول نہین ہے وہ مقدور بہی نہین ہے یا طرف اوسکی تاویل و تحریف کے شتابی کرتی ہے کما قال تعالے یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ شکایت زمانہ عقلا کے کرنا فضول ہے عقل اگر اپنی حد پر ٹہرتی اور عالم قدرت کا اقرار ساتہ عجز کے کرتی ہرگز غلطی مین نہ پڑتی **ف** امام اعظم رح سے پوچہا تہا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کیا ہے فرمایا شیخین کو فضیلت دی ختنین کو دوست رکہ خفین پر مسح کرنے فضل ختنین کا فضل شیخین سے کمتر ہے بے نقصان و قصور کے اور محبت شیخین کے ساتہ محبت ختنین کے برابر ہے بے تفاوت و فتور کے سارے اصحاب و تابعین و تبع تابعین و سائر علماے امت کا اجماع اسی عقیدہ پر ہے اور یہ اجماع کتب متقدمین و متاخرین مین شایع ہے قاضی شہاب الدین نے تیسیر الاحکام مین لکہا ہے کہ کوئی ولی کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچتا ہے اسلئے کہ ابو بکر صدیق بعد پیغمبر کے سب اولیاء سے برتر ہین مگر کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچے پہر عمر پہر عثمان پہر علی ہین جو کوئی علی مرتضے کو خلیفہ نجانے وہ خارجی ہے اور جو کوئی انکو شیخین پر تفضیل دے وہ رافضی

ہی انتہی غرضکہ مذہب اہل سنت وجماعت یہی ہے کہ شیخین کو ختنین پر اور جملہ اصحاب پر فضل ہے فضائل خلفائے راشدین کے جنہیں نادان لوگ اپنے عقل وفکر سے باتین بناتے ہین اگر حقیقت وماہیت ان فضائل کی جان لین تو متحیر ومضطر رہجائین اور مقدر رد ہین نکر سکین وسعت آفتاب کو مقابلہ وسعت آسمان مین قیاس کرو کہ کتنی ہوگی آفتاب آسمان مین مثل ناؤ کے دریا مین تیرتا پھرتا ہے فراخی آسمان اول کی مقابلہ مین فراخی آسمان دوم کے بہت مختصر ہے اسیطرح حال آسمان دوم کا بنسبت آسمان سوم کے تا آسمان ہفتم ہے **ف** زمین سے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے اسیطرح ایک آسمان کا دوسرے آسمان تک پھر یہ ساتون آسمان اور ساتون زمینین سامنے وسعت کرسی کے مثل ایک قبہ کے ہے مقابلہ سپہر مین وسع کرسیہ السموات والارض پھر کرسی نسبت فراخی عرش عظیم کے یہی حکم رکھتی ہے پھر عرش نسبت دلہائے خلفاء راشدین کے بہت مختصر ہے پس جبکہ اجماع صحابہ کا تفضیل شیخین پر واقع ہوچکا اور اس اجماع کے ساتھ علی مرتضے بھی متفق تھے تو مفضلہ اپنے اعتقادمین غلط بر مین کون بدبخت ازلی ہوگا جسکو محبت مرتضے کی نہوگی مفضلہ کا یہ زاگمان ہے کہ نتیجہ محبت کا مرتضے کے یہ ہے کہ انکو شیخین پر تفضیل دیجائے یہ اتنا نہین جانتے کہ ثمرہ محبت کا موافقت ہی ساتھ مرتضے کے نہ مخالفت مرتضے خود مرتضے نے شیخین اور عثمان کو اپنے اوپر تفضیل دی ہے اور انکے معتقدی رہے اور انکی عہد خلافت کے احکام بجالائے محبت کی شرط تو یہ ہے کہ راہ وروش مین موافق مرتضے کے ہو نہ مخالف کیا مفضلہ یہ خیال کرتے ہین کہ سارا صحاب نے چشم پوشی کی اور اظہار حق سے سکوت کیا اور شیخین وذی النورین بے کس استحقاق وتقدم کے خلیفہ بن بیٹھے اور متغلب وخائن ہوگئے یہ امر انسے محال ہے انمین اگر ذرہ برابر تفاوت ہوتا تو اللہ تعالے انکی صفت آیات قرآن مین ہرگز نہ کرتا اور اگر رائی برابر یہ عہد نبوی کو توڑتے تو ہرگز حضرت است کو حکم انکے تنا نیکا نہ دیتے اور اللہ تعالے انکے حق مین یہ نکہتا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یہ روسیاہ برخلاف اجماع اصحاب وحدیث وکتاب کے مبادرت کرتے ہین طرفہ احمق ہین کہ مخالفت مرتضے کو محبت تصور کرتے ہین جو روایات ومسائل کہ مخالف ومزاحم اجماع اصحاب کے ہین وہ سربسر نامسموع ہین **ف** ایک گروہ سادات کا جنکو کچہ رجوع طرف کتاب وخبر کے نہین ہے یہ اعتقاد رکہتا ہے کہ جسطرح عشرہ مبشرہ قطعی جنتی ہین اسیطرح

سارے سادات خاص و عام خواہ مرتکب کبائر ہوں یا مبتلاے حرام یا تارک صلوٰۃ و صیام و نحو ہا دخول دار السلام و بہشت انتقام انکے لئے قطعی ہے فقیر بھی منجملہ سادات کے ہے لکن جو بات اپنے ساتھ اور اہلبیت کے ساتھ کہے جائیگی وہ بجز اخلاص و نیکو خواہی کے نہو گی یہ عقیدہ انکا بالکل خلاف کتاب و سنت و تحقیق جمہور علماء ملت و سلف امت ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا لا اغنی عنك من اللہ شیئا اور حق ازواج مطہرات میں آیا ہے یا نساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لها العذاب ضعفین و کان ذلك علی اللہ یسیرا سادات کو تو بسبب فضل مرتضوی و شرف مصطفوی کے خطرہ عظیم درپیش ہی آنکا عقاب بنسبت اوروں کے بصورت ارتکاب ذنوب و ہتک حرمت سیادت کے باشتغال بمعاصی زیادہ تر متصور ہے جس بندہ سے خدا راضی نہیں ہے اگر سارے انبیاء و رسل اوسکی شفاعت کریں کچہہ فائدہ نہو گا ؎

اگر خدائے نباشد ز بندہ خوشنود ✽ شفاعت ہمہ پیغمبران ندارد سود

جس جگہہ سارے انبیاء دہشت مین ہونگے وہان یہ نسبت کیا کام آسکتی ہے ؎

در آندم کہ از فعل پرسند و قول ✽ اولو العزم را تن بلرزد ز ہول

بجائے کہ دہشت خورند انبیا ✽ تو عذر گنہ را چہ داری بیا

جو نسبت طینی سادات کو ساتھ حضرت رسول کے ہے وہ اگر آج کے دن آنکو منہیات دینی سے باز نہیں رکھتی ہے تو کل کے دن وہ مہلکات و درکات آخرت سے کیا آنکو باز رکھے گی اور جبکہ وہ اس آتش دنیا مین جل جاتے ہین تو اوس آتش دوزخ سے وہ کسطرح بچ سکین گے ایک شخص اگر سید اور عالم ہے تو ثواب و عقاب طاعت و معصیت کا اسکو دو چند ہو گا مخدوم جہانیان جہان گشت جنکے ثبوت سیادت مین کچہہ گفتگو نہیں ہے ہمیشہ دعا سلامتی ایمان کی کرتے تھے اللہ نے پسر نوح کے حق مین فرمایا ہے انہ لیس من اہلك انہ عمل غیر صالح اور صحیح مسلم مین کفر پر مرنا ابوین آنحضرت صلعم کا آیا ہے اور فقہ اکبر امام ابو حنیفہ رح مین بھی لکھا ہے عشرہ مبشرہ ہر چند بالقطع خیریت خاتمہ رکھتے تھے لکن دعوے حسن خاتمہ کا نہ کرتے تھے بلکہ ہمیشہ خوف و ہیبت استغنای حق سبحانہ سے ترسان لرزان گریان بریان رہتے تھے یہی علامت ہے خیریت خاتمہ کی نہ یہ کہ نسب سیادت پر مغرور و مباہات حسن خاتمہ کرے کہ یہ ایک غرور ہے طرف سے شیطان کے حالانکہ مخلصین خطر عظیم پر ہین

پیر اور ونکی کرامات سے کتاب وسنت واجماع نے ہر مومن کی عاقبت وخاتمت کو مبہم رکہا ہے سادات ہون یا غیر سادات آپ جو کوئی دعوے اپنی خیریت اختتام کا کرے اوسکو گویا ساتہ شریعت کے خصومت ہے گر جو بات ستر مین ثابت نہین ہے اوسکو کوئی مومن قبول نہین کریگا ابراہیم خلیل نے باپ کے مسلمان ہونے کے لئے بہت کچہ سعی کی اور بڑا اہتمام فرمایا لکن کچہ نہوا حدیث مین آیا ہے المومن یری ذنبه کالجبل یقع علیه والمنافق یری ذنبه کالذباب نطیر منه اوکما قال سلام ع وجود لی ذنب لا یقاس ند دست آفتاب واسطے تعارف دنیوی کی ہین اور کرامات آخرت کی منوط ساتہ تقوے وطہارت کے ہے اللہ نے فرمایا ہے اکرمکم عند الله اتقاکم اور فرمایا حسن الزاد التقوی اور فرمایا ان اولیاءہ الا المتقون اور فرمایا انما یتقبل الله من المتقین غرضکہ دوستی حق کی ساتہ بندہ کے منحصر تقوے مین ہے نہ انساب واحساب مین رسالہ مکیہ مین کہا ہے دهذا السلف وغیرہ بعد الحصر انظر الی حال المسلة ابلیس وبلعام وبرصیصا مع کمال حالاتہم وکراماتہم لما اهملوا التقوی واتبعوا الهوی کیف سقطوا عن درجاتہم ۵

لوکان فی العلم من دون التقی شرف لکان اشرف خلق الله ابلیس

انتہی کلامہ ملخصا مع زیادة ونقص بالجملہ جو خطرہ عظیم آخرت واسطے سادات واہل علم کے ہے اوتنا عوام مومنین اور کم نسب مسلین کے لئے نہین ہے احادیث صحیحہ ذم علما رسو مین آئے ہین اکو بسبت عامہ خلق کے ترک عمل پر عقاب مزید ہوگا اور سادات کو بسبب عدم حفظ حرمت نبوی عذاب مضاعف کیا جائیگا کیونکہ تعزیر بقدر بزرگی کے ہوتی ہے عوام کا گناہ بوجہ جہل ہوا کرتا ہے اور علما کا گناہ براہ جرأت اور سادات کا گناہ براہ غرور نسب والعیاذ باللہ نجات اوسکو ہے جو کہ اللہ سے ڈرتا ہے اور باوجود کثرت حسنات کے خائف رہتا ہے آل نبی مین واسطے نجات آخرت کے تقوے وطہارت شرط ہے وخیریت خاتمہ وحسن عاقبت موقوف ہے تقوے پر کما قال تعالے والعاقبة للمتقین

فصل بیان عقائد اہل حدیث کے مطابق کتاب قطف الثمر فی بیان عقیدہ اہل الاثر کے

تمام وہ چیز جسپر اصحاب حدیث وسنت ہین یہ ہے کہ ایمان لامے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور
کتابون اور رسولون پر منجملہ ایمان باللہ کے ایک ایمان لانا ہے اوصاف الٰہیہ پر جو کتاب وسنت مین آئی
ہین بغیر تحریف وتعطیل وتکییف وتمثیل وتاویل کے یہ لوگ ایمان رکھتے ہین اللہ پر اور اوسکے اسمار حسنے و
صفات علیا پر اور نفی نہین کرتے ہین اوسکی جو وصف کیا ہے اللہ نے اپنے نفس کا اور نہ تحریف کرتے
ہین کلم کی اوسکی جگہون سے اور نہ الحاد کرتے ہین اوسکے اسمار وآیات مین اور نہ اوسکی صفتونکو مثل صفات
مخلوقین کی کہتے ہین اور نہ اونکی تعطیل کرتے ہین اسلیئے کہ اللہ پاک کا کوئی ہمنام ہے اور نہ کفو اور نہ ہمسر
اور نہ اونکا قیاس اوسکے خلق پر ہوسکتا ہے اوسکی شان یہ ہے لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر
اللہ عالم ہے اپنے نفس کا اور اپنے غیر کا اور اصدق القیل او احسن الحدیث ہے اوسکے رسول صادق
مصدق ہین وہ اور لوگ ہین جو بے جانے بوجھے اوسکے حق مین کچھ کہدیتے ہین لہذا فرمایا ہے سبحان
ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اللہ پاک نے اسجگہ
تسبیح وتنزیہ کی ہے اپنے نفس کی وصف مخالفین رسل سے اور مرسلین پر سلام کہا ہے اسلیئے کہ وہ سلامتی
مین ہین نقص وعیب وخلل وزلل سے اللہ نے اپنے وصف مین نفی واثبات کو جمع کیا ہے اسلیئے اہل
سنت وجماعت اس چیز سے عدول نہین کرتی جو مرسلین لائے ہین کیونکہ صراط مستقیم نبیین وصدیقین و
شہدا اور صالحین کی یہی ہے منجملہ اوصاف نفس خدا کے وہ صفات ہین جو سورہ اخلاص مین بیان فرمائی
ہین یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے اور وہ اوصاف ہین جو اعظم آیات یعنے آیۃ الکرسی مین
ارشاد فرمائے ہین و لہذا جو کوئی اس آیت کو رات مین پڑھ کر سوتا ہے اللہ کیطرف سے اوسپر
ایک حافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اوسکے قریب نہین جاتا وہی اول و آخر وظاہر و
باطن اور علیم ہر شئے اور حی لایموت اور رزاق صاحب قوت اور متین وسمیع وبصیر وصاحب مشیت
اور حاکم بالارادہ وہادی ومضل اور محب محسنین ومقسطین وتوابین ومتطہرین اور غفور وودود
ورحمٰن ورحیم اور واسع ہر شئے برحمت اور رحیم مومنین اور صاحب رحمت وواسعہ ہر شئے اور غفور و
حافظ وارحم الراحمین راضی عن العباد وغاضب ولاعن اعدار ساخط ومنتقم وکارہ اور صاحب اتیان
فی الغمام اور جانے بروز قیامت اور باقی الوجہ اور خالق آدم بہر دو دست خود اور مبسوط الیدین
اور منفق اور صاحب اعین اور سامع ورائی ومرئی اور شدید المحال اور صاحب مکر وکید وعفو

قدیر اور صاحب عزت بے ہمنام وبے ند و انداد وبے ولد و شریک اور صاحب ملک وحمد اور منزل فرقان
اور صاحب سموات وارض اور خالق ہر شے اور عالم غیب وشہادت اور متعال عن الشرک ہے
سورۂ اعراف مین فرمایا ہے کہ اللہ نے آسمانون اور زمینون کو چھ دن مین بنایا پھر عرش پر جا
ہوا یہ استوا مع اس آیت کے سات آیتون مین آیا ہے پھر ذکر اپنے مشیت کا ہمارے سامنے کیا ہے
اس مسئلہ کی دلیلین سنت و آثار مین بہت ہین جو کوئی اللہ کی جہت علو مین ہونیکا بعد ان آیات و
احادیث کے انکار کریگا وہ مخالف کتاب و سنت ہے اور صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ نے سات
آسمان بنائے بعض اوپر بعض کے ہیں اور سات زمینیں بنائین بعض نیچے بعض کے ہین درمیان
زمین علیا اور آسمان دنیا کے پانسو برس کا رستہ ہے اسیطرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک
اتنا ہی فاصلہ ہے پانی ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور عرش رحمن کا پانی پر ہے اور اللہ عرش کے اوپر
ہے کرسی جگہ ہے اسکی دونون قدمونکی وہ جانتا ہے جو کچھ ساتوں آسمان اور ساتون زمین کے
اندر اور تحت الثریٰ ہے اور دریا کی تہ اور بال کی جڑ اور درخت کی اصل اور جو کچھ ہر کشت و روئیدگی
کے اندر ہے اور جہان پتہ گرتا ہے اور جو بات زبان سے نکلتی ہے اور گنتی ریت اور خاک کی اور
وزن پہاڑون کا اور اعمال بندونکے اور نشان انکے قدمونکے اور انکا کلام اور انکے انفاس اور یہ
چیزان سب اشیاء وغیرہ کو جانتا ہے انمین سے کوئی شے اسپر مخفی نہین ہے وہ اپنی ذات سے
عرش پر بالائے ہفت آسمان ہے ورے اسکے حجاب ہین نار و نور و ظلمت کے اور جو کچھ کہ اسکے علم
مین ہو اگر کوئی مبتدع مخالف آیت قرب و معیت سے یا مانند اسکے کسی اور آیت متشابہ سے حجت لائے
تو جواب اسکا یہ ہے کہ مراد اسجگہ علم ہے کیونکہ وہ تو ساتوین آسمان کے اوپر ہے وہین سے سب
کچھ اسے معلوم ہے بائن ہے خلق سے لکن کوئی جگہ اسکے علم سے خالی نہین ہے آیت کے یہ معنی
نہین ہین کہ اللہ جوف آسمان مین ہے اور آسمان اسکا حاوی حاصر ہے کیونکہ یہ بات سلف امت و ائمہ
ملت مین کسینے نہین کہی ہے بلکہ وہ سب اسبات پر متفق ہین کہ اللہ فوق سموات عرش پر ہے اور اپنے
خلق سے جدا ہے اسکی مخلوقات مین کچھ بھی اسکی ذات مین سے نہین ہے اور نہ اسکی ذات مین کوئی
شے مخلوقات مین سے ہے مالک بن انس نے کہا ہے اللہ آسمان مین ہے علم اسکا ہر مکان مین ہے
ابن مبارک سے پوچھا تھا ہم اپنے رب کو کسطرح پہچانین کہا اسطرح کہ وہ فوق سموات بالائے عرش

ہے خلق سے جدا ہے یہی قول امام احمد کا بھی ہے شافعی نے کہا خلافت ابوبکر کی حق ہے اللہ نے آسمان پر
سے یہ حکم جاری کیا اور اپنے اولیا کے دل اُنکی خلافت پر جمع کر دیے اب جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ
اللہ تعالیٰ جوف سموات میں محصور و محاط ہے یا محتاج عرش یا غیر عرش ہے یا استوا اوسکا عرش پر مثل
استوار مخلوق کے کرسی پر ہے وہ ضال مبتدع ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہے کہ سموات میں کوئی الہ معبود
نہیں ہے اور نہ عرش پر کوئی اللہ ہے جسکے لئے نماز پڑہی جاتی ہے اور اوسکو سجدہ کیا جاتا ہے اور
حضرت معراج میں پاس اپنے رب کے نہیں گئے اور نہ قرآن پاس سے رب کے اوترا تو وہ معطل
فرعونی ہے کیونکہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی تہی آسمانوں میں کہ اللہ فوق سموات ہے یا
ہامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الٰہ موسیٰ وانی لاظنہ کاذبا
اور ہمارے حضرت نے موسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کی اور اسمانوں کا اقرار کیا کہ رب بالائے سموات
ہے پہر شب معراج میں طرف اللہ کے چڑہ گئے وہان اللہ نے پچاس نمازیں فرض کیں پہر پاس موسیٰ
علیہ السلام کے آئے موسیٰ نے کہا تم پہر اپنے رب کے پاس جاؤ اور کمی نماز کی چاہو یہ حدیث
بطور صحاح میں آئی ہے سو جو کوئی موافق فرعون کے اور مخالف موسیٰ و محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام
کے ہوگا وہ گمراہ ہے اور جو وصف کہ اللہ نے اپنے نفس کا کیا ہے اوسکا جاحد کافر ہے اور جو وصف
اللہ نے خود اپنا کیا ہے یا رسول اللہ نے اُسکا وصف کیا ہے اُسمین کوئی تشبیہ نہیں ہے جیسے کلم
طیب و عمل صالح کا طرف اُسکے صاعد و مرفوع ہونا یا عیسیٰ و ادریس علیہما السلام کو اپنے طرف رفع
کر لینا یا قرآن کا نازل فرمانا یہ دلیل ہے آسمانوں پر کہ جو لوگ اللہ کے پاس ہیں وہ اللہ سے قریب
ہیں اگرچہ ساری مخلوقات اوسکے قدرت کے نیچے ہے اللہ نے سارے عباد عرب و عجم کے فطرت
اسی پر کی ہے کہ وقت دعا کے اونکی دل طرف علو کے متوجہ ہوتے ہیں اور وہ قصد اللہ کا بجانب
تحت نہیں کرتے منشاء ضلال کا یہ ہے کہ گمان کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ صفات رب کی مثل
صفات مخلوق کے ہیں گویا جسطرح کوئی بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھتا ہے اسیطرح اللہ کا استوار
عرش پر ہے سو یہ تمثیل و ضلال ہے کیونکہ بادشاہ محتاج ہے تخت کا اگر تخت کو الگ کر لیں تو وہ
گر پڑے اور اللہ عرش سے اور ہر شے سے جو سوا اُسکے ہے بے نیاز ہے وہ تو خود حامل عرش اور
حامل حاملان عرش ہے اُسکا علو عرش پر موجب اُسکے افتقار کا طرف عرش کے نہیں ہے اصل

اسباب مین یہ ہے کہ جو چیز کتاب وسنت مین ثابت ہے اسکی تصدیق کرنا واجب ہے جیسے علو رب
واستوار رحمن عرش پر ونحو ذلک اور وہ الفاظ نفی واثبات کے جو ابتداع واحداث کئے گئے ہین
جیسے یہ کہ وہ جہت مین نہین ہے یا متحیز یا غیر متحیز نہین ہے یا نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض نہ متصل نہ منفصل
ونحو ذلک سو کوئی نص اس بارہ مین حضرت یا صحابہ یا تابعین یا ائمہ مسلمین سے نہین آئی ہے انمین سی
کسینے یہ بات نہین کہی کہ اللہ جہت مین ہے یا بے جہت ہے یا متحیز ہے یا نہین یا نہ جسم ہے نہ جوہر کیونکہ یہ
الفاظ کچہ منصوص کتاب وسنت نہین ہین نہ انپر اجماع ہوا ہے پہر جو لوگ کہ یہ الفاظ بولتے ہین کبہی معنی
صحیح کا ارادہ کرتے ہین اور کبہی معنی فاسد کا اسی جگہ سے اہل حلول واتحاد داخل ہوئے ہین اور کہتے ہین
کہ اللہ ہر جگہہ مین ہے اور وجود مخلوقات کا یہی وجود خالق ہے غرضکہ لوگ تین طرح پر ہین ایک اہل
حلول واتحاد دوسرے اہل نفی وجحود تیسرے اہل ایمان وتوحید وسنت حلولیہ کا قول یہی ہے کہ اللہ ہر
مکان مین ہے اور عین مخلوق ہے اہل نفی کہتے ہین کہ اللہ نہ داخل عالم ہے اور نہ خارج عالم اور نہ
مباین خلق اور نہ فوق عالم اور نہ اسکی طرف سے کوئی شے نازل ہو نہ اسکی طرف کچہ صاعد ہو نہ کوئی
اس سے قریب ہے اور نہ وہ کسی پر تجلی کرے اور نہ کوئی اسکو دیکہے متکلمہ جہمیہ معطلہ کا قول یہی
ہے جسطرح کہ پہلا قول عباد جہمیہ کا تہا جہمیہ متکلمہ تو کسی شے کو عابد نہین ہین اور عباد جہمیہ ہر شے کے
عابد ہین مرجع انکے کلام کا طرف تعطیل وجحود کے ہے جو کہ قول فرعون تہا الحاصل جو کوئی اللہ کے
اسماء وصفات مین خلاف کتاب وسنت کے تکلم کرتا ہے وہ خائض بالباطل ہے وقد قال تعو واذا
رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ پہر ان مین ایسے
لوگ بہی بہت ہین جو اپنے اعتقادات باطلہ کو طرف ائمہ اربعہ مجتہدین وسلف مسلمین کے خلاف واقع
نسبت کرتے ہین حالانکہ وہ اقوال ان ائمہ وسلف سے ثابت نہین ہین اور نہ انہون نے وہ بات
کہی ہے جو کہ یہ کہتے ہین ولہذا وقت مطالبہ کی نقل صحیح انسے نہین لا سکتی اور جہوٹ انکا کہل جاتا
ہے حالانکہ شافعی نے حق مین اہل کلام کے فرمایا ہے کہ انکو جریدو پاپوش سے مارو اور قبائل و
عشائر مین انکی تشہیر کرو اور یہ بات کہو کہ ھذا جزاء من ترک الکتاب والسنة واقبل علی الکلام اسی
طرح قاضی ابو یوسف نے کہا ہے کہ من طلب الدین بالکلام تزندق اور امام احمد نے فرمایا ہے
ما ارتدی احد بالکلام فافلح اور علماء کلام کو زندقہ کہا ہے کبر جال معطل عابد عدم ہے اور ممثل

عابد جہنم یا معطل اعمی ہے اور ممثل اعشی اللہ کا دین تو درمیان غالی وجافی کے ہے جسطرح کہ اوسکی ذات
پاک مثل ذوات مخلوقات کے نہین ہے اسیطرح اسکی صفات مثل صفات مخلوقین کے نہین ہین بلکہ
وہ موصوف ہے ساتہ جملہ صفات کمال کے اور منزہ ہے ہر نقص وعیب وزوال سے کوئی شے صفات
کمال مین مثل اسکی نہین ہے ہمارا مذہب وہی مذہب سلف کا ہے اثبات بلا تشبیہ تنزیہ بلا تعطیل ائمہ
اسلام اسی عقیدہ پر گزرے ہین جیسے مالک وشافعی وثوری وابن مبارک واوزاعی وامام احمد واسحٰق
بن راہویہ اور یہی اعتقاد سارے مشائخ مقتدی بہم کا تہا جیسے فضیل بن عیاض اور ابو سلیمان دارانی
وسہل تستری وغیرہم درمیان ان ائمہ کے کوئی نزاع بابت اصول دین کے نہ تہا اسیطرح جو اعتقاد
امام ابو حنیفہ رح سے ثابت ہے وہ بہی موافق اعتقاد ائمہ مذکور کے ہے کتاب وسنت بہی اسیکے ساتہ
ناطق ہے امام احمد نے کہا ہے لا یوصف اللہ الا بما وصف بہ نفسہ او وصفہ بہ رسولہ
صلعم و لا یتجاوز القرآن والحدیث یہی مذہب سائر ائمہ کا تہا دیکہو اللہ نے اپنا نام حی علیم
سمیع بصیر رؤف رحیم بتایا ہے پہر ان الفاظ کے ساتہ بعض مخلوق کو یاد کیا ہے لیکن صفت خالق ومخلوق
مین کچہہ مشابہت نہین ہے مگر اتفاق اسم مین قرآن مجید اول سے تا آخر اور سنت رسول اللہ صلعم
تمام وکمال اور کلام صحابہ وتابعین وسائر ائمہ دین بہرا موجود ہے اونکو دیکہو سب نصاً یا ظاہرا دلیل ہین
اسبات پر کہ اللہ فوق عرش ہے عرش فوق سموات ہے اپنی ذات سے مستوی ہے عرش پر بائن ہے
خلق سے سمیع ہے اسکو شک نہین آتا بصیر ہے بلا ریب علیم ہے بلا جہل جواد ہے بلا بخل حفیظ ہے بلا نسیان
وسہو قریب ہے بلا غفلت وہو متکلم باسط ناظر ضاحک فرح محب کارہ مبغض راضی ساخط رحیم عفو
غافر معطی مانع ہے جسطرح چاہتا ہے ہر رات کو آسمان دنیا پر آتا ہے اور سب کے ساتہ ہے جہان کہین
وہ ہون یہ معیت بمعنی علم ہے جیسا کہ ائمہ سلف سے منقول ہے یا اسکی تاویل ہی کچہ ضرور نہین ہے جیسا کہ بعض
محققین کا مذہب ہے اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ ذو المعارج ہے فرشتے اور روح طرف اسکے عروج کرتے ہین وہ قاہر ہے
فوق عباد فرشتے اس سے درتے ہین یہ ڈر اونکا طرف سے فوق کے ہے یہ معنی ان آیتون کے حق ہین
حاجت تحریف کی نہین ہے اتنا کافی ہے کہ ان معانی کو ظنون کاذبہ سے صیانت کیا جائے کتاب وسنت
مین جتنے ادلہ قرب ومعیت کے آئے ہین وہ کچہ منافی علو وفوقیت نہین ہین کیونکہ اللہ تعالے اپنے قرب
مین عالی اور اپنے علو مین قریب ہے حضرت نے اندر اعظم مجامع کے آخر عمر مین سال حجۃ الوداع کو

آسمان کیطرف انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا تہا اللھم اشھد قصہ معراج کا صحیحین وغیرہا مین متواتر ہے
اِس قصہ مین عظیم دلالت ہے علو وفوق حقسبحانہ پر اور یہ سوال کہ کیسے مستوی ہوا اور کیسے نازل ہوتا
بدعت ہے اور جس کسی شخص کو یہ گمان ہے کہ نصوص صفات معقول المعنی نہین ہین اور خدا جانے کیا انسے کیا
مراد ہے اور ظاہر ان نصوص وظواہر کا تشبیہ وتمثیل ہے اور مطابق انکے ظواہر کے ایمان لانا کفر و
ضلال ہے اور انکے لئے کوی تاویل و توجیہ ہے جسکو اللہ ہی جانتا ہے اور یہ مثل کہیعص کی ہین اور یہ خیال
کرے کہ طریقہ سلف کا یہی طریقہ تہا اور وہ عارف حقایق الفاظ کو رد کے نہ تھے تو یہ گمان کرنیوالا اجہل
مردم ہے ساتھ عقیدہ سلف کے اور راہ ہدایت سے سخت گمراہ ہے اسکا گمان متضمن ہے اسبات کو کہ سابق
سابقین اولین یعنے مہاجرین وانصار وسائر صحابہ کبار جاہل بے علم تھے حالانکہ وہ اعلم امت وافقہ
ملت اور احسن اہل واتبع للسنن تھے اس گمان سے یہ بہی لازم آتا ہے کہ حضرت کلام کرتے اور مراد اسکے
معنی نسمجہتے حالانکہ یہ بڑی خطا وجرأت اور نہایت قبیح جسارت ہے معاذاللہ منہ **ف** منجملہ صفات
الٰہیہ کے جو کتاب وسنت سے ثابت ہین صفات ذیل ہین ید ویمین وکف واصبع وشمال وقدم ورجل
ووجہ ونفس وعین ونزول واتیان ومجئ وقول وساق وحقو وجنب وفوق واستوا وقوت وقرب
وبعد وضحک وتعجب وحب وکراہت ومقت ورضا وغضب وسخط وعلم وحیات وقدرت وارادہ و
مشیت وسمع وبصر وفوق وحیت وفرح اسکے غیر ذلک رسالہ قائما لی الحقائد مین یہ الفاظ صفات
کے استقرائً مرقوم ہین اور کتاب الجوائز والصلات مین اور صفات مذکور تفصیلا مندرج ہین اور
انتقاد رجیح مین اور علو علی اہل مذکور ہین ان سارے صفات کو ایک مساق مین سوق کر کے سب پر
ایمان لانا واجب ہے یہ سب صفات حقیقی ہین مشابہ صفات مخلوقہ کے نہین ہین انکی تاویل تعطیل رد
وجحد برخلاف ظاہر درست نہین ہے فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ان سب پر ایمان رکہتے ہین
بغیر تحریف وتمثیل وتکییف کے یہ فرقہ سارے فرق امت اسلام مین فرقہ وسط ہے جسطرح کہ یہ امت
سائر امم مین امت وسط ہے یہ درمیان مین ہے اہل التعطیل جہمیہ اور اہل تمثیل مشبہ کے دربارہ صفات
جسطرح کہ دربارہ افعال حقتعالے کے وسط ہے درمیان جبریہ وقدریہ کے اور دربارہ اسماء ایمان
ودین کے وسط ہے درمیان معتزلہ ومرجیہ کے اور دربارہ اصحاب حضرت کے وسط ہے درمیان
رافضہ وخوارج کے وللہ الحمد **ف** مذہب اہل حق کا جو سارے اہل توحید وصدق کا اتفاق

ہے یہ کہ اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے ساتھ کلام مسموع مفہوم مکتوب کے یہ کلام پاک اوسکا سینون مین محفوظ ہے بل
ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم مصحفون مین مکتوب ہے آنکھون سے منظور ہے و
کتاب مسطور فی رق منشور سلف نے جو کہ مقتدا ہین خلف کے اجماع کیا ہے اسبات پر کہ کلام اللہ
کا مخلوق نہین ہے علی مرتضے نے فرمایا ہے القرآن لیس بمخلوق ولکن کلام اللہ منہ بدء و
الیہ یعود ابن مسعود و ابن عباس و عمرو بن دینار و سفیان بن عیینہ وغیرہم کا قول بھی یہی ہے اللہ
پاک نے سچ مچ ساتھ اسکے کلام کیا ہے اور حضرت پر اوسکو اوتارا اوسکو اللہ کے کلام کی حکایت یا عبارت
کہنا درست نہین ہے یہ قرات اور کتابت اوسکو اللہ کے کلام ہونے سے خارج نہین کرتی ہے جو
قرآن کو مخلوق کہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جو کلام اللہ کہکر عدم مخلوقیت قرآن مین توقف کرے
وہ قول اول سے بھی ناپاک تر ہے اور جو تلفظ و تلاوت کو مخلوق ٹھہرائے وہ بھی جہمی ہے اللہ نے
موسے علیہ السلام سے باتین کین تھین اور اپنے ہاتھ سے اونکے ہاتھ مین توریت دی تھی اور توریت
کو اپنے ہاتھ سے لکھا تھا جسطرح کہ آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور جنت عدن کی بنیاد اپنے ہاتھ سے
رکھی ہے وہ ہمیشہ متکلم ہے حروف و معانی اس کلام کے سب اللہ کا کلام ہے نہ یہ کہ حروف
کلام ہون اور معانی کلام نہون یا بالعکس اسکے **ف** حروف مکتوبہ و اصوات مسموعہ عین کلام خدا
ہے قال تعالے الم ذلک الکتب لاریب فیہ وقال المص والمر و کھیعص و حمعسق
جو کوئی ان حرفون کو اللہ کا کلام نکہے وہ دین سے مارق اور جماعہ مسلمین سے خارج ہے منکر انکے
حروف ہونے کا مکابر عیان اور آرندہ بہتان ہے حدیث ابن مسعود مین رفعا آیا ہے من قرء
حرفا من کتاب اللہ عز وجل فلہ عشر حسنات رواہ الترمذی وصححہ ورواہ غیرہ
من الائمۃ وفی الباب احادیث کثیرۃ جدا **ف** حدیث حشر مین آیا ہے فینادیھم
سبحانہ وتعالی بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب رواہ احمد والجماعۃ من
الائمۃ واستشھد بہ البخاری الی غیر ذلک من الادلۃ الدالۃ علی ثبوت الحروف والصوت
وھی کثیرۃ جدا بالجملہ قرآن عظیم و فرقان کریم اللہ کی کتاب مبین اور حبل متین ہے جو کہ سید
المرسلین پر بزبان عربی مبین نازل ہوئی ہے متضمن ہے سور و آیات و اصوات و حروف و کلمات
و اقوال و اول و آخر پر زبانون پر متلو صدور مین محفوظ مصاحف مین مکتوب الواح مین مرقوم اذان

مین سمیع ہے وبصیر الحمد **ف** اللہ تعالےٰ خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے ساری معلومات کا کیا
جزئیات اور کیا کلیات قادر ہے جمیع ممکنات پر اور راسیات پر کہ مثل اس خلق کے دوسری خلق پیدا
کرے اگر چاہے مرید ہے ساری کائنات کا سمیع بصیر ہے نہ کوئی اسکا ست ہے اور نہ مثل اور نہ
ضد اور نہ ند اور نہ شریک وجوب وجود مین اور نہ استحقاق عبادت مین اور نہ خلق وامر مین اور نہ
تدبیر سموات وارض مین یعنی بیمار کو شفا دے مرزوق کو رزق دے کشف ضر کرے دوا پنے غیر مین
حلول نہین کرتا اور نہ غیر اوسمین حلول کرے اور نہ وہ غیر کے ساتہ متحد ہو اور نہ غیر اوسکے ساتہ
وجعلوا لہ من عبادہ جزء ان الانسان لکفور جہل وکذب سے بری ہے کوئی
اسپر حاکم نہین نہ کوئی شے اسپر واجب ہے وہ خلاف وعدہ کے نہین کرتا سارے افعال اُسکے
متضمن حکمت ہین اسکے فعل مین جور وظلم متصور نہین ہے عقل کا کوئی حکم حسن وقبح اشیاء مین نہین
چلتا اُسکے سوا کوئی حاکم نہین اور نہ کوئی معبود وہ مختص ہے ساتہ الوہیت وربوبیت کے منکر اُسکے
الوہیت کا کافر ہے **ف** ایمان قول ہے قلب ولسان کا اور عمل ہے قلب ولسان وجوارح کا
مطابق کتاب وسنت ونیت کے ایمان کی زیادتی طاعت سے اور کمی اوسکی معصیت سے ہوتی ہے
حدیث الایمان بضع وسبعون شعبۃ قول وعمل دونون کو ایمان ٹھہرایا ہے معہذا اہل قبلہ کو معاصی وکبائر
کے کرنے پر کافر کہنا بیجا ہے بلکہ اخوت ایمانی واتحاد اسلامی ہنوز باوجود معاصی کے باقی ہے فاسق
سے نام مطلق ایمان کا سلب نہین ہوتا ہے اور نہ وہ مخلد فی النار رہیگا بلکہ وہ مومن ناقص الایمان ہے
یا مومن بالایمان فاسق بالکبیرہ ہے اسی جگہہ سے کسی اہل قبلہ پر حکم خلود نار کا بسبب کسی گناہ یا کبیرہ کے
نہین دیا جاتا ہے اور نہ وہ بسبب کسی عمل کے دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین
اُسکو کافر فرمایا ہو یا اُسمین صفات کفریہ پائی جائین یا وہ منکر قطعیات وضروریات دین کا ہو یا ایسی
بدعت نکالے جو اُسکو کفر تک پہنچا دے بہتر فرقون مین اکثر فرقے ایسے ہین جنکو ائمہ سنت نے کافر ٹھہرایا
ہے اگر وہ اہل قبلہ ہین جیسے روافض وخوارج وجہمیہ ومعتزلہ وغیرہم **ف** بنیاد اسلام کی پانچ
چیز پر ہے شہادت کلمہ طیبہ نماز زکوٰۃ روزہ حج یہ حقیقت ٹھہری اسلام کی ایمان کی تعریف حدیث عمر
بن خطاب مین رفعاً آئی ہے وہ یہ ہے کہ ایمان لاے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون
اور رسولون پر اور دن آخرت پر اور راسبات پر کہ خیر وشر تقدیر کا طرف سے اللہ کے ہے فرمایا فاذا

فعلت ذلك فقد آمنت قال نعم رواه مسلم وابوداؤد وغيرهما زہری نے کہا ہم کہتے
ہین کہ اسلام کلمہ ہے اور ایمان عمل صالح اور احسان اخلاص سے اصل **ف** ایمان لانا قدر
پر اور اوسکی خیر و شر پر واجب ہے جہان مین ایسی کوئی چیز نہین ہے جو اللہ کی تقدیر سے یا بر ہو یا اسکی تدبیر کے
صادر ہو یا بے اسکی قضا کی جاری ہو کسی شخص کو اوسکی قدر مقدور سے گریز نہین ہے اور جو کچھ لوح محفوظ مین
اوسنے لکھہ رکھا ہے خیر ہو یا شر کوئی اُس سے تجاوز نہین کر سکتا جسکو چاہا واسطے سعادت کے
بنا کر اوس سے عمل صالح کرایا یہ اُسکا فضل ہے جسکو چاہا واسطے شقاوت کے بنا کر گمراہ کیا یہ اُسکا
عدل ہے ہر کسیکو جس کام سے لئے بنایا ہے وہ شخص وہی کام کرتا ہے خالق افعال خلق وعباد و مقدر
رزق واجل اور ہادی و مضل عباد وہی ہے یہ اوسکا ایک بہید ہے جسکا علم اوسیکو ہے نہ ماوشما کو
اوسنے بہت سے جن و انس جہنم کے لئے پیدا کئے ہین اگر وہ چاہتا تو ہر نفس کو ہدایت کرتا لیکن اُسکو
تو جہنم کا بہرنا منظور ہے ہر شئے کو اُسنے ایک انداز پر پیدا کیا ہے جو مصیبت زمین پر یا نفس پر آتی ہے
وہ پہلے سے کتاب مین لکھہ گئی ہے اللہ کی قضا و قدر کو بعد رسل کے حجت پکڑنا جائز نہین ہے بلکہ اللہ
ہی کی حجت بالغہ ہمپر بانزال کتب وبعثت رسل و ورود امر و نہی قائم ہے جسکو استطاعت فعل
و ترک کے ہے اوسیکو امر و نہی کی ہے کسیکو معصیت پر مجبور نہین کیا ہے اور نہ ترک طاعت پر مضطر
فرمایا ہے لا يكلف الله نفسا الا وسعها وقال تعالى فاتقوا الله ما استطعتم اور
فرمایا اليوم تجزى كل نفس بما كسبت لا ظلم اليوم اس سے معلوم ہوا کہ بندہ کے لئے
کسب ہے حسنہ پر ثواب ہے سیئہ پر عقاب ہے اسکا وقوع اللہ کی قدر و قضا سے ہوتا ہے **ف**
ایمان بالقدر کے دو درجے ہین ایک ایمان لانا اسبات پر کہ اللہ جانتا ہے ساتھ علم قدیم اپنے
کے جو کچھ اوسکی خلق کرتی ہے اوسکو ساری طاعات و معاصی و ارزاق و آجال کا احوال معلوم
ہے اوسنے لوح محفوظ مین مقادیر خلق کو لکھہ رکھا ہے پہلے قلم کو بنایا اور فرمایا لکھہ جو کچھ کہ قیامت
تک ہونے والا ہے یہ تقدیر جو تابع ہے اُسکے علم کی مواضع متعددہ مین جملةً و تفصیلاً ہوتی ہے
شکم مادر مین قبل خلق روح کے ایک فرشتہ کو طرف جنین کے بہیجتا ہے وہ چار کلمے لکھہ دیتا ہے رزق
واجل و عمل اور سعید ہے یا شقی اسی قدر کے غلاۃ قدریہ منکر ہین پہلے اس فرقہ کے لوگ بہت تھے
اب تہوڑے ہین دوسرا ایمان لانا ہے اللہ کی مشیت نافذہ و قدرت شاملہ پر کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے

وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا سارے آسمانوں اور زمینوں میں جو حرکت و سکون ہوتا ہے
وہ اُسکی مشیت سے ہوتا ہے جس امر کا ارادہ نہیں کرتا وہ امر اُسکے ملک میں نہیں ہوتا وہ ہر شے پر
قدیر ہے موجودات ہوں یا معدومات ہر ایک جو مخلوق زمین میں ہے یا آسمان میں ہے اُسکا خالق اللہ ہے
اُسکے سوا کوئی خالق ہے نہ کوئی معبود و رب ہے بندوں سے اپنی طاعت اور رسول کی طاعت کا امر
کیا ہے اور اپنی معصیت اور رسول کی معصیت سے منع فرمایا ہے وہ متقین محسنین و مقسطین کو دوست
رکھتا ہے اور ایماندار نیکوکار لوگوں سے راضی ہوتا ہے اور کافروں کو دوست نہیں رکھتا اور نہ قوم
فاسقین سے راضی ہوتا ہے اور فحشا کا حکم نہیں دیتا اور بندوں کے کفر کو پسند نہیں کرتا اور نہ فساد
کو دوست رکھتا ہے عباد حقیقت میں فاعل افعال ہیں لیکن خالق انکے افعال کا اللہ ہے بندہ دو
طرح کے ہوتے ہیں مومن و کافر بر و فاجر بندہ کو اپنے فعل پر قدرت حاصل ہے اور ارادہ کرتا
لیکن خالق اس قدرت و ارادہ کا اللہ ہے نہ بندہ اس درجہ کی تکذیب عامہ قدریہ کرتے ہیں
جنکا نام حضرت نے مجوس ہذہ الامۃ رکھا ہے دوسری قوم نے اہل اثبات سے اس باب میں
اتنا غلو کیا کہ بندہ سے بالکل قدرت و اختیار کو سلب کر دیا اور اوسکو اللہ کے افعال و احکام و حکم
و مصالح سے باہر کر دیا بالجملہ حق یہ ہے کہ ظاہر و باطن و محبوب و مکروہ و حسن و سیئی و قلیل
و کثیر و اول و آخر تقدیر کا سب اللہ کی طرف سے ہے اوسیکی یہ قضا و قدر ہے بندوں میں
کوئی فرد بشر اللہ کی مشیت و قضا سے تجاوز نہیں کرتا بلکہ سب اوسی طرف جاتے ہیں جسکے
لئے وہ پیدا کئے گئے ہیں اور اُسی کام میں پڑتے ہیں جو اُنپر مقدر کیا گیا ہے یہ اللہ کا عدل ہے
سارے کبائر صغائر اللہ کی قضا و قدر سے ہوتے ہیں کسیکو اللہ پر کوئی حجت نہیں ہے اللہ اپنے
علم سابق میں جانتا تھا کہ ابلیس عصیان کریگا قیامت تک اُسنے اہل طاعت سے طاعت اور اہل
معصیت سے معصیت معلوم کر کے اُنکو پیدا کیا جو مصیبت پہنچی ہی وہ چوکنے والے نہ تھے اور
جو نہیں پہنچی وہ پہنچنے والی نہ تھی **ف** محمد مصطفی احمد مجتبے صلعم خیر خلایق افضل بشر اکرم بیلے
اللہ اعلے درجا اقرب اسے اللہ فی الوسیلہ ہیں اللہ نے اونکو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین
بنا کر بھیجا ہر نبی قوم خاص کا ہوتا تھا یہ سارے خلق کے نبی ہوئے سب سے پہلے جنت میں حضرت
اور سب امتوں سے پہلے آپکی امت جاویگی آپکی شفاعت آپکی وہ ہوگی کہ لوگ سب انبیاء کے

پاس ہوکر آپسے طالب شفاعت ہونگے دوسری وہ ہوگی کہ اہل جنت کی شفاعت کرکے جنت مین
داخل کرائینگے یہ دونون شفاعتین مخصوص ہین ساتھ آپکے تیسری شفاعت اُنکی ہوگی جو مستحق
نار ہونگے پھر ایک قوم آپکی شفاعت سے نار مین نجات پائیگی اس شفاعت مین حضرت اور صدیقین اور
شہدا اور صالحین و سائر مومنین و ملائکہ و علما و اطفال وغیرہم شریک ہونگے لیکن یہ شفاعت
اونہین کے لئے ہوگی جنکو اللہ پسند کریگا اور وہ اللہ سے ڈرتے ہین اور کافرون کو شفاعت
شافعین کی کچھ نفع ندیگی وہ ابد الآباد کے لئے جہنم مین مخلد ہونگے مراد کفار سے اسجگہہ اہل شرک
وتکذیب وجحود وکفر باللہ اور اصحاب بدع مکفرہ اور متصفین بصفات کفر ہین عیاذاً باللہ منہم
اور ایکقوم جو دوزخ مین جاچکی ہوگی اور جل بھنکر کوئلہ بنگئی ہوگی وہ حضرت کی شفاعت سے باہر
نکلے گی اور کچھ لوگ محض اللہ کے فضل کثیر و رحمت واسعہ سے نجات پائینگے جنت مین جگہہ خالی
رہیگی اللہ اُسکے لئے کچھ اقوام پیدا کرکے جنت مین داخل کریگا یہ شفاعت حضرت کی اللہ کے اذن
واجازت سے ہوگی قرآن مین اس اذن پر نص کی ہے جیسے "من ذا الذی یشفع عندہ
الا باذنہ" سو سارے شفاعتین اس اذن کے داخل ہین کوئی شخص کسی شخصکے شفاعت بدون
اذن الٰہی کے نہین کرسکتا ہے اور نہ کسی شخصکو دنیا مین یہ بات معلوم ہے کہ میری شفاعت ہوگی
کیونکہ تعلق اس علم غیب کا ساتھ اللہ کے ہے دوسرے کو اسکی خبر نہین ہوسکتی **ف** ایک اصل اہل
سنت وجماعت کی یہ ہے کہ دل طرف سے اصحاب حضرت کے سلامت اور سینہ اونکی جانب سے
صاف ہو جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ہے والذین جاؤا من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف
رحیم اور حدیث مین سب صحابہ سے منع کیا ہے اور اُنکی فضیلت تمام امت پر ارشاد کی ہے اور
علماء اہل دین کا اُنکے فضائل و مزایا پر اجماع ہے اہل صلح حدیبیہ فاضلتر ہین پچھلے اصحاب
پر اور مہاجرین مقدم ہین انصار پر اور اہل بدر و مبایعین تحت الشجرہ اور عشرہ مبشرہ اور
ثابت بن قیس اور اہل بیت و ازواج مطہرات بنقل متواتر افاضل امت و مبشر بجنت ہین اور ترتیب
فضائل خلفاء اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت مقدرہ الٰہی کے ہین اور زمانہ خلافت کا تیس
برس تھا پھر سلطنت آگئی جسطرح ساری سلاسل ولایت یا اکثر منتہی ہوتے ہین طرف علی مرتضےٰ رض

کے اسیطرح ساری طرایق اشاعت شریعت کے منتہی ہوتے ہین طرف خلفاء ثلثہ کے اس مین دلیل ہے اسبات پر کہ شریعت مقدم ہے طریقت پر اور علم کو فضیلت کاملہ حاصل ہے عبادت پر اور مرتبہ علما کا زیادہ ہے اولیاء اللہ سے مراد علماء آخرت ہین جو صاحب عمل تہے نہ علماء سو دنیا طلب بلکہ امام شافعی نے کہا ہے کہ اگر علماء باللہ اولیاء اللہ نہین ہین تو پہر کوئی اللہ کا ولی نہین ہے **ف** اہل حدیث دوست رکہتے ہین اہل بیت حضرت صلعم کو اور حضرت کی وصیت کو اونکے حق مین یاد رکہتے ہین یہ وصیت غم غدیر مین دو بار فرمائی تہی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اور دوسری حدیث مین بتعدد مہاس فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لا یؤمنون حتی یحبونکم للہ ولقرابتی اسیطرح اسبات پر ایمان لائے ہین کہ ازواج مطہرات امہات المومنین ہین بنص قرآن اور وہ آخرت مین حضرت کی بی بیان ہونگی خصوصا خدیجہ کہ مادر اکثر اولاد پیغمبر ہین اور بی بیون مین سب سے پہلے حضرت پر ایمان لائی ہین اور عائشہ صدیقہ جنکی برات اللہ نے قرآن مین فرمائی ہے قاذف انکا فرباللہ و مکذب کتاب اللہ ہے روافض جو کہ باغض صحابہ اور سّاب اصحاب ہین اور نواصب و خوارج جو کہ موذی اہل بیت رسالت ہین اہل حدیث انسے بیزاری رکہتے ہین اور جو مشاجرات و خصومات و منازعات و مخالفات و مکالمات درمیان صحابہ کے ہوئے ہین اونمین خوض نہین کرتے بلکہ اوسکے ذکر سے امساک کرتے ہین حالانکہ اون آثار مرویہ مین کثرت سے زیادت و نقص و تغییر و تحریف وجہ صحیح سے ہوگئی ہے اور ٹہیک بات یہ ہے کہ صحابہ اون معاملات مین معذور تہے یا مجتہد مصیب یا مخطی تہے اور عقیدہ اہل حدیث کا یہ ہے کہ ہر صحابی کچہ کبائر و صغائر اثم سے معصوم نہ تہا بلکہ جسمانی ذنوب کا اونپر جائز ہے فی الجملہ اور اونکے لئے سوابق و فضائل ہین جو موجب ہین اونکے مغفرت ذنوب کو یہانتک کہ جتنے سیات اونکے لئے بخشدئے جاوینگے وہ اونکے مابعد کے لئے مغفور رہینگے اور اونکے حسنات ماحیہ سیات بہی اتنے ہین کہ مابعد کے سئے نہین ہین اور وہ سب عدول ہین بتعدیل رسول خدا صلعم اور دوسرے ذکی تعدیل امت نے کی ہے فاین ہذا من ذالک حضرت نے اونکو خیر قرون فرمایا ہے اور ایک مد صدقہ انکا احد کے برابر سونا خرچ کرنے سے فاضلتر ٹہرایا ہے اون مین اگر کسی سے گناہ ہوگیا تہا تو اسنے توبہ کر لی تہی یا کوئی حسنہ ماحیہ سیئہ اوس سے عمل مین آیا تہا یا آب الفقہ فضل و قصور معاف ہوگیا ہے یا حضرت کی شفاعت سے مغفور ہو جائیگا اسلئے کہ سب سے زیادہ لائق

بشفاعت بہی قوم اصحاب سے یا کسی بلا دنیا مین مبتلا ہوکر کفارہ اُنکے گناہ کا ہوچکا سو جبکہ یہ بات
دربارہ ذنوب محقق ہے تو پہر اُن امور کا کیا ذکر ہے جنمین وہ مجتہد تہے اگر صواب ہوگا دو اجر ملین
گے اور اگر خطا ہوگئی ہوگی تو ایک اجر ملیگا قدر قلیل گناہ اُنکے بمقابلہ حسنات و فضائل کثیرہ کے
کچہ ہستی نہین رکہتے بیشک وہ بعد حضرت کے خیر خلق ہین کوئی مثل اُنکی نہین ہوسکتا وہ معفوہ
است و خیر امم تہے اللہ کے نزدیک مکرم ہین اُمنین سے جسکے لیے حضرت نے گواہی جنت کی دی
ہے وہ بیشک بہشتی ہے ہم غیر کے لئے یہ گواہی نہ دینگے بلکہ محسن کے لئے راجی اور مسئی کے لئے خائف
رہین گے اور علم خلق کو حوالہ خالق کرینگے اور بعینہ کسی موحد کے لئے حکم جنتی ہونیکا نہ دینگے یہانتک کہ
اللہ تعالے جہان چاہے اُسکو لیجائے ہان یون کہین گے امرهم الی الله ان شاء عذبهم
علی المعاصی وان شاء غفر لهم اتنی بات ضرور ہے کہ ہم ایمان رکہتے ہین کہ ایک قوم موحدین
آگ سے باہر نکلے گی بموجب سنت صحیحہ کے انشاء اللہ تعالے ف ہم تصدیق کرتے ہین کرامات
اولیاء کی اور اُن خوارق عادات کی جو اُنکے ہاتہ پر جاری ہوتے ہین انواع علوم و مکاشفات و
تاثیرات مین جسطرح کہ سالف امم سے سورہ کہف و سورہ مریم وغیرہا مین آیا ہے اور اس امت
کے علماء و اولیاء سے صدور اُسکا ہوا ہے اور یہ کرامت تا قیام قیامت ہاتہ پر صلحاء امت کی
پائی جائیگی لیکن یہ کرامت و کشف احکام شریعت مین خصوصاً اُس امر مین جو مخالف ظاہر کتاب و
سنت ہے حجت نہین ہے اور صاحب کرامت و ولایت آحاد مسلمین سے کسی شے مین زی و عمل و
قول سے ممتاز نہین ہوتا ہے اور نہ مختص بنذر و تقلید ہے کیونکہ نذر خاص ہے واسطے اللہ کے اور
تقلید سوا پیغمبر کے کسیکی درست نہین ہے جو اولیاء متبع قرآن و حدیث ہون اُنسے محبت رکہے اُنکی
توقیر و تکریم کرے اُنکے لئے دعاء و استغفار بجالائے محاسن اقوال و افعال مین اُنکا پیرو ہو اُن کو
عالم الغیب متصرف فی الامور قاضی حاجات و واجب الاتباع نجانے افعال خاصہ الٰہیہ و نبویہ کو اُنکے
لئے ثابت نہ کرے اُنسے تکلیف کو ساقط نسمجہے اُنکے مقابلہ مین حق ربوبیت و الوہیت و حفظ مرتبہ
نبوت و رسالت کا ساقط کرنا عقیدہ فاسدہ شرکیہ ہے جو بربادی دین کی ہاتہ سے ان جہلہ صوفیہ
مبتدعہ کے ہوئی ہے اُسقدر تباہی اسلام کی ہاتہ سے علماء سوء کے نہین ہوئی عالم جب دنیا دار
ہوتا ہے تو اُسکا حال و قال اکثر خلق پر پوشیدہ نہین رہتا ہے بہت کم لوگ اُسکے معتقد ہوتے ہین

اور مسئلہ رفیعہ صوفی کا حال اکثر لوگو نپر نہین کہلتا اسلئے عوام بلکہ خواص نافرجام اسکے معتقد ہو کر بد
سے تنبیہ درست ہو جاتے ہین اسیلیے کتب سنت مین عالم کو عابد پر فضیلت نمایان روشن ہے اور محققین
صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ مشید بکتاب و سنت ہے اور حضرت مجدد الف ثانی نے لکہا ہے کہ جس
کسی مسئلہ مین صوفیہ اور علماء کا اختلاف ہوتا ہے وہان حق طرف عالم ہی کے ہوا کرتا ہے اسلئے کہ صوفیہ کے علوم
اسکے مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتے ہین اور علوم علماء کی شریعت حقہ سے لئے جاتے ہین کوئی ولی مرتبہ
نبی کو نہین پہنچا اور نہ ولایت مرتبہ نبوت سے افضل ہو سکتی ہے **ف** لواحق بحث ماقبل سے
ایک توسل کرنا ہے ساتھ اولیاء و صلحاء کے اصل مین وسیلہ اوس چیز کو کہتے ہین جس سے کسی شئ
طرف تقرب و توسل پیدا کرین حدیث شریف مین آیا ہے ات محمدا الوسیلة مراد اس وسیلہ
قرب من اللہ ہے یا شفاعت یا کوئی منزلت جنت مین یا مقام محمود توسل مین اختلاف ہے حق یہ ہے
کہ جو کچھ حضرت سے ثابت و صحیح ہوا ہے اوسکا اتباع اور اسپر عمل کرنا واجب ہے جیسے حدیث اعمی کی
سنن مین آئی ہے اوسمین یہ لفظ وارد ہے یا محمد انی اتوجہ بك الی ربی اسکو بعض اہل علم نے
ضعیف اور بعض نے حسن کہا ہے یا جیسے حدیث بحق السائلین علیك رواہ احمد والحاکم اسکو
بہی ائمہ حدیث ضعیف کہتے ہین سو ہذا قصر مورد پر احوط ہے قیاس کو اسجگہہ دخل نہ دے یا جیسے آثار
تبرک کا آنحضرت سے جسکو صلحاء نے ہاتھ لگایا یا استعمال کیا ہے مگر اسجگہہ تامل ہے کیونکہ یہ محض قیاس ہے
اور جو بات کہ حضرت سے صحت کو نہین پہنچی گو نظر قیاس مین مستحسن معلوم ہو اوسجگہہ سد باب لازم ہے
امام شافعی نے فرمایا ہے من استحسن فقد ابتدع سد ذرائع مین واسطے حمایت جناب توحید
کے مذہب امام مالک کا اقوی المذاہب ہے تاکہ مصداق یحبونہم کحب اللہ نہو بلکہ مصداق والذین
امنوا اشد حبا للہ ٹہری مومنین اللہ کو انداد و اضداد سے منزہ جانتا ہے اور اوسکو منعم و رحیم
و رؤف و ودود و کریم و لطیف و خالق و رازق سمجہا ہے انہین صفات کمال کے وجہ سے سب سے
زیادہ اللہ کو دوست رکہتے ہین اللہم اجعل حبك احب الی من نفسی واہلی ومالی ومن
الماء البارد مدعیان علم و عقل کو حال حب مالاینفع ولایضر پر اور توسل پر ساتھ اوسکے اتباع حسن ظن
باہل علم ہے ابلیس نے انکو تہوڑا تہوڑا درجہ بدرجہ اس کام پر لگایا یہانتک کہ انکو اس توسل کی
عادت ہوگئی اور بوجہ اس تقلید کے انہون نے نظر کرنا کتاب و سنت مین ترک کر دیا لیکن اگر کوئی شخص

انصاف سے قرآن وحدیث مین نظر کرتا ہے تو حق صراح اُسپر مخفی نہین رہتا مدار آئین اسلام وبلاد ایمان
مین ہمیشہ وقت شدائد کے استغاثہ واستعانت ساتہ اللہ وحدہ لاشریک کے ہوتی تہی اب ایک جہان
نے دامن مشائخ واولیار کا پکڑا انا اللہ **ف** منجملہ لواحق اسباب کے ایک نذر ونیاز کرنا ہے اولیار
وقباب ومشاہد وقبور وضرائح صلحار کی حالانکہ صحیح مین صریح نذر سے نہی آئی ہے اور اوسمین بے
ادبی ہے ساتہ خدا کے اور بدگمانی ہے ساتہ رب رحیم کے اسلئے حمل نہی مذکور کا تحریم پر موکد ہے نذر
نہ قضا کو پہیرے نہ کچہہ نفع دے نہ ضر کو دور کرے اور نہ خیر کو کہینچے ہان بخیل کے مال کو برآمد کرتی
ہے ادلہ صحیحہ صریحہ سے تحریم نذور قباب کے ثابت ہے اور یہ وہ عمل ہے جسکا امر حضرت نے نہین کیا
صحیحین مین آیا ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد یہ حدیث دلیل ہے بطلان عقود
غیر مامور بہا اور عدم ترتب ثمرات خیر کے اُنپر خواہ یہ کام جہل سے کرے یا بعد شناخت حق کے پس
یہ سب نذور محرم وباطل ہین اسیطرح وہ اموال جو کعبہ مکرمہ ومسجد نبوی پر وقف کئے جاتے ہین
انکو مصالح مسلمین مین صرف کرنا بہتر ہے اس وقف کرنے سے جو لوگ قبور انبیار کو مسجد ٹہراتے
ہین اور اوسطرف یا اُنکے قریب نماز پڑہتے ہین حدیث مین اُنپر لعنت آئی ہے پہر قبور صلحار ومشاہد
اولیار وضرائح اصفیار کا کیا ذکر ہے پہر وہ شخص جو قبر کو نافع یا ضار یا متصرف یا فیاض جانتا ہے
وہ تو پکا مشرک ہے قبر کا حکم حدیث مین یہ آیا ہے کہ جس قبر کو اونچا پاے اُسکو زمین کے برابر کرو
حضرت کی قبر شریف جو مسنم اور ایک بالشت مرتفع ہے وہ فعل صحابہ کا تہا نہ حکم مرفوع بنانا مشاہد
قباب کا حرام ہے اور استعانت واستغاثہ کرنا قبور سے شرک اور نذر ونیاز کرنا اموات کے باطل و
حرام اور سفر کرنا واسطے زیارت قبور کے منع ہے **ف** رویا طرف سے اللہ کے سچی وحی ہے اگر خواب
پریشان نہو اور کوئی عالم اُسکی تاویل صحیح بیان کردے انبیار کے خواب یقیناً وحی ہوتے تہے حدیث
مین آیا ہے رویا المومن کلام یکلم بہ الرب عبدہ اور ثبوت رویا کا قرآن وحدیث وآثار
صحابہ سے ہے ہان جو خواب مخالف ظاہر احکام شریعت یا مثبت بدعت ہو وہ لائق انکار کے
ہے ایک شخص نے خواب مین تحسین عمل مولد کی حضرت سے سُنی تہی مجدد رح نے مکتوبات مین اُسپر
انکار کیا خواب کوئی حجت شرعی مثل کشف کے نہین ہوتی ہے مجرد بشارت ہے واسطے رائی کے

بیت چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم ٭ نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

ف قائلین اخبار و مومنین بالآثار کا اجماع ہے اسپر کہ حضرت ایک رات مسجد حرام سے مسجد
اقصیٰ کو بنص قرآن گئے پھر وہان سے آسمان پر عروج کیا یہانتک کہ ایک آسمان سے دوسرے پھر تیسرے
پھر چوتھے پھر پانچوین پھر چھٹے پھر ساتوین پھر سدرۃ المنتہیٰ تک مع جسد و روح کے پہنچے پھر قبل صبح کے
مکہ مین آگئے منکر اسکا کافر ہے یہ قصہ معراج کا ایک جماعت صحابہ سے متواتر ثابت ہے ہان رویت رب مین
اختلاف سا ہے طرف ایک گروہ صحابہ و تابعین کا گیا ہے راجح یہی ہے کہ آپنے رب تعالیٰ شانہ کو دیکھا
امام احمد و اہل حدیث اسیکے قائل ہین اسبارہ مین جو حدیث آئی ہے وہ اپنے ظاہر پر ہے ماول نہ
ہے ف جن امور غائبہ کی حضرت نے خبر دی ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہین خواہ ہم اونکے
حقائق پر مطلع ہون یا نہون انپر ایمان لانا واجب ہے جیسے اشراط ساعت و خروج دجال و نزول
عیسےٰ و ظہور مہدی منتظر و خروج یاجوج ماجوج و طلوع شمس جانب مغرب سے اور خروج دابۃ
الارض و نفخ صور و قیام قیامت و بعث مرنے و حشر و نشر و اشباہ ذالک منکران اخبار کا کافر ہے
ف موت حق ہے اسیطرح فتنہ قبر و عذاب قبر و نعیم قبر و ضغطہ قبر و سوال منکر و نکیر و نصب
میزان و وزن اعمال حسنہ و سیئہ اور نشر صحائف اعمال اور حساب عباد و تخلیہ رب ساتہ عبد مومن
کے واسطے اقرار ذنوب کے حق ہے انکی تفصیل کتاب و سنت مین آئی ہے کفار کا حساب نہوگا مگر
انکو انکے اعمال پر واقف کرکے اقرار انکے افعال کا کراکر جزا خلود نار دیجائیگی نفخ صور دو بار ہوگا
ایکبار واسطے مارنے کے دوسرے بار واسطے جلانے کے لوح محفوظ و قلم و قضا و قدر و ذبح موت
بعد دخول جنت و نار کے حق ہے جنت و نار اسدم موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہینگے اونکو فنا
نہوگی اور نہ انکے اہل اشیاء کو ف عرصۂ قیامت مین ایک حوض ہوگا جسکا طول و عرض ایک
ماہ راہ ہے اور اسکے آبخورے بعدد نجوم فلک ہونگے جسنے اوسکا پانی پیا وہ پھر کبھی پیاسا نہوگا وہ
پانی دودہ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا فجار و ابرار کا گذر پل صراط پر ہوگا
یہ جہنم کے پشت پر رکہا جائیگا جو کوئی اسکے پار ہوا وہ جنت مین جائیگا کوئی بجلی کیطرح کوئی
ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کیطرح کوئی دوڑتا ہوا کوئی چلتا ہوا کوئی سرین کے بل گذریگا
کوئی جہنم مین گر جائیگا سب سے پہلے دروازہ جنت کا حضرت کے لئے کہلیگا اور سب سے پہلے آپ کی
امت اسمین جائیگی جنت آسمان پر ہے اور دوزخ زیر زمین اگرچہ تصریح تعیین مکان کی نہین

آتی ہے بلکہ جہان کہین اللہ کو معلوم ہے وہان یہ دونون ہین جنت اللہ کے اولیاء کا گہر ہے اور نار اللہ کے
اعدا کا مکان ہے اہل جنت بہشت مین اور مجرمین عذاب نار مین مخلد رہینگے نار کو فنا نہوگی اور نہ
اہل نار کا عقاب منقطع ہوگا یہی راجح واضح ہے **ف** ایماندار لوگ قیامت مین انہین آنکھون سے
اللہ کو دیکہین گے جسطرح چاند یا سورج کو صاف دن مین دیکھتے ہین کچہ شک اُسکے دیدار مین نہ
کرینگے پہر بعد دخول جنت کے بہی گاہ گاہ دیکہا کرینگے کافرونکو دیدار خدا کا نہوگا اہل کلام نے جو
اس مسئلہ مین ذکر نفی جہت و مقابلہ و اتصال شعاع و قرب و بعد ونحو ذلک کا کیا ہے اسمین کوئی
نص شارع سے نہین آئی ہے اور نہ کسی شخص نے سلف امت و ائمہ ملت مین سے ساتہ اوسکے تفوہ
کیا ہے بلکہ یہ الفاظ متکلمین متخبطین نے براہین فلاسفہ سے احداث کئے ہین **ف** اللہ تعالیٰ
کے فرشتے ہین جو کتابت اعمال وحفظ عباد پر مہالک سے مقرر ہین طرف خیرات وحسنات کے
بلاتے ہین اور بندہ کو لمہ خیر ورشد کرتے ہین ہر ایک کے لئے انمین سے ایک مقام معلوم ہے
جس سے وہ تجاوز نہین کرتا لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون اللہ کے خلق
مین سے ایک شیاطین ہین وہ بنی آدم کو لمہ شر کیا کرتے ہین اور ادمین متصرف ہین اور خون کی
طرح رگون مین دوڑتے ہین وجود جنات کا خود قرآن کریم سے ثابت ہے منکر وجود ملائکہ وجن
وشیاطین کا منکر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے اور اسلام سے خارج اور کفر مین داخل ہے
ف مسلمان صاحب کبیرہ مخلد فی النار نہوگا اور عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اسیطرح اس شخص
سے جو بے توبہ کئے مرگیا ہے لکن یہ بطور خرق عادت کے ہوگا مبعوث ہونا انبیاء علیہم السلام کا
اور تکلیف دنیا اللہ کا عباد کو ساتہ امر ونہی کے بزبان رسل برحق ہے انبیاء معصوم ہین کفر واصرار
زنے سے کبائر پر اللہ اُنکو محفوظ رکہتا ہے ہمارے حضرت کی دعوت طرف سارے جن وانس
کو عام ہے لقولہ تعالےٰ لیکون للعالمین نذیرا وبدلیل حدیث صحیح مسلم بعثت الی الخلق
کافۃ جو عموم اس لفظ خلق مین ہے اُسکا اندازہ نہین ہوسکتا اسی جگہہ سے بعض اہل علم نے کہا
ہے کہ حضرت طرف جمیع اجزاء عالم کے مبعوث ہین اور خاتم الانبیاء ہین حضرت کے بعد کوئی نبی
تا نفخ صور دنیا مین نہوگا **ف** امر بمعروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ موذی
طرف کسی فتنہ کے نہو اور گمان اُسکے قبول کا حاصل ہو اور اگر مفسدہ اس امر ونہی کا مصلحت

سے زیادہ ہو تو سکوت کرنا چاہیے یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی رستہ نکالے **ف** خلافت نبوت
کے قریش مین ہے جبتک کہ دو آدمی بھی اس قوم کے دنیا مین باقی ہون اپنے طرف سے
کسی غیر قریش کو امام نہ بنائی اور قریش سے منازعت بابت خلافت کے نکرے اور اونپر خروج
نہ کرے اور واسطے غیر قریش کے مقر امامت کا نہوتا قیام ساعت ہان اگر غیر قریش متغلب و مسلط
ہو جائے اور اوسکے صرف و عزل مین فتنہ برپا ہوتا ہو تو اوسکی اطاعت کرے جبتک کہ وہ نماز
قائم ہو لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق جہاد ماضی ہے ساتھ ائمہ ابرار و فجار کے جب سے
کہ حضرت مبعوث ہوئے ہین اور جب تک کہ آخر امت اسلام دجال سے مقاتلہ کرے جور کسی جائر
یا عدل کسی عادل کا مبطل جہاد کا نہین ہوتا ہے جمعہ و عیدین و حج ہمراہ ائمہ کے چاہیے اگرچہ
وہ ملوک اسلام ابرار و اتقیار و عدول و اخیار نہون صدقات و خراج و اعشار و غنائم کو حوالہ
سلاطین کرے خواہ وہ اونمین عدل کرین یا جور اور جسکو اللہ نے والی امر مردم کیا ہے اوسکا تقاضا ہے
اور اوسکی طاعت سے ہاتھ نہ کھینچے اور تلوار لیکر اوسپر بر آمد نہو یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی فرج
و مخرج نکالے سمع و طاعت ائمہ کی واجب ہے آنکی بیعت نہ توڑے جو کوئی خلاف اسکے کریگا
وہ مبتدع ہے اور مخالف اہل سنت و مفارق جماعت ہرگز حق امام کا مانع نہو **ف** امساک
فتنہ مین ایک سنت ماضیہ ہے لزوم اسکا واجب ہے اگر مبتلا ہو جائے تو جان کو مقدم کرے
نہ دین و ایمان کو اور مددگار ہو فتنہ پر ہاتھ و زبان سے بلکہ ہاتھ و زبان و ہوا کو روکے جو شخص
والی خلافت ہوا اور لوگون نے اوسپر اجتماع کیا اور اوس سے راضی ہوئے اور اسنے اونپر
تلوار سے غلبہ پایا تھا یہانتک کہ خلیفہ یا امیر المومنین یا امام یا بادشاہ اسلام ٹھہر گیا تو اوسکی طاعت
واجب اور اوسکی مخالفت حرام ہے مگر معصیت مین اللہ و رسول کے اور خروج اوسپر اور شق
عصائے مسلمین ممنوع ہے سلطان جب امر بمعصیت کرے تو اوسکی اطاعت نکرے مگر اوسپر خروج
بھی نکرے **ف** استثنار ایمان مین جائز ہے سلف اسی طریقہ پر تھے یہ کچھ شک کے لئے نہین
ہوتا ہے بلکہ تبرک اور تفویض امر واسطے اللہ کے لئے ہے اور ایک سنت ماضیہ ہے نزدیک علماء کے
یہ استثنار یقین پر ہے قال تعالے لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ امنین ایک جماعت صحابہ
و تابعین و صوفیہ وغیرہم اسیطرف گئے ہیں **ف** اہل حدیث منکر ہین جدل و مراء و خصومت کے

کی دین وقدر مین اور روایات صحیحہ و آثار مرویہ ثقات عدول تسلیم کرتے ہین جبکہ وہ حضرت تک بسند متصل مرفوع پہنچ جائین کیف ولم کا کہنا بدعت جانتے ہین انکا قول یہ ہے کہ اللہ نے حکم شر کا نہین دیا ہے بلکہ خیر کا حکم کیا ہے وہ شرک وکفر ومعاصی سے ناراض ہے اگرچہ یہ امور اسیکے ارادہ سے ہوتے ہین حدیث نزول رب کی تصدیق کرتی ہین کتاب وسنت کے ساتہ معتصم ومتمسک ہین فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول رد طرف اللہ کے یون ہے کہ قرآن کیطرف رجوع کرے رد طرف رسول کے یون ہے کہ حدیث کیطرف آئے یہ لوگ تقلید رجال واشتغال بالقیل والقال کو ناجائز جانتے ہین انکا عقیدہ یہ ہے کہ جس کسی شخص کا قول یا فعل یا عمل یا حال بال برابر امر حضرت اور سنت نبوت سے مخالف ہو وہ لائق رد وطرد کے ہے ہان اتباع سلف واقتدار ائمہ دین کو ان امور مین جو موافق کتاب وسنت کے ہین پسند رکہتے ہین اور جس چیز کا اذن اللہ نے نہین دیا ہے یا رسول اللہ صلعم نے اسکا حکم نہین فرمایا ہے اسکا اتباع اپنے دین مین نہین کرتے اور اسبات کی مقر ہین کہ اللہ دن قیامت کے آئیگا اور فرشتے صف باندہ کر کہڑے ہونگے اور اپنے خلق سے جسطرح چاہیگا قریب ہوگا کما قال تعالے ونحن اقرب الیہ من حبل الورید **ف** عید وجمعہ وجماعات پیچہے ہر امام سنی کے نیک ہو یا بد جائز رکہتے ہین اور مسح کرنیکو موزون پر سفر وحضر مین سنت بتاتے ہین اور جہاد کرنیکو ساتہ مشرکین کے کوئی ہون کہین ہون فرض جانتے ہین جسطرح کہ سنت صحیحہ مین آیا ہے اور فتنہ سے بچنا ہر زمانہ ہین ضرور ہے ائمہ مسلمین اور عوام مومنین کے لئے دعا صلاح وسداد ونصیحت کرتے ہین اور مقاتلہ کرنے سے فتنہ مین روکتے ہین اور کہتے ہین کہ دعا وصدقہ بعد موت کے اموات مسلمین کو پہنچتا ہے اور ساحر کافر ہے اور نماز جنازہ اہل قبلہ پر درست ہے جبتک کہ بدعت اونکی حد کفر کو نہ پہنچی ہو رزق کو طرف سے اللہ کے جانتے ہین خواہ حلال ہو یا حرام اور کہتے ہین کہ شیطان انسان کے دلمین وسوسہ وشک ڈالتا ہے اور خبطی بنا دیتا ہے یہ بات جائز ہے کہ اللہ بعض صالحین کو ساتہ بعض آیات اپنی کے خاص کرے **ف** اطفال کا امر طرف اللہ کے ہے چاہے بخشے چاہے عذاب کرے یہ اسکے علم وارادہ پر موقوف ہے حضرت سے حال اطفال کا دریافت کیا تہا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا یعملون اللہ کو اعمال عباد کا جملۃ وتفصیلا علم حاصل ہے اور سنے پہلے ہی سے یہ لکہہ رکہا ہے کہ بندہ یہ کام کریگا غرضکہ اختیار ہر امر مین اللہ کا ہے اللہ کے حکم پر صبر کرنا اور اسکو

امر ونہی کو بجالانا اور عمل میں اخلاص کرنا اور مسلمانوں کا خیر خواہ رہنا اور دیانت تقی العبادۃ کرنا اور
تابع جماعۃ مسلمین ہونا اور ہر مسلمانکو نصیح کرنا اور کبائر ذنوب سے بچنا واجب ہے جیسے زنا وشرب خمر
وسرقہ وقول زور وشہادت زور وسعیت ونخوت وکبر وانزار وعجب وتفاخر بنسب وطعن فی الحسب
ف انکا عقیدہ یہ ہے کہ ہر داعی الی البدعۃ سے بچے اور قراءت قرآن میں تدبر معانی اور
کتابت آثار اور درس سنن میں مشغول رہے ہر حال حفظ مضامین متبع قرآن وحدیث ہو سنت
میں نظر ساتھ تواضع وسکنات کے کرے حسن الخلق ہو بذل معروف کف اذی ترک غیبت ونمیمہ
وسعایت کرے ماکل ومشارب کا تعقد کرے کہ حلال ہے یا حرام **ف** مکاسب وتجارات ود
مال طیب کا حرام کہنے والا جاہل ومخطی ہے بلکہ بارے مکاسب بوجہ حلال سے جائز ہیں اللہ ورسول
نے مکاسب کو حلال کیا ہے بلکہ سنن انبیاء وصلحاء میں داخل ہیں آسپنے لئے اور اپنے عیال کے لئے
اللہ کے فضل ورزق کو تلاش کرے ترک کسب بخیال عدم جواز مخالف سنت ہے **ف** دین
عبارت ہے کتاب وآثار وسنن وروایات صحاح واخبار صحیحہ سے جو بذریعہ ثقات بروایت قویہ صحیحہ معروف
آئے ہیں اور بعض احادیث مصدق بعض ہیں یہانتک کہ پہنچے ہیں طرف آنحضرت صلعم اور طرف
قرون مشہود لہا بالخیر اور طرف ائمہ سلف صلحاء کے جو کہ معروف ببدعت ومطعون فیہم اور متہم
اہل حق نہ تھے اور جسکو اسنے تمیز ہے اسپر رجوع کرنا طرف واضحات کتاب وصرائح سنت کے
واجب ہے کبھی ایک شخص کی تصنیف سے ساری دنیا بہر جاتی ہے اور ظاہر میں وہ تالیف علوم سنت
وکتاب میں ہوتی ہے لیکن معاذ اللہ وہ شخص جامد تقلید رجال پر ہوتا ہے آسپنے امام مذہب کی نصرت
میں رہتا ہے گو تعسف وتعصب کے ساتھ ہو اللہ ورسول صلعم کے قول وحکم کو گرا دیتا ہے جسپر اپنے سلف
کو پاتا ہے یا اپنے شیخ واستاد کو دیکھتا ہے اسی بات کو اختیار کرتا ہے سو ایسا شخص مغرور ہے غفلت
جہل میں یا معاند حق ہے اسکا محاکمہ سامنے اللہ تعالے کے ہوگا اگر ذرا سی بھی چاشنی اخلاص کی یا ثمرہ
خوف آخرت کا یا لمعہ ایمان کامل کا اسکو نصیب ہوتا تو وہ انصاف کرتا اور عارف حق ہو جاتا ولکن
قدس اللہ وما شاء فعل جتنے فرق ضالہ کہ حقیقتاً بعید اللہ ورسول کے کلام سے ہوتا گیا او تناہی جہل
ضلال لوگوں کا زیادہ ہوا یہانتک کہ بہتر فرقے ناری ظاہر ہوئے اللہ نے انہی ایک فرقہ ناجیہ کو انکی بلا
سے عافیت میں رکھا وللہ الحمد یہ فرقہ عبارت ہے اہل حدیث وطائفہ ظاہریہ دگروہ صوفیہ صافیہ

اہل مذاہب اربعہ سے لیکن تین فرق اوسکے اہین کچہ زیادہ اختلاف بابت اصول دین و فروع اصول
کے نہین ہے الا ماشاء اللہ لیکن مذاہب اربعہ کا اختلاف باہمی فروعی مسائل مین چار سو مسئلہ سے
زیادہ ہے شعرانی نے میزان مین اختلاف کو میزان تشدید و تخفیف مین وزن کرکے ایک طرحکی تطبیق و توفیق
ہی ہے لیکن بہتر طریقہ جو سراپا خیر و برکت ہے اور صراط مستقیم اور طریق قویم اور جادہ سلامت ہے
وہ یہی ہے کہ سب اہل فرقہ ناجیہ اس اختلاف کو طاق نسیان پر رکہہ کر شتی خالص متبع محمدی
مخلص احمدی صرف ہو جائین اور سوا اللہ و رسول و کتاب و سنت کے کسیکو واجب الاتباع
مفروض الطاعۃ نسمجہین فقط قرآن و حدیث کو امام جانین ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار بگزارند و سر طرۂ یاری گیرند

ف ایک سنت ہجران و مباینت اہل بدع و ترک جدال و خصومات ہے دین مین اور ہر محدثہ
بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے کوئی بدعت حسنہ نہین ہوتی ہے کتب اہل بدعت مین
نظر نکرے اور انکی بات اصول و فروع دین مین نسنے جیسے رافضی خارجی جہمی قدری مرجی
کرامی معتزلی کہ یہ سب فرق ضلالت ہین اختلاف انکا اور بدعت انکی اصول و فروع مذہب مین
شائع ہے بخلاف طوائف مذاہب اربعہ کہ یہ اصول مین مخالف نصوص نہین ہین رہی فروع سو
اختلاف انکا انہین مبنی اجتہادات پر ہے یہ اجتہاد ابتدا مین اوسجگہہ ہوا تہا جہان کوئی دلیل کتاب
و سنت کی انکے ہاتہ نہین لگی تہی اور کسی جگہ واسطے تبیین ادلہ قرآن و حدیث کے تہا جسطرح کہ
صحابہ و تابعین بہی باہم مختلف ہو جاتے تہے وہم اسوۃ للامۃ المرحومۃ واتفاقہم حجۃ
عند قوم طریقہ اہل سنت کا یہ ہے کہ آثار رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع ظاہرا و
باطنا ہر قول و فعل و عمل و حال مین کرتے ہین ظاہر سنت واضح کتاب پر چلتے ہین سالک سبیل سابقین
اولین مہاجرین انصار ہین متبع وصیت رسول مختار ہین حیث قال علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء
الراشدین المہدیین عضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ
ضلالۃ انتہی حدیث مین حضرت نے کثرت اختلافکی ہی خبر دی ہے کہ ومن یعش منکم بعدی
فسیری اختلافا کثیرا یہ حدیث معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہمکو پیش آیا تو
پہر بعد اس تجربہ کے عمل کرنا وصیت نبوی پر واجب ہوا آجکل حدیث یہ بات بہی جانتے ہین کہ کسیکا

کلام اللہ کے کلام سے زیادہ راست نہیں ہے ومن اصدق من اللہ قیلا پھر اب بعد اس کلام کے
کسی بات پر ایمان لاؤ گے فبای حدیث بعدہ یومنون اور بہتر ہدی حضرت کے ہدی ہے
اور بدتر امور محدثات دین میں آئی جگہ سے اس گروہ صدق پژوہ حق انبوہ کا نام اہل حدیث اہل
اثر اہل سنت اہل کتاب اصحاب اتباع ہے **ف** اجماع یہ ہے کہ اقوال واعمال ظاہرہ و باطنہ اہل
علم کا کسی امر دین پر اجتماع ہو اس اتفاق کو اجماع کہتے ہیں اجماع منضبط وہ کہلاتا ہے جب سلف
صالح تھے سلف سے مراد عصر صحابہ و تابعین و تبع تابعین ہے پس بس بعد سلف کے کثرت سے اختلاف
ہوا امت منتشر ہو گئی اجماع جدا گانہ پایا نہ گیا و لہذا امام احمد وغیرہ محققین نے باوجود امکان اجماع
کے وجود اجماع کا انکار کیا ہے **ف** اہل حدیث باوجود ان اصول کے امر بمعروف نہی عن
المنکر کرتے ہیں بموجب شریعت اور جمعہ و جماعات پر محافظت تامہ رکھتے ہیں ناصح ولاۃ وامت
ہیں معتقد للمومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ہیں اور اس حدیث کے قائل ہیں مثل
المومنین فی توادھم وتراحمھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر
الجسد بالحمی والسھر بلا پر صابر رخا پر شاکر تلخی قضا پر راضی مکارم اخلاق کیطرف داعی محاسن
اعمال کے جانب منادی رہتے ہیں کہتے ہیں اکمل مومنین ایمان میں وہ ہے جو خلق میں احسن
مسلمین ہو قاطع سے وصل کرے نہ دینے والے کو دے ظالم کو عفو کرے والدین کے ساتھ نیکوکار ہو
صلۂ ارحام حسن جوار احسان الی الیتامی والمساکین کرے ابن السبیل و مملوک کے ساتھ رفق سے
پیش آئے فخر و خیلاء و بغی و استطالت علی الخلق سے بچے ناحق کسیکو نہ ستائے معالی اخلاق حاصل
کرے سفاسف عادات سے نہی فرماتے ان سب امور میں تابع کتاب و سنت ہو انکا طریقہ وہی دین
اسلام ہے جسکے ساتھ حضرت مبعوث ہوئے تھے لکن جبکہ حدیث میں یہ خبر دی کہ یہ امت تہتر گروہ
ہو جائیگی بہتر فرقے آگ میں جائینگے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا جسکو جماعت کہتے ہیں اور اس فرقے
کی یہ پہچان ہے کہ ما انا علیہ واصحابی الیوم تو یہ لوگ متمسک اسلام محض ایمان خالص عن
الشوب ہوئے انکا نام اہل سنت و جماعت ٹھہرا انہیں صدیقین و شہداء و صالحین ہوتے ہیں
یہ اعلام ہدے مصابیح دجی صاحب مناقب ماثورہ و فضائل مذکورہ ہیں انہیں کو حضرت نے
فرقہ منصورہ فرمایا ہے قیامت تک انکا بول بالا رہیگا کوئی انکو مخذول نہ کر سکیگا حضرت نے انکو

دہائے سرسبزی دی ہے انکی تعدیل فرمائی ہے والحمد تمام ہوا خلاصہ کتاب قطف الثمر کا اس ترجمہ
مین قیلہ جمہ الفاظ و علام زیادت و نقصان کے بعینہا مرعی نہین رکہے گئے فقط بیان مطالب و مقاصد کا کتابت
مین آیا ہے والحمد لله اولا و آخراً

فصل بیان مین عقیدہ شیخ کامل شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کے مطابق رسالہ اعلام الہدی تالیف شیخ رح

۱ عقیدہ صحیحہ وہ ہے جو اہواء سے سالم ہو قلب زندہ و ذاکر خدا نے اوسکو جنا ہو یہ وہ دل ہوتا ہے
جو مزین بتقوی و موید بہدے ہے نور ایقان اسمین چمکتا ہے اثر اوسکے نور کا جوارح و ارکان
پر پڑتا ہے سو ایسا دل اسی شخص کا ہوتا ہے جو دنیا مین زاہد ہے حضرت نے فرمایا ہے نور جب
دل مین پڑتا ہے تو دل کشادہ ہوجاتا ہے کہا اسکے نشانی کیا ہے فرمایا التجافی عن دار
الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ اکثر مسلمانون نے وہ عقیدہ
اختیار کیا ہے جسکے دلائل انکے نزدیک ثابت ہوئے اور اوسکو وہ کمال توحید سمجہتے ہین لکن
جب کوئی عالم زاہد اونکو جانچتا ہے تو دیکہتا ہے کہ وہ مسلک اونکا تقلید ہے اور وہ مقلدین
جن مشائخ و ائمہ کے حقمین اونکو قوت علم و ظفر بالصحیح کا حسن ظن ہے اُنسے عقائد کو لیا ہے اور جنکو
علما کے ساتھ خلاط نہین ہے اُسنے عقائد اپنے محلہ و شہر والون سے حاصل کئے ہین بلکہ بہت سے
لوگ جنکو یہ گمان ہے کہ ہم ظافر بدلیل ہین وہ انہین عامیو نکے ساتھ ملتحق ہین یہانتک کہ یہ فتنہ
عام البلوی ہوگیا ہے طریق نجات کا یہ ہے کہ طرف اللہ کے سچا افتقار ظاہر کرے اور آثار سلف کا
مقتدی ہو ۲ قلب صحیح و عقل سلیم و علم راسخ شاہد ہے اسپر کہ جس بات کی اللہ اور ملائکہ اور علم والون
نے انصاف سے کہڑے ہو کر گواہی دی ہے وہ بات یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کوئی اُسکا ضد و ند
و شبہ و مثل نہین نہ کوئی اُسکا بیٹا اور نہ باپ اور نہ کوئی اُسکا وزیر اور نہ نظیر اوسکے کنہ عظمت کو
اوہام نہین پاتی اور نہ اُسکی کبریائی تک افہام پہنچتے ہین اور نہ اوسکی ذات مقدس کو تغیر

والالام والاسقام وسِنۃ ومنام وافتراق والالمام سے پاک ہے سکون وسواس وحواس وقیاس وخیال
ومثال وزوال وانتقال وتحول فکر وحصر وذکر سے جلیل وعظیم ہے قیوم ازلی دیموم سرمدی
ہے نہ اوسکی ازلیت محدود ساتہ ہستی کے ہو سکے نہ اوسکی ابدیت متقید ساتہ حدے کے ہو سکے نسبتین
کو بہیر انطباق نہ تائین کو اوسین تک راہ اور زمان ومکان سے بری ہے سارے عوالم نسبت اُسکی
عظمت کے ایک دانہ رائی سے بہی نسبت سارے عالم کے کمتر وحقیر تر ہین اب دل کو اس قیاس
سے خالی کرنا چاہئے کہ وہ داخل عالم ہے یا خارج عالم تو کیا اور تیرا علم کیا اگر تیری بصیرت کی آنکہ
کہلے تو تجکو اپنے اس قیاس وفکر ووہم وخیال سے شرم دامنگیر حال ہو ۵

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم ❁ وز ہرچہ گفتہ ایم وشنیدیم وخواندہ ایم
مجلس تمام گشت وبہ پایان رسید عمر ❁ ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

ہم اللہ کے لئے اسماء حسنے وصفات علیا ہین ہم اوسکا کچہ نام نہین رکہتے مگر وہی جو خود اوسنے اپنا
نام رکہا ہے اور نہ ہم اسکا کچہ وصف کرین مگر وہی جسکے ساتہ اوسنے اپنا وصف کیا ہے ہر نام اسماء
حسنے کا خبر دیتا ہے ایک صفت کی اوسکے صفات مین سے اور ہر صفت اوسکی ایک اثر ہے آثار
ربوبیت سے جسکے مناسب عبودیت مطلوب ہے یہ صفات ذاتیہ کو لازم کمال ذات مقدس ہین
اللہ نے ذکر ان صفات کا اسلئے کیا ہے کہ ہم اسکو جانین سمجہین اگر علم اونکا نہ دیتا اور نہ سمجہاتا تو
زبان کی کیا ہستی تہی کہ وہ انکو بیان کر سکتی ایک صفت اسکی حیات ہے قال تعالے ہو الحی
لا الہ الا ہو یہ حیات سرمدی دائمی ازل سے ابد تک مستمر ہے اور مدد عناصر ومعونت باطن و
ظاہر سے بزرگتر ہے کیونکہ وہ صمد وقیوم ہے غایات ونہایات سب اسکے مخلوق ہین دوسری
صفت قدرت ہے سارے کائنات اوسکی مقدورات ہین کوئی شے اسکو عاجز نہین کر سکتی ہے
کوئی کون بی اسکی قدرت کے بدون نہین ہو سکتا ہے وہ چاہے تو سارے کون کو عدم کردے
اور اوسطرحکا دوسرا کون ایجاد کرے جو کچہ زمین وآسمان وبر وبحر مین ہے سبکی بنائی اسکے ہاتہ
مین ہے سارے مقدورات اوسکی قدرت سے قائم ہین اور اوسکے قبضہ مین مسخر ہین ایک حرف
کن سے انکو ایجاد کیا ہے اگر چاہے سبکو متلاشی وفانی کر دے تیسری صفت علم ہے اوسکا علم
محیط جمیع معلومات ہے بعلم واحد قدیم ازلی ایک ذرہ آسمانون اور زمینون مین اسکے علم سے

غائب نہین ہے ٥

بر در علم یکذرہ پوشیدہ نیست ؛ کہ پیدا و پنہان بہ نزدش یکیست

اُسکو گنتی اعداد رمال اور ذرات جبال کی اُنکے موجود ہونے سے پہلے معلوم تھی وہ جانتا ہے جو کچھ کہ ہونے والا ہے وہ اپنے علم مین مستقل ہے علی الاطلاق اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً جسطرح وہ جزئیات کو جانتا ہے اسیطرح عالم کلیات بھی ہے غرضکہ ساری معلومات جزئیہ و کلیہ اوسکی علم بسیط مین ہین وہ سبکو ایک علم واحد کے ساتھ جانتا ہے جو ہو چکا اور جو کچھ ہوگا وہ عالم علی الاطلاق اور واہب و خالق سائر علوم ہے اُسنے جو اپنا نام رکہا ہے ہم بہی اوسی نام سے اُسکو کہتے ہین عالم الغیب والشہادۃ یعلم السر واخفی ویعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور اُسکو خطرات ضمیر اور ذرات ہبار لوح و بحر معلوم ہین چوتہی صفت ارادہ ہے وہ علی الاطلاق مرید ہے خلق کے لئے کوئی ارادہ نہین ہے جن ہو یا انس یا ملائکہ یا شیاطین مستثنیٰ سبکے ارادہ کا وہی ہے ماشاء کان و مالم یشاء لم یکن کفر و ایمان طاعت و عصیان عطا و حرمان و تعمد و خطا و نسیان جو کچھ اوسکے ملک مین جاری ہوتا ہے سب اوسیکے مشیت سے ہوتا ہے وہ اپنے ساری اقضیہ و مرادات مین عدل ہے اپنی بریت و مصنوعات مین موصوف ساتھ ظلم کے نہین ہے نہ کوئی اُسکے حکم کو پہیر سکے نہ اوسکی قضا کو روک سکے وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ اُسنے اپنے نفس مقدس کا وصف ساتھ ارادہ کے کیا ہے ہم بہی اُسکو اسی وصف کے ساتھ برتتے ہین فرمایا انما قولنا لشیء اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون وقال واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا وقال فاراد ربک ان یبلغا اشدھما پانچوین صفت سمع ہے وہ سمیع الندا مجیب الدعا ہے ندا ضمیر کو بغیر تعبیر بیان و تفسیر جنان کے سنتا ہے ایک سننا دوسرے سننے سے اُسکو باز نہین رکہتا اور نہ آوازین اُسپر مشتبہ ہوتی ہین اور نہ سائل اُسکو مغالطہ مین ڈالتے ہین اور نہ لغات اُسپر مختلف ہوتے ہین پرندونکی پرکی آواز کیڑونکی چلنے کی آہٹ پتھرونکے شکم مین مچھلیونکی ندا قعر دریا مین سنتا ہے چھٹی صفت بصر ہے چلنا مورچہ سیاہ کا کالی راتونکے اندہیرے مین سیاہ پتھر پر دیکھتا ہے شب تاریک مین تقلبات ہوام کو حالت جوش خروش مین نظر کرتا ہے اُسنے اپنے نفس کا وصف ساتھ سمع و بصر کے کیا ہے فرمایا لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر

ساتوین صفت کلام ہے وہ متکلم ہے ساتھ کلام قدیم کے فصحاء اسطرحکے کلام لانے سے عاجز و
قاصر رہے کیا ذکر ہے کہ بلغاء ایک آیت بہی تو ویسی لاسکین لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا
من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ۴ خلق کو کچہ قدرت نہین ہے مگر جتنی اللہ نے اُنکو دی ہے
اللہ نے اُس مقدار کو اور اوسکی قدرت کو پیدا کیا ہے اور فعل فاعل دونون کو بنایا ہے جیسے
دہوپ کا اثر کہ سورج اور اُسکی دہوپ دونون اللہ کی مخلوق ہین موثر حقیقی وہی ذات پاک ہے
جب موثر خلق کا ہوا تو اُسکا اثر بہی خلق ہوگا اور جب فاعل مخلوق ٹھہرا تو اُسکا فعل بہی مخلوق
ہوگا کوئی یہ کہے کہ جب خالق فعل اللہ ہے تو پہر کسی شے کے فعل پر عذاب کیون کرتا ہے سو اسکا
جواب یہ ہے کہ جسطرح وہ یہ عقاب اپنے خلق کو کرتا ہے جسکو اُسنے بنایا ہے اسیطرح اوس خلق
کے فعل پر بہی عقاب کرتا ہے یہ عقوبت کرنا اُسکا اپنے مخلوق کو کچہ عقوبت فاعل سے بعید تر نہین
ہے یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون اللہ نے کافر اور اوسکے کفر کو
اور فاسق اور اُسکے فسق کو پیدا کیا پہر کافر کو حکم ایمان لانیکا دیا مگر اوسکے لئے ایمان پیدا نہ
کیا تو یہ حکم کرنا ساتھ ایمان لانیکے قہر محض ہے اور پیدا نکرنا ایمان کا واسطے اُسکے یہ بہی قہر محض
ہے اور دوا فعل کرنا اُسکا دوزخ مین اس حیثیت سے کہ اُسکے لئے کفر پیدا کیا ہے بسبب اوس کفر کے
محض ہے کیونکہ وہ قہار ہے قہر اُسکی صفت ہے اُسنے یہی اقتضا کیا اسیطرح مومن کو بنایا اور
اُسکے لئے ایمان پیدا کیا اور طائع کو مخلوق کیا اور اُسکے لئے طاعت پیدا کی حالانکہ طائع و مومن
کی کچہ مشیت اسمین نہین ہے پہر عمل کو طرف اُسکے اضافت کیا یہ اوسکا تکرم محض ہے حالانکہ
اُسکی طاعت نہین ہے مگر مخلوق خدا پہر اُسکو محض اپنی رحمت و فضل سے جنت مین ساکن کیا
کیونکہ وہ رحمن رحیم غفور ودود ہے تو دیکھتا ہے کہ اللہ نے آدمی کو مالدار کیا پہر فرمایا من ذا الذی
یقرض اللہ قرضا حسنا حالانکہ مال و متمول دونون اللہ کے ملک و مملک ہین اب تیرا یہ قیاس
کرنا کہ یہ کیسا ہے اور کیونکر ہے اور یہ حکم اُسکا ظلم ہے بسبب تیری تنگی ظرف و قصور فہم کے ہے کیونکہ تجہے
کشف اس راز کا نہین ہوا تو نے اللہ کے کام کو خلق کے کام پر قیاس کیا حالانکہ لا سبحانہ عن
القیاس و عظم من ان تحیطہ بحقیقتہ افہام الناس چونکہ راز تقدیر کا خلق پر مشتبہ ہے اسلئے خلق
کو اُسمین خوض کرنے سے بسبب اشکال کے منع کیا گیا ہے ارادہ دل مین ہوتا ہے اللہ اوس

ارادی کو دل میں پیدا کرتا ہے اسلئے وہ فعل دل کے ارادہ سے ظاہر ہوتا ہے اور دل کا ارادہ
اللہ کیطرف سے ہے تو فعل بھی اللہ کے ارادی سے ہوتا ہے اللہ اُس فعل کا خالق ہے اور بندہ
کاسب اسلیئے اضافت ضمان متلفات و اُروش جنایات و اقامت حدودات کی طرف بندہ کی ہوتی
ہے ۵ اللہ کا کلام عظیم ہے کلام کی عظمت بقدر عظمت متکلم کے ہوتی ہے سو اللہ کا کلام
اُسکے عظمت سے عظیم اور اوسکے جلال سے جلیل اور اوسکی کبریا سے کبیر اور اوسکے وعد
وعید وحدود واحکام واخبار سے قریب ہے اور باعتبار کنہ وغایت وعظم شان وقہر سلطان و
سطوع نور وضیا کے بعید ہے اسکلام پاک کا رتبہ بڑا عالی اور اسکی منزلت بڑی عظیم ہے اسکے
عظم شان کے لئے یہ قول اللہ تعالےٰ کا بس ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا
بمثل هذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا مثال اوسکی عالم شہادت
مین ایسی ہے جیسے سورج کہ خلق اُسکی شعاع سے نفع لیتی ہے لکن کسی مخلوق کا یہ مقدور نہین ہے
کہ اُسکے جرم سے نزدیک ہو سکے اگرچہ اُس تک راہ پائی کسینے کہا کہ یہ کلام بے حرف وصوت
ہے اسلئے کہ اسپر حصر مشکل ہوا کسینے کہا باحرف وصوت ہے اسلئے کہ اسپر غائب ہونا اُسکا دشوار
آیا لکن سبیل اسلم وطریق اعدل یہ ہے کہ اس مسئلہ مین نزاع کرنا ترک کر دے بندہ نے جب
یہ کہا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ اعتقاد کیا کہ امر ونہی اوسکی واجب الاتباع ہے اور التزام
کرنا اُسکے احکام وحلال وحرام کا اور سننا اوسکے وعد ووعید کا اور قیام کرنا ساتھ اوسکے
حقوق وحدود کے لازم ہے تو بعد اسکے اگر اُسنے کچھ تعرض اسباب کا نہ کیا کہ قدم وحدوث و
تلاوت ومتلو وحروف وصوت سے وہ بحث کرتا تو یہ کچھ اُسکو مضرت رسان نہین ہے اور نہ
کوئی واجب اوس سے فوت ہوا اب وہ اگر سو برس جیئے اور اسباب کا اُسکے دل مین خطرہ
تک نہو تو بھی کچھ ڈر نہین ہے فهذا الطریق القویم والمنهج المستقیم اس امر مین منازعت کرنا ایسا
ہے کہ کسی شخص کے پاس فرمان واجب الاذعان کسی سلطان زمان آئے اور اوسمین امر ونہی
ہو یہ شخص اسبات مین مشاجرہ کرنے لگے کہ اس فرمان کا خط کیسا ہے اور اسکی عبارت کیسی
ہے اور اسکی فصاحت وبلاغت کس قسم کی ہے لکن اُسکے معانی سمجھنے اور عمل مین لانے سے
ذاہل غافل رہے ۶ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہے اور حضرت نے خبر دی ہے

کہ وہ آخر شب مین نزول فرماتا ہے آسکے سوا ید وقدم وتعجب وتردد مین اس قسم کی بہت حدیثین
آئی ہین کہ دلائل توحید مین آو نمین تعرف کرنا ساتہ تشبیہ وتعطیل کے جائز نہین ہے اگر اللہ رسول
ان صفات کی خبر نہ دیتے عقل کو ہرگز یہ جسارت نہوتی کہ وہ اوس چراگاہ کی ارد گرد پہرتے بلکہ عقل
عقلا وثبت الثبا ودرے اُسکے متلاشی ہوجاتے اللہ اپنے بندونسے نزدیک ہے جسطرح کہ اُسنے
خبر دی آور جو کچہ ظاہر کیا ہے وہ دلیل ہے اُسکے فضل پر اسنے ایک حجاب درجہ کبریا سے اُٹہادیا
اور کچہ سبحات عظمت وعُلا سے کہول دیا ہے یہ سارے اخبار صفات تجلیات آلہیہ وکشوف الطاف
جلیہ ہین جسنے اُنکو سمجہا سمجہا آور جسنے نسمجہا وہ نادان رہا اب تو مشبہ بنکر اللہ سے دور نہو کیونکہ
وہ تو تجہسے قریب ہے آور معطل بنکر اوس سے نہ بہاگ کہ وہ تجہسے نزدیک ہے استواء کا اطلاق
کر اور کیفیت سے اعراض وہکذا سائر الصفات اللہ تعالے نے ان اخبار کے ساتہ بندون
کیلئے تجلی کی اسلئے وہ ظاہر ہے آور عقول اُسکی ادراک کنہ وکیفیت سے قاصر ہے اسلئے
وہ باطن ہے جن لوگون نے بیان مین ان صفات کے تعرف کیا وہ اس راہ سے ملجور ہین کہ
قصد اُنکا توحید ہے اور اس راہ سے ماخوذ ہین کہ منہج قدیم سے اُنہون نے عدول کیا ہی اور
طرف تشبیہ یا تعطیل کے آگئے ہین اسلئے تو ہوی وعصبیت کو چہوڑ کر اپنے فکر کیطرف بغیر مغالطت
وغلط کے رجوع کر اور اپنے نفس ودین مین اللہ سے ڈر اسے حنبلی بہائی تیرا اشعری بہائی جو ظاہر
تاویل کر گیا ہے تو وہ بسبب توہم تشبیہ وتمثل کے گیا ہے کہ مبادا کہین یہ تشبیہ وغیرہ اوسکے باطن
مین نہ آجائے اگر وہ مجرد استوار کو تسلیم کر لیتا تو کچہ حاجت اُسکو طرف اس تاویل کے نہوتی اُسنے
یہ کام خوف تشبیہ سے کیا ہے اور اے اشعری بہائی یہ تیرا حنبلی بہائی نفی وتعطیل سے ڈر گیا ہی
اسلئے اُسنے اتنا مبالغہ واصرار کیا اور استقرار کا اب مخاصرہ خفیہ ہوگیا آپسمین تم دونونکو صلح کر لینا
چاہیئے حنبلی اپنے باطن سے مخامرہ خفیہ کو مطابق ارادہ رسول خدا صلعم کے دور کر دے اُس سے
ایمان بالاستواء فوت نہوگا اور اشعری خوف تشبیہ کا دور کر کے تاویل پر نجہے اعتراف کرنا
ساتہ مجرد استوار کے کچہ اُسکو مضرت نہ دیگا پہر دونون قائل ہوجائین اثبات وغیر تشبیہ اور نفی بلا
تعطیل کے اور یون کہین امنا ما قال اللہ تعالی علی ما اراد اللہ ویلین باللہ وامنا بما قال
رسول اللہ صلعم علی ما اراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کیونکہ علم

ان اسرار کا سپرد خدا اور رسول سے ہے وما احسن قول القائل الاستواء معلوم والکیفیۃ مجہولۃ
والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ زیادت الیضاح وتوطیۂ صلح کے لئے ہیں یہ بات کہتا ہون
اور اللہ جانتا ہے کہ مقصد میرا اصلاح ہے اور اتم عبادات یہی اصلاح ذات البین ہوتی ہے سو اس
ایضاح کے لئے حاجت نقل کی ہے سلف سے سلف نے تصریح کی ہے استقرار کے تفسیر استوار
مین سو وجہ اوسکی یہ ہے کہ بواطن زمن نبوی مین اور بعد زمانہ رسالت کے ایک صفت پر بحیثیت
غرائز وجبلّات نہ تہی بلکہ بعض بہ نسبت بعض کے اقوے اور اتم تہے علم وفہم مین اور اکمل تہے
استعداد مین اسی اختلاف استعدادات کی وجہ سے مراتب دعوت کے بہی متنوع ہوئے اللہ نے
کہا ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن تو بیان حکمت
ایک رتبہ ہے دعوت کا واسطے بواطن صالحہ قابلہ کے اور بیان موعظت ایک رتبہ ہے واسطے
دوسرے بواطن صالحہ کے اور مجادلہ ایک رتبہ ہے اور جبکہ حضرت صلعم لوگون سے بقدر
اونکی عقلون کے بات چیت کرتے اور نور باطن صافی سے اُنکے بواطن پر اشراف رکھتے تھے ہر
برتن مین وہی چیز ڈالتے جسکے لائق وہ برتن ہوتا تو اب یہ گمان نکرنا چاہیے کہ جہان کہین
حضرت نے نزول مین اطلاق قول کیا ہے اور آپ پر آیت استوار اوتری ہے اوسوقت
جتنے سننے والے نزدیک آپ کے تہے وہ سب فہم مین برابر تہے بلکہ بحسب تفاوت ہر زمان
متفاوت الفہم تہے اور حضرت نے متنوع فہوم باطن پر مطلع ہوکے ہر ذی عقل کو اوسکی عقل پر
اور ہر ذی فہم کو اوسکے فہم پر مقرر رکہا ایک جاریہ نے اشارہ طرف آسمان کے کیا تہا حضرت
نے اعتقاد پر اوسکے ایمان وتوحید مین اکتفا فرمایا کیونکہ اوسوقت سارے بواطن سایۂ قباب
عصمت مین تہے اور وقار نبوت اور ابہت رسالت اُنکو ڈہانپی ہوئی تہی اسلئے اُنمین
کوئی نزاع ظاہر ہوا اور نہ خلاف نے شہرت پکڑی نفوس استعجال وطیش وسرعت نفور سے
راکد راقد رہے پہر جسقدر وقت دراز ہوا اور اشعۂ آفتاب عصمت نبویہ بوجہ بُعدِ عہد رسالت
متوارہی ہوتی گئی خلاف واختلاف امت مین چلنے پہرنے لگا یہانتک کہ خوب ہی متفاحش
منکشف ہوگیا اور نوبت تکفیر وسباب کی پہنچی اور نفوس مثل ثعبان کے جست کرنے لگے
اور صفو عقائد کے متکدر کرنے پر شیطان ظفرمند وکامیاب ہوا اس راز کے معلوم ہونے

سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ تواتر و طبایع باوجود اختلاف و تنوع کے ہرگز موافق ساتھ باطن کے
صفا و فہم پر نہین ہو سکتے ہین اور نہ سب کے سب طرف حق صرف کی راہ پا سکتے ہین ولا یزالون
مختلفین الا من رحم ربک و لذالک خلقہم اسلئے نظر طرف مقاصد کے کرنا چاہیے کیونکہ ہر
کوئی اصابت صواب مین تحری و اجتہاد کرتا ہے سو جس شخصکو زیر عصمت اسلام ملتزم احکام
معترف حلال و حرام متوجہ طرف بیت اللہ الحرام کے پائے اوسکو اپنا برادر مسلمان اعتقاد
کرے بہت سے اہل علم ایسے ہین کہ آخر صحت قول خصم کے ظاہر ہو جاتی ہے لیکن وہ دیکھتے ہین
کہ بہت سے عوام متبعین اُنکے ملتزم اُنکے عقیدہ کے ہین اسلئے اظہار رمانی الضمیر کو مکروہ رکھتے
ہین کہ مبادا کہین اُنکا بازار سرد نہو جائے اب اس فتنہ کو دیکھنا چاہیے کہ عالم تابع عامی
کے ہو جاتا ہے حالانکہ امر اسکے بالعکس ہونا چاہیے تہا ۔ حضرت سے ثابت ہے کہ اللہ
کے ۷۰ حجاب نور کے ہین اگر ایک حجاب کو بہی اونمین سے اوٹہا دے تو سبحات اُسکی وجہ
جسکو پائین جلا دین اسلئے اس گہر مین کہ دار ناپائدار ہے رویت عیان متعذر ہے آخرت
دار القرار ہے وہان یہ رویت ہوگی یہ حدیث مشترک الدلالۃ دلیل ہے منکر رویت کی اس
حیثیت سے کہ کشف موجب حرق ہے اور دلیل ہے مثبت رویت کی اس حیثیت سے کہ کشف کو احراق و فناء
اہلاک کے ساتھ لگایا ہے جبکہ یہ رویت محل قابل فنا و ہلاک پر وارد ہو لیکن بندہ جب دار القرار مین جا کر گہر ہوا اور سے خلعت
بقاء و استقرار کی پہنائی گئی اور وہ بحر انوار مین غوطہ لگانے لگا اور مقعد صدق مین جا بیٹہا اور خلوت
خانہ وصال مین جالس ہوا اور وثاق فنا و زوال سے اُسنے رہائی پائی تو اوسدم وہ حجب
اُٹھ جاوینگے اور سبحات متجلی ہونگے اُسکو ایک ایسی جگہ ہاتھ آئیگی جو کہ زوال و احراق
و آفات سے مامون ہے اور یہ صفات ان صفات کی طبیعت پر باقی رہینگی بلکہ جسقدر سوانح
تجلی پھر پھر کر سامنے آئینگے اُتنی فرباد علم و ذات کی زیادہ ہوگی فسبحانہ ما اعظم شانہ
آج دنیا مین دل اللہ تعالے کو نظر ایمان سے دیکھتے ہین کل آخرت مین ابصار اُسکو بنظر عیان
دیکھینگے حدیث انکم لترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون
فی رویتہ صحیح ہے اسجگہ نظر کو ساتھ نظر کے تشبیہ دی ہے نہ منظور کو ساتھ منظور کے ایک قوم
علما کو دنیا مین علم الیقین سے نصیب ملا ہے اور دوسری قوم کو جو اُنسے اعلے رتبہ ہے عین الیقین

سے نصیب حاصل ہوا ہے جسطرح فرمایا آنحضرت نے دبی قلبی اور حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا تہا
اصبحت من مناحقا یہ اسلئے کہ انکو ایمان مین ایک ایسا رتبہ مکشوف ہوا ہے جو سوا رتبہ علم کے تھا
اسی مطالعہ کی وجہ سے معاذ کہتے تہے تعالوا نؤمن ساعۃ آؤ ایکدم ہم ایمان لائین یہ دلیل ہے
تفاوت مراتب و زیادت و نقصان ایمان پر جسطرح کہ بعض علما کا مذہب ہے اور بعض کا مذہب
یہ ہے کہ ایمان نہ زیادہ ہو اور نہ ناقص و کل قائل قلق لہ وجہ و مخرج ایک جماعت علما متقین
کا مرتبہ عین الیقین اسطرح پر ہوجاتا ہے کہ گویا انکا ایمان محسوس مناظر ہے جسطرح کہا ہے
لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا انکے سامنے غیب مثل عین کے ہوجاتا ہے قیامت مین مرتبہ
انکے رؤیت کا اور بہی زیادہ ہوجائیگا اوس سے بڑہکر جو کہ دنیا مین حاصل تہا آسے برادر شکر
رؤیت جو بات کہ تیرے سمجھ مین آئی ہے وہ اسطرح پر نہین ہے جس تک تیرا فہم پہنچا ہے کیونکہ
تو نے یہی سمجہا ہے کہ رؤیت جب ہوتی ہے تو بواسطہ اشعہ لمعات کے ہوتی ہے جو کہ حدقہ سے
اوٹہتے ہین اور اوسمین اعتدال مسافت و ہوا ء شفاف کا ہونا شرط ہے حالانکہ یہ فن جسکو
تو نے سمجہا ہے عالم شہادات و ملک سے ہے عین و حدقہ دن قیامت کے اس طبیعت معہود
فی الدنیا پر باقی نہ ہونگے بلکہ قدرت طرف حکمت کے اور حکمت طرف قدرت اور قلب طرف
عین کے اور عین طرف قلب کے متحرک ہوگی اسیطرح ہوا و شعاع و الوان و اکوان خلاف
تیرے فہم و مالوف و معہود کے ہونگے زمین آسمان سب بدل جائیگا واحد قہار بارز ہوگا آئی محسوس
عالم ملک و شہادت تو طرف ملکوت و غیب کے بارز ہوا اور منحصر جہات و ادوات و آلات سے اوپر
کو جزو مین اسپر ایمان لایا ہون کہ مومنین اللہ تعالے کو دیکہین گے اور کفار اوسکی رؤیت سے
محجوب ہونگے جسطرح کہ تنزیل نے خبر دی ہے اور اسکی صحت پر دلیل واضح و برہان ساطع
قائم ہے خلق رؤیت مین بقدر تفاوت مراتب عبودیت و منازل قرب کے متفاوت ہونگی
انبیاء کا رتبہ رؤیت مین اور ہوگا اور اولیاء کا اور اور عوام مومنین کا اور وہان رؤیت
بصر و بصیرت دونون شریک ہونگی اور ایک طبیعت و صفت ہوجائینگی اولیاء آخرت مین
اسطرح پر دیکہین گے جسطرح انبیاء دنیا مین دیکہتے ہین پہر اسی نہج پر مراتب نبوت و رسالت
کے رؤیت مین متفاوت ہونگے خواص انبیاء اسطرح پر دیکہین گے جسطرح ہماری حضرت

نے شب معراج مین دیکہا تہا حضرت کا رتبہ رویت مین سب سے زیادہ ہوگا لکہتا ہے کہ اسی
رتبہ کا نام مقام محمود ہے جسکا وعدہ آپسے ہوا ہے اسمین کوئی غیر حضرت کا شریک نہوگا ۸
ہم اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ حضرت رسول ہین اللہ کے اللہ تعالے نے انکو ہدایت و دین
حق دیکے بہیجا ہے تاکہ یہ دین سب دینو نپر غالب ہوجائے اگرچہ مشرک برے برا مانا کرین معجزات
باہرہ و براہین ظاہرہ سے آپکی مدد کی گئی چاند پہٹ گیا پتہرنے سلام کیا آمم جن بتمردین
بیعت کی تشیا ملین سرکش سامنے آپکی رسالت کے زیر ہوگئے ذراع زہر آلود بول اٹہا
آپکی دعا سے دہانے ابر کے کہل گئے اونٹ نے بات کی کوئیں کا پانی تہوک سے میٹہا ہوگیا انگلیونکے
بیچمین سے پانی کا چشمہ بہ نکلا فرشتے آپکی مدد کے لئے کہلم کہلا آئے اسکے سوا اور بہت سے
معجزات و آیات بے انتہا ہین بڑا معجزہ سور قرآن ہے لکن وجہ اعجاز عرفان کے اوسیکو
کہلتی ہے جوکہ ایمان و عرفان سے ریان و سیراب ہو اور اسکا دل مورد الہام اور اسکی
زبان مصدر احکام ہو اور وہ نطق بہوی نکرے اور حکم مدے مگر ساتھ تقے کے حضرت کے
دین سے سائر ملل و ادیان منسوخ ہوگئے آپکی کتاب نے سارکتب منزلہ سالف زمان کو زائل
کردیا ؎ یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست ؛ کتب خانہ چند ملت بشست
؎ نگارین کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت ؛ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد
ہم سب انبیاء و رسل و ملائکہ پر ایمان لائے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ سب آسمان
فرشتوں سے بہرے ہوئے ہین پہر کوئی انمین سے طرف زمین کے اوترتا ہے بعض انمیں کرتبین
ہین اور بعض روحانیین اور بعض حاملان عرش اور کرام کاتبین بر بنی آدم پر موکل ہین
اور جیسے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کہ یہ قابض ارواح ہین اور
بعض خزنہ جنان ہین اور بعض زبانیہ نیران اور کوئی مالک و رضوان ہم ان سب پر ایمان
رکہتے ہین اور اقرار انکے حقیقت کا کرتے ہین پہر اس ایمان کے بعد ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ
ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہین نبوت کا دروازہ بعد آپکے بند ہوگیا اور پردہ رسالت
کا ڈالدیا گیا اب بعد آپکی نبوت کے کوئی نبوت نہیں ہے تمام خلق اور سائر ملل و ادیان پر آپکی
ہی اطاعت و انقیاد ہر فعل و ترک مین جو آپسے پہلے تہا واجب ہے اب ہر طریق سوا آپکے

طریق متابعت کے مسدود ہے اور ہر دعوت سوا آپکے دعوت رسالت کے مردود ہے
ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ جو اولیاء آپکی امت کے ہین اُنسے کرامات واجابات ہوتی ہین حضرت
کے زمانے مین بہی آپکے اتباع سے ظہور کرامات وخوارق عادات کا ہوا تہا اولیاء کی کرامات
تمہ ہین معجزات انبیاء کے جنکے ہاتہ پر کچہ اشیاء مخرقات ظاہر ہوں اور وہ ملتزم احکام شریعت
کا ہو تو ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ وہ زندیق ہے اور جو کچہ اُس سے ظاہر ہوا ہے وہ مکر واستدراج
ہے اولیاء کے کرامات انواع طرح پر ہوتے ہین جیسے سماع ہواتف کا ہوا ہے اور سماع ندا کا
بواطن سے اور طے ہوجانا ارض کا اور تقلب اعیان کا کہ پتہر سونا ہوجائے اور کشف ضمیر اور علم
بعض حوادث کا قبل تکوّن کے یہ سب برکات ہین متابعت آنحضرت صلعم کے اور سب
لوگون مین سے اوفر الحظ ساتہ صحت وقرب وعبودیت کے وہ شخص ہوتا ہے جو کہ اوفر الحظ
ہے متابعت نبی صلعم سے اللہ تعالے نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ وقال تعالے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ہونا کرامات کا کچہ
نشان صحت حال نہین ہے کہ اگر یہ کرامت نہو تو حال صحیح نہ ٹہرے بلکہ کبہی وہ شخص جس سے کوئی کرامت
نہین ہوتی ہے افضل ہوتا ہے صاحب کشف وکرامات سے اور یہ ایک عجیب بات ہے کیونکہ جب
شخص کو کشف کسی قدرت و خرق عادات کا ہوتا ہے تو وہ بوجہ ضعف یقین کے ہوتا ہے
تاکہ اوسکا ایمان قوی ہو یہ اللہ کی ایک رحمت ہے واسطے اپنے بندونکے کہ اُنکو ثواب
معجل دیتا ہے اور فوق انکے وہ لوگ ہین کہ اُنکے دلون سے حجب اُٹہہ گئی اور بواطن اُنکی
مباشر روح یقین وصرف معرفت ہوگئے ہین اُنکو کچہ حاجت مدد مخرقات ورویت قدرت و
آیات کے نہین ہوتی ہے اسی جگہ سے اصحاب حضرت سے کرامات کی نقل بہت کم آئی ہے
اور متاخرین مشایخ وصادقین سے بکثرت منقول ہوئی ہے کیونکہ اُنکے بواطن بسبب برکت
صحبت ومجاورت نبوی ونزول وحی وتردد وہبوط ملائکہ کے درخشان تہے اُنہون نے
آخرت کا معائنہ کرلیا تہا اسلئے دنیا مین زاہد تہے اُنکے نفوس متزکی اور عادات منخلع اور مرائی
قلوب مصقل ہوگئے تہے وہ رویت کرامات واستماع آثار قدرت سے بے نیاز تہے پہر جس
شخص کا یقین اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اجزاء عالم حکمت مین وہ چیز دیکہتا ہے جو اوسکا غیر

قدرت مین دیکہتا ہے اور قدرت کو پردہ حکمت کے اندر پوشیدہ پاتا ہے اگر اوسکے لئے قدرت
متجرد ہوکر منکشف ہوجاے تو بہی اُسکو کچہ استغراب نہین ہوتا اور جو شخص کہ مستغرب للقدرۃ
ہے اُسکا یقین اس قدرت سے قوی ہوتا ہے کیونکہ وہ بسبب حکمت کے محجوب عن القدرۃ
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ رؤیاء صالحہ ایک جزء ہے ۴۶ اجزاء نبوت سے اور اولیا و صلحاء
مومنین کو بہی منامات میں لوائح و لوامع ملکوت منکشف ہوتے ہین سو تو اگر خواب کا اعتبار کرے تو
تجکو آیات ظاہرہ و قدرت باہرہ الٰہی کے عجائب نظر آئین کیونکہ خواب مین کبہی وہ چیز منکشف ہوتی
ہے جو کہ بعد ایک سال یا ایک ماہ کے ہونے والی ہے پس شئے معدوم جو کہ اتبک موجود نہین
ہے اللہ تعالے تجکو اُسپر قبل اُسکے ایجاد کے اطلاع دیتا ہے تاکہ تجکو یہ بات بتا ئے کہ کوئی تیرا
خالق و معبود ہے جو کہ علام الغیوب ہے تجکو قصہ منام ابراہیم خلیل کا معلوم ہے اور حضرت
سے کہا تہا اذ یریکہم اللہ فی منامک قلیلا و لو اریکہم کثیرا لفشلتم و قد ظفرت بکمال
الاہتداء ۹ میراث نبوت کی علم ہے اس علم کے وارث اصحاب و اہل بیت رسالت ہین
تجبہر ان سبکی محبت واجب ہے تو طرف ایک جہت کے مائل نہو اور دوسری جہت کو نچہوڑ کیونکہ
یہ ہوی ہے اشتغال ساتہ عصبیت و خوض کے امر صحابہ و عترت مین شغل بطالین ہے ایک قوم
نے بطالت کے ساتہ استدراج کیا اور مخالفات و ارتکاب مناہی پر جرأت کی اور اپنے زعم کو
محبت سمجہا اور اُنکے جی نے اُنسے یہ کہدیا کہ یہی محبت تمہارے کام آئیگی حالانکہ یہ بات نہین
ہے بلکہ جب تک وہ جادہ مستقیمہ پر قایم نہونگے تب تک یہ محبت بغیر تقوے کے کچہ کارآمد نہ
ہوگی جب نماز فوت ہوئی اور اوقات ضائع ہوے اور گناہ کا ارتکاب ہوا اور محارم مباح
ہوگئی تو اب کسطرح یہ محبت اونکا جبر کریگی فاطمہ بنت رسول خدا صلعم کا دوست رکہنا واجب
ہے اور یہی بات ہر مومن کی دل مین گنجایش کرتی ہے حضرت کا قول یہی سنا ہے کہ فاطمہ
کے حق مین کیا کہا تہا فاطمۃ بضعۃ منی پہر یہ فرمایا تہا اعملی لا اغنی عنک من اللہ شیئا پہر یہ
بہی سنا ہوگا کہ فاطمہ کا زہد دنیا مین اور اُنکا علم و عمل و تجرع مرارات فقر و قلت و حسن
صبر و احتساب کیسا کچہ تہا تو یہی امور موجب اُنکی محبت کے دل مسلین ہین اگر یہ صفات
ظاہرہ اونمین نہوتی تو مجرد نسبت باہمی اُنکی ساتہ حضرت کی موجب محبت کی نہوتی پہر جبکہ

یہ سب اوصاف جمع ہوگئے تو اب کسطرح اُنکی محبت واجب نہوگی حسن وحسین رضی اللہ عنہما فاطمہ
کی اولاد ہین آور اُنکی اولاد خود فاطمہ کی اولاد ہے تو یہ سب اولاد رسول صلعم کی ٹہری
پس جسکے دلمین حب رسول ہوگا اوسکو حب اولاد رسول کا ہونا بہی ضرور ہے باقی رہے
اصحاب حضرت کے سو فضائل ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کے لاتحصر ہین آور تبرا علی مرتضے کو صحابی
رسول خدا کہنا بنسبت قرابت کے اکمل تر ہے وصف مین والکل عال کیونکہ نسبت قرابت
کی جوہری ہے اور نسبت صحبت کی معنوی تو اب کسی مومن کے دلمین کب اس امر کی گنجایش
ہوسکتی ہے کہ وہ اصحاب حضرت مین قدح وجرح کرے حالانکہ وہ حضرت کے ساتہ مثل ایک
جان وتن کے تہے انہون نے اپنے اموال وازواج صرف کردئے آور اوطان سے ہجرت
کرگئے آور ہمسرون اور یارون ہمعمرونکو محبت نبوی مین چہوڑدیا لکن جس کسی پر اس
امت مین سے شیطان نے فتح پائی ہے آور اوسکے عقائد مین میل جول وسوسۂ ابلیس کا ہوگیا
وہ ناپاک ہے اُسکی ضمائر مین بسبب مشاجرات باہمی کے کینہ وعداوت نے قدم جمایا
اور یہ اعتقاد و ضغائن ایسے مستحکم ہوگئے کہ لوگون نے اوسکو متوارث کرلیا آور متجسد ومتجذب
طرف اہوار کے ہوگئے جنکے اصول مضبوط اور فروع شاخ درشاخ ہین سو توامی مبرا ہووے
وعصبیت سے اسباتکو جان لے کہ اصحاب آنحضرت باوجود نزاہت بواطن وطہارت قلوب
کے بشر تہے وہ بہی نفوس رکہتے تہے نفوس کے لئے صفات ہوتی ہین سو اُنکے نفوس جب
بصفت قلوب منکرہ ظاہر ہوتے تو فورجوع طرف اپنے دلونکے کرکے امور نفسانیہ کا انکار
کرتے تہے اُنکی آثار نفوس مین سے کچہ ذرا سا اثر طرف اُن نفوس کے پہنچا ہے جو کہ عادیم
قلوب تہے اسلئے اُنکو قضایا اُنکے نفوس کے دریافت نہوئے بلکہ انہون نے اسی حیثیت
نفسیت کا آدراک کیا آور ظاہر مین جو مفہوم نفوس کا نزدیک انکے تہا اُسیکی بنیاد پر تصرف
کرکے بدعات وشبہات مین گرفتار ہوگئے آور ہر مورد مین وارد ہوسے آور ہر آب بغیر
سائغ کو نوش کیا آور صفا قلب آمیز وشوار ہوگیا آور طرف انصاف کے رجوع نہ کرسکے
حالانکہ نفوس صحابہ کے صفات نفسانیہ بہت کم رکہتے تہے اسلئے کہ وہ محفوف بانوار قلوب
تہے لکن جب ان نفوس امارہ بالسوء والون نے اس امر کو متوارث کرلیا تو انمین حدوث

بغض وعداوت کا ساتھ آنکے ہوا تجکو اگر نصیحت قبول ہے تو تو اس تصرف سے باز رہ اور
سب سے یکسان محبت والفت رکھ کیسیکی محبت کو انمین سے کسیکی محبت پر ترجیح نہ دے اور
تفضیل وغلو سے بھی باز رہ کیونکہ مقدمہ انکا خوض کرنے سے اکبر تر ہے تجکو اختیار کرنے مین
عقیدۂ سلیمہ کے اسقدر کافی ہے جو کہا گیا یہ ضرور نہین ہے کہ تو ایک کو دوسرے سے زیادہ
دوست رکھے اور ایک کے فضل کا دوسرے کے فضل سے زیادہ تر معتقد ہو بلکہ تو سبکا
محب اور سبکے فضل کا معترف علی حدۃ سوا ءٍ رہ اور خلافت خلفاء اربعہ کا اعتقاد کر علی و
معاویہ جب باہم قتال وخصام کرتے تھے تو دونون طرف کے لوگ ایک دوسرے کو برا کہتے لیکن
ایک نے دوسرے کو کافر نکہا سو تو بھی کسی جاہل ساب کو کافر نکہہ امیر المومنین علی رضی اللہ
عنہ اپنی خلافت مین مجتہد مصیب تھے اور سب سے زیادہ حقدار خلافت کے تھے اور اجتہاد
معاویہ کا بابت خلافت کے خطا تھا کیونکہ معاویہ باوجود علی کے استحقاق خلافت کا نرکھتے
تھے واللہ ینفعنا بمحبتھم ویحشرنا فی زمرتھم آمین ۰ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ بعد مرنے
کے جو کچھ پاس مردہ کے کہا جاتا ہے یا اُس مردہ سے کہا جاتا ہے وہ اوسکو سنتا ہے جسطرح
کہ اپنی زندگی مین سنتا تھا اور نہلانے والیکی سختی ونرمی سے متاثر ہوتا ہے اور جو کوئی اسکے
بدن کو ہات لگاتا ہے اُسکو جانتا ہے وہ حواس جو منعدم ہو گئے ہین وہ اوسمین منکتم ہوتے
ہین ہمکو اسمیت وسماع ورویت میت مین کچھ شک وشبہ نہین ہے اخبار اسی پر دلیل ہین
تو تفتیش کریگا تو پائیگا اور اہل وخاصہ خدا نے اس امر کو اپنے ذوق سے پایا ہے اور
جانکر یقین کیا ہے اللہ نے اُنپر یہ بات ظاہر کر دی ہے اور اُنکو اس حال پر مطلع فرما دیا ہے
دو فرشتے منکر نکیر آکر سوال کرتے ہین یہ سوال مقبور ہی سے ہوتا ہے اور ظاہر امر یہ ہے
کہ سوختہ وغرق شدہ سے بھی ہوتا ہے اور اوس شخص سے بھی جسکو کسی درندہ نے کھا لیا
ہے غرضکہ کسی طرح پر مرے باوجود اختلاف احوال کے مسئول ہوتا ہے یہ مسئلت ایک ابتلا
ہے طرف سے اللہ کے واسطے بندوں کے یہ ایک منزل ہے منجملہ منازل آخرت وموافقت آثار کے
ہمکو نسبت قبر کا بھی اعتقاد ہے قبر ایک چمن ہے بہشت کے چمنون مین سے یا ایک گڑہا ہے
دوزخ کے گڑہون سے ارواح واجساد نعیم مقیم وعذاب الیم مین شریک ہین قالب بعد خاک

ہوجانے اور سفال وخشت بنی کی ہمراہ اپنے روح کے نعیم وعذاب مین شریک حال یکدیگر رہتے
ہین اللہ تعالےٰ دن عرض نشور کے ہر قالب اور اُسکی روح کو جمع کریگا ابراہیم علیہ السلام کا
قصہ بابت چار پرندونکے اس راز کا اظہار ہے کشف اس غطا کا بعد موت کے ہوگا فکشفنا
عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید اُسوقت آنکھ کھلے گی اور انسان خواب وغفلت وجہل سے
جاگے گا اور ایک اور ہی عالم دیکھیگا جسکو وہ کبھی نہ دیکھا تھا اور جنت ونار کو دیکھیگا ہمارا عقیدہ
یہ ہے کہ بہشت ودوزخ اسدم موجود ومخلوق ہین جو کچھ دربارہ نعیم امر جنت آیا ہے جیسے حور
قصور ولدان غلمان انہار اشجار وہ سب حق ہے جمیع امر جنت کو اس خبر پر قیاس کرنا چاہیے
کہ جب کوئی بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کہنے پر اُسکو ایک درخت دیا جاتا ہے جس کے
سایہ مین سو برس تک سوار چلے سو یہ سب حق ہے بلکہ وہان اس سے بھی بڑھکر ہے جو کہ
کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ دلمین اوسکا خطرہ گزرا وانما اخبرن بیسیر
عن کثیر علی قدر وہمک دخیالک وضیق وعائک اسلئے کہ جبتک آدمی اس جہان مین ہے
تب تک برتن اُسکے فہم کا بقدر تنگی اس عالم کے تنگ ہوتا ہے اور جو لوگ مقید اپنے عقلون
کے ہین وہ کوئی شے قبول نہین کرتے مگر وہی شے جسپر برہان دلالت کرتی ہے اور جو امر بے
برہان عقلی ہے وہ نزدیک اُنکے تخشف وہذیان ہے سو یہ لوگ ملاحدہ وزنادقہ اجہل خلق
اللہ باللہ ہین انکا آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے آنکے فساد امر پر یہی اختلاف انکے آرا کا دلیل
ہے اور صحت امر انبیاء پر یہی اتفاق انبیاء کا اصول غیر مختلف الفروع پر دلیل ہے ہم اعتقاد
رکھتے ہین کہ اللہ تعالےٰ دن حساب کے ساری خلائق کو مبعوث اور تمام خلق کو صعید واحد
مین مجموع کرکے نقیر وقطمیر کا حساب کتاب لیگا ایک فریق جنت مین ابد الآباد رہیگا اور دوسرا
فریق سعیر مین مخلد ہوگا وضرب بینہم بسور لہ باب جسنے یہ کہا کہ نار مین مخلد نہ رہیگا اوسنے خطا
کی ایکقوم فقط ذائقہ گیر نار ہوگی اور دوسری قوم قدرے قلیل آگ مین رہیگی اور کچھ
لوگ بقدر ذنوب کے ٹہرینگے اہل بدع کا حال مثل اہل کبائر کے ہوگا مخلد فی النار نہونگے
حدیث مین آیا ہے کہ یہ امت تہتر فرقے ہوجائیگی بہتر فرقے نار مین جائینگے اور ایک جنت
مین یہ خبر واحد اہل سنت وجماعت ہین سو اس حدیث مین ہونا اہل بدعت کا اس امت سے

ثابت کیا ہے نار مین جانے سے کچھ خلود لازم نہین آتا رہا فسق تو اجیہ سو وہ ذائق نار ہوگا اور نار اور
اسکا نار مین ہوگا مگر واسطے تحلت قسم کے باقی لوگ نار مین جاکر بعد نکلین گے اسلئے ہم ایسا مرتکب
معتقد نہین ہین کہ مسلی صائم حاجی مزکی مخلد فی النار ہوگا گو مرتکب کبیرہ و بدعت ہو ایک
اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ انبیا روز قیامت کے شفاعت کرینگے انکی سفارش سے ایک خلق کی رہائی
آئی گی اور اولیا اور مومنین کے لئے بھی شفاعت وجاہ نزدیک خدا کے بقدر اُسکے مراتب کے
ہوگی ہم اسکے بھی معتقد ہین کہ پلصراط حق ہے بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز
اور ترازو بھی حق ہے اُسکے پلے ہین اور ایک لسان اللہ کی قدرت کے سامنے تلنا اعمال کا
میزان مین کچھ تعجب کی بات نہین ہے تجھ بھی جواہر و اعراض معلوم ہین اسلئے تو وزن اعراض سے
تعجب کرتا ہے اور قائل وزن پر ہنستا ہے اور جسکو اللہ نے اسرار و عجائب اقدار پر اطلاع
بخشی ہے وہ تیرے اس قصور عقل پر خندہ زن ہے اور تیری رکاکت فہم پر عیب گیر فالیوم
الذین امنوا من الکفار یضحکون جو شخص عاقل ہو کر امور آخرت کا منکر ہے وہ اس فن والے
کے سامنے کودک سے بھی کم عقل تر ہے ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ حوض مورود جو کہ مخصوص ہے
ساتھ نبی صلعم کے حق ہے ہم اسکے معتقد نہین ہین کہ اہل کبائر کا نار پر وارد ہونا ضرور ہے
ہم قطعاً یہ بات نہین کہتے ہین بلکہ جائز ہے کہ اللہ تعالے اُسنے تجاوز کرے اور انکے سیئات کا
کفارہ کردے اور نہ کسی کے لئے ہم یقین جنتی ہونے کا کرین بسبب اُسکے اعمال صالحہ
وطرائق حمیدہ کے بلکہ ہم اسکے لئے امید جنت کی رکھتے ہین جائز ہے کہ اللہ اُسکو نار پر وارد
کرے ہان مگر وہ لوگ جنکو رضوان پر تنزیل سے نص کی ہے قال تعالے لقد رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ عیسے علیہ السلام آسمان سے زمین
پر اترین گے اور دجال بر آمد ہوگا اور سورج مغرب کے طرف سے نکلیگا یہ سب بلا شک و شبہ حق
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ خلافت قریش مین ہے قیامت تک غیر اُنکے اس بارہ مین
مجادلہ نہین کر سکتا ہے ہم اعتقاد کرتے ہین وجوب انقیاد کا واسطے امام وقت کے بنی عباس
مین سے اور واسطے سائر ولاۃ کے جو اُنسے پہلے تھے اور جو کوئی امام پر خروج کرے اوس سے قتال کرنا
درست ہے ہم معتقد ہین جمعہ و جماعات و وجوب قضاء حقوق مسلمین اور اتفاق کرنے کی حسن جسم

پر کہ وہ اتفاق کرین ہمکو اُنکے اجماع کرنے کا بہی اعتقاد ہے ہم اپنے رائے پر اجماع مسلمین کو چہوڑ
کر نہین جم سکتے وکل ذلک بتوفیق اللہ تعالے انتہی کلام الشیخ رضی اللہ عنہ ملخصا وما احسنہ
واتقنہ وادفقہ بالکتاب والسنۃ شیخ رح نے اس عقیدہ کو بحالت مجاورت مکہ حرسہا اللہ تعالے
بحسب فرمایش بعض اخوان مسلمین بعد استخارہ کرنے اور ملتزم و مستجار مین دعا مانگنے اور
ارکان و استار کے ساتہ تمسک کرنے کے تالیف کیا ہے اور اسکا نام اعلام الہدے و عقیدہ
ارباب التقوے رکہا ہے یہ رسالہ مشتمل ہے دس فصل پر ہر فصل مشتمل ہے جواہر زواہر عبارات
حسنہ پر مینے اسجگہہ تمام تقریر اُس تحریر کی نہین لکہی اسلئے کہ وہ لائق اہل علم کامل و عرفان
صادق کے ہے فقط نفس مسائل اعتقاد کو حبتہ حبتہ ہر فصل سے لیلیا ہے وباللہ التوفیق

فصل بیان مین اختلاف و انتقاد بعض عقائد فرقہ ناجیہ کے باختصار تمام موجب بیانات مندرجہ فصول مقدمہ رسالہ ہذا کے

افقہ اکبر **ق** تلفظ ہمارا ساتہ قرآن کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اُسکو مخلوق ہے
اور پڑہنا ہمارا اُسکو مخلوق ہے انتہی **ص** یہ قول خلاف ظاہر حدیث ہے سلف نے اسمین
بحث نہین کی ہے کہ لفظ و تلاوت و کتابت مخلوق ہے یا غیر مخلوق اسلئے خوض کرنا اسمین
بہتر نہین سکوت کفایت کرتا ہے **ق** وہ بلا آلہ و حرف کے کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہین
ص یہ درست ہے کہ کلام خدا کا بلا آلہ ہے مگر نفی حرف و خلق حرف کی ٹہیک نہین
حرف و صوت کا ثبوت خود حدیث مین موجود ہے اور حروف ہجا ر قدیم ہین نہ حادث **ق**
وہ موجود ہے مگر بلا جسم و جوہر و عرض **ص** مضمون صحیح ہے مگر استعمال ان الفاظ کا سلف
سے ثابت نہین ہوا **ق** سارے ایماندار ایمان و توحید مین برابر ہین اور اعمال مین
کم و بیش **ص** زیادت و نقصان ایمان کا کتاب و سنت سے ثابت ہے پہر انکار کیسے
چہ اور بعض اہل علم نے اسکو راجع طرف نزاع لفظی کے کیا ہے ہمارا ایمان اور ابوبکر و جبریل

علیہ السلام کا ایمان برابر نہین ہے **ق** ہر صفت کا فارسی مین بولنا جائز ہے سوائے ید کے
ص یہ استثنار بے دلیل ہے **ق** ایمان نہ بڑھے نہ گھٹے **ص** تقدم الکلام علیہ خلافا
ق ایمان غیر عمل **ص** لیکن ظاہر کتاب وسنت سے داخل ہونا عمل کا ایمان مین
پایا جاتا ہے اور اقوال علمار کے اسبارہ مین مختلف ہین **ق** حروف وسیاہی وکاغذ
وکتابت سب مخلوق ہین **ص** حرف مین بحث ہے باقی درست ہے **ق** استطاعت
ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کتاب وسنت اس سے بلکل ساکت ہے **ق** قصر افطار
رخصت ہے سفر مین **ص** اسین بابت رخصت وعزیمت کے بحث ہے نیل الاوطار
مین دیکھنا چاہیئے **ق** وہ دن ہزار برس کا ہوگا **ص** بلکہ بجاپس ہزار برس کا
ہوگا **ق** دیدار خدا بلا کیف وشبہ وجہت ہوگا **ص** نفی جہت ومقابلہ ومسافت
ومحونا سے سلف نے سکوت کیا ہے اسین خوض کرنا فضول ہے **۲** عقیدہ اشعری
ق صفات نہ عین ہے نہ غیر الخ **ص** سلف نے اسین کبھی خوض نہین کیا اور کتاب
وسنت اس سے ساکت ہین خطبہ علے عقائدہ ادلی **ق** قرارت قرآن مخلوق ہے **ص**
سلف نے اسین کلام نہین کیا اہل کلام کا یہ خوض ہے بس بس **ق** کلام معنی قائم
بالنفس ہے **ص** یعنے اللہ کا کلام نفسی ہے بلا حرف وصوت کے تو یہ بات خلاف ظاہر
حدیث ہے کتاب وسنت سے کہین اتا پتا اس کلام نفسی کا نہین ملا ہے مگر قول شعرار
مین والشعراء یتبعہم الغاوون **ق** استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کلام
اسپر گزر چکا **ق** بندہ کاسب ہے **ص** اسکی صحت اطلاق مین بحث ہے اگرچہ ایک
جماعت اہل سنت کا قول یہی ہے **ق** یہ جائز نہین کہ روئیت خدا کی کسی مکان یا صورت
یا مقابلہ یا اتصال شعاع سے ہو **ص** اسین خوض کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے صرف
اعتقاد لانا وقوع روئیت پر علی مراد اللہ تعالے کفایت کرتا ہے **ق** عمل کرنا ارکان
سے فرع ایمان ہے **ص** یعنے عمل داخل ایمان نہین ہے اسپر کلام گزر چکا اہل حدیث کے
نزدیک ایمان عبارت ہے اقرار لسان تصدیق جنان عمل بالارکان سے ظاہر کتاب و
سنت اسیکے ساتھ ناطق ہے واللہ اعلم **۳** عقیدہ غزالی رح **ق** نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض

فوق ہرشے سے بفوقیت مکانت نہ مکانیت ص یہ معانی صحیح ہین لکن یہ الفاظ مبتدع ہین سورہ
اخلاص اور آیۃ الکرسی کے ہوتے ہوئے ان الفاظ سے تنزیہ یا وصف کرنا بیفائدہ ہے
ہکو امرار و اجرار صفات کا کماجاءت کفایت کرتا ہے ق وہ محتاج گرش سوراخ
گوش و حدقہ و مژگان نہین ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتھ کے پکڑتا ہے ص یہہ
ٹہیک ہے لکن صفت آذن ویدہ حدیث سے ثابت ہے بلا تشبیہ وتمثیل اور اس عبارت سے
ایک گونہ نفی ید واذن کا نکلتا ہے سو کچھ احتیاج اس عبارت کی نہین ہے ق نہ ایسی
آواز ہے نہ ایسی حرف سے الخ ص اس تقریر مین نفی حرف وصوت کی ہے گو بقید
انسلال ہوا اور شقفتین پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ حرف وصوت تو ہے لکن نہ ہمارا سا حرف
وصوت سو یہ عقیدہ اس معنی پر صحیح ہے اور اگر مراد مطلقا نفی ہے حرف وصوت کی تو بالکل
خلاف سنت صحیحہ مطہرہ ہے ق موسے علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر حرف وصوت
کے سنا ص یہ تصریح ہرگز کسی آیت یا حدیث مین نہین آئی ہے اور نہ اسمین کچھ ضرورت
خوض کرنے کی ہے ہکو فقط اتنی بات پر ایمان لانا کفایت کرتا ہے کہ کلم اللہ موسی تکلیما ق
اللہ جوہر متحیز نہین ہے اور نہ جسم اور نہ عرض اور نہ مختص بجہت ص ہم پہلے کہہ چکے
ہین کہ یہ الفاظ مبتدع ہین گو معنی صحیح ہون اور جہت فوق وعلو واستوار کتاب وسنت سے
ثابت ہے انکار اسکا انکار قرآن وحدیث ہے ق نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے
ص کلام نفسی ہونے پر کوئی دلیل کتاب یا سنت یا قول سلف یا اجماع امت سے
ثابت نہین ہے بلکہ اللہ کا کلام حرف وصوت ہے گو مثل حرف وصوت مخلوق کے نہو احادیث
صحیحہ اسی پر دلیل ہین انکار کرنا حرف وصوت کا مجرد قال وقیل اہل کلام ہے ق تکلیف
مالایطاق فرمانا جائز ہے ص اسمین خلاف اہل علم ہے راجح یہ ہے کہ جائز نہین ہے
بدلیل قولہ تعالے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور کریمہ ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ
ماؤل ہے م عقائد نسفے ق نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود
نہ متبعض نہ متجزی نہ مترکب نہ متناہی نہ موصوف بماہیت وکیفیت نہ متمکن اندر کسی
مکان کے نہ اوسپر کوئی زمانہ جاری ہو ص یہ سارے الفاظ تراشیدہ اہل کلام

اور مبتدعین اسلام کے ہین انمین سے کوئی لفظ قرآن یا حدیث مین نہین آیا ہے یہ
الفاظ متکلمین نے واسطے تنزیہ رب جل جلالہ کے تراشے ہین اللہ تعالے نے سلف کو
اس تراش خراش سے ہمیشہ عافیت مین رکہا جو تنزیہ و تقدیس کلمات کتاب و سنت
مین ہے وہ مغنی ہے ان الفاظ مخترعہ و عبارات محدثہ سے گو معانی ان مبانی کے فی نفسہا
صحیح ہون **ق** اللہ کی صفات نہ عین نہ غیر **ص** ہمکو سرے ہی سے کچہ خوض و بحث
کرنا ایسے مسائل مین ضرور نہین ہے جنبات سے سلف صالحین نے تعرض نہین کیا
اسمین خوض کرنیکا نتیجہ بجز اسکے اور کچہ نہین ہے کہ انسان حق کو ناحق یا باطل کو حق سمجہ
بیٹہے اور گرہ کا نقصان کرے اللہ جانے اور اُسکے صفات جانین **ق** اللہ کا کلام
جنس حرف و صوت سے نہین ہے **ص** مکرر گذر چکا ہے کہ نفی حرف و صوت کے کلام
باریتعالے سے خلاف کتاب و سنت ہے اللہ کے کلام پر اطلاق قول و کلمہ و کلمات و حدیث
و حرف و صوت کا قرآن و حدیث سے ثابت ہے جس لفظ و عبارت کو اللہ و رسول اطلاق
و تلفظ کرین کسی بشر کو انکار اُسکا نہین پہنچتا ہے کیونکہ انکار منجر با نکار کتاب و سنت ہوتا
ہے **ق** نہ کسی مکان و جہت و مقابلہ و اتصال شعاع و ثبوت مسافت سے **ص** بحث
کرنا ان الفاظ سے طریقہ اہل حدیث پر بدعت ہے اسلئے کہ کتاب و سنت سے فقط رویت
ثابت ہے نہ یہ قیود و ہم کون ہین جو اسمین خوض کرین اور عقیدہ میں لبسبب اس تشقیق بعض
کے راہ صواب سے دور جا پڑین و باللہ العصمۃ **ق** استطاعت ہمراہ فعل کے ہو **ص**
یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور ایسی بحث ہے جسمین سلف نے خوض نہین کیا **ق** ایمان
نہ بڑہے نہ گہٹے **ص** کتاب و سنت شاہد ہین زیادت و نقصان ایمان پر کچہ حاجت تاویل
کی نہین ہے ظاہر قرآن و حدیث پر ایمان لانا کافی ہے **ق** انا مومن حقا کہے نہ
انشاء اللہ تعالی **ص** سلف سے انشاء اللہ کہنا ثابت ہے یہ کچہ شک کی راہ سے نہین ہے
یہ محاورہ کتاب و سنت مین موجود ہے ۵ عقیلہ حاشیہ **ق** ہان یہ کہتے ہین کہ اسماء الہی
عین الہی ہین **ص** گو ایسا ہی ہو لکن جب تک کہ کوئی آیت و حدیث صحیح دلالت صریح اسپر
نکرے تب تک سکوت اولے ہے ہم ترک کرنے پر اس بحث کے ماخوذ نہونگے ۶ عقیلہ تعرف

ق نہ جسم ہے نہ مشبہ الخ **ص** اسجگہہ بہت سے الفاظ تنزیہ بعبارات جدیدہ لکھے ہین
مضمون توحید کا جو ان الفاظ کے نفی سے ثابت کیا ہے وہ درست ہے مگر الفاظ ساختہ
و پرداختہ ہین آنکی کچہہ ضرورت نہ تہی اسلئے کہ الفاظ و عبارات آیات کتاب و سنت
مستطاب واسطے اثبات تنزیہ و تقدیس کے کفایت کرتے ہین **ق** صفات نہ عین
نہ غیر اسیطرح اسمار **ص** احوط یہی ہے کہ اس قسم کے مسائل مین سرے سے غور نہ
کرے اسجگہہ ایمان اجمالی اولی ہے جب کسی صفت یا اسم کی تفصیل شارع نے ہمکو نہین بتائی
ہمکو اسمین خوض کرنا اور بال کی کہال نکالنا نہین پہنچتا کیونکہ خوف مغالطہ کا لگا ہوا ہے اجمال
مین رجا ہے تفصیل مین خوف ہے **ق** اللہ کا کلام حرف و صوت نہین اور ایک گروہ صوفیہ
کی نزدیک حرف و صوت ہے **ص** یہی قول بعض صوفیہ کا مطابق کتاب و سنت کے ہے
نہ قول اول جب لیس کمثلہ شئ کہا تشبیہ جاتی رہی تاویل سدی ہی سے واجب نہین ہے
ق انکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے **ص** یہ قول مرجوح ہے راجح یہ ہے کہ حق وحد
ہوتا ہے نہ متعدد اسجگہ اگر یون کہا جاتا کہ ہر مجتہد مثاب ہے تو درست ہوتا اسلئے کہ مجتہد
کو خطا پر بہی ایک اجر ملتا ہے جسطرح کہ ثواب پر دو اجر ملتے ہین **ق** جو شخص ہمیشہ سفر
مین رہے اسکا کوئی مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑہا کرے **ص** ہمکو کوئی سند اس قول کی
نہین ملی ظاہر حدیث جو دربارہ مطلق سفر آئی ہے وہ اسکو مقتضی ہے کہ سفر مین قصر کرنا
عزیمت ہے ؎ عقیدہ شیخ ابن عربی قدس سرہ **ق** نہ جوہر متحیز ہے نہ عرض نہ جسم نہ
اسکے لئے جہت ہے اور نہ تلقار **ص** یہ وہی الفاظ ہین جنکو متکلمین نے باختلاط اہل
فلسفہ واسطے تنزیہ باریتعالی کے تراشا ہے اگرچہ مضمون انکا مخالف شرع نہین ہے لیکن
یہ الفاظ بہی شرع مین نہین آئے ہین کیا بغیر ان الفاظ کے تقدیس ممکن نہین ہے یا ان
الفاظ کا استعمال کرنا مدلول کسی دلیل قرآن و حدیث کا ہے یہ صحیح ہے کہ لفظ جہت و
تلقار کا شرع مین وارد نہین ہے لیکن اسمین بہی شک نہین ہے کہ استوار و علو و فوق بنصوص
کتاب عزیز واسطے علی اعلی تعالے شانہ کے ثابت ہے اس نفی سے متبادر الی الفہم نفی صفات
مذکورہ کے ہوتی ہے تو پہر ایسے الفاظ کا ذکر نکرنا ہی اولے و احوط ہے واللہ اعلم ۸

عقیدہ ۸ غنیۃ الطالبین **ق** نہ جسم مجسوس ہے نہ جوہر محسوس نہ عرض نہ ذی ترکیب ذی
آلہ و تالیف و ماہیت و تحدید **ص** بیشک وہ ایساہی ہے اور یہ الفاظ کلامیہ محض واسطے ایضاح
تقدیس کے لکھے جاتے ہین اگرچہ شرع مین صراحۃً وارد نہیں ہین تاکہ ہر مومن اللہ کی تنزیہ کو
بخوبی ساتھ شرح و بسط کے سمجھ لے کسی مبتدع مضل کے دہوکے مین نآئے **ق** یہ وہی
جنت ہے جسمین آدم و حوا اور ابلیس تہے **ص** اس بحث کو ابن القیم رحمہ اللہ نے کتاب حادی
الارواح مین بہت بسط سے لکہا ہے اور دلائل فریقین ذکر کرکے کسی جانب کو ترجیح و تنقیح
نہیں دی ہے اسمین کچھ شک نہیں ہے کہ دلائل فریقین کی بہت صاف و درست ہین لیکن
وقوف اولے ہے اسلئے کہ کوئی نص صریح اس بارہ مین نہین آئی ہے جسکی بنیاد پر ہم حکم
قطعی اثبات کا دے سکین کہ جنت آدم وہی جنت یوم المعاد تہی اگرچہ کوئی استبعاد بابت
اس قول کے نہین ہے کیونکہ جنت و نار موجود ہین اگر آدم اسی جنت سے نکالے گئے تو کیا
دور ہے اور اگر کسی اور جنت سے جو زمین پر تہے انکا اخراج ہوا تو خدا جانے واللہ اعلم
۹ عقیدہ مجدد رضی اللہ عنہ **ق** حدیث قدسی مین آیا ہے خلقت الخلق لاعرف
ص یہ حدیث نزدیک ائمہ حدیث کے ثابت نہین ہے جسطرح کہ مراجعت کتب موضوعات
حدیث سے ثابت ہے **ق** نہ جسم و جسمانی ہے نہ مکانی و زمانی صفات ہشتگانہ اسکے
وجود مقدس پر زائد ہین **ص** ائمہ حدیث کے نزدیک یہ بحث کہ صفات زائد علی
الذات ہین یا نہین مطوی علی غرہ ہے اسلئے کہ اس خوض کا رائحہ کتاب و سنت سے
استشمام نہین ہوتا ہے واللہ تعالی اعلم بذاتہ و صفاتہ **ق** یاایہا النبی حسبک اللہ
و من اتبعک من المؤمنین **ص** محققین موحدین کے نزدیک عطف حرف من کا کاف
پر ہے نہ اسم جلالہ پر کما صرح بذلک شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رح وغیرہ سہذا توسل اسباب
کا کچھ منافی توکل کے نہین ہے **سو**

گفت پیغمبر باواز بلند ٭ بر توکل زانوئے اشتر ببند

ق وعید و وعد دونون مین خلف نہین ہوتا ہے **ص** بیشبہ جمہور اہل علم کا یہی
مسلک ہے اور بعض حنفیہ مثل ملا علی قاری وغیرہ کے طرف خلف وعید کے گئے ہین

اور کہتے ہین ~~

وانی اذا اوعدتہ او وعدتہ ؛ فمخلف میعادی ومنجز موعدی

لکن یہ اختلاف طرف نزاع لفظی کے راجع ہوسکتا ہے قائل ق تحاشی صورت استثنار سے ایمان مین اولے واحوط ہے ص نہین بلکہ استثنار ہی احوط واولے ہے آسکی تحریر امام غزالی ودیگر علمار ربانی نے بجائے خود اچھی طرح کی ہے اور پہر جبکہ اس مسئلے مین نزاع لفظی ممکن ہے تو پہر کوئی وجہ عدم استثنار کی احوط واولے ہونے کے لئے نہین ہے و اللہ اعلم ۱۰ عقیدہ شاہ ولی اللہ رح ق نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز مین ہے نہ جہت مین نہ اُسکے طرف اشارہ ہوسکے ص بار ہا گزر چکا کہ یہ الفاظ تراشے ہوئے متکلمین کے ہین اللہ تعالے نے اہل حدیث کو سلفاً استعمال سے ان الفاظ کے محفوظ رکہا ہے وہ لوگ نہ جوہر جانتے تھے نہ عرض کو پہچانتے وہ تو تنزیہ کے لئے احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اور لیس کمثلہ شئ پر اکتفا کرتے تھے ہان لفظ جہت کا صراحۃً کسی دلیل مین نہین آیا ہے اسی جگہہ سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بہی استعمال سے اس لفظ کے روکا ہے اور اس لفظ کو بدعت کہا ہے معہذا علو وفوق واستوار ثابت ہے اس سے جہت علو ثابت ہوتی ہے اور گو طرف اللہ کے اشارہ بلفظ اینجا وآنجا نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اس سے ہونا اللہ کا مکان مین لازم آتا ہے لکن حدیث جاریہ مین آیا ہے کہ این اللہ اور اُسنے کہا تہا فی السماء حضرت نے اوسکو مومنہ ٹہرایا اور حجۃ الوداع مین ایک لاکہہ چوبیس ہزار کے روبرو انگلی سے طرف آسمان کے اشارہ فرماکر اللھم اشھد کہا تہا یہ دلیل ہے علو وفوق واستوار پر بلاکیف وبلامکان ہمکو اسی صرافت ومحوضیت پر رہنا موجب سلامت کا ہے اور احتراز کرنا الفاظ مبتدعہ سے لازم ہے واللہ اعلم ق جسطرح سے صورت یعقوب علیہ السلام کی انگشت بدندان قصہ یوسف علیہ السلام مین ظاہر ہوئی تہی ص قرآن کریم فقط اتنا آیا ہے کہ لولا ان رای برہان ربہ یہ بات کہ وہ برہان صورت یعقوب علیہ السلام تہی یا کوئی اور شے کسی حدیث مین نہین آئی ہمکو رویت برہان پر ایمان لانا کافی ہے حاجت تعیین مراد کی نہین کما قال الشوکانی رح فی فتح القدیر ۱۱ عقیدہ سبع سنابل ق اللہ کی ذات اور

اوسکی صفتین نہ جسم ہین نہ جوہر ہین نہ عرض ہین ص دل اسبات سے نہایت قلق مین ہے کہ یہ الفاظ
منحوتہ اہل کلام کے ایسے عام ہوگئے ہین جو اکثر علما و صوفیہ و فقہاء کے زبان و قلم سے بے تکلف نکل
جاتے ہین ہم یہ نہین کہتے کہ مضمون و مدلول ان الفاظ کا خلاف تنزیہ ہے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ جو
برکت و قوت و بیان الفاظ تقدیس منصوصہ کتاب و سنت مین ہے وہ آن الفاظ تراشیدہ متکلمین
مین نہین ہے ہمکو تنزیہ تقدیس باریتعالی کی انہین الفاظ سے جو کہ قرآن و حدیث مین آئے ہین
بیان کرنا خوش آتا ہے اور اسی مین ہم اپنی عافیت جانتے ہین ق اسماء و صفات الفاظ مترادف ہین
ص یعنی صفت مین اسم ہے حالانکہ ہمکو کچھہ حاجت خوض کی اس معنی مین نہین ہے اور نہ ہم یہ کہین کہ
صفات ایک وجہ سے عین اور دوسری وجہ سے غیر ہین ۱۲ عقیدۂ قاضی ثناء اللہ ق وہ سارے
اشیاء کا محیط ہے ساتھہ احاطہ ذاتی کے اور قرب و معیت رکھتا ہے ساتھہ اشیاء کی ۱۲ عقیدۂ قطف الثمر
ق مراد قرب و معیت سے اجگہہ علم ہے ص چونکہ ان دونون عقیدونمین ایک ہی مسئلہ کی بحث ہے لہذا
ایک ہی جگہہ ذکر کئے گئے۔ پہلا عقیدہ یعنے احاطہ و قرب و معیت ذاتی ہے ائمہ سلف ذمنف کے بالکل خلاف ہے
اور دوسرا عقیدہ کہ قرب و معیت سے مراد علم ہے اسمین اختلاف ہے ائمہ سلف متقدمین و عامہ محدثین و
مفسرین سیاق آیات کے مطابق معیت و قرب و احاطہ کی تفسیر علم و معونت وغیرہ سے کرتے ہین اور بعض محققین متاخرین
نے بعد تحقیق کے ثابت کیا ہے کہ آیات قرب و معیت نحوہا کے تاویل ساتہ علم و معونت و نصر وغیرہ کی کچھہ ضرور نہین ہے
فقط ایمان لانا کافی ہے۔ رہی یہہ بات کہ ذات سے قریب و ہمراہ ہے یا صفت سی سو یہ اوسیکو معلوم ہے و اللہ اعلم

خاتمۃ الرسالہ بیانمین شرک و کلمات کفر و ریا کے

اس رسالہ کو اس بیان پر بعد تحریر عقائد فرقہ ناجیہ کے اسلئے ختم کیا ہے کہ جتنے معاصی کبیرہ
صغیرہ ہین اونپر گو عذاب موقت ہو یا نہو انجام اونکے فعلہ و علہ کا جنت ہوگا انشاء اللہ تعالے بخلاف
شرک و کفر کہ اسکی جزا عذاب مخلد ہے اور درستی ایمان و عقیدہ کی اوسیوقت نفع دیگی کہ مومن
انواع شرک و کفر خفی و جلی سے محفوظ رہا ہوگا ورنہ مجرد تلفظ بکلمۂ شہادتین ہمراہ
فساد عقیدہ کے شرک و کفر سے ناجی نہین ہوتا ہے پہر کبائر کو اہل علم نے

دوطرح پر تقسیم کیا ہے ایک کبائر باطن کی یہ ۶۶ ہین دوسری کبائر ظاہر کی یہ چار سو ایک ہین سو کبائر
باطنہ بدتر ہین کبائر ظاہرہ سے اگرچہ معصیت مین برابر ہین یہ شرک منجملہ انہین کبائر باطنہ
کی ہے اس سے بچنا اوس شخصکو ضرور ہے جسکو ایمان پر مرنا منظور ہو زواجر مین بحق کبائر
باطنہ کہا ہے انہا اخطر ومرتکبہا اذل العصاۃ واحقر ولان معظمہا اعم وقوعا واسہل
ارتکابا وامر ینبو عافقلما ینفک انسان عن بعضہا للتہاون فی اداء فرضہا فلذلک کانت
العنایۃ بہذا اولی ولقد قال بعض الائمۃ کبائر القلوب اعظم من کبائر الجوارح لانہا
کلہا توجب الفسق والظلم وتزید کبائر القلوب بانہا تاکل الحسنات وتوالی الشدائد
العقوبات ولما ذکرہا اوصلہا الی اکثر من ستین قال والذم علی ہذہ الکبائر
اعظم من الذم علی الزنا والسرقۃ والقتل وشرب الخمر لعظم مفسدتہا وسوء اثرہا
ودوامہ فان اثارہا تدوم بحیث تصیر حالا للشخص وہیئۃ راسخۃ فی قلبہ بخلاف
اثار معاصی الجوارح فانہا سریعۃ الزوال بمجرد الاقلاع مع التوبۃ والاستغفار و
الحسنات الماحیۃ والمصائب المکفرۃ وان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری
للذاکرین سو منجملہ ان کبائر باطنہ کے یہ شرک اعظم ذنوب ہے اسلئے آگاہ کرنا اوسکو مرتب
پر ضرور ہوا جب آدمی شرک سے بچ جاتا ہے اور صفات کفر سے محفوظ رہتا ہے تو امید اسکی
نجات کی متیقن ہوتی ہے اگرچہ بعد اللتیا والتی ہو اور اگر عیاذا باللہ عقیدہ مین یا عمل
مین یا دونون مین مشرک اور متصف باوصاف کفر رہا تو پھر کچھ امید نجات کی باقی نہین ہے
واللہ اعلم قال اللہ تعالے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء
اور فرمایا ہے ان الشرک لظلم عظیم اور فرمایا ہے انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ
الجنۃ وماواہ النار وما للظالمین من انصار اور صحیحین مین مرفوعا آیا الا انبئکم باکبر الکبائر
الاشراک باللہ الے قولہ فما زال یکررہا حتے قلنا لیتہ سکت دوسری حدیث مین منجملہ
موبقات سبع کے اشراک باللہ کو گنا ہے بالجملہ شرک کا اکبر کبائر ہونا بہت سی حدیثون مین
نزدیک امام احمد وبخاری وترمذی ونسائی وابوداود وطبرانی وابن حبان وحاکم وبیہقی
وغیرہم کے آیا ہے اور کسی حدیث مین شرک کو اعظم کبائر فرمایا ہے اسیطرح اسکی جزا

بہی اعظم عذاب واشد عقاب ہے انواع شرک کی بہت ہین اور اکثر لوگ اوسمین گرفتار ہین
اور زبان عامہ پر الفاظ شرک وکفر کے اکثر جاری رہتے ہین اور وہ نہین اوسکو جانتے
حالانکہ اسکی شناخت ایک امر مہم ضروری ہے کیونکہ ارتکاب کفر سے سارے اعمال حبط
ہوجاتے ہین اور نزدیک ایک جماعت علما کے قضاء وجب اوسکی لازم آتی ہے ابو حنیفہ رح
کا یہی مذہب ہے انکی اصحاب نے بیان مکفرات مین بہت توسیع کی ہے اور بہت سے جملے
لکہے ہین اور نسبت بقیہ ائمہ کے مبالغہ کثیر کیا ہے اور انکا یہ قول ہے کہ ردت محبط اعمال
ہے ارتداد سے منکوحہ بائن ہوجاتی ہے اور نزدیک امام شافعی رح کے اگرچہ ردت محبط
عمل نہین ہے لکن محبط ثواب ہے تو اس صورت مین کچھ خلاف درمیان ان دونون امام کے
باقی نرہا مگر فقط قضاء وجب مین اور اگرچہ اکثر اہل علم نے اس بارہ مین انکی تقلید نہین
کی ہے لکن استبراء دین اور نفس کا احتیاط ومراعات خلاف کو واجب کرتا ہے جہان
تک کہ بن سکے خصوصاً اسباب تنگ اور شدید الحرج مین بلکہ اس سے زیادہ کوئی امر
سخت تر نہین ہے اسلئے ہم انکجہہ معتمد وغیر معتمد سبکو بلا قید مذہب خاص کے لکہتے ہین تاکہ
مومن ان سب سے محتاط رہے ۞ اگر ایک مسئلہ مین چند وجہ کفر کے ہون اور ایک وجہ کفر کی نہو
تو فتوے کفر کا دینا نچاہیئے قاضی ثناء اللہ رح فرماتے ہین لکن یہ چاہیے کہ خود اوس ایک
اندیشہ وجہ کفر سے احتراز کرے ۞ سب شیخین وتفضیل علیؓ سے کافر نہین ہوتا ہے کیونکہ
یہ کام بدعت ہے انتہے مین کہتا ہون کریمہ لیغیظ بہم الکفار مشیر ہے طرف کفر ساب شیخین
کے ۞ خدا کے دیدار کو محال جاننا کفر ہے ۞ مجسمہ ومشبہ کفار ہین ۞ اگر کلمہ کفر اپنے
اعتبار پر کہا اور نجانا کہ کفر ہے تو اکثر علماء اسپر ہین کہ کافر ہوجائیگا معذور نہوگا اور اگر بے
قصد زبان سے نکل گیا ہے تو کافر نہوگا مین کہتا ہون جب ایسا اتفاق ہوجائے توفی الفور
تائب ومستغفر ہوکر کلمہ طیبہ پڑہ لے انشاء اللہ تعالے کفارہ اوسکا ہوجائیگا ۞ اگر ارادہ
کفر کا کیا اگرچہ بعد مدت مدید کے ہو توفی الفور کافر ہوجائیگا ۞ اگر حرام قطعی کو حلال
یا حلال قطعی کو حرام کہا اور فرض کو فرض نجانا تو کافر ہوگیا ۞ ایک شخص نے دوسرے شخص
سے کہا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا ہے اوسنے کہا کہ نہین کافر ہوا محمد بن فضیل نے کہا یہ کفر جب

ہے کہ معصیت مین کہے والا خطا ہے مین کہتا ہون اوّل راجح ہے ہ اگر یون کہا کہ فلان اگر خدا بہی
ہوجائیگا تو بہی مین اپنا حق اوس سے پہر لونگا تو کافر ہوگیا اسیطرح اگر یہ کہا کہ خدا کا بس تجہپر
چلتا ہی نہین ہے پہر میرا بس کسطرح چلیگا تو بہی کافر ہوگیا ہ اگر یون کہا کہ میرے لئے آسمان پر
خدا اور زمین پر تو ہے تو کافر ہوگیا ہ اگر کسی کا بچہ مرجائے اور وہ کہے کہ خدا کو پسند تہا تو
کافر ہوجائیگا یا دوسرے نے کہا کہ خدا نے تجہپر ظلم کیا تو کافر ہوگیا ہ اگر مظلوم نے کہا کہ اے
خدا تو ظالم کو قبول نکر اگر تو قبول کریگا تو مین اوس سے قبول نکرونگا کافر ہوجائیگا ہ اگر
کہے کہ مین ثواب و عذاب سے بیزار ہون تو کافر ہوجائیگا ہ اگر کسینے نکاح کیا اور کہا مینے
اللہ و رسول کو گواہ کرلیا ہے یا فرشتہ کو تو کافر ہوجائیگا ہ اگر یون کہا کہ مینے فرشتۂ دست
راست و دست چپ کو گواہ کرلیا تو کافر نہوگا اگرچہ یہ نکاح صحیح نہوا ہ اگر کسی جانور کی آواز
پر کہا کہ بیمار مرجائیگا یا غلہ گران ہوگا یا سفر سے باز رہا تو اوسکے کفر مین اختلاف ہے مین کہتا
ہون کہ حدیث مین طیرہ کو شرک فرمایا ہے شرک اقبح کفر ہے ہ اگر کہا کہ خدا جانتا ہے کہ مین
تجکو ہمیشہ یاد کرتا ہون بعض نے کہا کہ یہ کفر ہے اسیطرح اگر یون کہا کہ مین تیری غمی و شادی
مین ویسا ہی ہون جیسے کہ اپنی غمی و شادی مین تو نزدیک بعض کے کفر ہے مین کہتا ہون انکی
تاویل مبالغہ پر ممکن ہے لکن اگر یہ عقد یمین کاذب ہے تو کفر ہوگا ہ اگر کہا کہ رزق طرف
سے خدا کے ہے لکن خدا بندہ سے اوسکی جستجو کرنا چاہتا ہے تو کافر ہوجائیگا اسلئے کہ خدا
کے فعل کو بندہ کے فعل پر موقوف اعتقاد کیا ہے مین کہتا ہون یہ شعر سعدی رح کا اسباب
سے نہین ہے شعر رزق ہرچند بیگمان برسد ؛ شرط عقل ست جستن از درہا
ہ اگر کہا کہ خدا نماز کو کہے تو بہی نہ پڑہون اور اگر اوسطرف قبلہ ہو تو بہی نماز ادا نکرون
اور اگر فلان نبی ہو تو بہی ایمان نہ لاؤن یہ کفر ہے مین کہتا ہون قول اخیر کے کفر مین اس
نبیا دپر تاویل کو گنجایش ہے کہ ہمارے حضرت خاتم النبیین ہین اب جو کوئی مدعی نبوت
ہوگا وہ قطعاً کاذب ہے اور منکر اوسکا صادق ہوگا ہ اہانت کرنا کسی پیغمبر کی کفر ہے ہ
ایک شخص نے کہا آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تہے دوسرے نے کہا تو ہم سب جلاہے ٹہرے یہ
کفر ہوا حق مین شخص دوم کے ہ اگر کہا کہ آدم گیہون نہ کہاتے تو ہم بدبخت نہوتے کافر

ہوجائیگا م ایک شخص نے کہا حضرت اسطرح کرتے تھے دوسرے نے کہا یہ بے ادبی ہے
کافر ہوگیا م اگر ایک شخص نے کہا ناخن کترنا سنت ہے دوسرے نے کہا گو سنت ہو مین
نہین کرتا کافر ہوجائیگا یا یون کہا کہ سنت کس کام آتی ہے م ایک شخص نے امر معروف کہا
دوسرے نے کہا یہ کیا غوغا تو نے مچا رکھا ہے اگر یہ بطور رد کے کہا ہے کافر ہوگیا م اگر
کہا کہ قرض خواہ خدا ہو تو بھی قرض بھر لون کافر ہوا اور اگر پیغمبر کو کہا تو کافر ہوگا م ایک نے
کہا خدا کا حکم یون ہے دوسرے نے کہا مین خدا کے حکم کو کیا جانتا ہون کافر ہوگیا م اگر فتوے
کو دیکھکر کہا یہ کیا بار نامہ لیئے پروانہ فرمان توڑا ہے اگر یہ بات براہ استخفاف شریعت کہی ہے
تو کافر ہوجائیگا م ایک نے کہا فلان سے صلح کرلے اوسکو جواب دیا بت کو سجدہ کرلونگا مگر فلان
سے آشتی نہ کرونگا تو کافر ہوگا اسلیئے کہ ارادہ اوسکا بعید جاننا صلح کا ہے اگر کوئی فاسق کسی
صالح سے کہے آؤ مسلمانی دیکھو اور اشارہ طرف مجلس فسق کے کرے تو کافر ہوجائیگا م اگر
میخوار نے کہا دوخوش رہے جو ہمارے خوشی پر خوش ہو آبو بکر طرخان کہتے ہین کہ کافر
ہوجائیگا م اگر عورت نے کہا عقلمند خاوند پر لعنت ہے تو کافر ہوگئی م بیماری مین یہ کہنا کہ
چاہے تو مجھے مسلمان مار یا ہے کافر کفر ہے م اگر یہ کہا کہ رزق مجھپر فراخ کر ظلم نکر آبو نصر نے
اوسکے کفر مین توقف کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ کافر ہوجائے گا اسلیئے کہ اعتقاد ظلم کا خدا پر کفر ہے
م ایک شخص نے اذان دی دوسرے نے کہا تو جھوٹا ہے کافر ہوگیا م حضرت کو عیب لگایا
یا آپکے موئے مبارک کو مویک کہا کافر ہوگیا م اگر بادشاہ ظالم کو عادل کہا تو نزدیک امام
ابو منصور رح کے کافر ہوگیا آبو القاسم نے کہا کافر نہین ہوا اسلیئے کہ شاید کبھی اوسنے عدل کیا ہو
م اگر کوئی یہ اعتقاد کرے کہ خزانہ بادشاہی ملک بادشاہ ہے تو کافر ہوجائیگا کذافی اکمال دیتہ و
السراجی م اگر کہا کہ مجھے علم غیب ہے تو کافر ہوگیا م ایک نے کہا مین مسلمان ہون دوسرے
نے کہا تجھپر اور تیری مسلمانی پر لعنت ہے تو کافر ہوگیا م اگر کہا کہ فرشتے اور پیغمبر گواہی دین کہ تیرے
پاس سیم و زر نہین ہے تو بھی مین مانونگا کافر ہوگیا م ایک نے کہا او کافر دوسرے نے کہا اگر مین
ایسا نہوتا تو تجھے کیون ملتا نزدیک بعض کے کافر ہوگیا م اگر کہا کہ کافر ہونا بہتر ہے اس سے کہ
تیرے پاس رہنا تو کافر ہوگا اسلیئے کہ مراد دور رہنا ہے اوس سے م اگر کسی نے کہا کہ

نماز پڑہ اوسنے کہا کہ تونے اتنی نماز پڑہی کیا کام بنایا تو کافر ہوجائیگا م اگر کسی سے کہا کہ تو کافر
ہوگیا ہے اوسنے کہا کہ تو کافر ہی سمجہہ لے تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا کہ مجکو عورت خدا سے زیادہ
محبوب ہے کافر ہوگیا توبہ کرے نکاح تازہ باندہے م اگر ایک نے کہا کہ مجھے مسلمان کر واعظ نے
کہا فلان روز میری مجلس مین آ کر مسلمان ہونا تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا کہ تو چند روز نماز نہ پڑہ
کہ حلاوت بے نمازی ہونے کی پائے کافر ہوگیا م اگر دعا مین کہا اے خدا تو اپنی رحمت کو
مجھے دریغ نہ کہہ کافر ہوگیا م اگر کسی عورت سے کہا کہ تو مرتد ہوجا اپنے شوہر سے جدا ہوجائیگی
کہنے والا کافر ہوگیا م رضا بکفر واسطے اپنے یا غیر کے کفر ہے اور اگر کفر کو برا جانکر دشمن کا
کافر ہونا چاہتا ہے تو کافر نہوگا م اگر ایک مجلس شرابخواری مین اونچی جگہہ پر مثل واعظ کے
بیٹھہ کر ہنسی کے باتین کرے اور اہل مجلس ہنسین تو سب کے سب کافر ہوجائینگے م اگر یہ آرزو
کی کہ کاش زنا یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا خدا جانتا ہے کہ مینے یہ کام نہین
کیا ہے حالانکہ کیا ہے تو اصح قولین مین کافر ہوجائیگا امام سرخسی نے کہا اگر اس جہوٹ بولنے
کو کفر جانتا ہے تو کافر ہوگا والا فلا حسام الدین کا فتوے بہی اسی پر ہے مگر طحاوی نے کہا
ہے کہ ایمان سے وہی چیز خارج کرتی ہے جسپر ایمان لانا واجب ہے م امام ناصر الدین
نے کہا ہے جسچیز کا ردت ہونا یقینی ہے اوسکے ظاہر ہونے سے حکم ردت کا دیا جائے گا
اور جسمین شک ہے اوسپر نہ دیا جائیگا بحکم الاسلام یعلو ولا یعلے مسلمان کے کافر کہنے مین جلدی
کرنا نچاہیے کیونکہ علمائے اسلام مکرہ کو صحیح کہا ہے م امام ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ کفر کفر
نہین ہے جبتک کہ اوس کفر پر عقیدہ نلائے محیط مین کہا ہے کہ مسلمان کافر نہین ہوتا ہے
جبتک کہ قصداً کفر نکرے اگر ایک شخص نے عمداً کلمہ کفر کہا لکن اعتقاد کفر کا نکیا تو نزدیک بعض
علما کے کافر نہوگا کیونکہ کفر کا تعلق اعتقاد سے ہے اور بعض نے کہا کہ کافر ہوجائیگا اسلیئے کہ
یہ رضا بالکفر ہے م ایک جاہل نے کلمہ کفر کہا اور وہ نہین جانتا ہے کہ یہ کلمہ کفر کا ہے تو
نزدیک بعض علما کے کافر نہوگا جہل عذر ہے اور بعض نے کہا کہ جہل عذر نہین ہے کافر
ہوگیا احد الزوجین کے مرتد ہوجانے سے نکاح فی الحال باطل ہوجاتا ہے کچہہ حکم قاضی
پر موقوف نہین ہے یہ روایت متفق کی ہے م اگر کوئی شخص پارسیون کی سی ٹوپی یا ہنود

کا سا جامہ پہننے کا نزدیک بعض علما کے کافر ہو جائیگا اور نزدیک بعض کے نہوگا اور بعض متاخرین
نے کہا ہے کہ اگر ضرورت سے پہنیگا کافر نہوگا میں کہتا ہون اول راجح ہے بدلیل حدیث
من تشبہ بقوم فہو منہم و بدلیل قولہ تعالے و من یتولہم منکم فانہ منہم ہین حکم مشابہ ہونے کا ساتھ
جملہ اقوام کفریہ کے ہے م اگر زنار باندہے قاضی ابوحفص کہتے ہین کہ اگر واسطے خلاصی کے
ہاتہ سے کفار کے باندہی ہے تو کافر نہوگا اور اگر واسطے فائدہ تجارت کے باندہے ہے تو کافر
ہو جائیگا م جو جس دن نوروز کے جمع ہوتی یا ہنود دن ہولی دیوالی کے خوشی کرین کوئی
مسلمان کہے کیا خوب رسم نکالی ہے کافر ہو جائیگا م ایک شخص نے گناہ صغیرہ کیا دوسرے
نے کہا توبہ کر اوسنے کہا مینے کیا کیا ہے جو مین توبہ کرون کافر ہو جائیگا م مال حرام کو صدقہ
مین دیکر امیدوار ثواب کا ہوا تو کافر ہو جائیگا م فقیر نے جانا کہ یہ مال حرام ہے اور دعا
دی اور صدقہ دینے والے نے آمین کہی کافر ہو جائیگا م فاسق شراب پیتا تہا اقربا نے
اگر اوسپر روپے نثار کئے یا مبارکباد دی دونون صورت مین وہ سب کافر ہو گئے م لواطت
کرنے کو اپنی جورو کے ساتہ حلال جاننے سے کافر نہین ہوتا ہے اور غیر زن کے ساتہ کافر
ہو جاتا ہے مین کہتا ہون کہ راجح اسجگہ کفر ہے اسلئے کہ اسمین استحلال حرام لازم آتا ہے
م حلال جاننا جماع کا حالت حیض مین کفر ہے اور حالت استبرا مین بدعت م ایک آدمی
اونچے مکان پر بیٹہے اور لوگ اوس سے بطریق استہزاء کے مسائل پوچہین اور وہ بطور استہزاء
کے جواب دے کافر ہو جائیگا قاضی صاحب فرماتے ہین اونچے مکان پر بیٹہنا شرط نہین ہے استہزاء
ساتہ علوم دینی کے ہر طور پر کفر ہے م اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام ہے اور جو کچہ
علما کہتے ہین وہ کون کر سکتا ہے تو کافر ہو جائیگا م اگر کہا کہ زر چاہیے علم کس کام آتا
ہے تو کافر ہو گیا م اگر کہا یہ لوگ جو علم سیکہتے ہین ایک داستان ہے یا تزویر ہے کافر ہو جائیگا
م اگر کہا ہمراہ میری شرع مین چل کہا پیادہ لاؤ تو کافر ہو گیا م اگر کہا نماز جماعت سے پڑہ
کہا ان الصلوٰۃ تنہی کافر ہو گیا یعنے مین تنہا نماز پڑہونگا م بسم اللہ کہکر حرام کہانا کفر ہے
م اگر رمضان آیا اور کہا سر پر رنج آیا کافر ہو جائیگا م بادشاہ کو اگر سجدہ کیا کافر
ہو گیا بالاتفاق اور اگر بقصد تحیت مثل سلام کے کیا تو علما کا اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا

کافر ہو گا موید الدرایہ شرح ہدایہ میں کہا ہے کہ سجدہ بالاجماع جائز نہین ہے اور دوسری طرح پر خدمت کرنا جیسے سامنے بادشاہ کے کھڑا رہنا یا ہاتھ چومنا یا جھک جانا جائز ہے انتہی مین کہتا ہون کہ کوئی سا سجدہ ہی کسی مخلوق کو کرنا جائز نہین ہے بلکہ کفر ہے اور جھکنا بھی حرام ہے ہان ہاتھ چومنا جائز ہے اور سامنے کھڑا رہنا حرام ہے ھم ذبح کرنا نام پر بتون کے یا کوئی دریا یا نہر یا گھر یا ندی نالہ یا چشمہ وغیرہا پر کفر ہے ذابح مشرک ہے اوسکی جورو اوس سے جدا ہو جاتی ہے اور مذبوحہ حرام ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے من ذبح لغیر الله فقد اشرک لفظ غیر الله شامل جملہ ماسوا الله ہے بلا استثناء کے اسیطرح کریمہ ما اھل بہ لغیر الله عام ہے اہلال کہتے ہین رفع صوت کو جیسے یہ بکرا شیخ سدو کا یا یہ گاؤ سید احمد کبیر کی ہے یہ سب ذبائح حرام ہین اور فاعل وقائل انکا مشرک ھم اعیاد کفار مین جیسے نوروز دیوالی دسہرہ مین کافرون کے ساتھ کھیل تماشے مین موافقت کرنا کفر ہے ھم ایمان یاس مقبول نہین ہوتا ہے فلم یک ینفعھم ایمانھم لما راؤا باسنا مراد حالت غرغرہ ہے اس سے پہلے توبہ قبول ہو سکتی ہے ھم شرح مقاصد مین کہا ہے کہ جو شخص حدوث عالم یا حشر اجساد یا علم الٰہی بجزئیات یا کسی اور شے کا ضروریات دین سے انکار کرے گا تو وہ بالاتفاق کافر ہے اور اگر مسائل اعتقاد مین جنمین روافض خوارج معتزلہ وغیرہ فرق بدعیہ خلاف رکھتے ہین برخلاف اہل سنت کے اعتقاد کریگا تو اوسکے کافر کہنے مین علما کا اختلاف ہے ملتقی مین امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے ہین ابو اسحق اسفراینی نے کہا کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر کہتا ہے ہم اوسکو کافر جانتے ہین اور جو نہین کہتا اوسکو ہم بھی کافر نہین کہتے ہین انتہی مین کہتا ہون بملاحظہ احوال عقائد ہفتاد و دو ملت ضالہ سے وقت عرض کے کتاب وسنت پر بلکہ خود عقائد اہل سنت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کون فرقہ حد کفر تک پہنچ گیا ہے اور کون نرا مبتدع وضال ہے ناری ہونا بہتر فرق اسلام کا تو خود حدیث خیر الانام سے ثابت ہے اگرچہ وہ سب اہل قبلہ ہین لکن بحث خلود وعدم خلود ناری ہے نہ دخول نار مین کہ وہ تو بنص سنت متین ہے اور نہ ورود علے النار مین کہ وہ بنص قرآن سارے خلق کے لئے ثابت ہے خواہ فرقہ ناجیہ ہو یا فرقہ ہالکہ والله اعلم ھم جو

ملعون حق مین جناب رسالت کے مسلم دشنام دے یا اہانت کرے یا کسی امر مین امور دین سے یا حضرت کی صورت شریف مین یا کسی وصف مین آپکے اوصاف مین سے عیب لگاوے خواہ مسلمان ہو یا ذمی یا حربی اگرچہ دل لگی کی راہ سے کیون نہو تو وہ کافر واجب القتل ہے توبہ اوسکی قبول نہین ہے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ بے ادبی و استخفاف ہر نبی کا کفر ہے خواہ فاعل اوسکو حلال جانکر مرتکب ہو یا حرام جانکر م یہ قول روافض کا کہ حضرت نے خوف سے دشمنوں کے بعض احکام الٰہی کو نہین پہنچایا کفر ہے انتہی کلام مالابد منہ للقاضی رح **ف** شعرانی رح نے منن کبرے مین لکھا ہے قد وضع بعض العلماء من السلف کتابا جمع فیہ کثیرا من الکلمات التی ینطق بہا العوام مما یؤدی الی الکفر وحذر فیہ من النطق فی جملۃ من الکتب نصیحۃ للمسلمین و قد احب لی ان اذکر لک طرفا من ذلک لتجتنب النطق بہا والنظر فیہا فاقول وباللہ التوفیق پہر کہا ہے کہ وہ چیز جسمین اکثر لوگ گرفتار ہو جاتے ہین ایک یہ قول ہے یا من یرانا ولا نراہ اور یہ قول یا ساکن ہذہ القبۃ الخضراء اور یہ قول سبحان من کان العلا مکانہ ونحو ذلک ومثل ذلک لا یجوز التلفظ بہ لما یورث من الایہام عند العوام ان اللہ تعالی فی مکان خاص وان قال ہذا القائل اردت بقولی ولا نراہ عدم رؤیتنا لہ فی الدنیا قلنا لہ قد اطلقت القول و الاطلاق فی محل التفصیل خطأ وقد اجمع اہل السنۃ علی منع کل اطلاق لم یرد بہ الشریعۃ سواء کان فی حق اللہ او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ شیخ ابو الحسن اشعری کہتے تہے ما اطلق الشرع فی حقہ تعالی او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ اطلقناہ وما منع منعناہ وما لم یرد فیہ اذن و لا منع الحقناہ بالممنوع حتی یرد الاذن فی اطلاقہ انتہی قاضی ابو بکر باقلانی رح کہتے ہین ما لم یرد لنا فیہ اذن ولا منع نظرنا فیہ فان اوہم ما یمتنع فی حقہ تعالی منعناہ وان لم یوہم شیئا من ذلک رددناہ الی البراءۃ الاصلیۃ ولم نحکم فیہ بمنع ولا اباحۃ انتہی شعرانی کہتے ہین فقد اتفق الامامان علی منع کل اطلاق یوہم محظورا فی حق اللہ تعالی وتبعہما العلماء علی ذلک قاطبۃ ونقلوا فیہ الاجماع فعلم من ہذہ القاعدۃ ان کل من لا یفرق بین ما یوہم الحلال ومحظورا وبین غیرہ فلا یجوز لہ ان ینطق فی حق اللہ تعالی الا ما ورد بہ التوقیف والاذن الشرعی حذرا ان یقع فیما لا یجوز اطلاقہ علی اللہ تعالی فیاثم او یکفر والعیاذ باللہ تعالی انتہی یا جیسے یہ قول

یا دلیل الحائرین یا من لیس له دلیل یا دلیل الدلیل ونحو ذلك وكله لم يرد به شرع ولا ينبغي ان يقال يا جيسے یہ
قول یا من لا یوصف و لا یعرف کیونکہ اللہ تعالے موصوف معروف ہے بغیر تکییف یا جیسے یہ
قول یا من هو فی عرشه یرانا کیونکہ اسمین ایہام ہے استقرار کا بلکہ یون کہنا چاہیے یا من
استوی علی عرشه کما ینبغی بجلاله وکما یمتنع شرعا اطلاق بعضهم علی الله تعالی الخمار والساقی
وراهب الدیر وصاحب الدیر والقسیس ولیلی ولبنا وسعدی واسماء ودعد وهند والکنز الاکبر
ونحو ذلك مین کہتا ہون اسیطرح وہ الفاظ ہین جنکو حق مین حضرت کی شعرا رغادین استعمال
کرتے ہین جیسے ترک ستمگار ظالم عیار جفا پیشہ یار شوخ چشم ونحو ذلک جو کہ حق مین معاشیق
فساق وفجار کے بولے جاتے ہین وکذلك لا یجوز اجماعا ارادة انه تعالی بقول بعضهم

انا من اهوی ومن اهوی انا ٭ نحن روحان حللنا بدنا

وقول بعضهم

تمازجت الحقائق بالمعانی ٭ فصرنا واحدا روحا ومعنی

سو یہ اور مثل اسکی بولنا نزدیک اہل سنت کے جائز نہین ہے ہمنے علی خواص رح سے پوچھا
تہا کہ ان تغزلات سے جو کلام قوم مین ہوتے ہین کیا اللہ تعالے مراد ہے فرمایا نہین مراد انکی
خلق ہے لکن فاہم ان الفاظ سے حق حق مین وہ بات فہم کرتا ہے جو وقت سماع کے اسکو
باعث حضور مع الحق پر ہوتی ہے کیونکہ اولیاء اللہ تعالے اعرف خلق باللہ بعد رسل و انبیاء ہوتے
ہین وہ حق کو اس امر سے جلیل تر جانتے ہین کہ اوسکو محل اپنے تغزلات کا ٹھرائین اس لئے
محبین ومحبوبین کے ساتھ ضرب مثل کرتے ہین جیسے ساتھ قیس ولبنا وغیلان ونحو ذلک کے انتہے
فلیتامل اسیطرح سماع اون اشعار کا ممتنع ہے جو قول متنبی کی طرح پر ہون جیسے کہ اسنے حقین
محمد بن رزیق کے کہا ہے

لو کان ذو القرنین اعمل رایه ٭ لما اتی الظلمات صرن شموسا
او کان لج البحر مثل یمینه ٭ ما انشق حتی جاز فیه موسی
او کان للنیران ضوء جبینه ٭ عبدت فصار العالمون مجوسا

انتہی مین کہتا ہون اسیطرح وہ اشعار جو مثل ان اشعار کے ہون جیسے قول کسی شاعر کا ہے

دل از عشق محمد ریش دارم ٭ رقابت با خدای خویش دارم

یا یہ قول عرفی شیرازی کا ؎ تا جمع امکان و وجوبت نوشتند ہ مورد تعین نشد اطلاق اعم را
یا جیسے یہ شعر بردہ کا ؎ یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ ٭ سواک عند حلول الحادث العمم
یا یہ مصراع ومن علومک علم اللوح والقلم یا یہ شعر میر آزاد کا ؎
ماکان یعرف الواحد لاقلما ٭ لوکان یعرف ما فی اللوح والقلم
اگرچہ اس مصراع یا شعر میں تاویل کی گنجایش ہے یا جیسے یہ شعر جامی رح کا ؎
بقلم گر رسید انگشتش ٭ بردہ لوح و قلم اندر مشتش
یا جیسے بعض الفاظ صیغۂ صلوٰۃ کے جو دلائل الخیرات میں ہین کیونکہ یہ معانی شرع میں نہین
آئے اور نہ ان معانی کی شرع نے اجازت دی ہے شعرانی نے کہا یا جیسے یہ قول انا
فی امۃ تدارکہا اللہ غریب کصالح فی ثمود کل ہذہ وامثالہم یفہم التاون بمعجزات
اللہ تعالیٰ الانبیاء فلا یجوز اسطرح کے کلمات اکثر شعر معری و ابونواس و ابن ہانی میں
واقع ہوئے ہین سو من کر سامع سے اسکے تحفظ کرنا چاہیے اور جو شخص اسکے ساتھ تکلم ہو
اوسکو زجر کرے کیونکہ اجماع منعقد ہے اس بات پر کہ سوا انبیاء کے کوئی بشر مقام انبیاء
تک ہرگز نہین پہنچ سکتا تو اشارات جو شعر مین ہین باجماع امت خطا ہین حکایت ابو العتاہیہ
نے شعر گوئی سے توبہ کی تھی اسلئے کہ ایکبار یہ شعر کہا تھا ؎
اللہ بینی وبین من کان لی ٭ ایدی الی الصلاۃ والملاکان
کسینے خواب مین اوسنے کہا اما وجدت من تحمل بینک وبین امرأۃ فی الحرام الا اللہ تعالیٰ
وہ جاگ اوٹھے اور توبہ کی پھر کبھی شعر نکہا مگر زہد یا ترغیب طاعات مین منجملہ جنبات کے
ایک یہ قول ہے فلاں رحمہ اللہ فی ارضہ علی عبادہ کیونکہ بات خاص برتبہ حبوبیت ہے
غیر پر اطلاق کرنا اُسکا بیجا ہے اسیطرح وہ الفاظ جو سوا جناب حق کے اور کو لائق نہین ہین
اونسے وجوب اجتناب کا بطریق اولے ہے کقول بعضہم فی کتب المراسلات الاشرف الاعظم
الاقدس الاعلی ونحو ذلک کیونکہ معانی ان الفاظ کے لغۃً جائے استعمال مین خاص
بحق تعالیٰ مین قائل اگر یہ بات کہے کہ مراد میری خلق ہے تو ہم کہین گے کہ یہ بات متقدم ہو چکی
ہے کہ اطلاق محل تفصیل مین خطا ہوتا ہے اور یہ کلام تیرا موہم اطلاق و عموم ہے حق مین

حق وخلق دو نون کی اور یہ ممتنع ہے اسیطرح یہ قول ما فی الوجود الا اللہ مین کہتا ہون اسی طرح یہ قول لا موجود الا اللہ کیونکہ قائلین وحدت وجود اسکو ترجمہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہتے ہین اور خلاف مقصود شارع مراد لیتے ہین اسیطرح یہ قول ان اللہ فی قلوب العارفین مین کہتا ہون اسیطرح یہ قول لیس فی جبتی الا اللہ یا سبحانی ما اعظم شانی کیونکہ یہ کلمات شطحیات فقراء ہین انسے قطع نظر کرنا اور در پے تلفظ و تکلم ہونا ضرور ہے گو کسی وجہ سے گنجائش تاویل کی رکھتے ہون اسیطرح یہ قول ما یسمع اللہ من ساکت اور مراد یہ ہو کہ اللہ عالم اسرار نہین ہے سو یہ اطلاق بسبب مضادت قول تعالے ام یحسبون انا لا نسمع سرھم ونجواھم بلی جائز نہین ہے حالانکہ براہین عقول و حجج نقول اسبات پر قائم ہین کہ اللہ تعالے سامع ہر موجود ہے اسیطرح یہ قول ھذا الزمان سوء اور مراد زمان سے دہر ہو حالانکہ حدیث قدسی مین آیا ہے کہ اللہ تعالے کہتا ہے انا اللہ ھر سو جس لفظ کا اطلاق اللہ نے اپنے نفس مقدس پر کیا ہے اوسکے ساتھ کسی مخلوق کا وصف کرنا جائز نہین ہے حدیث مین آیا ہے لا تسبوا الدھر فان الدھر ھو اللہ مین کہتا ہون شعراء غاوین راتدن شکایت چرخ و فلک وسپہر و زمان و روزگار و دہر مین بسر کرتے ہین حالانکہ یہ نسبت طرف حقتعالے کے جاتی ہے جو اللہ کا شاکی ہو اور اوسکو معاذ اللہ ظالم ستمگار سفلہ پرور ناہموار بد کردار کہے وہ اجماعا کافر ہو جاتا ہے مگر یہ قوم کسیطرح اس حکایت و شکایت سے باز نہین آتی الا من رحمہ اللہ تعالے وعصمہ منہ اسیطرح قول بعض خطباء کا سبحان من لم یزل معبودا عند من لم یعلم کی نہ معبودا بالعقوۃ ای اھلا لان یعبد کیونکہ اسمین ایہام ہے قدم عالم کا اور یہ عقیدہ کفر ہے اسیطرح یہ قول یا قدیم الازمان کیونکہ رب کچھ متقید بزمان نہین ہے بلکہ یہ کلام باطل ہے اسیطرح یہ قول کل ما یفعلہ اللہ خیر اسلئے کہ اسمین ایہام ہے نفی وجود شر کا عالم سے اور اس امر کا کہ جو کچھ بندہ کرتا ہے معاصی سے وہ سب خیر ہے اسیطرح یہ قول لا تسافر حتی یطلع القمر کیونکہ یہ مثل اوس قول کے ہے مطرنا بنوء کذا علی حساب ال

حکایت ایک منجم نے ایکبار عمر بن خطاب سے کہا تھا لا تقاتل اعداءک حتی یطلع لک القمر عمر نے فرمایا دھو قمرھم الیضا ای کما یکون لنا یطلع عہ سعد

کذلک یکون لھم لان لطلع علی الجیشان واحد اسیطرح یہ قول وقت دخول کے مریض
پر اللہ یخل عنک اسلئے کہ یہ ایک لفظ موہم ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے اللہ یدفع عنک البأس الیغرف
اسیطرح یہ قول فلان یطلع علی الغیب ولہ کشف اوا طلاع علی الغیب اسلئے کہ یہ موہم باطل
ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے فلان لہ فراستہ صادقۃ او کشف او اطلاع فقیا الا کرسل
سے مقام علم و قطع مین مزاحمت ہو فانہ لیس للاولیاء الا الظن الصادق فقط خلافا
لبعضھم وھذا الظن ھو الذی یسمی نہ الھاما و فتحا و کشفا اسیطرح یہ قول باعلم اللہ
او اقال اللہ وقت سوال بیع اور اقالہ کے اسلئے کہ یہ قول موہم مذہب اہل اتحاد ہے و خلاف
کما اسیطرح تصغیر کسی شئ کی منجملہ شعائر الٰہی کے جیسے مصیحف مسیجد لویح و نحو ذلک اسلئے
کہ یہ نزدیک بعض علما کے کفر ہے اسیطرح نام رکہنا کتب مولفہ کا مشابہ قرآن و وحی کہ یہ شرعا
جائز نہین ہے جیسے کتاب الاسراء والمعاریج یا جیسے مفاتح الغیب یا آیات بینات کیونکہ اسمین
ایہام مزاحمت کا ساتھ نبی صلعم کے اسراء و عروج الی السماء مین ہے یا مشارکت حق تعالٰی
علم غیب انتہی کلام الشعرانی رح **ف** ابن حجر مکی رح نے کتاب الزواجر مین لکہا ہے کہ انواع
کفر و شرک مین سے ایک یہ بات ہے کہ انسان عزم کفر کا زمانہ بعید یا قریب مین کرے
یا زبان و دل پر کوئی شئے کفر کی گذرانے اگرچہ محال عقلی کیون نہو تو فی الحال کافر ہوجائیگا
یا کسی موجب کفر کا معتقد یا فاعل ہو یا تلفظ بکفر کرے خواہ یہ اصدار اعتقاد کی راہ سے ہو یا
عناد سے یا استہزاء سے مثلاً عالم کو قدیم اعتقاد کرے اگرچہ نوع کی راہ سے ہو یا جو بات
اللہ کے لئے ثابت ہے باجماع و ضرورت دفیہ اوسکی نفی کرے جیسے انکار اللہ کے علم و قدرت
کا یا علم بالجزئیات کا یا جو امر اللہ سے منفی ہے اوسکو ثابت کرے جیسے رنگ جسم و نحوہا حاصل
یہ ہے کہ اتصاف اللہ تعالے کا ساتھ کسی نقص کے صریحا یا لازما اعتقاد کرنا کفر ہوتا ہے صریحاً
ایسا اعتقاد کرنا اجماعا کفر ہے اور لازما مین خلاف ہے اصح نزدیک ہمارے عدم کفر ہے مثلاً
مجسم یا جوہری لازم مقالہ اپنے سے کافر نہین ہوتا ہے مگر اوسی صورت مین کہ معتقد اس نقص کا
مصرح ساتھ اوسکے ہو یا مثلا کسی مخلوق کو جیسے سورج ہے سجدہ کرے اگر کوئی قرینہ ظاہر
اوسکے عذر پر دلیل نہو یہ قید اکثر مسائل آئندہ مین آئے گی اسی حکم مین یہ بات بھی ہے کہ کوئی

ایسا فعل کرے جس پر مسلمین کا اجماع ہے کہ وہ فعل صادر نہین ہوتا ہے مگر کافر سے اگرچہ مصرح
باسلام ہو جیسے کنیسہ مین ہمراہ اہل کنیسہ کے جانا زنار وغیرہ پہنکر یا کسی ورق کو جسمین قرآن
یا علم شرعی یا اللہ کا نام یا نبی کا نام یا فرشتہ کا نام لکھا ہوا ہے نجاست مین پہینکدینا یا کسی قذر
طاہر مین مثل منی یا آب بینی یا آب دہن کے ڈالدینا یا ان اشیاء کو یا مسجد کو آلودہ نجاست
کرنا اگرچہ معفوعنہ ہو یا کسی ایسے نبی مین شک کرنا جسکی نبوت پر اجماع ہے نہ نبی غیر مجمع علیہ پر
مثل خضر و خالد بن سنان کے یا شک کرنا انزال مین کسی کتاب مجمع علیہ کے جیسے توریت
انجیل زبور صحف ابراہیم علیہم السلام یا کسی آیت مجمع علیہ قرآن مین جیسے معوذتین یا تکفیر مین
ایسے قائل قول کی جس سے وہ توسل طرف تضلیل امت کے کرتا ہے یا تکفیر صحابہ مین یا انکار
کعبہ یا مسجد حرام یا صفت حج یا ہیئت معروفہ صلوٰۃ و صوم مین یا کسی حکم مجمع علیہ مین جو بالضرورۃ
دین اسلام سے معلوم ہے جیسے تحریم مکس یا مشروعیت سنن مین جیسے نماز عید یا کسی حرام کو
حلال کر لینا یا بے وضو نماز پڑہنا یا حالت نجاست مین نماز ادا کرنا یا کسی مسلمان کو ایذا دینا
یا کسی ذمی کو ستانا بلا کسی مسوغ شرعی کے بسبب اُسکے اعتقاد کے یا کسی حلال کو حرام ٹہرالینا
مثل بیع یا نکاح کے یا حضرت کو اسود کہنا یا اُنکی قرشی عربی یا انسے ہونیکا انکار کرنا کیونکہ وصف
کرنا حضرت کا بغیر صفت ثابتہ کے حضرت کی تکذیب ہے اسجگہہ سے یہ بہی ماخوذ ہوتا ہے کہ جس
کسی صفت کے ثبوت پر واسطے حضرت کے اجماع ہے اوسکا انکار بہی کفر ہوگا جیسے بعثت کسی
نبی کی بعد آپ کے تجویز کرنا یا یون کہنا مجہے نہین معلوم کہ یہ وہی نبی ہین جو مکہ مین مبعوث ہوئے
تہے اور مدینہ مین مرے یا کوئی اور ہین یا نبوت مکتسب ہے یا وصول رتبۂ نبوت تک صفاء قلب
سے ہو جاتا ہے یا ولی افضل ہے نبی سے یا مجکو وحی آتی ہے اگرچہ مدعی نبوت نہو یا مین مرنے
سے پہلے جنت مین داخل ہونگا یا حضرت کو یا کسی اور نبی یا ملائکہ کو عیب لگاتے یا لعنت کرے
یا دشنام دے یا استخفاف کرے یا استہزاء کرے یا کسی فعل پر مستہزی ہو جیسے لمس اصابع یا کسی
نقص کو اُنکے نفس یا نسب یا دین یا فعل مین ملحق کرے یا تعریض کرے ساتہ ان امور کے یا کسی
شے سے بطریق ازراء یا تصغیر شان تشبیہ دے یا اُنسے چشم پوشی کرے یا اُنکے لئے کسی مضرت کا
متمنی ہو یا کسی چیز کو جو کہ لائق اُنکے منصب کے نہین ہے بطریق ذم اُنکے طرف منسوب کرے

یا آپ کے حق مین کلام خفیف و ہجر و منکر و قول زور سے عبث کرے یا لحن و بلایا جو اونپر
گذری ہین اوسکی عار دلائے یا بعض عوارض بشریہ جائزہ و معہودہ کے ساتہ حقارت کرے
کہ انمین سے ہر ایک امر پر اجماعاً کافر واجب القتل ہوجاتا ہے اور اوسکی توبہ قبول نہین ہوتی
یہی قول ہے اکثر علما کا ایک شخص نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا صاحبکم خالد نے
اس کلمہ کو تنقیص سمجہکر اوس شخص کو قتل کرڈالا اسیطرح رضا بالکفر اگرچہ ضمناً ہو کفر ہے
جسطرح کسی کافر کو اشارہ کرے کہ مسلمان نہو اگرچہ اوسکو مشورہ نہ دے یا کافر نے کہا مجھکو
کلمۂ اسلام سکہا دو خطیب نے کہا ذرا ٹہر مین خطبہ سے فارغ ہو جاؤن کہ یہ تاخیر کفر ہے یا بلا تاویل
کسی مسلمان کو او کافر کہدیا کہ اسمین اسلام کا نام کفر رکہتا ہوا یا مسخراپن کیا اللہ کے نام یا نبی
سے یا امر یا نہی یا وعد یا وعید رسول سے مثلاً یون کہا کہ اگر مجھکو اسبات کا حکم کرینگے تو مین نہ
کرونگا اور اگر اللہ مجھکو ترک نماز پر اس حالت شدت مرض مین پکڑیگا تو مجہپر ظلم ہوگا اور اگر
یہ قول نبی کا سچ ہوتا تو مین نجات پاتا کیونکہ اسمین تنقیص ہے مرتبہ نبوت کی یا کہا کہ لاحول و
لاقوۃ الا باللہ گرسنگی سے بے نیاز نہین کرتا ہے یہی حکم سائر اذکار کا ہے یا آواز موذن
کو مثل صوت جرس کہا یا ارادہ تشبیہ کا ساتہ ناقوس کفر کے کیا یا یہ کہا کہ مین قیامت سے
نہین ڈرتا اگرچہ استہزاءً ہو یا مین اللہ سے نہین ڈرتا یا کہا یہود بہتر ہین مسلمانون سے یا کسی نے
کہا کہ ایمان کیا ہے اور اسنے استخفافاً یہ جواب دیا کہ مین نہین جانتا یا صحبت ابوبکر کا انکار
کیا یا عائشہ کو قذف کیا یا کہا کہ مین خالق اپنے فعل کا ہون یا انا اللہ بطور مزاح کے کہا یا صفو یا
جہنم کیا چیز ہے یا لعنت ہے خدا کی ہر عالم پر اگرچہ ارادہ استغراق کا نکرے یا کہا کہ روح
قدیم ہے یا کہا کہ جسوقت ربوبیت ظاہر ہوتی تو عبودیت جاتی رہی اور مراد اس سے رفع
احکام ہو یا اوسکی صفات ناسوتیہ الوہیت مین فنا ہوگئی یا مبدل بصفات حق ہوگئے ہین یا
مین خدا کو دنیا مین دیکہتا ہون اور روبرو اوس سے باتین کرتا ہون یا خدا صورت حسنہ
مین حلول کرتا ہے یا تکلیف شرعی مجہسے ساقط ہوگئی ہے یا غیر سے کہا کہ تو عبادات ظاہرہ
ارشان کو عل اسرار مین چہوڑ دے یا سماع غنا امور دین سے ہے یا قرآن سے زیادہ دلمین
موثر ہے اور بندہ کا وصول طرف اللہ کے بغیر طریق عبودیت کے بہی ہوسکتا ہے یا سرج

اللہ کا نور ہے جب نور سے نور جا ملا متحد ہو گیا اس باب کے فروع کثیرہ کو نبیا و مذاہب اربعہ پر میںنے کتاب الاعلام بما یقطع الاسلام میں استقراء لکہا ہے اگرچہ ان میں بعض اقوال ضعیفہ بہی ہیں حدیث میں آیا ہے جسنے اپنے بہائی کو کافر کہا تو اگر وہ کافر نہیں ہے تو یہی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے رواہ الطبرانی وغیرہ دوسرا لفظ یہ ہے کہ کافر کہنا بہائی کو ویسا لعنت کرنا اوسکو برابر اوسکے قتل کرنے کے ہے تیسری روایت یہ ہے جسنے کہا میں بری ہون اسلام سے اگر وہ کاذب ہے تو خیر اور اگر صادق ہے تو بہر طرف اسلام کے سالم نہیں پہرتا بخاری کا لفظ یہ ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بھا احدھما طبرانی کا لفظ یہ ہے کفوا عن اهل لا اله الا الله لا تکفروهم بذنب فمن کفر اهل لا اله الا الله فهو الی الکفر اقرب اسیطرح یہ کہنا کہ ہمکو یا فلان کو تجہسے ملا کفر ہے بموجب حدیث کے **ف** آیہ ان الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذلك لمن یشاء سے عموم آیہ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم مخصوص ہے ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ حق اس بارہ میں وہی مذہب اہلسنت وجماعت کا ہے کہ میت مومن فاسق زیر مشیت الٰہی ہے چاہے اوسکو عذاب کرے جسطرح چاہے پہر انجام اوسکا طرف عفو کے ہے وہ نار سے باہر نکلیگا اور سیاہ ہو گیا ہوگا اوسکو ایک غوطہ نہر حیات میں دینگے پہر جمال و نضارت و حسن عظیم عطا فرماکر بہشت میں لیجائینگے اور جو کچہ اللہ نے اوسکے لئے بموجب سابقہ ایمان اور اعمال صالحات کے طیار کر رکہا ہے وہ اوسکو ملیگا کما صح بذلك کله حدیث البخاری وغیرہ اور اگر اللہ چاہے تو ابتدا ہی میں عفو کر دے اور مسامحت فرمائے اور اوسکے خصمار کو راضی کر دے پہر جنت میں ہمراہ ناجین کے لیجائے یہ قول خوارج کا کہ مرتکب کبیرہ کافر ہے اور یہ قول معتزلہ کا کہ وہ حتماً مخلد فی النار ہوگا اور اوس سے عفو جائز نہیں ہے جسطرح کہ عقاب مطیع بہی جائز نہیں ہے تقول و افترا ہے اللہ تعالیٰ برتعالی الله عما یقول الظالمون والجاحدون علوا کبیرا اور آیہ و من یقتل مومنا متعمدا الخ اور و لہ جہنم الخ محمول ہے مستحل قتل مسلم پر کیونکہ یہ استحلال کفر ہے اس صورت میں مراد خلود سے تابید فی النار ہے مثل سائر کفار کے

یا محمول ہے غیر مستحل پر تو خلود مستلزم تابید نہ ٹھہریگا کما تشہد به النصوص الشرعیة والمواد اللغویة یعنے یہ اوسکی جزا ہے اگر عذاب کیا جائے ورنہ اللہ تعالے اوسکو معاف کر دیگا کہ عموم قوله ویغفر ما دون ذلك لمن یشاء وقوله ان الله یغفر الذنوب جمیعا اور جسنے یہ کہا کہ توبہ قاتل کی قبول نہین ہے مراد اوسکی زجر وتنفیر ہے قتل سے والا نصوص کتاب وسنت صریح ہین اس بارہ مین کہ اوسکے لئے توبہ ہے مثل کافر کے بلکہ بالا ولے اور یہ قول مرجیہ کا کہ لا یضر مع الایمان ذنب کما لا ینفع مع الکفر طاعة افترا ہے اللہ پر اور جو اولہ اسکی تائید کرتے ہین مراد اُنسے ظاہر اونکا نہین ہے بدلیل اور نصوص قطعی البرہان واضح البیان کے اسلئے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یہ اعتقاد رکھے کہ ایک جماعت عصاۃ مومنین کے داخل نار ہونگے اسکا انکار کرنا کفر ہے کیونکہ اسمین تکذیب ہے نصوص قطعی الدلالہ کے **ف** امام الحرمین نے اہل اصول سے نقل کیا ہے کہ جسنے کلمہ کفر کہا اور زعم کیا کہ رو رہیہ مضمر ہے وہ ظاہرا و باطنا کافر ہو گیا اور جس شخص کو وسوسہ لگا اور وہ متردد ہوا ایمان مین یا صانع مین یا اوسکے دل کو نقص یا شبہ عارض ہوا اور وہ کارہ ہے کراہت شدیدہ اوسکا ورنہین ہے اوسکے دفع پر تو اسپر کچھ ضرر نہین ہے اور نہ گناہ بلکہ یہ طرف سے شیطان کے ہے اللہ تعالے سے اوسکی دفع پر استعانت چاہے اسکو ابن عبد السلام وغیرہ نے ذکر کیا ہے رحمہ اللہ **ف** کافر اصلی یا مرتد سے اسلام حاصل نہین ہوتا مگر ساتھ کہنے شہادتین کے اگرچہ ایک شہادت کا مقر کیون نہو اور نطق شہادتین مین ترتیب شرط ہے اگر پہلے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہیگا پھر اشہد ان لا اله الا اللہ تو مسلمان نہو گا پھر جس شخص کا کفر بسبب انکار اصل رسالت کے ہے اوسکو شہادتین کا کہنا کافی ہوگا اور جسکا کفر بسبب تخصیص رسالت بالعرب کے ہے جیسے عیسائی تو وہان یون کہنا شرط ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ الی کافة الناس والجن اور گونگے کا اشارہ کرنا بجائے نطق کے ہے غرض کہ اسلام بے ان امور کے حاصل نہین ہوتا ہے جیسے یہ کہنا کہ آمنت یا اٰمنت بالذی لا الہ غیرہ یا انا مسلم یا انا من امة محمد صلعم یا انا احبه یا انا من المسلمین او مثلهم یا مسلمانون کا دین حق ہے بخلاف اوس شخص کے جو کوئی دین ہی نہ کہتا تہا وہ اگر آمنت

باللہ یا اسلمت للہ یا اللہ خالقی او ربی کہکر پہر شہادت آخری ادا کریگا تو وہ مسلمان ہوجائیگا
جو شخص اسلام لائے اوسکو حکم کرنا ایمان با لبعث کا مندوب ہے اور واسطے نفع اسلام کے
آخرت مین ہمراہ امور مذکورہ کے یہ بہی شرط ہے کہ دل سے وحدانیت خدا اور اوسکے کتب
ورسل و یوم آخر کے تصدیق کرے پہر اگر ان باتو نپر ایمان لایا اور دل سے تصدیق کی
اور زبان سے تلفظ شہادتین نکیا باوجود قدرت کے تو ہنوز وہ اپنے کفر پر باقی ہے ابداً مخلد
فی النار رہیگا کما نقل النووی علیہ الاجماع لکن اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس بارہ
مین ایک قول ائمہ اربعہ کا یہ ہے کہ اوسکو ایمان اوسکا نفع دیگا غایت یہ ہے کہ وہ مومن
عاصی ہے اور اگر زبان سے تلفظ کیا ہے اور دل سے مومن نہین ہوا ہے تو وہ آخرت مین
بالاجماع کافر ہے رہی دنیا سو دنیا مین ہم اوسپر احکام مسلمین ظاہراً جاری رکہین گے پہر اگر ایک
مسلمان عورت سے اوسنے نکاح کرلیا ہے پہر دل سے تصدیق کی تو وہ عورت اوسکو حلال
نہین ہے جبتک کہ تجدید نکاح کے بعد اسلام کے نکرے ف مذہب اہل حق کا یہ ہے
کہ ایمان نزدیک غرغرہ کے اور نزدیک معاینۂ عذاب استیصال کے نفع نہین کرتا قال
تعالے فلم یک ینفعھم ایمانھم لما رأوا باسنا سنۃ اللہ التی قد خلت فی عبادہ وخسر
ھنالک الکافرون ہان قوم یونس علیہ السلام اس حکم سے مستثنے ہوچکی ہے لقولہ تعالے
الا قوم یونس لما اٰمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی فی الحیوۃ الدنیا ومتعناھم الی
حین یہ اس بنیاد پر ہے کہ استثنا متصل ہے اور اونکا ایمان وقت معاینہ عذاب استیصال
کے تہا یہی قول ہے بعض مفسرین کا اور اسی پر اونکا استثنار سوجہ ہے اور وقوع
اس امر کا واسطے کرامت وخصوصیت انکی نبی علیہ السلام کے تہا اسپر قیاس نہین
ہوسکتا ہے علمار ومجتہدین معتبرین امت نے آیہ باس سے اخذ اجماع کیا ہے کفر
فرعون پر اور ترمذی نے تفسیر سورۂ یونس مین دو طرح سے اسکو روایت کیا ہے
ایک حدیث کو حسن اور دوسری حدیث کو حسن غریب صحیح کہا ہے اور روایت ابن عدی و
طبرانی مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا خلق اللہ یحیی بن زکریا فی بطن امہ مومنا وخلق
فرعون فی بطن امہ کافرا اور یہ قول فرعون کا وقت غرق کے کہ اٰمنت انہ لا الہ الا اللہ

الذی امنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین پر اوسکا نافع نہین ہے اسلیے کہ اللہ تعالے
نے بعد اسکے فرمایا ہے الآن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین **ف** امام قاضی
عبد الصمد حنفی نے اپنے تفسیر مین کہا ہے کہ مذہب صوفیہ یہ ہے کہ ایمان سے انتفاع ہوتا ہے اگرچہ
وقت معاینہ عذاب کے ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب قدیم ہے کیونکہ قاضی
مذکور اوائل سنہ پانسو ہجری مین تھے یعنے سنہ ۵۲۲ مین سو ذہبی نے کہا ہے کہ حد فاصل درمیان
علماء متقدمین و متاخرین کے راس قرن ثالث یعنے سنہ تین سو ہجری ہین اور قاضی صاحب
بعد زمانہ متقدمین کے تھے تو یہ مذہب صوفیہ کا قدیم نہ ٹھہرا اور اگر فرض کرین کہ یہ مذہب انکا
صحیح بھی ہے اور ہمراہ انکی مخالفت کے اجماع منعقد نہین ہو سکتا ہے تو بھی یہ مذہب اس
وجہ سے حجت نہین ہے کہ کفر فرعون پر اجماع امت کا کچھ اسی ایمان عند الباس پر نہین
ہوا ہے بلکہ وہ مرے ہی سے اللہ اور موسے علیہ السلام اور اونکی کتاب پر ایمان نلایا تھا
اور وہ جو ابن عربی رح نے کتاب فتوحات مکیہ مین دلائل صحت ایمان فرعون کے لکھے ہین
وہ سب مخدوش و مدفوع ہین پھر ابن حجر نے ضعف ان دلائل کا لکھا ہے اس جگہ حاجت
ذکر کی نہین ہے مین کہتا ہون کہ جب حق مین کفر فرعون کے حدیث آچکی تو پھر اوسکے ایمان
لانے مین بحث کرنا معارضت ہے ساتھ سنت مطہرہ کے اذا جاء نہر الله بطل نہر معقل
ف آیت و حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ عذاب کفار کا جہنم مین دائم موبد ہے اور جو کچھ
خلاف اسکے آیا ہے وہ واجب التاویل ہے جیسے خالدین فیہا ما دامت السموات و
الارض الا ما شاء ربك ان ربك فعال لما یرید کہ ظاہر اس کریمہ کا یہ ہے کہ مدت
اونکے عقاب کی مساوی مدت بقاء ارض و سماوات کے ہے پھر اس مدت مین جتنا کہ اللہ چاہے
وہ مخلد رہین سو علماء نے اس آیت کی بیس تاویلین کی ہین کوئی تاویل راجح طرف حکمت
تقیید کے ہے اور کوئی راجح طرف مدت دوام ارض و سما کے اور کوئی راجح طرف حکمت استثناء
و معنی استثنار کے پھر ان وجوہ تاویل کو ابن حجر نے نقل کیا ہے اور عمدہ تقریر اس مقام کی
فتح البیان اور تفسیر فتح القدیر مین ہے پھر کہا ہے کہ ایکقوم کہتی ہے کہ عذاب کفار کا منقطع ہوجاگا
اس عذاب کی ایک نہایت ہے اور دلیل انکی یہی آیت باب اور آیت لابثین فیہا

احتقاباً ہے کیونکہ معصیت ظلم متناہی ہے تو عقاب غیر متناہی اوسپر ظلم ہوگا سو فخر رازی نے اسکا
رد اپنی تفسیر میں بسط سے کیا ہے حدیث ابو نعیم میں مرفوعاً آیا ہے ان اللہ یعذب الموحدین
فی جہنم بقدر نقصان اعمالهم ثم یردهم الی الجنۃ خلوداً دائماً ابداً ابداً بما نهم
آنحاصل یہ عقیدہ کہ نار کو فنا ہے خلاف ظاہر کتاب وسنت واجماع جمہور علماء امت وائمہ
ملت کی ہے بعض اکابر جو اسطرف گئے ہیں یا بعض سلف جو اسکے قائل ہیں اونکا قول
ماؤل ہے یا خطائے اجتہادی ہے واللہ اعلم **ف** شرک اصغر ریا ہے اسکی تحریم پر
کتاب وسنت شاہد ہے اور اجماع امت کا منعقد اللہ تعالے نے فرمایا ہے الذین هم
یراؤن اور فرمایا والذین یمکرون السیئات لهم عذاب شدید مجاہد نے کہا مراد
انسے اہل ریا ہیں اور فرمایا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً یعنے عمل میں ریا کرے یہ آیت
اوس شخص کے حق میں اتری ہے جو عبادات واعمال سے طالب اجر وحمد کا تہا وقال
تعالے انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا اور حدیث میں آیا ہے
ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر الریاء یقول اللہ تعالی یوم القیامۃ اذا
جزی الناس باعمالهم اذهبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا انظروا هل تجدون
عندهم جزاء رواہ احمد طبرانی کا لفظ رفعا یہ ہے ادنی الریاء شرک دوسرا لفظ یہ
ہے الشهوۃ الخفیۃ والریاء شرک حاکم کا لفظ یہ ہے الشرک الخفی ان یعمل الرجل لمکان
الرجل ابو نعیم وحاکم کا لفظ یہ ہے الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل علی الصفا فی اللیلۃ
الظلماء وادناہ ان تحب علی شیء من الجور او تبغض علی شیء من العدل وهل
الدین الا الحب فی اللہ والبغض فی اللہ قال اللہ تعالی ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ احادیث ذم ریاء اور اوسکے شرک ہونے میں اور بیان میں عقاب وعاقبت
اہل ریا کے بہت آئے ہیں روایت احمد وطبرانی میں آیا ہے کہ جب حضرت نے فرمایا
ایها الناس اتقوا الشرک فانہ اخفی من دبیب النمل تو صحابہ نے کہا وکیف نتقیہ
فرمایا کہو اللهم انا نعوذ بک ان نشرک بک شیئا نعلمہ ونستغفرک لما لا نعلمہ
دوسری روایت میں آیا ہے کہ ابو بکر صدیق سے فرمایا کہ اسکو تین بار کہا کر دوسرا

لفظ دعا کا یہ ہے اللھم انی اعوذ بک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم
وہبی کا لفظ دعا یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضرت سے کہا کل نجات کیونکر ہوگی فرمایا تو
فریب نہ دے اللہ کو کہا اللہ کو کسطرح کوئی فریب دے سکتا ہے فرمایا کہ عمل تو مطابق امر خدا و
رسول کرے اور مراد غیر وجہ اللہ ہو سو بچو تم ریا سے کہ وہ شرک ہے ساتھ اللہ کے
ریاکار کو دن قیامت کے سامنے ساری خلائق کے چار ناموں سے پکارینگے اے کافر
اے فاجر اے غادر اے خاسر تیرا عمل برباد گیا تیرا اجر باطل ہوا تیرے لئے کچھ حصہ
آجکے دن نہیں ہے جا تو اپنا اجر اوس شخص کے پاس سے التماس کر جسکے لئے تو عمل کرتا
تہا اے فریبی مکار **ف** انہیں نصوص قطعیہ و احادیث صحیحہ کے موجب ریا کے شرک
ہونے پر علماء امت کا سلفا و خلفا اجماع ہو چکا ہے و لہذا کلمات ائمہ ذم ریا پر متطابق
ہیں اور امت کا تحریم و تعظیم پر اثم ریا کے اطباق ہے **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ نے
ایک شخص کو دیکہا کہ گردن جہکائے بیٹہا ہے کہا اے گردن والے گردن اونچی کر خشوع
کچھ گردنوں میں نہیں ہوتا ہے وہ تو دلوں میں ہوتا ہے **حکایت** ابو امامہ نے
ایک شخص کو مسجد کے اندر سجدہ میں روتا دیکہہ کر کہا انت انت لو کان ہذا فی بیتک
یعنی اجی تم ہو اجی تم ہو کاش یہ رونا تیرا اندر تیرے گہر کے ہوتا قتادہ نے کہا بندہ
جب ریا کرتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے عبدی یستہزئ بی فضیل نے کہا اگر کوئی
کسی ریاکار کو دیکہنا چاہے تو مجھے دیکہے یہ بہی کہا ہے کہ ترک العمل لاجل الناس
ریاء والعمل لاجل الناس شرک والاخلاص ان یعافیک اللہ منہما قال اللہ تعالی
و قدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ہباء منثورا مراد وہ اعمال ہیں جنمیں قصد غیر اللہ
کیا گیا تہا اونکا ثواب برباد گیا وہ ہباء منثور کی طرح ہو گئے مراد ہباء سے وہ غبار ہے
جو شعاع آفتاب میں نظر آتا ہے **ف** ریا ماخوذ ہے رویت سے سمعہ سماع سے تعریف
ریاء مذموم کی یہ ہے کہ عامل اپنی عبادت سے ارادہ غیر وجہ اللہ کا کرے جیسے یہ قصد
کرے کہ لوگ اوسکی عبادت و کمال پر مطلع ہوں اور اس اطلاع سے اوسکو مال
یا جاہ یا ثنا حاصل ہو لاغر سے و زرد روی رنگ ظاہر کرے یا پراگندگی مو سے ہراوردہ ذات

ہیبت اور پستی آواز اور آنکھین بند رکہنا جس سے ایہام شدت اجتہاد کا عبادت مین ہو یا عمگین اور قلت اکل اور اپنی جان سے بے پروا رہے کہ اوسکا اشتغال سا تہ امر اہم کے معلوم ہو یا لگاتار روزے رکھے اور اکثر بیدار رہے اور دنیا و اہل دنیا سے روگردان ہو مگر اس مخذول بلئے یہ بخانا کہ وہ اسدم اقبح ترین اراذل مردم ہے مثل مکاسین و قطاع الطریق و امثالہم کے کیونکہ انکو تو اپنے گناہونکا اقرار ہے اور وہ دین مین غرور نہین کرتے بخلاف اس مخذول ممقوت کے یا ذتی صلحاء ظاہر کرے جیسے چلنے مین سر جہکائے ہوئے چلے اور آہستہ چلے اور ماتھے پر گٹہ سجدہ کا جماتے اور صوف اور لباس درشت پہنے وغیر ذلک تا کہ اسباب کا ایہام ہو کہ وہ عالم یا صوفی ہے حالانکہ حقیقت علم و تصوف سے وہ بالکل مفلس ہے اس مخادع کے یہ بخانا کہ جو مال اس حیلہ سے اوسکے پاس آتا ہے اوسکا قبول کرنا اسپر حرام ہے اگر یہ اوس مال کولے لیگا تو فاسق ہوگا کیونکہ یہ اکل مال بالباطل ہے یا واعظ مذکر بنکر اظہار حفظ سنن و لقاء مشائخ و اتقان علوم کا کرے کیونکہ ریا اقوال مین بہی بہت ہوتی ہے اور انواع اوسکے غیر محصور ہین یا ارکان نماز مین تطویل و تحسین کرے اور اظہار تخشع کرے یہی حال روزہ وحج وغیرہما کا ہے انواع ریا کے اعمال مین غیر محصور ہین پہر کبہی ریاکار شدت حرص سے اتقان و احکام ریا پر خلوت مین بہی یہی کام واسطے تالف کے کرتا ہے تاکہ یہ اوسکی عادت جلوت مین بہی رہے کچہ خدا کے خوف و حیاء سے یہ کام نہین کرتا کبہی یون ریا کرتا ہے کہ کسی امیر یا عالم یا صالح کا اپنے پاس واسطے ملاقات کے آنا چاہتا ہے تاکہ اوس سے تبرک حاصل کرین اور رفعت مرتبہ ثابت ہو یا ذکر کرتا ہے کہ مینے اتنے مشائخ دیکھے ہین یہ ذکر بطور افتخار و رفعت کے غیر پر کیا جاتا ہے **ف** مجامع ابواب الریا الحامل ایثارہا علی طلب نحو الجاہ والمنزلۃ واشتہار الصیت حتی تنطق الالسن بالثناء علیہ و یجلب الحطام من مسائر الافاق الیہ **ف** مراد ریاکار کی اگر نری ریا ہے تو ساری عبادت اوسکی باطل ہوئی کاش اتنی ہی برائی اوسکو حاصل ہوتی مشکل تو یہ ہے کہ اوسپر اثم عظیم و ذم قبیح ثابت ہوتا ہے وجہ تحریم و کبیرہ و شرک ہونے ریا کے

سے ہے کہ اوسمین استہزا ہے ساتہ حق کے و لہذا مستحق لعن کا ٹہرتا ہے اور ریا اکبر
کبائر مہلکہ مین سے قرار پائی ہے اسی جگہہ سے حضرت نے نام اوسکا شرک اصغر رکہا ہے
ریا مین خلق پر تلبیس بہی ہوتی ہے کیونکہ اوسمین ایہام اخلاص و اطاعت خدا کا ہوتا ہے
حالانکہ وہ مخلص مطیع نہین ہے بلکہ تلبیس کرنا دنیا مین بہی حرام ہے جہ جاے دین کی
ہان کبہی اطلاق ریا کا امر مباح پر بہی ہوتا ہے جیسے طلب جاہ و توقیر بغیر عبادت کے
یا جیسے اچہا لباس پاکیزہ پہنا تاکہ لوگ اوسکی تعریف بابت نظافت و جمالت کے کرین
اسیطرح ہر تجمل و تزین و تکرم کا حکم ہے جیسے انفاق اغنیا پر کرنا لکن نہ معرض عبادت
مین بلکہ اسلئے کہ لوگ اوسکو سخی کہین سو یہ نوع حرام نہین ہے حضرت جب باہر آتے عمامہ
برابر کرکے آئینہ دیکہکر بال و چہرہ درست فرماکر آتے یہ بات حضرت کے حق مین متاکد
تہی تاکہ لوگون کے نظرون سے نہ گرین قلوب خلق کو طرف حق کے مائل کرین و فیہ قربۃ
و ای قربۃ یہ حکم علما و نحوہم مین بہی جاری ہے جبکہ مقصود اونکا تحسین ہئیت سے
یہی امور ہون **ف** غزالی و ابن عبد السلام کا اختلاف ہے حق مین اوس شخص کے
جسکا قصد اپنے عمل سے ریا اور عبادت ہے غزالی کہتے ہین اگر باعث دنیا غالب ہے تو
کچہہ ثواب نہین اور اگر باعث آخرت غالب ہے تو ثواب ہے اور اگر دونون باعث برابر
ہین تو دونون ساقط ہین اب بہی کچہہ ثواب نہوا ابن عبد السلام نے کہا مطلقاً کچہہ ثواب
نہوگا بدلیل احادیث من عمل عملا اشرک فیہ غیری فانا منہ بری ھو للذی اشرک ونحوہ
غزالی نے اس حدیث کو ماؤل کیا ہے استوا ہر دو قصد پر یا قصد ریا ارجح ہو صریح کلام
غزالی کا یہ ہے کہ ریا اگرچہ حرام ہے لکن اصل ثواب سے مانع نہین ہوتی ہے جبکہ باعث
عبادت اغلب ہو اسیلئے یہ کہا ہے کہ اگر اطلاع مردم مرجح و مقوی نشاط ہو اور بصورت
فقد اس امر کے عبادت ترک نکرے اور اگر نرا قصد ریا ہوتا تو اقدام نکرتا اس صورت مین
گمان ہمارا و اللہ اعلم یہ ہے کہ ریا حبط اصل ثواب نہو و لکن بمقدار قصد ریا پر عقاب اور
بمقدار قصد ثواب پر ثواب ملے انتہی لکن قول سعید بن المسیب و عبادہ بن صامت دلیل
ہین اسپر کہ اوسکو اصلا ثواب نہوگا بلکہ خود غزالی نے اس سے پہلے یہ کہا تہا کہ جب صدقہ

دمساوی مین قصد اجر و مجمدت کا جمیع کریگا تو یہ وہ شرک ہو گا جو کہ منافی اخلاص ہے تو
اب کلام ابن عبد السلام ہی راجح ٹہرا حاصل ترجیح یہ ہوا کہ جب ریائے مباح ہمراہ عبادت
کے ہوگی تو مقتضی اسقاط ثواب کے اصل سے نہ ٹہریگی بلکہ مقدار قصد عبادت پر ثواب ملیگا
اگرچہ ضعیف ہو اور اگر ریائے محرم ہمراہ ہوگی تو وہ مقتضی سقوط مس اصلہ کے ہے کما دلت
علیہ الاحادیث الکثیرۃ اور یہ آیت شریف فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کچھ منافی
اسکی نہین ہے اسلئے کہ اوسکی تفسیر لئے جو کہ عبادت ہے قصد محرم سے سقوط اجر کو وہب دیا ہے
اب ایک ذرہ برابر بھی خیر باقی نہین رہی تو آیت اوسکو شامل نہو گی ف بندہ سے لئے
جب ایک عبادت کا عقد اخلاص پر کیا پھر اوسپر ریا آئی تو اگر یہ ریا بعد تمام عمل کے
آئی تو کچھ اثر نہ کریگی کیونکہ وہ عبادت اخلاص پر تمام ہو چکی ہے اب اوسپر اثر ریا کا طاری
نہو گا اگر بلکلف اوسکا مظہر و متحدث بہ نہین ہے پھر اگر بقصد ریا اوسکا تکلف کیا تو غزالی
نے کہا ہے کہ فھذا مخوف اور آثار و اخبار دلیل ہین اسپر کہ یہ تکلف محبط عمل ہے پھر
اس طاری کے مبطل ثواب عمل ہونے کو مستبعد جانا ہے اور یہ کہا ہے کہ اقیس یہ ہے
کہ اپنے عمل منقضی پر مثاب ہو گا اور مراآت طاعت خدا پر معاقب ہو گا اگرچہ بعد فراغ
کے اوس سے کیون نہو بخلاف اوس صورت کے کہ اثنار عمل مین عقد اوسکا طرف ریا
کے متغیر ہو گیا کہ یہ محبط بلکہ مفسد عبادت ہے اگر خالص ریا آگئی ہے اور اگر ریائے محض
نہین ہے لکن اتنی غالب ہوئی ہے کہ قصد قربت کا جو کہ اوسمین تہا وہ دب گیا تو یہ افساد
عبادت مین متردد ہے حارث محاسبی کا میل طرف افساد کے ہے لکن احسن نزدیک ہمارے
یہ ہے کہ اسقدر ریا جبکہ اوسکا اثر عمل مین ظاہر نہو بلکہ صدور عمل کا باعث دین سے باقی رہے
اور فقط سرور اطلاع کا اوسکے طرف منضاف ہوا تو عمل فاسد نہو گا کیونکہ اصل نیت جو باعث
علیے العمل اور حامل علی الاتمام تہی وہ ہنوز باقی ہے بخلاف اوس عارض ریا کے کہ اگر لوگ
نہوتے تو نماز کو قطع کر دیتا مثلاً تو یہ مفسد عبادت ہے اوس عبادت کو پہر اعادہ کرے اگر فرض
ہے اور احادیث دارہ فی الریا محمول ہین اوس صورت پر کہ مراد عمل سے کچہہ نہو مگر ہی
خلق اور جو اخبار دربارہ شرکت آئے ہین وہ محمول ہین اوس شکل پر کہ قصد ریا کا مساوی

مقصد یا اغلب مقصد ثواب سے ہو اور اگر نسبت اوسکے یہ مقصد ضعیف ہے تو ثواب عمل کا بالکلیہ
حبط نہوگا اور نہ نماز لائق فساد کے ٹہریگی اور اگر مثلاً ابتداء عقد نماز مین ریا مقارن ہوئی
اور سلام پہیرنے تک مستمر رہے تو پہر اوسکے قضا کرنے مین کچہہ خلاف نہین ہے وہ نماز
معتد بہ نہوئی اور اگر اثناء نماز مین نادم ہوکر مستغفر ہوا تو ایک فرقہ نے کہا کہ وہ نماز منعقد
نہین ہوئی اوسکو پہر سرسے پڑہے دوسرے فرقہ نے کہا سارا فعل لغو ہوا مگر تحریمہ
اوسی تحریمہ پر اوسکو پورا کرے تیسرے فرقہ نے کہا اوسکو کچہہ بہی لازم نہین ہے نماز
تمام کرے اسلئے کہ نظر خاتمہ پر ہے جسطرح کہ اگر ابتداء ساتہہ اخلاص کی اور ختم ریا پر کرتا تو
عمل اوسکا فاسد ہوجاتا دونون قول اخیر قیاس فقہ سے بالکل خارج ہین خصوصاً اول
ہر دو قول اسیطرح یہ قول کہ اگر ختم باخلاص کرتا تو نماز صحیح ہوتی کیونکہ ریا نیت مین خارج
ہوتی ہے قیاس فقہ پر تو یہ بات مستقیم ہے کہ اگر باعث عمل کا مجرد ریا ہے ابتداء عقد مین طلب
ثواب اور امتثال امر تو اوسکا افتتاح ہی منعقد نہوا ما بعد کسطرح صحیح ہوگا کیونکہ اوسنے
جزم بہ نیت نہین کیا ہے اوسنے تو تحریمہ لوگون کے لئے باندہا ہے اگرچہ اوسکا کپڑا ناپاک تہا
اور اگر ایسا ہوتا تو نماز ہی نہ پڑہتا اور اگر یہ صورت ہے کہ لوگ نہ ہوتے تو بہی نماز نہ
پڑہتا اور اچہی طرح صحیح طور پر پڑہتا لکن اوسکو رغبت محمدت مین ظاہر ہوئی تو دو باعث
جمع ہوگئے اب اگر یہ شکل صدقہ مین ہے تو عاصی ہوا اجابت باعث ریا پر اور مطیع ٹہرا
اجابت باعث ثواب پر فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا
یرہ اب اوسکو ثواب بقدر مقصد صحیح ملیگا اور بقدر مقصد فاسد عقاب ہوگا اور احدہما دوسرے کو
حبط نکریگا حکم نماز نافلہ کا اس جگہ مثل اسی صدقہ کے ہے اور یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ اوسکی
نماز فاسد ہے یا اوسکی اقتدا کرنا باطل ہے اگرچہ یہ بات ظاہر ہوجاسے کہ قصد اوسکا
ریا اور اظہار حسن قرارت ہے اسلئے کہ مسلمان کے ساتہہ گمان نیک رکہنا چاہیے کہ اوسنے
قصد ثواب کا اس تطوع سے بہی کیا ہوگا تو باعتبار اس قصد کے نماز اوسکی صحیح ہے اور
اقتدا بہی درست اگرچہ اوسکے ساتہہ دوسرا قصد بہی مقارن ہوگیا ہے جسکے سبب سے
وہ عاصی ہے پہر اگر یہ دونون باعث نماز فرض مین عارض ہون اور ہر ایک باعث غیر

مستقل ہو اور انبعاث ان دونونسے حاصل ہو تو یہ واجب کو اوس سے ساقط نہین کرتا اور نہ
اگر ہر ایک باعث اسطرح پر مستقل ہے کہ اگر باعث ریا معدوم ہو تو فرض ادا کرے اور اگر باعث
فرض منعدم ہو تو نماز ریا کے لئے پڑہے تو یہ شکل محل نظر ہے اور سخت محتمل ہے اسلئے احتمالا
یہ کہا جائیگا کہ واجب نماز خالص لوجہ اللہ تہی وہ پائی نگئی یا یون کہا جائے کہ واجب امتثال
امر تہا باعث مستقل اور وہ پایا گیا سو غیر کا اقتران اوسکے ساتہ مسوغ سقوط فرض کو
اوس سے نہین ہے جسطرح کہ اگر کسی غصب کے گہر مین نماز ادا کرتا اور اگر یہ ریا مبادرت
کرنے مین طرف نماز کے ہے نہ ذات نماز مین تو یہ نماز قطعا صحیح ہے اسلئے کہ باعث اصل
صلوۃ کو اس حیثیت سے کہ وہ صلوۃ ہے غیر اوسکا عارض نہین ہوا یہ بحث اوس ریا مین
تہی جو کہ باعث عمل پہ ہوتی ہے رہا مجرد سرور بسبب اطلاع مردم کے جبکہ اوسکا اثر وہان
تک نہ پہنچے کہ عمل مین تاثیر کرے تو فساد نماز بعید ہے هذا ما نراه لائقا بقانون الفقه
والمسئلة غامضة من حيث ان الفقهاء لم يتعرضوا لها في الفقه والذين خاضوا فيها
لم يلاحظوا قوانين الفقهاء بل حملهم الحرص على تصفية القلوب وطلب الاخلاص
على افساد العبادات بادنى الخواطر وما ذكرناه هو القصد فيما نراه والعلم
عند الله تعالى فيه انتهى **ف** ریا کے لئے قبح مین درجات متفاوت ہین اقبح ریا وہ ہے
جو ایمان مین ہو یہ شان منافقین کی ہے جنکے ذم اللہ تعالے نے کثرت سے کتاب عزیز
مین کی ہے اور اونکو یہ وعید سنائی ہے ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار
یہ لوگ بعد زمن صحابہ کے تہوڑے رہگئے ہان جو لوگ مثل اونکے قبح مین ہین وہ کثرت سے
موجود ہین جیسے معتقدین بدع مکفرہ مثل انکار حشر یا انکار علم خدا بجزئیات یا اعتقاد اباحت
مطلقہ حالانکہ خلاف اسکے اظہار کرتے ہین فلیس وراء قبیح احوالهم لاشیء انہین
کے قریب وہ لوگ ہین جو کہ اصول عبادات واجبہ مین ریا کرتے ہین کہ خلوت مین تارک
عبادت ہین اور جلوت مین فاعل یہ کام بخوف مذمت کرتے ہین حالانکہ یہ ریا بہی نزدیک
خدا کے بڑا گناہ ہے اسلئے کہ غایت جہل پر مبنی اور اعلی انواع مقت پر مودی ہے انکے
قریب وہ لوگ ہین جو نوافل مین ریا کرتے ہین کہ اتنا عادت نوافل کے رکہتے ہین

اس ڈرسے کہ کہین ملامین نکرین تو نا قص ٹہرجائین اور خلوت مین ایثار کسل وعدم رغبت اور کے ثواب مین ہوتی ہے آنسے قریب وہ لوگ ہین جو اوصاف عبادت مین ریا کرتے ہین جیسے تحسین نماز اور اطالت ارکان واظہار تخشع واستکمال سائر کملات جلوت مین اور اقتصار اوپی واجبات پر خلوت مین بخوف ایثار مذکور فی النوافل سو یہ لوگ غلطی ہین کیونکہ اسمین بہی مثل ماقبل کے تقدیم مخلوق کے خالق پر ہے پہر کبہی اسکے فاعل کو شیطان اس مکر مین لاتا ہے کہ یہ کام اوسکو اسطرحپر اچہا کر دکہاتا ہے کہ مین جو یہ بات کرتا ہون تو لوگون کی صیانت کے لئے وقیعت سے اپنے حق مین کرتا ہون حالانکہ اگر یہ شخص سچا ہوتا تو اپنے نفس کی صیانت فوات کمالات سے کرتا اور فعل خلوات سے بچتا قرائن احوال اوسکے تو صاف دلیل ہین اسبات پر کہ باعث اسکا کچہ نہین ہے مگر ہی نظر خلق کی یہ تو اونکی محمدت کا راجی ہے نہ اونکی صیانت کا **ف** جو شخص اپنے لئے ریا کرتا ہی اوسکے بہی کئی درجے ہین اقبح یہ ہے کہ کسی معصیت پر متمکن ہونا چاہے مثلاً اظہار ورع وزہد اسلئے کرے کہ لوگ اوسکو متصف بابن صفت جانکر متولی مناصب و وصایا و ودائع اموال کا کر دین یا تفرقہ صدقات اوسکے حوالہ کرین اور مقصود اوسکا ان سب امور سے یہ ہے کہ اون مین خیانت کرے یا مذکر وواعظ وعالم ومتعلم بنے اسلئے کہ کسی عورت یا غلام پر ظفریاب ہووے سو یہ لوگ اقبح مرائین ہین نزدیک اللہ کے کیونکہ اونہون نے طاعت رب کو ایک سلم طرف معصیت کے اور ایک وصلہ طرف فسق کے ٹہرایا ہے انکی عاقبت بری ہوگی انہین کے قریب لوگ ہین جو متہم بمعصیت یا خیانت ہین پہر اظہار طاعت وصدقہ کا بقصد دفع اوس تہمت کے کرتے ہین آنسے قریب وہ لوگ ہین جنکا قصد یہ ہے کہ کوئی حظ مباح حاصل کرین جیسے مال یا نکاح وغیرہ حظوظ دنیا آنسے متصل وہ لوگ ہین کہ اظہار عبادات ورع وتخشع ونحو ذلک کا اسلئے کرتے ہین کہ لوگ اونکو بنظر حقارت وبچشم نقص نہ دیکہین یا وہ صلحا مین شمار ہون حالانکہ خلوت مین یہ کوئی کام نہین کرتے ہین اسی قبیل سے یہ ہے کہ اظہار مفطر کو جدن کہ روزہ رکہنا سنت ہے ترک کرے اس ڈرسے کہ کہین لوگ یہ گمان نکرین کہ اس شخص کو کچہ اعتنا ساتہ نوافل کے

نہین ہے فہذا اصول درجات الریا و مراتب اصناف المرائین امام غزالی کہتے ہین و
جمیعھم تحت مقت اللہ وغضبہ وھو من اشد المھلکات انتھی **ف** حدیث مین
آیا ہے کہ ریا چونٹی کی چال سے بہی زیادہ خفی ہے سو یہ وہی ریا ہے جسمین فحول علما کو
لغزش ہوجاتی ہے عباد وجہلا کا جو کہ آفات نفوس وغوائل قلوب سے ناواقف ہین کیا ذکر
ہے اسکا بیان یہ ہے کہ ریا دو طرح پر ہے ایک جلی یہ حامل و باعث ہوتی ہے عمل پر
دوسرے خفی یہ حامل نہین ہوتی لکن مشقت کو سبک کر دیتی ہے جس طرح کسی شخص کو
ہر رات عادت نماز تہجد کی ہو اور یہ نماز اوسپر گران ہے لکن جب کوئی مہمان اوسکے
گہر آتا ہے اور کوئی شخص اوسپر مطلع ہوتا ہے تو اسکو ایک طرح کا نشاط حاصل
ہوتا ہے اور تہجد پڑہنا آسان ہوجاتا ہے معہذا وہ عمل اللہ ہی کے لئے کرتا ہے اگر اسکو
امید ثواب کی نہوتی تو وہ تہجد کیون پڑہتا اسکی نشانی یہ ہے کہ وہ تہجد پڑہی گو کوئی اوسپر
مطلع نہو **۲** اس سے اخفی وہ ریا ہے کہ جو حامل تسہیل و تخفیف پر بہی نہو معہذا لک
اوسکے پاس ریا ہے اور اوسکے دل مین مثل آگ کے اندر پتہر کے چہپی ہوئی ہے اوسپر
اطلاع ممکن نہین ہے مگر علامات سے اجلی علامات یہ ہے کہ لوگون کی اطلاع اوسکی
عبادت وطاعت پر اوسکو خوش کرتی ہے **۳** اس سے خفی تر وہ ریا ہے کہ نہ اطلاع
چاہے نہ مسرت لائے لکن ابتدا بسلام کو دوست رکہے اور یہ چاہے کہ لوگ اوسکی
تعظیم کرین اور مزید ثنا کے ساتہ پیش آئین اور اوسکی حاجت برآری کے طرف مبادرت
کرین اور معاملہ مین اوسکے ساتہ مسامحت بجالائین اور جب وہ پاس اونکے جائے تو
اوسکے لئے توسیع مکان کرین اور جب کسی شخص کے طرف سے ان امور مین کوتاہی ہو
تو اوسکے دل پر گران گزرے اسلئے کہ جس طاعت کو اوسنے اپنے نفس مین مخفی رکہا
ہے اوسکو عظیم جانتا ہے تو گویا اسکا نفس بمقابلہ اوس طاعت کے طالب احترام
ہے یہانتک کہ اگر فرضا وہ یہ طاعات نکرتا تو طالب اس احترام کا بہی نہوتا تو اب اسنے
اللہ کے علم پر قناعت نکی اور آمیزش ریا خفی سے خالی نہ ٹہرا غزالی کہتے ہین وکل ذلک
یوشک ان یحبط الاجر ولا یسلم منہ الا الصدیقون اسی جگہہ سے مخلصین ہمیشہ

ریاء خفی سے خائف رہتے تھے اعمال صالحہ کو ایسے چھپاتے تھے جیسے کسیکو اخفار فواحش پر
حرص ہوتی ہے یہ کام اس امید پر کرتے تھے کہ اللہ اونکے عمل مین اخلاص دے اور دن
قیامت کو سامنے ساری خلق کے جزاء اخلاص عطا فرمائے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اللہ اوسی
عمل کو قبول کرتا ہے جو کہ خالص اوسکے لئے ہوتا ہے اور اپنی شدت حاجت او فاقہ
کو بھی دن قیامت کے معلوم رکھتے تھے سو جو کوئی شخص اپنے نفس مین درمیان اطلاع
صغار و مجانین اور درمیان اطلاع غیر کے عبادات پر فرق پاتا ہے اوسکے نزدیک شائبہ
ریا کا موجود ہے کیونکہ اگر وہ یہ جانتا کہ نافع و ضار اور قادر ہر شے پر اللہ وحدہ لاشریک لہ
ہے اور مین ہر شے سے عاجز ہون تو نزدیک اوسکے صغار و غیرہم یکسان و برابر ہوتے
اور نفس اوسکا حضور سے کسی بڑے شخص کے یا چھوٹے آدمی کے متاثر ہوتا لکن یہہ
بات نہین ہے کہ ہر شائبہ ریا مفسد و محبط عمل ہو بلکہ سرور کبھی محمود ہوتا ہے اسطرح پر
کہ اس امر کا شہود کرے کہ اللہ نے اونکو میرے اس عمل پر اطلاع دی ہے تاکہ احوال
جمیل میرا اور اپنا لطف ساتھ میرے ظاہر کرے کیونکہ اسنے تو بجائے خود اپنے طاعت
و معصیت کو چھپایا تھا مگر اللہ نے اوسکی معصیت مستور رکھے اور طاعت ظاہر کی و ای
لطف اعظم من ستر القبیح و اظہار الجمیل تو یہ فرحت اسکی جمیل نظر و وسیع لطف خدا سے
ہوئے نہ لوگون کے محمدت اور اپنے قیام منزلت سے اونکے دلون مین قل بفضل
اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا یا اسباب کا شہود کرے کہ جس صورت مین اللہ نے
اوسکے قبیح کو مستور اور اوسکی طاعت کو دنیا مین ظاہر کیا تو آخرت مین بھی اسیطرح
کریگا لحدیث ما ستر اللہ علی عبد ذنبا فی الدنیا الا ستره علیہ فی الاخرۃ یا یہ گمان
کرے کہ جو لوگ میرے حال پر مطلع ہین وہ میرے اقتدا مین رغبت کرینگے اس سے
اجر میرا مضاعف ہوگا اجر علانیہ کا آخرۃ بسبب ظہور کے اور اجر ستر کا بسبب قصد اول کے
ملیگا اسلئے کہ جسکی اقتدا کسی طاعت مین کی جاتی ہے اوسکو برابر اقتدا کرنے والونکے
اجر ملتا ہے بغیر اسکے کہ اونکے اجر مین کچھ کمی ہو یہ توقع اس لائق ہے کہ اوس سے
سرور ناشے ہو فان ظہور مخائل الربح لذیذ یوجب السرور لا محالۃ یا اسباب

پر فرحناک ہو کہ اللہ نے اوسکو ایسی توفیق دی جسکے سبب سے لوگ اوسکی مدحت کرتے
ہین اور بسبب اوس توفیق کے اوسکو دوست رکھتے ہین اور اون لوگونکو اوس جماعت
کا سا نکیا جو گنہگار ہو کر مطیعین پر استہزا کرتے ہین اور اون کو ستاتے ہین علامت اس
فرحت کی یہ ہے کہ غیر کی مدح پر بہی ویسا ہی خوش ہو جیسا کہ اپنی مدح پر خوش ہوتا ہے
ف سرور مذموم وہ ہے کہ اس بات پر خوش ہو کہ اوسکی منزلت لوگونکے دلون
مین قائم ہے اور وہ اسکی تعظیم تکریم کرتے ہین اور اوسکی قضاء حوائج کے لئے طیار
ہین کہ یہ مکروہ ہے اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کتم عمل مین فائدہ اخلاص و
نجات کا ریا سے ہے اور اظہار عمل مین فائدہ اقتدار اور ترغیب فی الخیر کا ہے لکن
اوسمین آفت ریا کی ہوئی ہے اللہ نے دونون قسم پر ثنا کی ہے ان تبدوا الصدقات
فنعما ھی وان تخفوھا وتوتوھا الفقراء فھو خیر لکم لکن اسرار کی مدح کی ہے اسلئے
کہ اسمین سلامتی ہے اوس آفت عظیمہ سے جس سے کمتر لوگ سلامت رہتے ہین ہان
جس جگہ اسرار متعذر ہے وہان اظہار ممدوح ہوتا ہے جیسے غزو وحج وجمعہ
وجماعات کہ یہان اظہار کرنا ہی مبادرت کرنا ہے طرف اوسکے اور اظہار رغبت
کرنا ہے اوسمین واسطے تحریض کے لکن اس شرط سے کہ شائبہ ریا کا نہو حاصل یہ
ہے کہ جب عمل ان شوائب سے خالص ہوگا اور اوسکے اظہار مین کسیکو ایذا نہوگی اور
اوسمین برانگیختہ کرنا لوگون کا اقتدار و تاسی پر اوس خیر کے کرنے مین اور مبادرت
کرنا طرف اوسکے ہوگا اسلئے کہ یہ شخص منجملہ علماء و صلحاء کے ہے جسکے اقتدا کے طرف
سب لوگ شتابی کرتے ہین تو اظہار افضل ہے کیونکہ یہ مقام انبیاء اور اون کے
ورثاء کا ہے اور یہ لوگ امر اکمل ہی کے ساتھ مخصوص ہوتے ہین اور اس اظہار
کا نفع متعدی ہے لقولہ صلعم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من یعمل بھا
الی یوم القیامۃ اور اگر کوئی شرط ان مین سے مختل ہو گئی تو پہر اسرار افضل ہے اسی
تفصیل پر اطلاق افضلیت اسرار کا محمول ہے آن مرتبہ اظہار فاضل کا مزلۃ قدم
عُبّاد و علما ہے کیونکہ وہ اظہار مین متشبہ اقویاء ہوتے ہین اور اُنکے دل اخلاص پر

قوی نہین ہوتے اسلئے اجور اونکے بسبب ریاکے حبط ہوجاتے ہین اور اسکا نفس کو نا
نامعلوم ہے علامت حق کی اسجگہہ یہ ہے کہ جس منصب پر یہ ہے اگر کوئی دوسرا شخص
اسکے اقران مین سے اوس جگہہ پر قائم ہو تو یہ متاثر نہو بلکہ مخلص رہے اور اگر یہ بات
اپنے نفس سے نہین جاتا ہے تو ریاکار ہے کیونکہ اگر بلا لحاظ نظر خلق اسکو نہوتا تو ہرگز
اپنے نفس کو غیر پر باوجود اس علم کے کہ غیر کفایت کرسکتا ہے اختیار نکرتا فلیحذر العبد
خداع النفس فانہا خدوع والشیطان مترصد وحب الجاہ علی القلب غالب یہہ
بات بہت کم ہوتی ہے کہ اعمال ظاہرہ آفات اخطار سے سلامت رہین اسلئے سلامتی
اسی اخفا مین ہے **ف** منجملہ اظہار کے ایک تحدث بعمل ہے بعد فراغ کے عمل سے
بلکہ اسکا خطرہ سخت تر ہے اس جہت سے کہ کبھی زبان پر زیادتی یا مبالغہ جاری ہوجاتا
ہے اور نفس کو اظہار دعاوی مین لذت ملتی ہے اور اس جہت سے آسان ہوتی ہے
اور یہ ریا عمل خالص ماضی کو حبط نہین کرتی ہے اکثر لوگ طاعات کا بجالانا بخوف ریا
ترک کردیتے ہین یہ کچھ مطلقا محمود نہین ہے اسلئے کہ اعمال دو طرح پر ہین ایک
لازم بدن جنکو کچھ تعلق غیر سے نہین ہے اور نہ کوئی لذت عین اون اعمال مین ہے
جیسے نماز روزہ حج سو اگر باعث ابتدا اوسمین نری رؤیت خلق ہو تو یہ معصیت محض
ہے اسکا ترک کرنا واجب ہے اس معصیت مین اس کیفیت پر رخصت نہین اور اگر
باعث اوسپر تقرب الی اللہ ہے لکن ریا وقت عقد عبادت کے عارض ہوئی تو اسکو
شروع کردے اور دور کرنے مین اوس عارض کے مجاہدہ نفس بجالائے اسیطرح
اگر اثناء عمل مین عارض ہو تو نفس کو طرف اخلاص کے تہر آجبرا پہیرے یہان تک کہ
اوسکو تمام کرے کیونکہ شیطان پہلے تو طرف ترک عمل کے بلاتا ہے جب اوسکی بات
مانی نہین جاتی اور آدمی عزم بالجزم کرکے اوس کام کو شروع کردیتا ہے تو پہر
دو طرف ریا کے بلاتا ہے جب اُس سے بہی اوسنے اعراض کیا اور مجاہدہ سے پیش
آیا یہانتک کہ اوس کام سے فارغ ہوا تو اب اُسکو ندامت دلاتا ہے کہ تو ریاکار ہے
اللہ تجکو اس عمل کا کچھ نفع نہ دیگا جب تک کر تو ایسا کام کرنا نچہوڑیگا اور پہر وہ باد اسکو کہیگا

اصل اس طرح پر شیطان اپنے غرض حاصل کرتا ہے فکن منه علی حذر فانه لا امر کرہھا
والنزد قلبك الحیاء من الله تعالیٰ اسرسے تیرے اندر ایک باعث دینی عمل پر پیدا کر دیا ہے
اب تو کیون عمل کو ترک کرے بلکہ مجاہدہ نفس اخلاص مین کر اور مکائد دشمن کے دہوکے
مین نآو دو تیرے باپ آدم علیہ السلام کا دشمن ہے تو دوسری قسم اعمال کی وہ ہے
جو کہ متعلق خلق سے ہے اس قسم مین آفات واخطار عظیمہ مین اعظم بلایا خلافت سے پہر
قضا پہر تذکیر و تدریس و افتاء پہر انفاق مال سو جسکو دنیا اپنے طرف مائل نکرے اور
طمع جنبش ندے اور اللہ کی راہ مین اوسکو لوم لائم نہ بگڑے اور وہ دنیا و اہل دنیا
سے اعراض کرے اور متحرک نہو مگر واسطے حق کے اور ساکن نہو مگر واسطے اللہ کے تو
وہ مستحق اسکا ہے کہ اہل ولایت دینویہ واخرویہ سے ہو اور جسمین کوئی شرط ان
مین سے مفقود ہو تو یہ ولایات باقاعدہ اوسکے حق مین سخت مضر ہین تو وہ انکے
اختیار کرنے سے باز رہے اور دہوکے مین نآوے اوسکا نفس اوسکو یہ فریب دیگا
کہ تو عدل کریگا اور قائم بحقوق ولایت ہوگا اور تجکو میل طرف شوائب ریا و طمع کے نہوگا
کیونکہ نفس اوسکا اس تسویل مین کاذب ہے اوس سے حذر کرنا چاہیے نفس کے
نزدیک کوئی چیز لذیذ تر جاہ و ولایات سے نہین ہے کچہہ دور نہین ہے کہ محبت
ولایات کی حامل ہلاک پر ہو اسی جگہہ سے ایک شخص نے عمر بن خطاب سے اذن
چاہا تہا کہ مین بعد فراغ کے نماز صبح سے لوگونکو وعظ کیا کرون اوسکو منع کر دیا
اوسنے کہا تم مجکو نصح مردم سے منع کرتے ہو فرمایا اخشی ان تنتفخ حتے تبلغ الثریا
انسان کو لائق نہین ہے کہ فضائل تذکیر باللہ اور علم پر دہوکا کہائے کیونکہ اس کا
خطرہ عظیم ہے ہم کسیکو حکم اسکے ترک کا نہین کرتے اسلئے کہ نفس تذکیر مین کوئی آفت
نہین ہے آفت تو اظہار تصدی مین ہے وعظ ہو یا اقرار یا افتار یا روایت سو جب
تک اپنے نفس مین باعث دینی پائے تب تک ترک تصدی نکرے اگرچہ کسیقدر
ریا سے ممزوج ہو بلکہ ہم تو یہ امر کرتے ہین کہ کام کرے اور مجاہدہ نفس اخلاص
و تنزہ مین خطرات ریا سے بجا لائے شوائب ریا کا کیا ذکر ہے الحاصل امور تین طرح پر

اپنی ایک ولایات انکا اسند اعظم فتن سے ہے ضعفاء سرے سے اسکو ترک کردین دوسری صلوات ونحو یا اسکو ضعفاء ترک نہ کرین اور نہ اتو یا گر دفع شوائب ریا مین کوشش کرتے رہین تیسرے تصدی واسطے علوم کے یہ مرتبہ وسطے ہے درمیان ان دو مراتب کے لکن یہ مرتبہ اشبہ بولایات ہے اور آفات سے قریب تر ہے تو حذر کرنا اس حق مین ضعفاء کے اسلم ہے باقی رہا مرتبہ چہارم کہ وہ جمع مال وانفاق مال ہے سو بعض علماء نے اسکو اشتغال ذکر ونوافل پر فضیلت دی ہے اور بعض نے بالعکس اسکے کہا ہے حق یہ ہے کہ اسمین بہی آفات عظیمہ ہین جیسے طلب ثنا واستجلاب قلوب و تیر نفس باعطاء پس جو شخص ان آفات سے رہائی پائی تو اوسکے لیئے جمع وانفاق افضل ہے اسلئے کہ اسمین وصل منقطعین وکفایت مستحقین وتقرب بالبر طرف رب العالمین کے ہے اور جو شخص ان آفات سے خلاص نہو تو اوسکے لئے یہ ہے کہ ملازمت عبادات واستفراغ وسعی آداب وتکملات عبادت مین کرے **ف** ایک علامت اخلاص عالم کی علم مین یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بہتر وعلم تر اوس سے وعظ مین یا کثرت علم مین ظاہر ہو اور لوگ شدید القبول ہون واسطے اوسکے تو یہ اپنے جی مین خوشحال ہو اور اوسپر حسد نہ کرے ہان اگر اسکو رشک آوے تو کچھ ڈر نہین ہے یعنے اپنے نفس کے لئے یہ تمنا کرے کہ مجکو بہی اسیطرحکا علم ہوتا اور اگر اکابر اوسکے مجلس مین آئین تو اسکے کلام مین تغیر نہ آئے بلکہ سارے خلق کو ایک ہی نظر سے دیکھے اور لوگون کا ہمراہ اپنے راہون مین چلنا دوست نرکہے **ف** آیات واحادیث وکلام ائمہ سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ریا محبط اعمال ہوتی ہے اور سبب ہی مقت کا نزدیک خدا کے اور موجب ہے لعن وطرد کا اور منجملہ کبائر مہلکات کے ہے اور جس امر کا یہ وصف ہو تو وہ لائق اسکے ہے کہ ہر موفق ساق حد سے اوسکے ازالہ مین ساتھ مجاہدہ کے کمر باندھے اور مشاق شدیدہ کا تحمل کرے اور قوت شہوات کا مکابرہ کرے اسلئے کہ کوئی شخص اس کے طرف محتاج ہونے سے منفک نہین ہو سکتا ہے مگر جسکو اللہ تعالے نے قلب سلیم نقی خالص شوائب ملاحظہ اغراض ومخلوقین سے عطا کیا ہو اور وہ شہود رب العالمین مین دائما

مستغرق رہتا ہو وقلیل ماھم ورنہ غالب خلق اسی حال پر مطبوع ہے ریا مین اگر اور کچھ
نہو تا مگر یہی احباط عبادت واحدہ تو اوسکے شوم وضرر کے لئے اتنا ہی کافی تہا لکن
آخرت مین ہر انسان ایسی ایک عبادت کا محتاج ہوگا جس سے کفہ اوسکے حسنات کا راجح
ہوجائے ورنہ اوسکو نار کی طرف لیجائینگے اور جو کوئی اللہ کے سخط مین طالب رضائے
خلق ہوتا ہے اللہ اوس سے بیزار ہوجاتا ہے اور خلق کو اوسپر خفا کر دیتا ہے حالانکہ
رضائے خلق ایک ایسی غایت ہے جو میسر نہین آسکتی جب ایک قوم کو یہ شخص راضی
کریگا تو دوسری قوم کو غصہ مین لائیگا پھر اسکی کیا غرض اونکی مدح مین ہے کہ اللہ
کے ذم وغضب پر اسنے انکی مدح کو اپنے حق مین اختیار کیا ہے حالانکہ لوگون کی
تعریف کرنے سے نہ کوئی نفع اسکو ملتا ہے اور نہ کوئی ضرر دور ہوتا ہے یہ بات تو
خاص اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہے کہ وہی اوسکا مستحق ہے کہ سب لوگ اسیکا
قصد تنہا کرین کیونکہ مسخر قلوب بمنع واعطار وہی ہے فلا سائق ولا معطے ولا ضار
ولا نافع الا ھو عز وجل اور جسکو خلق مین طمع ہوتی ہے وہ ذل وخیبت یا منت و
مہانت سے ہرگز خالی نہین رہتا تو اب اس رجار کاذب اور وہم فاسد پر اوس چیز
کا چھوڑنا جو اللہ کے پاس ہے کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ یہ رجار ووہم کبھی مصیب اور
کبھی مخطی ہوتا ہے اور اگر ان لوگون کو اس ریا پر اطلاع ہو جو اسکے دل مین ہے تو
یہ خود اوسکو مطرود وممقوت مذموم ومحروم رکھین جو شخص اس امر کو بعین بصیرت
نظر کریگا اوسکی رغبت خلق مین سست پڑجائیگی اور وہ صدق پر متوجہ ہوگا یہ تو دوا
علمی ہوئی رہتے دوا رعملی سو وہ یہ ہے کہ اخفار عبادات کی عادت ڈالے جس طرح کہ
فواحش کا اخفا کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوسکا دل اللہ کے علم واطلاع پر قانع ہوجائے
اور نفس طرف طلب علم غیر اللہ کے اس سے منازعت نہ کرے اور اس اخفار مین تکلف
اختیار کرے اگرچہ ابتدا مین یہ بات شاق ہوگی لکن جو کوئی اسپر ایک مدت تک بتکلف
صبر کریگا اوس سے ثقل اس تکلف کا ساقط ہوجائے گا اور اللہ اپنے فضل سے اسکی
مدد کریگا جس سے اوسکی ترقی ہوگی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بندہ کے طرف سے مجاہدہ و قرع باب کریم ہے اور اللہ کے طرف سے ہدایت و فتح اللہ لا نضیع اجر المحسنین وان تک حسنة یضاعفہا ویؤت من لدنہ اجرا عظیما انتہی کلام الشیخ ابن حجر المکی فی کتابہ الزواجر ملخصا وقال سرح لما تکلمنا بحمد اللہ علی ہذہ الکبیرة العظیمہ وما یتعلق بہا مما یحتاج الخلق الیہ وبسطنا الکلام فی ذلک وان کان بالنسبہ الی احیاء العلوم مختصرا حد ان ان نختم الکلام فیہا بذکر شیء من الآیات والاحادیث الدالۃ علی مدح الاخلاص و ثواب المخلصین وما اعد اللہ لہم لیکون ذلک باعثا للخلق علی تحری الاخلاص ومباعدة الریاء اذ الاشیاء لا تعرف کما لا وضدہ الا باضدادہا انتہی لکن اسجگہہ کچھہ ضرورت نقل کرنے کلام مذکور کی نہین ہے رسالہ لسان العرفان مین بحث ریائی اس مقام سے زیادہ تر لکھی گئی ہے اور رسالہ تواضع اور رسالہ قوارع مین بیان کبائر ذنوب ظاہرہ وباطنہ کا ہوچکا ہے اس جگہہ فقط اتنا مقصود تھا کہ بیان عقائد صحیحہ فرقہ ناجیہ کا مطابق کلمات ائمہ دین وفقہاء سلمین وصوفیہ متبعین وزمرہ محدثین محققین راسخین فی العلم کے کیاجائے کیونکہ دارومدار نجات کا عقائد پر ہے ہمراہ درستی عقیدہ واخلاص کے عمل قلیل کافی ہوجاتا ہے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اخلص دینک یکفک القلیل من العمل رواہ ابن ابی الدنیا والحاکم اور ہمراہ فساد عقیدہ واختلاط ریا کے کوئی عمل مقبول نہین ہوتا حضرت نے فرمایا ہے لا یقبل من العمل الا ما کان خالصا وابتغی بہ وجہہ رواہ الطبرانی الحاصل طالب نجات وتاجر آخرت کو واجب ہے کہ تصحیح عقائد مین مجاہدہ کرے اور یہ بات قطعا جان لے کہ شرک وکفر وریا کے ہوتے ہوئے ہرگز کوئی عبادت وحسنہ نفع نہین دیگا اگرچہ دعوے اسلام کا اور ادعاء ایمان کا کرے اکثر لوگ کلمہ گو ہین اور نماز وروزہ وزکوۃ وحج ادا کرتے ہین لکن دقایق شرک وحقایق ریا کو نہین جانتے اور کلمات کفر سے احتراز نہین کرتے اسلیئے انکا اسلام ظاہر اور اقرار ایمان نفع نہین دیتا اور کوئی اثر وبرکت ایمان کا انکے حال قال پر پایا نہین جاتا اکثر خلق یہی جانتی ہے

اور شرک نام ہے عبادت غیر اللہ کا اور ہم تو کسی بت یا چاند یا سورج کو سجدہ نہین کرتے ہین اور نہ کوئی رسم کفر کی ہماری گہر مین ہوتی ہے اور نہ ہم کسی کے دکہانے سنانے کو نماز روزہ بجالاتے ہین پہر ہم کس طرح نامسلمان یا غیر ناجی ہونگے سو یہ محض مغالطہ ہے ابلیس لعین کا اور غرور ہے نفس سرکش کا اسلئے کہ شرک وریا و بدعات کا حال مثل کبائر ذنوب ظاہرہ کے نہین ہے کہ ہر شخص اونکو معلوم کر سکے جس طرح ہر عالم جاہل مسلمان جانتا ہے کہ زناکاری شراب خواری قتل نفس حرام ہے بلکہ شرک کے حق مین شارع نے یہ فرمایا ہے کہ وہ رفتار مورچہ سے شب سیاہ مین سنگ سیاہ پر بہی زیادہ تر مخفی ہے اور شرک کے ستر دروازے ہین اور بدعت کے بہتر دروازے ہین اور کلمات کفر بیحساب ہین تو پہر جب تک کہ انسان تمام عزم و ہمت کے ساتہ دریافت کرنے پر ان ابواب کثیرہ کے کمر نہ باندہیگا تب تک ناجی ہونا اوسکا ان آفات سے نہایت مشکل ہے لکن بحمدہ تعالی اس زمانہ مین تنقیح امور مذکورہ کی رسائل متعددہ مین بحوالہ نصوص وادلہ بخوبی ہو گئی ہے اب فقط توجہ کرنا اہل دین کا طرف دریافت کرنے اشیاء مذکورہ کے باقی ہے وہ دلائل و مسائل جنمین علما کو لغزش ہو جاتی ہے جہلا کا کیا ذکر ہے وہ معادن کتاب و خزائن سنت سے بکشش و کوشش تمام رسائل اردو مین مع کلام ائمہ اسلام و تحقیقات فحول محدثین و فقہا جا معین یکجا جمع کر دئے گئے ہین ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان ؏ گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

اکثر تالیفات اس زمانہ کی جدال و مراء ہین اور اکثر اعمال خلق کے شرک وریا ہین حرف شناسون کا سارا شغل اسمین منحصر ہے کہ باہم بحث مسائل فروعیہ کیا کرین پہر مواضع اختلاف مین ایک دوسرے کی تضلیل تکفیر رسالون مین لکہا کرین یہ فکر کسی شخص کو نہین ہے کہ اپنے عبادات کے ارکان و آداب و تکملات و تتمات کو اچہی طرح مطابق ماثورات سلف صلحاء کے سیکہ کر عمل مین لائین جس سے اون کا نماز روزہ زکوۃ حج صحیح ٹہرے پہر اوسکے اندر واسطے تحصیل اخلاص کے بقدر مقدور ساعی ہوون اور اوقات فرصت مین دقائق و حقائق ریا و شرک کو جو کہ محبط عمل و موجب ردت و قتل ہین دریافت کر کے اون طرائق سے آپ کو دور رکہین اور ابواب بدعات سے اپنی جان کو بچا دین اسلئے کہ طریق حق اور سبیل صدق ایک ہے اور سبل و طرق ضلالت بہت ہین جس طرح کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ اور اس

باب مین ایک حدیث بہی آئی ہے کہ حضرت نے ایک سیدہی لکیر کہینچی پہر اوسکے دائین بائین
اور لکیرین بڑی کہینچکر فرمایا کہ یہ سب راہین شیطان کی ہین ہر راہ پر ایک شیطان بیٹہا ہے وہ
اوسکو طرف طریق کج کے بلاتا ہے اور یہ راہ ایک سیدہا رستہ ہے سو تم اسپر چلو ہر طرف بہک
کر نجاوٴ الفاظ اس حدیث کے مشکوٰة وغیرہ مین لکہے ہین یہ حاصل مضمون حدیث مذکور کا ہے کہ یہ
زمانہ ہمارا اختلاف مذاہب و اختلاف مشارب کا ہے حضرت نے اسکی خبر پہلے سے ہمکو دیدی ہے
اور ایسے زمانہ مین ہمکو یہ حکم فرمایا ہے کہ ہم سنت نبوی پر اور طریقہ خلفاء راشدین مہدیین پر جمے
رہین تہتر فرقے اسلام کے بعد زمانہ خیر کی حادث ہوے تہے اور ایک عجب ہنگامہ دین مین برپا
ہوا تہا کل نفس و دینها لکن حجت بالغہ الہی نے اون سبکو منقرض کر دیا سوائے دو تین فرق
شاذ کے جیسے روافض خوارج وغیرہا ہین اب کوئی فرقہ مثل معتزلہ وغیرہ کے اکثر بلاد اسلام مین
باقی نرہا اور فرقہ ناجیہ اہل سنت ہمیشہ اپنے اعداء و مخالفین مذہب پر غالب رہا لکن اس قرب
زمان مین بسبب قرب ساعت کے باہم فرق اہل سنت کے خانہ جنگی شروع ہوگئی ہے
جسکے سبب سے اکثر مسلمان متزلزل ہوگئے اور اونکو تمیز حق کا باطل سے نرہا ہر فرقے نے عوام کو اپنے
طرف کہینچا جسکی تقدیر مین جو خرابی لکہی تہی وہ اوسکو پیش آئی اگرچہ خدا کا دین اور رسول کی
شرع واضح ہے اور درمیان غالی و جافی کے ہے انکا حال تو یہ ہوا انکے مقابل مین کچہ ایسے
لوگ بہی حادث ہوتے ہین جو کہ طریقہ اہل بدع و فرق ضالہ سابقہ و سالفہ چلتے ہین اور دین اسلام مین
طرح طرح کے شکوک نکالتے ہین اور الفاظ و عبارات قرآن و حدیث کے تکذیب و تحریف کرنا
چاہتے ہین ولکن یہ بات اونکو حسب دلخواہ اب تک میسر نہین آئی اور ان شاء اللہ تعالے بمقتضائے
حدیث لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرہم من خالفہم آیندہ بہی میسر نہوگی
گو کتنا ہی سر اپنا مارا کرین لکن اس حیص بیص مین اتنی خرابی ضرور لاحق حال عوام و جہال اور
اکثر خاص کالانعام کے ہوگئی ہے کہ دین و آخرت سے غافل یا اوسکی جاحد ہوکر بندہ دینار
و درہم اور طالب مال و جاہ بنگئے ہین اور ایسے اعمال کرنے لگے ہین جیسے کہ یوم الحساب پر یقین
نرکہنے والے کرتے ہین و کان ذلک فی الکتاب مسطورا ایسے وقت مین کتمان علم سے عالم
ملعون ٹہرتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے اہل علم سے اس بات کا عہد و پیمان لیا ہے کہ وہ آیات

کتاب واحادیث مستطاب کی تبلیغ وتبیین عباد اللہ کو کرو مین وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

فہرست

صحت نامہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵	۶	ما	ما	۲۶	۲	مذہب	مذہب امام
۶	۱۷	الملائلۃ	الملائکۃ	۲۸	۲۳	اطلاق کیا ہے	اطلاق فرمایا ہے
۷	۴	زنجبی یہ	زنجبی یہ	۲۹	۲۱	سنہ ۳۳۷	سنہ ۴۳۷
۱۲	۱۳	وحیزہ	وجیزہ	۳۰	۱	مذاہب	مذہب
۱۳	۹	ہرہ	ہرکہ	〃	۶	واثبات	ونفی اثبات
۱۵	۸	نحل	تحلیل	۳۲	۱۶	طبائع	طبائع
۱۶	۱۵	خامعہ	خاصہ	۳۳	۱۵	العلیم	البصیر
〃	۱۷	لان	لأن	۳۵	۹	النعل	النعل بالنعل
۱۷	۱۵	قربت	قریب	۳۶	۱۹	مشبہ	مشبہہ
۱۸	۱۶	والون	لوگون	۳۸	۱۳	اثنین	اثنتین
۱۹	۸	تی اصعا	تی اضعا	۴۱	۲۲	فنا ہوگی	فنا ہوگا
۲۰	۲۲	مع	دمع	۴۳	۲	کرےگا	کریگا
〃	〃	مزا	جزاء	۴۹	۱۴	نکوئی	نہ کوئی
۲۱	۵	ذکرسے	×	۵۰	۱۲	وبحث	بحث
۲۲	۱۵	مبادلۃ	مبادرۃ	۵۳	۷	میزان	نیران
۲۵	۲۰	کو	×	〃	۱۶	درود	وارده

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۵۵	۱۸	ثیٔ شیٔ	شیٔ
۵۶	۱۵	انسلال ہو	انسلال ہوا
〃	۲۲	انجاد	ایجاد
۵۸	۱۸	الیمان	الیمن
۵۸	۱۹	تیسری	تیسرا
۵۸	۱۲	ظاہرو	ظاہر
۶۰	۵	خبر	خیر
〃	۲۳	جزر	جزر
۶۱	۴	لذات	لذات کا
۶۳	۹	کی گئی	کیے گئے
〃	۱۵	العلیم	البصیر
۶۶	۱۱	تشبہ	مشبہ
〃	۱۲	وساون	وساوس
〃	۲۲	ثاثیر	تاثیر
۶۹	۱۸	بنی	نبی
۷۲	۴	پوچھ	پوچھہ
〃	۱۴	کسی دوسری کا	کوئی دوسرا اوسکا
۷۳	۱۷	دری	پری
۷۹	۲	جادی	حادی
۸۰	۱۴	اتیسان	اتیان
۸۱	۲	لانذ دکھر	لانذ دکرہ
〃	۱۲	اسکا	اوسکا

صفحہ	سطر	غلط	صواب
〃	۱۶	لوزی	نوری
۸۳	۱۹	حامہ	عامۂ
۸۶	۲	۲۱	۲۲
۸۸	۲	مقبل	مقرب
۸۹	۱۲	اور نہ	اور نہ کوئی
〃	۲۰	دن تک	دن تک کا
〃	۲۱	احتراع	اختراع
۹۰	۱۲	ہو	ہوکر
〃	۱۴	سخ	رنج
〃	۱۶	غذاۃ	غداۃ
۹۲	۲۰	امطاس	امطار
〃	۲۱	للھم	اللھم
〃	۲۳	مشہ	مشبہ
۹۳	۱۴	عقیدہ	عقیدہ کو
۹۴	۲	تمن	ثمن
〃	۳	ناقلہ	تاقلہ
〃	۲۰	نقف	یقف
۹۶	۱۴	سکی	پرکی
۹۷	〃	حول	من حول
۱۰۰	۹	خدابین	خدا ہے
۱۰۳	۱۶	فعل	فعل و
۱۰۳	۵	جبز درہ	جن اساتہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۵	۱۹	رحجان	رجحان
۱۰۶	۲۳	قرن	قرون
۱۰۷	۱	صحابہ	صحابہ سے
"	۹	حیلی	جیلی
۱۰۸	۱۳	مساوی کا	مساوی سے
۱۱۱	۶	الأن	الا أن
۱۱۲	۳۰	اوسکے	اوسکو
۱۱۳	۲۲	ذات سے	ذات سے سے
۱۱۴	۱۸	رکہتی	رکہتی ہین
"	۲۴	اثات	اثبات
۱۱۵	۱۶	عجاب	عجائب
۱۱۶	۴	لمنہ	بمنہ
۱۱۷	۸	المؤصنون	المتوکلون
"	۱۸	"	"
۱۱۹	۱۴	بوغ	بلوغ
۱۲۰	۶	بعثث	بعثت
"	۱۰	مبعت	بعثت
۱۲۱	۳	صعالے	صفائی
۱۲۲	۵	متنبیہ	متنبہ
۱۲۳	۱۶	دعید	وعید کے
۱۲۴	۱۳	بشر سے	بشر پر
"	۱۷	قطرہ	قطری کو

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۲۵	۸	تری	تیری
"	۲۱	تومنی	تومنفا
۱۲۶	۱۶	چاہسے	چاہیئے
۱۲۸	۲	حبال	جبال
"	۳	عامہ	عامہ کے
۱۲۹	۲۱	مفتزی	مفتری
۱۳۰	۲۰	عقائد	شرح عقائد
۱۳۱	۱۶	دور رہتے	دور رہتے
۱۳۲	۱۱	لعت	نعت
۱۳۳	۹	اونیر	اونپر
"	-	نقس	نفس
۱۳۴	۱۰	ثنائی	نامی
۱۳۶	۱۹	اقصی	اقصیٰ
۱۴۰	۱۸	حیوان سے	حیوان کے
"	۲۱	احاط	احاطہ
۱۴۱	۲	اوسکے	اوسکو
"	۱۰	"	"
"	۱۸	حق	جانا حق
۱۴۲	۱	مثل	مثل ساری
۱۴۳	۳	والیان	ایمان
"	۴	گرویدہ	گرویدہ
۱۴۴	"	غضبان	غضبانا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۴	۴	لھاھا	لٹاھا
″	۲۳	تقدس	تقدس
۱۴۶	۱۱	جحش	جحش
۱۴۷	۷	سرشیخ	شیخ
۱۴۹	۲۰	متوہم	موہم
۱۵۲	۱۳	بالغیر	بالغیر
″	۱۶	اشتغال قلب	قلب اشتغال
″	۱۸	ہدایت	بداہت
″	۲۱	ورسالہ	رسالہ
۱۵۳	۱	بکنہہ	کنہ
۱۵۶	۶	ضاعات	صناعات
″	۱۷	کےاسی	سےاسی
۱۵۷	۷	سپر	سپہر
″	۱۳	جواہر	جواہر
۱۵۸	۸	ہے مقابلہ	ہین مقابلہ
″	۱۹	دنیکم	دبنکم
۱۶۰	۷	اکرمکم	ان اکرمکم
″	۲۰	وخیریت	اورخیریت
۱۶۱	۲	السہ	الہیہ
″	۲۲	جاسے	جائے
۱۶۵	۱۰	تجاوز	تجاوز
۱۶۶	۱۳	مقت	ومقت
″	۲۰	مشبہ	مشبہہ
۱۶۷	۱	ہی یہ	ہی یہ ہے
۱۶۷	۲۰	الادلۃ	الادلۃ
″	۲۱	قرقان	فرقان
۱۶۸	۷	لکفود	لکفورھبین
″	۲۰	اگر وہ	اگرچہ وہ
۱۶۹	۳	یاہر	باہر
″	۷	جبکام	جسکام کے
″	۱۳	کی ہی	کیا ہے
۱۷۰	۸	نبدہ	نبدی
۱۷۱	۱۶	اعفر	اغفر
″	۲۲	کے ہین	کے ہے
۱۷۲	۳	زیاو	زیادہ
۱۷۴	۷	شیٔ	شی کی
۱۷۵	۲	لاشریک	لاشریک لہ
″	۲۰	ثبت	مثبت
″	۲۲	رائح	رائی
۱۷۷	۱۲	اوکین	اونھین
۱۷۹	۱۵	ہین	بین
″	۲۲	صاصل	حاصل
۱۸۰	۲	ناصح	ناصح
″	۱۰	ا ر ر	امد
۱۸۱	۳	زیادہ ہے	زیادہ نہین ہے
۱۸۱	۱۶	سیٰ ۃ	اسوۃ
۱۸۲	۲۳	مصورہ	منصورہ
۱۸۳	۷	موید	مؤید

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۸۴	۱	دالالمام	دالمام
،،	۵	رای	رائی
،،	۱۱	رہم	منہم
۱۸۷	۱۹	منازغت	منازعت
،،	۲۰	زمانں	زمان کا
۱۸۸	۱۴	غلط	غالط
،،	۱۵	تمثل	تمثیل
۱۸۹	۱۰	رتبہ سے	رتبہ سے واسطے
،،	۱۵	تنوح	تنوع
۱۹۱	۷	مرتبہ	رتبہ
،،	۱۶	مقعر	مقعر
،،	۱۵	تری	تیری
۱۹۲	۵	کونسی	کنوین
،،	۲۰	پہ	پہر
۱۹۳	۹	ادفر	اوفر
،،	۲۱	مرائی	مرائی
۱۹۶	،،	موافقت	مواقف
۱۹۷	۵	جبکروہ	جبکو ادسنے
۱۹۸	۱۷	جنکو	جنکے
۲۰۲	۱۵	حیض میض	حیض بیض
۲۰۱	۲۲	متناسی	تناسی
۲۰۲	۲۳	بحث کے	بحث کا نشانہ ادراسکا
۲۰۴	۱۳	ثواب	صواب
۲۰۴	۵	جادی	حادی
۲۰۵	۳	کریم	کریم میں
۲۰۸	۳	نہیں اوسکو	اوسکو نہیں

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲۰۸	۱۱	اسباب	اسباب
۲۱۰	۴	اگرچہ	اگر
۲۱۳	۱	موئد	مؤید
،،	۴	کوتی	کنوین
،،	۱۱	سااڈا	سراادا
۲۱۴	۷	تن	متن
۲۱۵	۱	ولا	فلا
،،	۵	دعلہ	کدعلہ
،،	۸	انہ	ذاتہ
،،	۱۹	رزلیق	زریق
۲۱۶	۱۱	چاہیے	چاہیئے
،،	۱۸	کیونکہ	کیونکہ یہ
۲۱۷	۱	دونون	دونون
،،	۲	کہتے	کا کہتے
،،	۲۰	ستر کا	شتر کا
۲۱۸	۱۸	وبحوہما	وبحوہ
۲۲۴	۵	اوئل	اوائل
۲۲۹	۱	سے ہے	بھی ہے
۲۳۱	۲۲	اتنا	اتنی
۲۳۲	۵	ماقیل	ماقبل
،،	۸	خلوات	جلوات
۲۳۵	۱۹	ذرات	ذرات
۲۳۶	۷	اخطار	اخطاب
۲۳۷	۴	نا	تا
،،	۶		ابہر
۲۳۸	۱۴	رنگ	رنگا

خاتمة الطبع

حمد و ثنائے بیکران خالق کون و مکان کو زیبا ہے جسنے سرگشتگان وادی ضلالت کو منہج قویم و صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرمائی ۔ درود نامحدود و ذات برگزیدہ صفات پیغمبر آخر الزمان پر جسکے ارشاد سراپا رشاد نے بندگان خدا کو مہلکہ عقائد باطلہ و اوہام واہیہ سے نکالکر وصول الی اللہ کی سیدہی راہ بتائی ۔ صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و سلم **اما بعد** یہ صحیفہ لطیفہ جامع فوائد سدید و عد مسمی بہ **المعتقد المنتقد** ہدیۂ ارباب نظر ہے تفصیل علم عقائد مین کتاب لاجواب ہے دید کے قابل ہے تعریف کے لائق ہے فی الواقع زبان اردو مین آجتک ایسا مجموعہ جامع نظر نہین آیا ۔ ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہے ۔ دیکہہ لیجئے پڑہ لیجئے حسن لیجئے ہر حرف پر اثر ہے اہل حق کے لئے خضر رہبر ہی کیون نہو اسکے مصنف وہ علامہ روزگار مشہور دیار و امصار ہین جنکے علم کے چراغ سے آج ظلمتکدۂ ہندوستان روشن ہے یعنی حضرت رفیع المنزلت ماہر علوم دین ناصر شرع متین مرکز ہدایت و رشاد مجمع قابلیت خداداد مفسر لوذعی محدث لمعی جناب نواب مولانا **سید محمد صدیق حسن خان** صاحب بہادر دام لہ العز و التفاخر ۔ چونکہ مد نظر تہا کہ اس مقالہ ہدایت گنجینہ افادت کا فیض عام ہو بندگان خدا کو فائدہ تام ہو اسلئے بحکم حضرت مؤلف والا تبار مطبع انصاری واقع دہلی مین باہتمام وا فردسی مطبع جناب مولوی **عبد المجید** صاحب طبع ہوکر نضارت بخش دیدۂ ارباب اشتیاق ہوا

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جامع معقول حاوی منقول جناب مولانا مولوی حافظ محمد عبد الرحمن صاحب لقا غازی پوری سلمہ اللہ تعالی

یہ رسالہ کیون نہو مرغوب دل
اہل حق سے پوچھئے اسکا مستفاد
ختم ہے جنپر اشاعت دین کی
ناصر دین سید عالی نژاد

صورت ہر حرف ہے نقش مراد
اونکی تصنیف گرانمایہ ہے یہ
ہے فضیلت جنکی مشہور بلاد
یا خدا لوح زمانہ پر رہے

ہین رقم اسمین عقائد دین کے
حامی سنت ہین جو وقت فساد
حضرت نواب صدیق الحسن
مرتسم یہ نام تا یوم المعاد

جسنے سال طبع اسکا اے لقا
لکہدیا ۔ علم شریف اعتقاد
۱۳۰۶ھ

اعلان

واضح ہو کہ حق تالیف اس کتاب مستطاب کا جناب مؤلف ممدوح نے بنام عاجز محفوظ فرما دیا ہے اور حسب منشاء قانون بستم سنہ ۱۸۶۷ع داخل بہی گورنمنٹ ہو چکی ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت اس قصد طبع نہ فرماوینگے

المشتہر

محمد عبد المجید مالک و مہتمم مطبع انصاری

دہلی



5909

